

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء امت و صوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع و مفصل انسائیکلو پیڈیا

www.ahlehaq.org

شعۃ الایمان

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۳ ————— ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیلؒ

دارالافتاء
دارالافتاء

اردو بازارہ کراچی



ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین و تبع تابعین اور صلحاء اُمت و صوفیائے کرام کے آثار، اقوال و اشعار پر مشتمل (۱۱۳۶۹) روایات کا جامع و مفصل انسائیکلو پیڈیا

شُعَبُ الْإِيمَانِ اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ————— ۴۵۸

جلد ہفتم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

www.ahlehaq.org

آؤ بازار اسماعیل خان روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

اردو ترجمہ اور کمپیوٹر کتابت کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرائفکس
نسخہ مت : 468 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حق الوصع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

..... ملنے کے پتے.....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک اینجینیئری خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

• کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL3 5NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Wile Lane
Manor Park, London E12 5QJ

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SCRIBNER STREET
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6605 BINTLIE LANE
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

www.ahlehaq.org

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۴	میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں	۱۹	ایمان کا چونسٹھواں شعبہ
۳۴	میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں	۱۹	اہل قبلہ میں جو مرجائے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا
۳۴	میت پر گواہی	۱۹	جنازہ اور دفنانے کی فضیلت
۳۷	فصل..... چھینکنے والے کے جواب کو ترک	۲۰	میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے
	کردینا جب وہ الحمد للہ نہ کہے	۲۱	جنازہ میں شریک افراد مردہ کیلئے سفارش کرتے ہیں
۳۹	فصل..... چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا	۲۲	میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت
	جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟	۲۲	مومن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ
۳۹	چھینک کے جواب میں السلام علیک وعلی امک کہنے	۲۳	جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت
	کے بارے میں روایت	۲۳	عبرت ناک واقعہ
۴۱	فصل..... ذمی کا فر یعنی پناہ گیر کا فر کو چھینک	۲۴	تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں
	کا جواب دینا	۲۴	مؤمن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے
۴۲	فصل..... چھینکنے میں آواز پست کرنا	۲۴	چالیس مرتبہ مغفرت
۴۳	فصل..... مکرر چھینکنا	۲۴	میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت
۴۳	تین بار سے زائد مرتبہ چھینکنا کام ہے	۲۶	جنازہ میں ہنستا پسندیدہ نہیں
۴۴	فصل..... جمالی لینا	۲۶	تین حالتیں
۴۵	ایمان کا چھیا سٹھواں شعبہ	۲۷	جنازہ میں خاموش رہنا
۴۵	کفار سے اور فساد دی لوگوں سے دور رہنا اور	۲۷	تعزیت کرنے والے کے لئے عزت کی پوشاک
	ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا	۲۹	فصل..... قبروں کی زیارت کرنا
۴۶	زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا		یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا
۴۶	اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جھانک کر معافی کا	۳۰	میت کے سر ہانے سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورۃ
	اعلان فرمایا تھا		بقرہ کا پڑھنا
۴۷	مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس	۳۰	زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ
	کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لا تعلقی	۳۱	شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات
۴۷	اہل شہر کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے	۳۲	قبرستان جانا
		۳۳	قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۶۱	دو دوست مؤمن، دو دوست کافر	۴۸	بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا
۶۱	اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب		
۶۲	اچھے ہم نشین	۴۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا
۶۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت		
۶۳	رفیق دوست کی مثال	۵۰	چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں
۶۳	بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے	۵۰	یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت
۶۴	اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں	۵۱	یہود و نصاریٰ کی عید اور معبد خانوں سے بچا جائے
۶۴	اہل بدعت کے ساتھ ہم نشینی کی ممانعت	۵۱	جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا
۶۵	اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت		
۶۵	اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے	۵۲	فصل ظلم سے اجتناب کرنا بھی
۶۶	بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں		
۶۶	اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف	۵۲	اسی باب سے ہے
۶۷	اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت	۵۳	ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے
۶۷	حضرت لقمان حکیم کی دعا		
۶۷	دوستی اور عقیدہ کا اتحاد	۵۴	بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ
۶۸	احق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے		
۶۸	خان سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے		
۶۹	اہل اللہ کے ساتھ ہم نشینی	۵۴	جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے
۶۹	حقیقی دوست کی علامات		
۷۰	شدید ترین جیل	۵۵	دین کے بدلہ دولت
۷۱	اسلام کی سب سے مضبوط کڑی	۵۶	حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق
۷۳	اللہ کی رضا کے لئے دوستی و محبت	۵۶	حکمران آگ ہے
۷۵	ایمان کا سرسٹھواں شعبہ	۵۷	چور اور ریاکار
	پڑوسی کا اکرام	۵۷	اللہ والوں کا استغناء
۷۶	پڑوسی کو ایذا رسانی کی ممانعت	۵۸	جاہل سے دوستی پسندیدہ نہیں
۷۷	پڑوسی پر احسان کرنا	۵۹	حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت
۷۸	پڑوسی کی خاطر شور بے میں پانی زیادہ کرنا	۵۹	ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں
		۶۰	فصل اسی قبیل سے ہے فاسقوں اور بدعتیوں سے علیحدہ رہنا اور ہر اس شخص سے بھی جو اللہ کی اطاعت کرنے پر تیری اعانت نہ کرے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۹۲	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کا کھانا	۷۸	بہترین پڑوسی
۹۳	تین چیزوں میں انتظار نہیں	۷۸	پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے حقیقی مٹھن بن جاؤ گے
۹۳	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرزِ ضیافت	۷۹	پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون
۹۳	روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت	۷۹	پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ
۹۴	حسب استطاعت ضیافت کرنا	۸۰	اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں
۹۴	فصل.....قدرت اور استطاعت کے وقت	۸۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت
	مہمان کیلئے مہمان نوازی کرنے میں تکلف کرنا	۸۲	تین پریشان کرنے والوں سے پناہ
۹۵	اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں	۸۲	چار نیک بخت اور چار بد بخت
	زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں	۸۳	پڑوسی کا حق
۹۶	خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس	۸۴	حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی
	میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو		کے ساتھ رویہ
۹۶	جب تک دسترخوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے	۸۵	محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی
	دعاے مغفرت کرتے رہتے ہیں		گواہی دیں
۹۷	اللہ کے نام پر سوال کرنا	۸۵	فصل.....حق رفاقت کی رعایت
۹۷	مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے	۸۶	حق صحبت
۹۸	قوم کا ساقی	۸۶	مروت کی قسمیں
۹۸	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ ضیافت	۸۶	حقیقی رفاقت و دوستی
۹۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرزِ مہمانی	۸۷	انا نراک من المحسنین کی تفسیر
۹۹	مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے	۸۷	نا پسندیدہ بات
۹۹	اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا	۸۸	ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ
۱۰۰	مہمان کی سواری		مہمان کا اکرام کرنا
۱۰۰	جو شخص بغیر دعوت آیا وہ چور اور لٹیرا بن کر داخل ہوا	۸۸	ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے
۱۰۱	مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا	۸۹	بدترین لوگ
۱۰۲	ایمان کا انہتر واں شعبہ	۸۹	مہمانی کا حق
	عیب و گناہ پر پردہ ڈالنا	۹۰	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ مہمانی
۱۰۵	فاسق و فاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں	۹۱	ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا
۱۰۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح	۹۱	ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۴	میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا	۱۰۶	ہدایت کے چراغ
۱۲۴	حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ	۱۰۷	فصل.....اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنا
۱۲۵	جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی	۱۰۹	ایمان کا ستر واں شعبہ
۱۲۷	جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں جائیں گے وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے	۱۰۹	مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات و شہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا
۱۳۰	نامکمل بچہ پر آخرت میں اجر	۱۱۰	صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کی جائے
۱۳۰	جنت کے درجات اور اس کے دروازے	۱۱۱	شہید کو مردہ نہ کہو
۱۳۲	میدان حشر میں بچے اپنے والدین کو پانی پلائیں گے	۱۱۲	دنیا دار الامتحان ہے
۱۳۳	بچوں کی وفات پر اجر	۱۱۲	دو بہترین بدلے اور عظمتیں
۱۳۴	فصل.....سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟	۱۱۲	خیر کی تین خصلتیں
۱۳۵	مؤمن و منافق کی مثال	۱۱۳	چار عمدہ صفات
۱۳۶	اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں	۱۱۴	مصیبت پر اجر
۱۳۸	حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش	۱۱۴	بیت الحمد
۱۳۹	جنت کو خواہشات و لذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے	۱۱۵	صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے
۱۳۹	اس امت کا عذاب	۱۱۵	شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ
۱۴۰	مصائب پر صبر	۱۱۶	دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہو
۱۴۱	فاسق اہل جہنم ہیں	۱۱۷	انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر
۱۴۱	فصل.....اس بات کا ذکر ہے کہ درد و الم ہو یا امراض	۱۱۸	ایمان صبر و ساحت اور سخاوت کا نام ہے
۱۴۱	اور مصائب وہ سب کے سب گناہوں کے کفارے ہیں	۱۱۹	صبر نصف ایمان ہے
۱۴۲	بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا	۱۱۹	پانچ صفات
۱۴۳	اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ	۱۱۹	صبر سے متعلق روایات
۱۴۴	بندہ کو مصیبت اس کے اعمال ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے	۱۲۱	مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا خلوت کی ساٹھ
۱۴۴	جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں	۱۲۱	سالہ عبادت سے افضل ہے
۱۴۵	اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے	۱۲۲	صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا
		۱۲۳	صبر کی تلقین
			شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۲	بیماری کے ذریعہ مومن و کافر کی آزمائش	۱۳۵	عذاب ادنیٰ
۱۶۳	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا	۱۳۷	تکالیف پر گناہوں کا مٹنا
۱۶۴	بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں	۱۳۸	مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے
۱۶۴	تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے	۱۳۹	مؤمن مریض کی مثال
۱۶۵	اہل آزمائش کی فضیلت	۱۳۹	بخار جہنم کی بھٹی سے ہے
۱۶۵	مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں	۱۵۱	عیادت اور بشارت
۱۶۵	بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے	۱۵۱	مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا
۱۶۶	غم و حزن کے ذریعہ آزمائش	۱۵۳	اپنے قریبی اور پیارے کی موت پر صبر کرنا
۱۶۶	بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے	۱۵۳	بیماری گناہوں کو پتوں کی مثل جھاڑ دیتی ہے
۱۶۷	مؤمن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح و تہلیل	۱۵۴	صاحب بخار کے لئے اجر
۱۶۸	بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں	۱۵۵	بخار موت کا پیش خیمہ اور مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے
۱۶۸	جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا	۱۵۵	مؤمن کے لئے ہر ایذا پہنچنے پر اجر ہے
۱۶۸	اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید	۱۵۶	شہید کی قسمیں
۱۶۹	بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں	۱۵۷	نمونیا میں مرنے والا شہید ہے
۱۶۹	بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں	۱۵۷	جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں
۱۷۰	عیادت کرنے والوں سے بیماری کا شکوہ کرنا پسندیدہ نہیں	۱۵۷	جو پیٹ کی بیماری سے مراد وہ شہید ہے
۱۷۱	بیماری میں مبتلا شخص کے لئے خوبصورت عمل لکھے جاتے ہیں	۱۵۷	مؤمن کا تحفہ موت ہے
۱۷۱	مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے	۱۵۸	موت پر مؤمن کے لئے کفارہ ہے
۱۷۲	امت محمدیہ کی خصوصیات	۱۵۸	سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت
۱۷۳	اللہ کی طرف سے مدد و تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے	۱۵۹	موت متعینہ جگہ پر آتی ہے
۱۷۳	صبر کا بدلہ جنت ہے	۱۶۰	مسافر کی موت شہادت ہے
۱۷۴	انسانی اعضاء کے ضائع ہونے کا اجر جنت ہے	۱۶۰	جہاد کے لئے گھوڑا باندھنے والے کے لئے بشارت
۱۷۵	مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر	۱۶۱	بیماری میں وفات پانے والے کے لئے بشارت
۱۷۵	بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے	۱۶۲	چار چیزوں کو ناپسند نہ کیا جائے
۱۷۶	صحابہ کرامؓ کا بیماری پر صبر کرنے سے متعلق روایات		بخار اور درد سروسروالے کے لئے بشارت
			جن کو مرض لاحق نہ ہوا ہوان کے متعلق روایات
			اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبعوض اور ناپسندیدہ شخص

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۱	صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے	۱۷۷	دو ناپسندیدہ اور اوکھی چیزیں
۱۹۲	تین چیزیں	۱۷۷	ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ کی تفسیر
۱۹۲	تورات کی چار سطروں کا خلاصہ	۱۷۸	تین ہدایت کی علامات
۱۹۲	مصائب پر شکوہ پسندیدہ نہیں	۱۷۸	حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا صبر
۱۹۳	مصائب اور بیماری کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے	۱۷۹	قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا صبر
۱۹۳	مصائب اور تکلیف کو چھپانے پر اجر	۱۷۹	جب مکروہ امر کو دیکھیں تو محروم کو یاد کریں
۱۹۵	جو شخص یہ کہے کہ میں بیمار ہوں وہ ناشکر ہے	۱۸۰	جس کا دین بچ جائے اس کا کوئی نقصان نہیں
۱۹۶	انبیاء علیہم السلام کا بارگاہ الہی میں عرض پیش کرنا	۱۸۰	مشکلات و مصائب سے متعلق روایات
۱۹۶	صبر کرنے والوں کے لئے مبارکباد	۱۸۱	اللہ تعالیٰ سے شفاء کے معاملے میں حیا کرنا
۱۹۷	بعض بعض کے لئے آزمائش ہیں	۱۸۱	اللہ تعالیٰ بندے کو جسم میں آزماتا ہے
۱۹۷	مومن کا ایمان اور منافق کا نفاق کی طرف رجوع کرنا	۱۸۲	مصائب نہ ہوتے تو بندہ اللہ تعالیٰ پر جبری ہو جاتا
۱۹۷	مصائب کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرنا	۱۸۲	صبر ہر خیر کی چابی ہے
۱۹۸	صبر ترک شکوئی کا نام ہے	۱۸۲	صبر کیا ہے؟
۱۹۸	رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا	۱۸۳	بروز قیامت غنی، مریض اور غلام سے سوال
۱۹۹	حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی پسندیدگی	۱۸۳	صبر خیر کثیر ہے
۱۹۹	حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا صبر	۱۸۴	نصرت و مدد صبر کے ساتھ ہے
۲۰۰	طاعون کی وبا عذاب نہیں	۱۸۴	فراخی کا انتظار صبر کی ساتھ عبادت ہے
۲۰۰	اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کو آزماتے ہیں	۱۸۵	ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی
۲۰۱	مصائب سے متعلق چند اشعار	۱۸۶	تنگی کے ساتھ آسانی ہے
۲۰۱	گردشات زمانہ	۱۸۷	مایوسی کفر ہے
۲۰۲	صبر کے ساتھ دوستی	۱۸۷	صبر سے متعلق چند اشعار
۲۰۲	کوئی مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی	۱۸۹	مریض کی دعا مقبول ہے
۲۰۲	قوت کے ساتھ آفات کا مقابلہ	۱۸۹	بعض آدمی کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے
۲۰۳	شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا ہے	۱۹۰	کافر و مومن کی دعا
		۱۹۱	حضرت صفوان بن محرز کی مقبول دعا
		۱۹۱	یحییٰ بن معاذ رازی کی دعا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۰	موت کی پیشگی خبر	۲۰۳	خوشی و غم ہمیشہ نہیں رہتا
۲۲۱	والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے	۲۰۴	آزمائش سے متعلق اشعار
۲۲۱	میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا	۲۰۵	چار خوبیاں
۲۲۲	وفات پانے والا آلودگی سے چھٹکارہ پا گیا	۲۰۵	اصطبار کیا ہے؟
۲۲۳	صبر کی توفیق	۲۰۵	تین علامات تسلیم
۲۲۳	تعریف کرنا اور تسلی دینا	۲۰۶	زہد اور ترک دنیا کی تعریف
۲۲۴	باطن کی ریاکاری	۲۰۶	تسلیم و رضا کی علامات
۲۲۵	وہ مصیبت جو اجر و ثواب کو زیادہ کرے بہتر ہے	۲۰۷	مؤمن، متقی، پرہیزگار
۲۲۵	موت اور قبر سے متعلق چند اشعار	۲۰۷	رضاء بالقضاء
۲۲۷	خوبصورت تعزیت	۲۰۸	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ
۲۲۸	مومن کا تحفہ موت ہے	۲۰۹	افضل اور آسان ترین اعمال
۲۲۸	نیک لوگوں پر سختی اور آزمائش آتی ہے	۲۰۹	فصل.....ٹڈی دل کی مصیبت و آزمائش اور
۲۲۹	مومن ماتھے کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے	۲۱۱	اس پر صبر کرنا
۲۳۰	سکرات الموت پر اجر	۲۱۲	فصل.....اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے
۲۳۰	اچانک موت	۲۱۳	مصیبتوں سے پناہ
۲۳۱	آیت کریمہ کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے	۲۱۳	اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی کا سوال کیا جائے
۲۳۱	تکلیف و مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں	۲۱۴	موت کی آرزو پسندیدہ نہیں
۲۳۲	گناہوں کے سبب رزق سے محرومی	۲۱۴	باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کی وفات
۲۳۳	گناہوں کے سبب رزق سے محرومی	۲۱۴	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس امت کی بڑی
۲۳۳	بخار کے وقت یہ دعا پڑھی جائے		مصیبت ہے
۲۳۴	ایمان کا اکہتر واں شعبہ	۲۱۵	فصل.....نوحہ کرنا
۲۳۴	دنیا سے بے رغبتی، ترک دنیا کرنا اور لمبی لمبی	۲۱۶	کسی کی وفات پر آنسوؤں کا چھلک جانا شفقت ہے
	آرزوئیں خواہشیں ترک کر کے (سلسلہ	۲۱۷	دواحق اور بے ہودہ آوازیں
	آرزو کو) چھوٹا و مختصر کرنا) زہد، بے رغبتی،	۲۱۹	آنسوؤں پر عذاب نہیں
	اٹل، امید کرنا، آرزو کرنا	۲۱۹	تقدیر پر راضی ہونا
۲۳۶	انسان سے جنت و جہنم کا فاصلہ	۲۱۹	تین چیزوں کا وعدہ
۲۳۶	دنیا میں مسافروں کی طرح رہو	۲۲۰	اللہ تعالیٰ کی پسند

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۸	دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے	۲۳۷	پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو
۲۵۸	جس کی فکر دنیا کی فکر ہو	۲۳۸	اس امت کی عمر
۲۵۸	جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہو	۲۳۹	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو
۲۵۹	فکر آخرت		لکیریں کھینچ کر سمجھانا
۲۵۹	غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو	۲۴۰	ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے، حرص و آرزو باقی رہتی ہے
۲۶۰	کامیاب اشخاص	۲۴۰	بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے
۲۶۱	قابل رشک شخص	۲۴۱	دو خونخوار بھیڑیے
۲۶۲	دنیا کس قدر کافی ہے	۲۴۳	سونے کی وادیاں
۲۶۴	ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا	۲۴۴	دو پیاسے
۲۶۵	تین چیزوں کا حساب نہیں	۲۴۴	ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی سے بھرے گا
۲۶۵	بہترین رزق	۲۴۵	ابن آدم کا یہ کہنا کہ میرا مال
۲۶۵	اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں	۲۴۵	اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو
۲۶۵	دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں	۲۴۶	جو چیز الٹ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی
۲۶۶	دو فرشتوں کا اعلان کرنا	۲۴۶	زمین کی برکات
۲۶۶	جو شخص دنیا کو حاصل کرے	۲۴۷	دنیا کی تازگی اور زینت
۲۶۷	جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی چیزیں	۲۴۷	مال و دنیا سے بے رغبتی
۲۶۷	جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ اللہ کی راہ	۲۴۸	مال و دولت ہلاک کرنے والے ہیں
۲۶۸	میں ہے	۲۵۰	عورتوں کے لئے ہلاکت دوسرے چیزوں میں ہے
	دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش	۲۵۰	دنیا مینھی اور خوشنما ہے
۲۶۸	فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں	۲۵۱	اس امت کا فتنہ مال ہے
۲۶۹	داخل ہوں گے	۲۵۲	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امت کے لئے چند
	جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی		چیزوں پر خوف محسوس کرنا
۲۶۹	زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں	۲۵۳	اہل صفہ
۲۷۰	خسارے والے لوگ	۲۵۴	اسلام کے مہمان
۲۷۱	درہم و دینار بندہ کے لئے ہلاکت ہے	۲۵۵	دنیا اپنے ختم ہونے کا اعلان کر چکی
۲۷۱	دنیا سے رغبت کی ممانعت	۲۵۶	روم و فارس کے فتح کی بشارت
۲۷۱	ایک خادم اور ایک سواری	۲۵۷	اہل صفہ کے بارے میں آیات شریفہ کا نزول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۶	ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی کا شان نزول	۲۷۲	دنیا میں سامان مثل مسافر گھڑ سوار کے ہونا چاہئے
۲۹۷	اس امت کے وہ لوگ جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا	۲۷۳	دولت مندوں کے پاس آمد و رفت پسندیدہ نہیں
۲۹۹	ضعف اور کمزوری کے سبب رزق دیا جانا	۲۷۳	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی
۲۹۹	دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی جائے	۲۷۵	دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا
۳۰۰	اللہ نے جب سے دنیا کو بنایا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں	۲۷۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست رنج و غم کی گھائی
۳۰۰	دنیا کی محبت ہر گناہ کا اصل ہے	۲۷۶	دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا
۳۰۰	شرعین باتوں کے تابع ہے	۲۷۸	مجھے دنیا سے کیا تعلق
۳۰۰	دنیا ہاروت و ماروت کے جادو سے زیادہ ہر اثر ہے	۲۷۸	آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل کار بن سہن
۳۰۱	رزق میں تاخیر نہ سمجھو	۲۸۱	زیادہ مال رکھنے والے بروز قیامت غریب ہوں گے
۳۰۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا	۲۸۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے متعلق روایات
۳۰۱	فقر مؤمن کے لئے زینت ہے	۲۸۳	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز
۳۰۲	اللہ تعالیٰ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے	۲۸۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا
۳۰۲	دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے	۲۸۵	اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں
۳۰۳	جوز بردستی دنیا میں گھسے گا وہ جہنم میں ڈالا جائے گا	۲۸۷	اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی
۳۰۳	دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا	۲۸۸	صاحب دنیا کی مثال
۳۰۳	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو اپنے سے دور فرمانا	۲۸۸	دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے
۳۰۴	نہاد اور متقی کون ہیں؟	۲۸۸	دنیا آخرت کے مقابلے میں
۳۰۵	اس امت کا آغاز زہد سے ہوا تھا	۲۸۹	دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے
۳۰۶	حکومت و فراست	۲۸۹	دنیا چمھر کے پر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں رکھتی
۳۰۷	تین خصلتیں	۲۹۱	دنیا کی حقیقت
۳۰۷	دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو راحت دیتا ہے	۲۹۱	تین دوست
۳۰۸	مؤمن کا شرف	۲۹۲	اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں
۳۰۸	اپنے نفس کو مردوں میں شمار کیا جائے	۲۹۲	اس امت کے بہترین اشخاص
۳۰۹	عظمند وہ ہے جو ما بعد الموت کے لئے تیاری کرے	۲۹۴	اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی قسم کو رد نہیں فرماتے
		۲۹۴	حوض کوثر
		۲۹۵	اہل جنت کے بادشاہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۲۳	حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں	۳۰۹	میت کے لئے دعا
۳۲۴	خطبہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ	۳۱۰	عقلمند مومن وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے
۳۲۵	خطبہ عثمانی	۳۱۱	کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی
۳۲۵	قول علی المرتضیٰ	۳۱۱	لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز
۳۲۶	خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں	۳۱۲	اللہ تعالیٰ سے حیا
۳۲۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت دنیا سے متعلق روایات	۳۱۲	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ
۳۲۸	اسی سال تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا	۳۱۳	اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو
۳۲۹	فتنہ کا خوف	۳۱۴	موت کے ساتھ بری دوستی
۳۳۰	اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۳۱۴	ہر شخص کی حد و انتہاء
۳۳۰	دنیا وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو	۳۱۴	حیات سے موت بہتر ہے
۳۳۱	انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے	۳۱۵	سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کی جائے
۳۳۱	کوئی گھر حسرت و افسوس سے پر نہیں ہوتا	۳۱۶	جو جلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے
۳۳۱	باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان	۳۱۶	موت تباہی مچانے والی ہے
۳۳۲	بہترین و بدترین لوگ	۳۱۶	جو شر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ ندامت کی کھیتی کاٹے گا
۳۳۲	حب دنیا کا علاج	۳۱۷	دو خوف کی باتیں
۳۳۲	دور اہم کے مالک کا حساب	۳۱۷	پچاس صدیقوں کا ثواب
۳۳۳	حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء	۳۱۸	حب دنیا سے متعلق روایات
۳۳۳	تین شخصوں پر حیرت	۳۱۸	دنیا کے طلبگار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعجب
۳۳۴	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا استغناء	۳۱۹	موت کا منظر بہت شدید ہے
۳۳۴	شیطان کے چوزے	۳۱۹	ایمان کی حقیقت
۳۳۵	مسلمانوں کا بہترین معبد	۳۲۰	فصل..... زید اور قصر امل کے بارے میں جو
۳۳۵	مسجد ہرمتی کا گھر ہے		مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں
۳۳۶	جس چیز کی آرزو کی جائے		مذکور ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اسی مفہوم میں
۳۳۷	پراگندہ دلی سے پناہ		جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم تک پہنچا
۳۳۷	نیکی پرانی نہیں ہوتی		ہے اس کا ذکر یعنی احادیث کے بعد زہد کے
۳۳۷	مظلوم کی بددعا سے بچا جائے		بارے میں آثار کا ذکر
۳۳۸	حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا خشیت الہی	۳۲۱	خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۴	دو عیب	۳۳۸	جو شخص مرکز راحت پا گیا وہ مردہ نہیں ہے
۳۵۵	تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر	۳۳۹	بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا
۳۵۶	لوگوں نے کچھڑ کو اونچا کر دیا	۳۹۹	اللہ کے ہاں درجات میں کمی
۳۵۶	محل کے بدلے ایک روٹی	۳۴۰	اعمال باقی رہتے ہیں
۳۵۷	تعمیرات اور آخرت کا خوف	۳۴۰	عبرت
۳۵۸	سریر عوج کا قتل	۳۴۰	کامیاب شے
۳۵۸	تعمیرات کی اباحت اور جواز	۳۴۱	دنیا آخرت کو تباہ کرنے والی ہے
۳۵۸	فصل..... ترک دنیا	۳۴۱	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کی زندگی
۳۵۹	زہد کی قسمیں	۳۴۲	خیر کے کام
۳۵۹	دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟	۳۴۲	ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال
۳۶۰	بد نصیبی کی علامتیں	۳۴۳	دوراتیں
۳۶۱	ترک دنیا سے متعلق نصیحتیں	۳۴۳	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت
۳۶۱	دنیا سے قطع تعلق کے متعلق اشعار	۳۴۴	فصل..... غیر ضروری محلات بنانے
۳۶۲	ایمان کا بہتر واں شعبہ		اور گھر بنانے کی مذمت
	یہ باب ہے غیرت کا	۳۴۵	ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی
۳۶۲	غیرت اور بے غیرتی، بے حیائی اور دیوث وغیرہ کے	۳۴۶	عمارت ضرورت سے زائد ہو تو وہ بوجھ ہے
	بارے میں اسلامی و شرعی نقطہ نظر کیا ہے؟	۳۴۷	عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں
۳۶۵	تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے	۳۴۸	مال میں بے برکتی
۳۶۵	بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں	۳۴۸	مال حرام سے تعمیرات
۳۶۶	غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں	۳۴۹	اینٹ پرائنٹ
۳۶۶	مکارم اخلاق	۳۵۰	اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا
۳۶۷	ایمان کا تہتر واں شعبہ	۳۵۰	گھروں پر پردے لٹکانا
۳۶۷	لغو کام سے (یعنی بے ہودہ اور بے مقصد	۳۵۱	دنیا کی تزئین و آرائش
	بات اور کام) سے اعراض کرنا	۳۵۲	تعمیرات و آرائش سے متعلق روایات
۳۶۸	اسلام کی خوبی	۳۵۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر
۳۶۹	لقمان حکیم کی حکمت کا راز	۳۵۴	حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ و تابعین کی رہائش
۳۶۹	مسلمان تین مقامات پر	۳۵۴	اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۲	سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے	۳۶۹	جامع نیکی
۳۸۳	سلف صالحین کا طرز عمل	۳۶۹	تین چیزوں سے محرومی
۳۸۴	حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا قرضہ	۳۷۰	تین طرح کے ہم نشین
۳۸۴	تین شخصوں کے احسان کا بدلہ	۳۷۰	تین باتیں
۳۸۴	ابو المساکین	۳۷۰	غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرنا
۳۸۵	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت	۳۷۱	جنت و جہنم کی فکر
۳۸۵	سخاوت سے متعلق روایات	۳۷۱	جو شخص اللہ کو محبوب رکھتا ہو
۳۸۶	سخاوت نفس	۳۷۱	مؤمن کے لئے یہ چیزیں مناسب نہیں
۳۸۷	دنیا و آخرت کے سردار	۳۷۲	ایمان کا چوتھراں شعبہ
۳۸۸	تین صفات	۳۷۲	جو دو سخاوت کا باب ہے
۳۸۸	مروت کے بغیر دین نہیں	۳۷۳	امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان
۳۸۹	بخیل کے لئے کوئی خیر نہیں	۳۷۳	خرچ کرنے والے اور منافق کی مثال
۳۸۹	ندامت و ملامت کا لباس	۳۷۳	اہل سخاوت کے لئے فرشتوں کی دعا
۳۹۰	سخی وہ ہے جو سوال سے پہلے نیکی کرے	۳۷۴	دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں
۳۹۰	سخاوت بری موت سے بچاتی ہے	۳۷۵	بخل اور ظلم سے اپنے آپ کو بچاؤ
۳۹۱	دنیا کی لذت	۳۷۶	ایمان صبر و سخاوت ہے
۳۹۱	بھلائی تین چیزوں کے ساتھ مکمل ہوتی ہے	۳۷۶	اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں
۳۹۱	مال مٹول کرنا پسندیدہ نہیں	۳۷۷	سخاوت ضائع نہیں جاتی
۳۹۲	سخی کی نشانیاں	۳۷۷	زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل سے پاک ہے
۳۹۲	موجود چیز کے ساتھ سخاوت کرنا	۳۷۷	اس امت کا پہلا فساد
۳۹۲	اعرابی خاتون کی اپنی بیٹی کو وصیت	۳۷۸	سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے
۳۹۳	بخل و سخاوت سے متعلق اشعار	۳۷۹	بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں
۳۹۳	عقلمند آدمی	۳۸۰	بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا
۳۹۴	سخاوت کی علامات	۳۸۰	سخاوت اور حسن خلق
۳۹۵	ایک مسکین کا دوسرے مسکین سے سوال	۳۸۱	صرف نظر اور درگزر کرنا
۳۹۵	حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت	۳۸۲	درہم و دینار کا حقدار
۳۹۶	مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا	۳۸۲	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۴	حضرت داؤد علیہ السلام کی نصیحت	۳۹۷	حضرت ابن شہاب کی سخاوت
۳۱۴	یتیم کی پرورش پر ہر بال کے بدلہ نیکی ہے	۳۹۷	سخاوت سے متعلق شعراء کا کام
۳۱۶	اہل جنت تین طرح کے ہیں	۳۹۷	حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت
۳۱۶	جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے	۳۹۸	ایمان اور مومن کی مثال
۳۱۷	رحمت و شفقت بد بخت کے دل سے نکال دی جاتی ہے	۳۹۸	ایک دیہاتی اور بچو کا واقعہ
۳۱۷	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت	۳۹۹	نالائق کے ساتھ بھلائی نہیں
۳۱۷	ماں کی بچے پر شفقت	۴۰۰	عداوت کی جڑ
۳۱۸	رحیم و مہربان ہی جنت میں جائیں گے	۴۰۰	ایک بوڑھی اور بھیڑیے کا واقعہ
۳۱۹	اولاد کی خوشبو	۴۰۱	شہادت کس امر پر دی جائے
۳۲۰	نرمی زینت دیتی ہے	۴۰۲	ایمان کا پچھتر واں شعبہ
۳۲۰	مومن رفیق و رحیم ہوتا ہے	۴۰۳	چھوٹوں پر شفقت کرنا اور بڑوں کی تعظیم کرنے کا باب
۳۲۰	چوپائے پر رحم کرنے پر اجر	۴۰۳	مومن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے
۳۲۱	ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے	۴۰۳	سفید بالوں والے کا اکرام کرنا
۳۲۲	چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی	۴۰۴	وقار کی علامت
۳۲۲	چیونٹیوں اور بلیوں کے ساتھ شفقت کرنا	۴۰۴	تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے
۳۲۳	ماں سے اولاد کو جدا نہ کیا جائے	۴۰۵	معزز آدمی کا اکرام کیا جائے
۳۲۳	بلا ضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے	۴۰۷	برکت بڑوں کے ساتھ ہے
۳۲۴	ایمان کا چھبتر واں شعبہ	۴۰۷	قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت
۳۲۴	لوگوں کے مابین اصلاح کرنا جب وہ باہم گتھم گتھا ہو جائیں اور ان کے درمیان فساد پڑ جائے	۴۰۷	حرم کی تعظیم
۳۲۴	ہر جوڑے کے بدلہ صدقہ لازم ہے	۴۰۸	صفت کے ساتھ برکت
۳۲۵	صدقہ کا افضل درجہ	۴۰۸	اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا
۳۲۶	روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز	۴۰۸	جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا
۳۲۶	صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں	۴۰۹	بچوں کے ساتھ شفقت
۳۲۷		۴۱۱	یتیم کی پرورش کی فضیلت
۳۲۷		۴۱۱	بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۴۲	کوئی عورت دوسری عورت کے لئے طلاق نہ چاہے	۴۲۸	فصل
۴۴۳	گمان کرنا پسندیدہ نہیں	۴۲۸	چغل خور اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کے لئے وعید
۴۴۳	سفارش میں احتیاط کی جائے	۴۲۹	چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا
۴۴۴	آپس میں سرگوشی نہ کی جائے	۴۳۰	بہترین اور بدترین لوگ
۴۴۴	تین سو ساٹھ جوڑ اور ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ	۴۳۰	اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چغل خوری کی ممانعت
۴۴۵	راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر	۴۳۱	چغل خور کا فساد جادوگر کے فساد سے بڑا ہے
۴۴۸	قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت	۴۳۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: خائن ہم میں سے نہیں ہے
۴۴۸	اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں	۴۳۲	تین عمدہ صفات
۴۴۹	نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے	۴۳۳	تین باتیں
۴۴۹	گھر میں جھانکنے کی ممانعت	۴۳۴	ایمان کا سترواں شعبہ
۴۴۹	چار خصلتیں	۴۳۴	مؤمن اور مجاہد
۴۵۰	جنت کی بشارت	۴۳۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت
۴۵۰	لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں	۴۳۴	جہنم سے دوری کا سبب
۴۵۱	فصل..... مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا	۴۳۵	دل کا فساد
۴۵۲	فصل..... مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا	۴۳۵	لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں
	اور ان کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے ابواب میں گزر چکا ہے	۴۳۷	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات
۴۵۳	تواضع و عاجزی کی علامات	۴۳۸	چھ باتوں کی ضمانت
۴۵۳	گناہ کی دیت	۴۳۸	اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے
۴۵۳	شعراء کے کلام کا مفہوم	۴۳۸	مؤمنوں کی مثال
۴۵۴	اسلام کی نشانیاں	۴۳۹	شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا قول
۴۵۴	حکیم و دانای کی صفت	۴۴۱	جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا
۴۵۴	دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے	۴۴۱	مؤمن مؤمن کا بھائی ہے
۴۵۴	فصل..... ترک احتکار کرنا	۴۴۲	کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دو
۴۵۶	غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ و افلاس میں مبتلا ہوتا ہے	۴۴۲	مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دیا جائے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۶۲	تنگ دست سے درگزر کیا جائے	۴۵۶	دھوکہ دہی اور احتکار کرنے والا کون ہے
۴۶۳	بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت	۴۵۶	فصل..... آنکھ پہنچنا یعنی نظر بد لگنا
۴۶۳	جن پر جہنم کی آگ حرام ہے	۴۵۷	نظر بد سے بچنے کا وظیفہ
۴۶۴	اللہ تعالیٰ کھلے دل کو پسند فرماتے ہیں	۴۵۸	فصل..... احسن طریقے سے قرض ادا کرنا
۴۶۴	نرمی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے	۴۵۹	قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کے لئے ہر روز گناہ لکھا جاتا ہے
۴۶۴	قرض کا مطالبہ شرافت کے ساتھ کیا جائے	۴۶۰	قرضہ خود چل کر ادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں
۴۶۵	مقروض سے نرمی کرنے والے کے لئے عرش کا سایہ	۴۶۰	قرضہ کی ادائیگی کے ساتھ عطیہ
۴۶۵	قرضہ میں مہلت دینا صدقہ کی مثل ہے	۴۶۱	تین اہم کام
۴۶۶	عمل قلیل خیر کثیر	۴۶۱	فصل..... تنگ دست کو مہلت دینا اور اس سے درگزر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا
۴۶۶	نیک اور شریروں کو		
۴۶۷	ایمان کی شاخیں		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمہ شعب الایمان..... جلد ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمان کا چونسٹھواں شعبہ

اہل قبلہ میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا

۹۲۴۲..... ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو کحول نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد لازم ہے تمہارے اوپر ہر امیر کے ماتحت خواہ وہ نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز (جنازہ) لازم ہے تمہارے اوپر ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ مسلمان نیک ہو خواہ برا ہو اگرچہ وہ کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ اور نماز واجب ہے ہر مسلم پر خواہ نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو اور براء بن عازب کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں اور ابو ہریرہ کی حدیث گزر چکی ہے۔ جنازوں کے پیچھے پیچھے چلنے کے حکم کے بارے میں۔

۹۲۴۳..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوالعلی حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، چھینکنے والے کو جواب دینا، (سرحمک اللہ کہنا) جنازے کے پیچھے چلنا، بلانے والے کی بات ماننا۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں اوزاعی کی حدیث سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے۔

۹۲۴۴..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو ابو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطحہ نے ان کو ثوبان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو جنازے کے ساتھ ساتھ جائے حتیٰ کہ اس کے سارے کام پورے کر کے واپس آئے اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔

اور شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جنازہ ادا کرے اس کے لئے ایک قیراط ہے اور جو شخص اس کے دفن میں بھی حاضر رہے اس کے لئے دو قیراط ہیں احد پہاڑ کے برابر۔
مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے اور ہشام وغیرہ کی حدیث ہے۔

جنازہ اور دفنانے کی فضیلت

۹۲۴۵..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن سعید دمشقی نے ان کو ہشیم بن حمید نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو عبد اللہ بن حارث نے کہ وہ ایک جنازے میں شریک ہوئے ان لوگوں میں حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے انہوں نے بھی جنازہ پڑھا جنازے کے بعد ایک آدمی الگ ہو کر کسی کام سے چلا گیا (دفن کے لئے ساتھ نہیں گیا) حضرت ابن عباس نے میرا کندا تھپتھا کر کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ کتنا اجر چھوڑ کر یہ شخص ہٹا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک قیراط اجر و ثواب سے ہٹ گیا ہے۔ میں نے پوچھا اے ابن عباس ایک قیراط کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے:

جس نے جنازے کی نماز پڑھی اور وہ اس کے دفن سے فارغ ہونے سے پہلے ہٹ گیا اس کے لئے ایک قیراط اجر ہوگا اور اگر اس نے انتظار کیا حتیٰ کہ اس کے دفن سے فارغ ہو گیا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے، اور ایک قیراط قیامت کے دن اس کے اعمال کے ترازو میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم میرے اس قول سے تعجب اور حیرانی کر رہے ہو کہ احد پہاڑ کے برابر ثواب ہوگا ہمارے رب کی عظمت کے لائق ہی یہی ہے کہ اس کا قیراط احد پہاڑ کی مثل ہو اور اس کا ایک یوم ایک ہزار سال کا ہو۔

۹۲۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو زہری نے ان کو ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمزور و ضعیف مسلمانوں کے پاس جاتے تھے ان کو ملتے تھے اور ان کے بیماروں کی مزاج پرسی کرتے تھے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

۹۲۳۷: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے ان کو کوکب نے ان کو صلت بن بہرام نے ان کو حارث بن وہب نے ان کو صنابحی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہے گی میری امت۔ یا یوں فرمایا تھا کہ یہ امت، خیر میں اپنے دین میں جب تک جنازوں کا بوجھ ان کے گھر والوں پر نہیں ڈالیں گے (یعنی ازراہ ہمدردی مسلمان جب تک اہل میت کے ساتھ کفن دفن میں تعاون کرتے رہیں گے خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے۔)

میت کے حق میں سفارش قبول کی جاتی ہے

۹۲۳۸: ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو حاکم نے ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عمر مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا حسن بن عیسیٰ نے بغداد میں ان کو خبر دی ابن مبارک نے ان کو سلام بن ابوطیغ نے ایوب سے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبد اللہ بن یزید رضیع عائشہ نے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو بھی انسان مرنے والا مرتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت نماز جنازہ ادا کرتی ہے جن کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ سب کے سب میت کے حق میں شفاعت کرتے ہیں تو ان کی شفاعت قبول ہو جاتی ہے۔

میں نے یہ حدیث شعیب بن جباب کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ حدیث حضرت انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی تھی انہوں نے اس کہنے والے سے سلام کو مراد لیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عیسیٰ سے۔

۹۲۳۹: اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: جو مسلمان

آدمی بھی مرتا ہے اور اس پر ایسے چالیس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کرتے ہیں (جو موحد ہوتے ہیں) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے (شرک نہیں ہوتے) اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتے ہیں۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے بطور املاء کے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو ابو صخر نے شریک بن عبد اللہ بن ابونمر مولیٰ ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہارون بن معروف وغیرہ سے۔

۹۲۵۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ابو بکار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالخلیج کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا اپنی صفیں سیدھی کرو اور اپنی سفارش کو بہتر طریقے پر کرو میں اگر کسی آدمی کو منتخب کروں تو کر سکتا ہوں۔ اس کے بعد فرمایا مجھے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن سلیط نے بعض ازواج رسول سے یعنی بی بی میمونہ سے ان کا رضاعی بھائی تھا۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو مسلمان بھی مرتا ہے جس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے، اس نماز میں وہ اس کے حق میں سفارش کرتے ہیں ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ اور امت چالیس سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو بلکہ کچھ زیادہ کو کہتے ہیں۔

۹۲۵۱..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دارا بجدی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو مبارک بن عبد الرحمن مولیٰ (ہرمز) بن عبد اللہ نے ان کو قاسم بن مطیب نے۔ انہوں نے کہا:

ابوالخلیج ہڈی کسی جنازے میں گئے۔ جب چار پائی رکھی گئی تو وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اپنی صفیں سیدھی کر لو اچھی ہوگی تمہاری سفارش۔ اگر میں کسی کو ترجیح دیتا اور پسند کرتا تو میں اس چار پائی والے کو پسند کرتا۔

جنازہ پر شریک افراد مردہ کے لئے سفارش کرتے ہیں

۹۲۵۲..... کہا ابوالخلیج نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے سلیط نے وہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے سیدہ میمونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

جس شخص پر لوگوں کی ایک جماعت نماز جنازہ ادا کرے وہ اپنے بھائی کے بارے میں اللہ سے سفارش کرتے ہیں۔ چالیس افراد سے لے کر ایک سو تک کی تعداد کو امت کہتے ہیں۔ اور دس سے لے کر چالیس کی تعداد کو عصب کہتے ہیں اور تین سے لے کر دس تک کی تعداد کو نفر کہتے ہیں۔

(۱)..... کہا گیا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابوالخلیج سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن سلیط سے وہ بعض ازواج نبی سے۔

(۲)..... اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالخلیج سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر سے۔

(۳)..... اور کہا گیا ہے روایت کی گئی ہے ابوالخلیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے بخاری نے کہا ہے کہ علی نے کہا ہے۔

میں اس حدیث کا مرفوع پسند کرتا ہوں کل روایت کی اسناد ابو قلابہ تک پہنچتی ہیں وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن یزید سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۹۲۵۳..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد العزیز بن محمد عطار نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام سواق نے ان کو عبید اللہ بن

موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا۔

من صلی علیہ مائة من المسلمين غفر له

جس شخص کی ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اس کو بخش دیا جاتا ہے۔

۹۲۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبید اللہ بن عثمان نے ان کو ابو بردہ نے ان کو اعمش نے اس نے اسی حدیث کو مذکور کی مثل ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۹۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو دینار بن احمد نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن ربان نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا تھا آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کی رات کیسی گزری؟) آپ نے فرمایا خیر کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جو نہ کسی جنازے میں حاضر ہوئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے کسی مریض کی عیادت کی ہے۔

(یعنی نہ کوئی بیمار ہوا ہے نہ ہی کوئی مرا ہے بلکہ خیر و عافیت ہے از مترجم۔)

میت کو رخصت کرنے والوں کی مغفرت

۹۲۵۶:..... ہمیں خبر دی ہے۔ ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے اور ابو علی روزباری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو عبد الرحمن بن قیس نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول کرامة المؤمن علی الله عز وجل ان يغفر لمشيئه

(دفن کے بعد) ایمان دار میت کا پہلا اکرام یہ ہوتا ہے کہ اس کے رخصت کرنے والوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

مؤمن کے لئے قبر میں پہلا تحفہ

۹۲۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو زید احمد بن محمد بن طریف بجلی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مؤمن کو اس کی قبر میں پہلا تحفہ کیا دیا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہر اس شخص کو بخش دیا جاتا جو اس کے جنازے کے پیچھے پیچھے جا کر دفن کروا پس لوٹا تھا۔

۹۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن بن علی حفصہ ابراہیم بن ہانی نے ان کو ان کے نانا ابراہیم بن محمد بن ہانی نے ان کو ابو محمد بن ہانی نے ان کو عبد اللہ بن عبد العزیز بن ابورواد نے ان کو مروان بن سالم نے ان کو عبد الملک بن ابوسلیمان نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مؤمن بندہ قیامت کے دن جو پہلا بدلہ یا جزا جو دیا جائے گا جب وہ مرجاتا ہے یہ ہے کہ ان سب لوگوں کو بخش دیا جائے گا جو اس کے جنازے کے پیچھے جا کر اس کو دفن کر آئے تھے۔

ان اسانید میں ضعف و کمزوری ہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ روایت زہری سے بھی مروی ہے۔

جنازہ میں شریک افراد کی مغفرت

۹۲۵۹: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو الفرج بن فضالہ نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو زہری نے اس نے کہا ہے کہ مؤمن کی عزت اللہ پر یہاں تک پہنچتی ہے کہ وہ ہر شخص کو بخش دیتا ہے جو اس کے جنازے میں حاضر ہوا تھا۔

۹۲۶۰: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یحییٰ بزاز سے وہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے حسن بن عیسیٰ کے ساتھ حج کیا تھا ان کی وفات کے وقت مقام ثعلبہ ۲۴۰ھ میں، میں نے بھی ان پر نماز جنازہ ادا کی۔ میں نے اس کو اس کے بعد خواب میں دیکھا اور میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے کہا میرے رب نے مجھے معاف کر دیا ہے اور ہر اس آدمی کو بھی جس نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے اس نے مجھ سے کہا کہ مت گھبر اللہ نے مجھے بخش دیا ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر نماز پڑھی ہے اور ہر اس شخص کو جس نے مجھ پر رحم کھایا ہے۔

عبرت ناک واقعہ

۹۲۶۱: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن مخیب بن ابراہیم نے ان کو اسحق بن یحییٰ بن حازم سلمیٰ نے ان کو شمام قیبادی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا ابو ابراہیم نے اور وہ نیشاپور کے قاضی تھے اس پر ایک آدمی داخل ہوا اس سے کہا گیا اس کے پاس ایک عجیب بات ہے۔ قاضی نے پوچھا کہ وہ کیا بات ہے اس نے بتایا کہ آپ یقین کیجئے میں ایک کفن چور آدمی تھا قبریں کھول کر کفن نکال لیتا تھا اسی اثناء میں ایک عورت کا انتقال ہو گیا تو میں یہ دیکھنے کے لئے چلا گیا کہ دیکھوں اس کی قبر کہاں ہے میں نے اس کے اوپر نماز جنازہ بھی ادا کی جب رات چھا گئی تو میں اس کا کفن نکالنے کے لئے گیا قبر کھول لی جب میں نے اس کے کفن پر ہاتھ ڈالا کہ میں کھینچ لوں، تو اس عورت (میت) نے کہا سبحان اللہ اہل جنت کا ایک آدمی اہل جنت کی ایک عورت کا کفن چھین رہا ہے۔ اس کے بعد کہا کہ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے مجھ پر نماز جنازہ پڑھی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے مجھ پر نماز پڑھی ہے۔

نوٹ: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو مذکورہ احادیث کے تائید کی طور پر لائے ہیں جن میں میت پر نماز جنازہ پڑھنے والوں کی مغفرت ہو جانے کا ذکر ہے۔ واضح طور پر اس واقعہ کے بعض اجزاء نصوص قرآن کے خلاف محسوس ہوتے ہیں جن سے کوئی قطعی عقیدہ اخذ نہ کیا جائے عقیدہ کے لئے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس واقعہ کی توجیہ کرنی پڑے گی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی توبہ اور اس کے بعد اس کی مغفرت کرنے کے لئے کسی فرشتے یا ہاتف غیبی کی آواز سنائی ہوگی جو ظاہر اسی میت کی اور اسی میں سے محسوس ہو رہی ہوگی۔ واللہ اعلم (مترجم)

۹۲۶۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عودی محمد بن احمد نے ان کو کثیر بن یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو قتادہ نے ان کو ثمامہ بن انس نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا اس وقت وہ فرمایا کرتے تھے جب میت اپنی قبر میں رکھی جاتی ہے۔ اے اللہ اس کے دونوں پہلوؤں کی جانب زمین خشک کر دے اور اس کی روح اوپر چڑھ چکی ہے۔ (یا اس کی روح کو تو اوپر لے جا) اور تو اس کی کفالت فرما اور تو اس کو اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ اپنے پاس لے لے۔

تدفین میں تاخیر پسندیدہ نہیں

۹۲۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابن ابی الزناد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب کے ساتھ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں کے سامنے ایک جنازہ آ رہا تھا عبد اللہ بن جعفر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور حیرانی کا اظہار کیا میت کو تاخیر سے اور آہستہ لے کر چلنے پر۔ بس کہنے لگے حیرانی ہے کس قدر لوگوں کی حالت بدل گئی ہے۔

اللہ کی قسم یہ نہیں تھا مگر برا آدمی اور بے شک یہ آدمی سے جھگڑا کرتا تھا پھر کہتا تھا عبد اللہ اللہ سے ڈر۔ ان لوگوں کے چلنے کی سست روی پر تعجب و حیرانی کرتے ہوئے گویا کہ میں نے تجھے پتھر مار دیا ہے۔

مؤمن مرنے کے بعد آرام پاتا ہے

۹۲۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن سلیمان حرانی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو علی بن ابراہیم نے ان کو عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند نے ان کو محمد بن عمرو یعنی ابن حنبلہ نے ان کو معبد بن کعب بن مالک نے ان کو ابو قتادہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ آپ کے پاس سے گذرا آپ نے فرمایا کہ یہ مستراح ہے یا مستراح منہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مستراح (اس نے آرام پالیا ہے دنیا سے یا اس سے آرام پالیا لوگوں نے)۔ اور مستراح منہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ مؤمن بندہ دنیا کی تھکائی اور اس کی اذیت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام و استراحت پالیتا ہے (مرنے کے بعد) اور کافر بندے سے اس کے مرنے کے بعد لوگ۔ شہر۔ درخت اور جانور اس سے آرام اور چھٹکارا پالیتے ہیں۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابو ہند کی حدیث سے۔

چالیس مرتبہ مغفرت

۹۲۶۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبد الصمد بن فضل نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق خزاعی نے مکہ میں ان کو عبد اللہ بن احمد بن ابوسرہ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عبد اللہ بن یزید مقرئی نے ان کو سعید بن ابویوب نے ان کو شر حبیل بن شریک معافری نے ان کو علی بن رباح نخعی نے ان کو ابورافع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کی جائے گی۔

اور جس نے میت کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا باریک اور موٹا ریشم پہنائے گا۔ اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی اور اس کو اس میں دفن کیا اس کو ایسے اجر ملے گا جیسے کسی کو گھر اور ٹھکانہ دینے کا اجر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن۔

میت کو غسل دینے والے کے لئے بشارت

۹۲۶۶: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو خلیفہ نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن ہارون نے ان کو ابوالولید نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی مالینی نے ان کو ابوالاحمد نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو سلام بن ابو مطیع نے ان کو جابر نے اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ روایت ہے جابر سے اس نے شععی سے اس نے یحییٰ بن جزاز سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا (یعنی اس کا کوئی راز یا عیب فاش نہ کیا۔ اس کے گناہ اور خطائیں ایسے نیست و نابود ہو جائیں گے جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

اور فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہئے کہ میت کے معاملات کا ذمہ دار وہ بنے جو سب لوگوں سے اس کا زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اگر وہ ذمہ دار بننے کی صلاحیت رکھے۔ ورنہ وہ شخص بنے جس کو لوگ پرہیزگار اور امانت دار سمجھیں۔

یہ الفاظ ابن عبدان کی روایت کے ہیں اور مالینی کی روایت میں ہے فرمایا کہ۔

چاہئے کہ اس کا قریبی رشتہ دار اس کا ولی بنے اگر وہ معاملے کو سمجھتا ہو اگر وہ نہ جانتا ہو تو پھر وہ آدمی ذمہ دار بنے جس کے پاس دیکھیں کہ پرہیزگاری اور امانت ہے۔

یہ الفاظ ابراہیم بن حجاج کے بنائے گئے ہیں۔ اور حدیث میں ارشاد ہے کہ یعنی اس راز کو چھپائے جو غسل کے وقت سامنے آئے اور نہ ذکر کرے اس کے گناہ (وعیب وغیرہ)۔

۹۲۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ حنفی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسن مقبری نقاش نے بطور املاء کے ان کو بدر بن عبد اللہ بھصاص نے ان کو سلیمان بن داؤد عسکی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابوعبد اللہ شافی نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کو گناہوں سے پاک کرے۔ اگر وہ اس کو کفنائے اللہ اس کو جنت کا باریک ریشم پہنائے گا۔

۹۲۶۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمام نے ان کو مسلم بن ابراہیم وراق نے ان کو مکرمہ بن عمار نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوقنادہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے کفن دینے کا ذمہ دار بنے اس کو چاہئے کہ اس کا کفن اچھا کرے۔

بے شک وہ لوگ اسی کفن میں زیارت کے لئے جاتے ہیں (یعنی اس میں دیگر اموات ان سے ملتے ہیں)۔

۹۲۶۹:..... اگر یہ روایت صحیح ہو تو صدیق اکبر کے قول کے مخالف نہیں ہے کفن کے بارے میں کہ کفن تو مہل یعنی پیپ میں خراب ہونے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے کفن کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔

اور اللہ کے علم میں ایسے ہوتا ہوگا جیسے اللہ چاہتا ہے جیسے اللہ کے علم میں ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے شہداء کے بارے میں فرمایا ہے۔

بل احياء عند ربهم يرزقون۔

بلکہ وہ زندہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔

حالانکہ وہ مشاہدے کے اعتبار سے خون میں لت پت ہوتے ہیں اس کے بعد آزمائے جاتے ہیں مگر واضح ہو کہ یہ ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے ہے مگر غیب میں ویسے ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان کے بارے میں خبر دی ہے۔ اور اگر ہمارے مشاہدے میں بھی وہی

کیفیت ہوتی ہے جیسے اللہ نے ان کے بارے میں خبر دی ہے تو ایمان بالغیب اٹھ جاتا۔

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو ہبل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن محمد بن بکر قصیر نے ان کو ہشیم بن خارجہ نے ان کو ہبل بن ہاشم نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ لوگوں نے ہر چیز میں اتناءۃ کا یعنی انتظار و مہلت کا ذکر کیا، احنف نے کہا بہر حال میں تو جب جنازے میں حاضر ہوتا ہوں تو میں تاخیر و انتظار نہیں کرتا ہوں۔ اور جب میں کفو اور ہمسر پاتا ہوں تو بیاہ دیتا ہوں (انتظار نہیں کرتا ہوں اور جب نماز کا وقت ہو جائے (فوراً نماز ادا کرتا ہوں) تاخیر نہیں کرتا ہوں۔

جنازہ میں ہنسنا پسندیدہ نہیں

۹۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشر ان نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو فضیل بن اخیق نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو حمید بن عبد الرحمن روای نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے ذکر کیا یزید بن عبد اللہ سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ایک آدمی کو جنازے کے موقع پر ہنستے دیکھا تو فرمایا کہ تم ہنس رہے ہو حالانکہ تم جنازے میں آئے ہو اللہ کی قسم میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

یزید بن عبد اللہ یہی وہ ابو بکر ہے، تحقیق اس بارے میں نبی کریم سے بھی غیر قوی اسناد کے ساتھ ایک روایت ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

۹۲۷۲: ... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو العباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان نے ان کو عبد السلام بن عاصم رازی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو عبد اللہ بن حمید نے ان کو موسیٰ بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو موقوفوں پر ہنسنے کو ناپسند فرماتے تھے۔
بندر کو دیکھتے وقت اور جنازے کے موقع پر۔

۹۲۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقرئ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جنازے کے ساتھ جاتے تھے تو ایک آدمی کو ہمیشہ نقاب ڈالے ہوئے روتا ہوا دیکھتے تھے یا چہرہ چھپائے ہوئے سوچ فکر میں منہمک دیکھتے تھے۔

تقین حالتیں

۹۲۷۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح نے اور محمد بن مؤمل نے اور محمد بن قاسم نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن لہیعہ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عمارہ بن غزیہ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے ان کو ان کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسید بن حفصیر افضل ترین لوگوں میں سے تھے اور وہ اکثر کہتے رہتے تھے کہ کاش میں ہمیشہ ایسے ہوتا جیسے میں تین حالتوں میں ہوتا ہوں تو میں اہل جنت میں سے ہوتا۔ مجھے اس میں شک نہیں ہے۔

(۱)..... جس وقت میں قرآن مجید پڑھتا ہوں اور جب میں قرآن کو سنتا ہوں۔

(۲)..... اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور وعظ سنتا ہوں۔

(۳)..... اور جب میں کسی جنازہ میں حاضر ہوتا ہوں۔ تو میں اپنے نفس کے ساتھ وہ بات کرتا ہوں سوائے اس کے جو اس کے ساتھ ہونا ہوتا

ہے اور جس طرف وہ جس کی طرف رجوع کرنے والی ہے۔

جنازہ میں خاموش رہنا

۹۲۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو عمر محمد بن عبد الواحد نحوی نے ان کو محمد بن ہشام بن ابودمیک نے ان کو محمد بن ہشام مروزی احمد بن حنبل کے پڑوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ جنازے میں ان کو خاموش رہنے کا کہا جاتا ہے۔ فرمایا اس لئے کہ وہ حشر ہوتا ہے۔

۹۲۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الکریم نے ان کو بعض اہل علم سے وہ کہتے ہیں سفیان نے اس کا نام ذکر کیا تھا مگر میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔ انہوں نے کہا کہ تم جب جنازہ کو دیکھو تو تم یوں کہو تیرے لئے سلامتی ہو ہمارے رب کی طرف سے اور دوسروں نے کہا یہ ہے وہ جس کا ہمیں وعدہ دیا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ فرمایا ہے اللہ نے اور اس کے رسول نے اے اللہ ہمارے ایمان و اسلام میں اضافہ فرما۔

۹۲۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو ابو یوسف یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نصر بن انس کے جنازے میں موجود تھے لہذا شعث بن سلیم عجل نے کہا اے ابو سعید بے شک حالت یہ ہے کہ مجھے اچھا لگتا ہے کہ میں جنازہ میں کوئی آواز نہ سنوں اور فرمایا کہ بے شک خیر کے کام کے لئے مستحق ہیں۔

۹۲۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ابو العباس اہم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ وہ جب کسی جنازے کے بارے میں سنتے تھے تو پوچھتے تھے کہ کس کا جنازہ ہے؟ پھر فرماتے کہ تو اللہ کا بندہ ہے اللہ نے اس کو بلا لیا ہے اس نے اس کی بات مان لی ہے۔ یا اس کی بندی ہے اس کو اللہ نے بلایا ہے اس نے اللہ کی بات مان لی ہے۔ اللہ اس کو جانتا ہے اور اس کے گھر والے اس کو گم کو بیٹھے ہیں اور لوگ اس کو اجنبی سمجھتے ہیں وہ صبح کو گئے ہیں ہم بھی شام کو جانے والے ہیں یا وہ شام کو گئے ہیں تو ہم صبح کو جانے والے ہیں۔

تعزیت کرنے والے کے لئے عزت کی پوشاک

۹۲۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور انہوں نے اس کو میرے لئے اپنی تحریر میں لکھا فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن ابو عمار نے۔

ان کو عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے وہ ہمیشہ رحمت میں رہتا ہے یہاں تک کہ جب مریض کے پاس بیٹھتا ہے۔ تو اسی رحمت میں خوب بھیگتا ہے پھر جب اس کے ہاں سے اٹھ جاتا ہے، ہمیشہ اسی میں داخل و شامل رہتا ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے جہاں سے آیا تھا اور جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرتا ہے اور صبر دلاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کی پوشاک پہنائے گا۔

۹۲۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد صفانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ابو عمران جوئی نے ان کو ابو الخلد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد نبی علیہ السلام کی دعا میں یہ دعا پڑھی تھی۔ الہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو

عملمکین اور مصیبت زدہ کی تیری رضا طلب کرنے کے لئے تعزیت کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ میں اس کو ایمان کی چادروں میں سے ایسی چادر پہناؤں گا جس کے ذریعے میں اس کو جہنم سے محفوظ کر لوں گا اور اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ داؤد علیہ السلام نے کہا یا الہی اس شخص کی کیا جزا ہے جو جنازے کے ساتھ تیری رضا کے لئے جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی جزا یہ ہے کہ جس دن وہ مرے گا فرشتے اس کے ساتھ اس کو رخصت کرنے اس کی قبر تک جائیں گے اور میں تمام روحوں میں سے اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔

۹۲۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبد الرحمن بن نافع درجت ابو زیاد نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ام اسود بنت یزید مولیٰ ابو برزہ نے وہ کہتی ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مدیہ بنت عبید بن ابو برزہ نے ان کو ابو برزہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس ماں کی تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی چادروں میں سے چادر پہنائیں گے۔

۹۲۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے نیشاپور میں ان کو عبد اللہ بن ہارون الحدادی نے مکہ میں ان کو قدامہ بن محمد خشری نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو صبر دلانے (تعزیت کرے) کسی مصیبت میں اللہ تعالیٰ اس کو سبز پوشاک پہنائیں گے جس کے ساتھ وہ تجیر کیا جائے گا کہا گیا یا رسول اللہ تجیر سے کیا مراد ہے فرمایا اس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔

۹۲۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو شافع بن محمد اسفرانی نے ان کو احمد بن عمیر دمشقی نے ان کو یعقوب بن اسحق طحی نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلانے (تعزیت کرے) اس کے لئے اسی کی مثل اجر ہے۔

۹۲۸۴:..... اور ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابو عمر محمد بن حسین بن محمد بن ہشیم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد الواحد بن حسن بن احمد بن حلیف جند نیشاپوری نے ان کو حسین بن بیان عسکری نے ان کو عمار بن حلف واسطی نے ان کو عبد الحکیم بن منصور خزاعی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مصیبت زدہ کو صبر دلانے (تعزیت کرے) اس کے لئے اس کی مثل یعنی مصیبت زدہ کے اجر کے برابر اجر ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جو معروف نے علی بن عاصم سے اس نے محمد بن سوقہ سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس کے ماسوا سے۔ مگر وہ قوی نہیں ہے۔ اور یہ دوسرے طریق سے مروی ہے ابن سوقہ سے۔ مگر سب کے سب طرق ضعیف ہیں۔ اور سب سے زیادہ صحیح اس مفہوم میں ابن حزم کی حدیث ہے۔ اور جو پہلے گزر چکی ہے۔

بہر حال علی بن عاصم کی روایت درج ذیل ہے۔

۹۲۸۵:..... ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے ابو منصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو احمد بن عبید بن ناصح نحوی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

(۹۲۸۰)..... (۱) فی ن : (یتبع الجنازة)

(۹۲۸۲)..... (۱) فی ن : (الحدی) (۲) فی ن : (الحشر می) (۳) فی ن : (المؤمن)

(۹۲۸۳)..... (۱) فی ن : (اللہ) (۲) فی ن : (خلف) (۳) فی ن : (بہان)

۹۲۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو محمد بن ہارون (القافا نے) اور وہ ثقہ راوی تھا صدوق تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے کہا یا رسول اللہ علی بن عاصم کی حدیث جسے وہ ابوسوقہ سے روایت کرتے ہیں۔ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو صبر دلائے۔ کیا وہ حدیث آپ کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میری ہے۔ محمد بن ہارون جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے رو پڑتے تھے۔

فصل:..... قبروں کی زیارت کرنا یعنی قبروں پر عبرت کے لئے جانا

۹۲۸۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو مصرف بن واصل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محارب بن دثار نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (یعنی قبروں پر جانے سے) منع کیا تھا اب قبروں پر جایا کرو بے شک قبروں پر جائے۔ ان کو دیکھنے سے یاد دہانی ہے (یعنی موت یاد آتی ہے)۔

اور اس کو روایت کیا ہے زید بن حارث نے محارب سے اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں ہے۔ چاہئے قبروں پر جانا اور قبروں کو دیکھنا تمہارا۔ اندر خیر و بھلائی میں اضافہ کر دے۔ اور یہ حدیث کتاب مسلم میں منقول ہے۔

۹۲۸۸:..... اور ہم نے روایت کی ہے ابن مسعود کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ خبر دار پس قبروں کی زیارت کرو بے شک وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

۹۲۸۹:..... اور ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے فرمایا) اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے (قبروں پر جانے سے) منع کیا تھا پھر بات واضح ہو گئی میرے لئے پس زیارت کیا کرو ان کی بے شک قبروں کو دیکھنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے لہذا ان کی زیارت کیا کرو (یعنی قبرستان میں جا کر دیکھا کرو) اور مت کہو ہم نے جانا چھوڑ دیا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے زید بن ابوبہاشم علوی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن جیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسین نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عمرو بن عامر نے اور عبدالوارث نے انس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسے ذکر کیا ہے۔

۹۲۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یوسف بن عبد اللہ خوارزمی نے بیت المقدس میں ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو ابوسعید جعفی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ فتح مکہ کے دن ایک ہزار گھونگھٹ نکالنے والوں میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اتاروئے کہ اس سے زیادہ کبھی روتے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ مگر ابو عبد اللہ کی روایت میں یوم فتح کا ذکر نہیں ہے۔

۹۲۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضعی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابومسلم خولانی نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ نے فرمایا۔

قبروں کی زیارت کیا کرو اس کے ساتھ تم آخرت کو یاد کرو گے۔ اور میتوں کو غسل دیا کرو یہ معالجہ ہے گرنے والے جسم کا اور بلیغ وعظ و نصیحت ہے۔ اور جنازوں پر نماز پڑھو شاید کہ یہ تجھے غمگین کر دے بے شک مغموم اللہ کے سائے تلے ہر خیر کے درپے ہوتا ہے۔ یعقوب بن ابراہیم میں اس کو گمان کرتا ہوں مدنی ہے مگر یہ مجہول ہے اور یہ متن بھی منکر ہے۔

۹۲۹۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو کدیابی نے ان کو ابن قمر عجل نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آ کر دل کی سختی (قساۃ قلبی) کی شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کو جا کر دیکھا کرو اور قبروں سے اٹھنے کے بارے میں عبرت حاصل کیا کرو۔ یہ بھی متن منکر ہے۔ اور مکی بن قمر بصری اس سے روایت کرتا ہے کدیابی اور وہ مجہول ہے۔

۹۲۹۳: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو علی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن یونس بصری نے ان کو مکی بن قمر عجل نے انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

میت کے سرہانے سورہ فاتحہ اور پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کا پڑھنا

۹۲۹۴: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بالبتی نے ان کو ایوب بن نہیک حلبی مولیٰ آل سعد بن ابوقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن ابورباح سے اس نے سنا عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کوڑکا نہ کرو اس کو جلدی اس کی قبر میں پہنچایا کرو اور اس کے سرہانے سورہ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس کی قبر میں۔

یہی لکھی گئی مگر اسی اسناد کے ساتھ جہاں تک میں جانتا ہوں۔ اور ہم نے قرأت مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

اس میں ابن عمر سے بطور موقوف روایت کے۔

زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے تحفہ

۹۲۹۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے نو اندیش میں۔ اور ابو بکر محمد بن ابراہیم اشجانی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو فضل بن محمد بن عبد اللہ بن حارث بن سلیمان اظہا کی نے ان کو محمد بن جابر بن ابوعیاش مصیصی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو مجاہد نے ان کو عبد اللہ بن عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میت قبر میں ایسے ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا۔ وہ پیچھے سے پہنچنے والی دعا کا منتظر ہوتا ہے والد سے یا ماں سے یا بھائی سے یا دوست سے جب پیچھے سے دعا لاحق ہو جاتی ہے تو اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر اہل زمین کی دعا داخل کرتا ہے پہاڑوں کی مثل بے شک زندہ لوگوں کی طرف سے مرنے والوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ ان کے حق میں استغفار کرتا ہے۔

۹۲۹۶: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو عبد الرحمن بن واقد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان المکلب نے حضرت عبد اللہ بن عمر اپنے گھر والوں کو ایسی جگہ دفن کرتے تھے کہ جب وہ کسی جنازے میں جاتے تھے تو اپنے گھر والوں پر بھی گذرتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے اور ان کے لئے استغفار کرتے تھے۔

۹۲۹۶: (مکرر ہے) فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو معن بن عیسیٰ قزازی نے ان

کوہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس کے قبر والے کو وہ پہچانتا ہو اور وہ اس پر سلام کہے تو قبر والا اس کو سلام کا جواب دیتا ہے اور اس کو پہچانتا بھی ہے۔

اور جب وہ کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس کو نہ پہچانتا ہو اور اس پر سلام کرے وہ اس کو اس کے سلام کا صرف جواب دیتا ہے۔

۹۲۹۷:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن بن صباح نے انہوں نے سنا عمرو بن جریر سے وہ کہتے ہیں جب کوئی بندہ اپنے مردہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کے ثواب کو لے کر اس کے پاس قبر میں جاتا ہے اور جا کر کہتا ہے اے قبر کے مسافر یہ تیرے اوپر تیرے بھائی کا تحفہ ہے۔

۹۲۹۸:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبد العزیز سلمان نے ان کو بشر بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ جب طاعون کا زمانہ تھا ایک آدمی محلوں میں آتا جاتا رہتا تھا جنازے کی نماز میں شرکت کرتا جب شام ہوتی تو وہ جا کر قبرستان کے دروازے پر کھڑا ہو جاتا اور یوں کہتا اللہ تعالیٰ نے شفقت فرمائی ہے اور میں تمہارے پاس آیا ہوں اللہ تعالیٰ تمہاری مسافری پر رحم فرمائے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکیاں قبول فرمائے۔ بس ان کلمات سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے شام ہو گئی اور میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں قبرستان میں نہیں گیا۔ کہتے ہیں اسی رات کو میں سو رہا تھا تو اب کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سارے لوگ میرے سامنے ہیں جو کہ میرے پاس آئے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ قبرستان والے ہیں میں نے پوچھا کہ کیوں آئے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہمارے پاس تیری طرف سے ہدیہ اور تحفہ آتا تھا اس لئے کہ آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے گھر کے لئے اپنی واپسی پر۔ میں نے پوچھا کہ کس چیز کا تحفہ بولے وہ جو آپ ہمارے لئے دعا کرتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا بے شک میں نے دوبارہ وہ عمل شروع کر دیا اور میں نے کبھی اس کو نہ چھوڑا۔

۹۲۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدینا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو ابو بھلول نے اہل بحرین سے میں اس سے ملا تھا عبادان میں اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی بشار بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رابعہ عدویہ بصریہ کو خواب میں دیکھا اور میں ان کے لئے بہت دعائیں کیا کرتا تھا خواب میں انہوں نے مجھے کہا اے بشار آپ کے تحائف نور کے تھا لوں میں ریشمین رومالوں کے ساتھ ڈھکے ہوئے ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ وہ فرمانے لگیں کہ اسی طرح ہوتی ہے زندہ مؤمنوں کی دعائیں جب وہ موتی کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو اس دعا کا اجر و ثواب تھا لیوں پر رکھ کر ریشمین رومالوں سے ڈھک کر ان میتوں کے پاس لایا جاتا ہے جن کے لئے دعا کی گئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں کا ہدیہ ہے آپ کے لئے۔

نوٹ:..... واضح رہے کہ یہ تمام مذکورہ باتیں محض خواب ہیں بیان کرنے کا مقصد محض عمل کے لئے ترغیب دینا ہے ورنہ شریعت میں ان کے استدلال و استنباط سے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے ان پر کسی عقیدے کی بنیاد رکھنا غلط ہے۔ (مترجم)

شب جمعہ پر روحوں کی ملاقات

۹۳۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر و صیرفی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن بسطام اصفر نے ان کو مسمع بن عاصم نے ان کو عاصم جحدری کی آل کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں عاصم جحدری کو ان کی موت کے دو سال بعد دیکھا۔ میں نے کہا کیا آپ آگے نہیں چلے گئے؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں نے کہا آپ کہاں پر ہیں؟ اس نے کہا

(۹۳۰۳) فی ن (مدم)

العلمین - کہتے ہیں کہ میں نے یہ الفاظ کہے اس لئے کہ میں اسی پر ہی قدرت رکھتا تھا۔ جو کہ میں ایسی بات کہوں جو مجھے دنیا و مافیہا سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔ پھر کہا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ جس وقت لوگ مجھے ذن کر رہے تھے وہاں اس وقت فلاں شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا اگر میں اس بات پر قدرت رکھتا کہ میں وہ دو رکعت نماز پڑھوں تو یہ بات مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی۔

۹۳۰۵:..... اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے اس جگہ کے علاوہ دوسری جگہ پر ابو عثمان سے اور مطرف سے اور ابو قلابہ سے اسی مفہوم میں۔ اور ان کی باتوں میں یہ بات ہے کہ میت جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے اور ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔

۹۳۰۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے بعض حکماء سے پوچھا گیا سب سے بلند ترین نصیحت کیا چیز ہے فرمایا کہ مردوں کے محلے کو دیکھنا (یعنی قبرستان کو دیکھ کر)

۹۳۰۷:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو بکر نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو مفضل بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن راشد قبرستان جاتے اور سارا سارا دن وہاں بیٹھے رہتے۔ پھر بڑے غمگین واپس لوٹ آتے۔ تو ان کے بھائی اور گھر والے ان سے پوچھتے کہ آپ کہاں تھے؟ وہ بتاتے کہ میں قبرستان میں تھا میں نے ایک قوم کی طرف دیکھا ہے جو اس سے سب کچھ سے ہمیں منع کر رہے تھے ہم جس میں واقع ہیں اس کے بعد پھر وہ رونا شروع کر دیتے تھے۔

۹۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ الصغار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو احمد بن عمران اخسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عیاش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قدامہ سے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن ظہیم جب اپنے دل میں قساوت سخت محسوس کرتے تو وہ اپنے اس دوست کے گھر چلے جاتے جو کہ مر چکے تھے۔ رات میں جا کر ان کو آواز دیتے اے فلاں اے فلاں۔ جب جواب نہ آتا تو کہتے کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا؟ پھر رونا شروع کر دیتے یہاں تک کہ ان کے آنسو بہہ جاتے۔

۹۳۰۹:..... اور ہم نے روایت کی ہے صفوان بن سلیم سے اور محمد بن منکدر سے اور دیگر سلف سے کہ جب قساوت قلبی پیش آ جائے تو قبروں کی زیارت کرنی چاہئے۔

۹۳۱۰:..... کہا جاتا تھا کہ قبروں کا مشاہدہ کرنا ام سابقہ کی نصیحتوں میں ہے۔

۹۳۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو عمارہ بن مہران مغولی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن واسع نے کہا کہ مجھے آپ کے گھر کے بارے میں یہاں پسند ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا چیز پسند آتی ہے حالانکہ یہ تو قبرستان کے برابر میں ہے۔ فرمایا تجھے قبرستان والوں سے کیا نقصان ہے وہ تو تجھے آخرت یاد دلاتے ہیں اور ایذا کم کرتے ہیں۔

قبرستان کی مجاورت اختیار کرنا

۹۳۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صبیح نے ان کو عبد اللہ بن شبرویہ نے ان کو اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ سے کہا کیا تمہیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابوطالب سے کہا گیا تھا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مجاورت سے پڑوس ترک کر کے دیگر کئی قبرستانوں کی مجاورت اور پڑوس اختیار کر لیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو سچا پڑوسی پایا ہے جو اپنی زبانوں کو روک کر رکھتے ہیں۔ اور آخرت کی یاد

دلاتے ہیں۔ لہذا ابواسامہ نے اس بات کا اقرار کیا۔

۹۳۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر و نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو ابراہیم بن سعید بن اسامہ نے اس نے اس بات کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا کہ علی بن ابوطالب سے کہا گیا تھا کیا حالت ہے تمہاری کہ اپنے قبرستان کا پڑوس آباد کر لیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کو سچے پڑوسی پایا ہے جو برائی سے روکتے ہیں اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

میت کو زینت اس کے اعمال دیتے ہیں

۹۳۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن مہبہ نے کہا کہ میں نے بشر بن حارث کو دیکھا تھا کہ وہ کفنوں پر نظر ڈالتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میت کے عمل اس کو زینت دیتے ہیں۔

۹۳۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو نعمان نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب کسی جنازے پر بلایا جاتا تھا تو فرماتے تھے کہ بے شک ہم تو البتہ کھڑے ہو رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ نہیں نماز پڑھواتے آدمی پر مگر اس کے اعمال (یعنی نجات اور رحمت تو اس کے اپنے اعمال کی ہی وجہ سے ہوگی) میں یہ گمان کرتا ہوں کہ نعمان اسماعیل بن ابو خالد کا بھائی ہے۔

۹۳۱۶:..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن منیب نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل قبور خبر دریافت کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی میت پہنچتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے پھر کہتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے جواب ملتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا ہے؟ (یعنی اس کا انتقال تو ہو چکا ہے) وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے پاس تو نہیں پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاید اس کو ہمارے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر لے جایا گیا ہے۔

میت پر نوحہ پسندیدہ نہیں

۹۳۱۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور ابن ابوقماش نے دونوں نے فرق کیا ہے۔ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو الولید نے ان کو اسحاق بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن عبد الرحمن بن عطیہ نے اپنی دادی ام عطیہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع فرمایا اور ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب کو بھیجا وہ دروازے پر آکھڑے ہوئے اور ہم لوگوں پر سلام کیا ہم لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کے رسول کا نمائندہ ہوں تمہاری طرف کہتی ہیں کہ عورتوں نے کہا خوش آمدید ہو رسول اللہ کے نمائندے کو۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگ اس بات پر بیعت کرو کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کروگی۔

اور چوری نہیں کروگی اور بدکاری نہیں کروگی الخ۔ کہتی ہیں کہ ہم نے کہا ٹھیک ہے ہم ایسے ہی کریں گی چنانچہ حضرت عمر نے گھر کے باہر سے ہاتھ بڑھایا اور ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ گھر کے اندر سے ہاتھ بڑھائے اس کے بعد انہوں نے کہا اللھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہ۔ اور انہوں نے

ہمیں عیدین کے لئے حکم دیا کہ ہم لوگ ان میں ماہواری والیوں کو بھی شرکت دعا کے لئے نکالیں اور آزاد کو اور یہ کہ ہمارے اوپر کوئی قدغن نہیں ہے۔ انہوں نے منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے۔ اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی سے پوچھا اس قول کے بارے میں۔ ولایعصینک فی معروف کہ معروف میں تیری نافرمانی نہ کریں گی۔ فرماتی ہیں کہ ہمیں انہوں نے منع کیا تھا نوحہ کرنے سے یعنی موت میں بین کرنے سے یہ الفاظ ہیں عباس بن فضل اسفاطی کی حدیث کے۔

تحقیق ہم نے وہ تمام احادیث جو عورتوں کے جنازوں کے پیچھے جانے کے بارے میں اور نوحہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو وارد ہوئی ہیں ان کو کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے۔

میت پر گواہی

۹۳۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو یونس بن محمد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبید اللہ بن ابو داؤد منادی نے ان کو یونس نے وہ ابن محمد ادیب ہیں ان کو حرب نے وہ ابن میمون ہیں نصر بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا چنانچہ ایک جنازہ گذر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیسا جنازہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا تھا اور اللہ کی اطاعت میں عمل کرتا تھا اور اسی میں ہی کوشش کرتا رہتا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ پھر دوسری میت گذری لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں کا جنازہ ہے یہ شخص اللہ سے اور اس کے رسول سے دشمنی کرتا تھا اور اللہ کی نافرمانی کے عمل کرتا تھا اور اسی میں لگا رہتا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے واجب ہوگئی ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا ایک جنازے کی تعریف کرنا اور دوسرے کی نہ کرنا اور یہ کہنا کہ واجب ہوگئی ہے دونوں کے بارے میں اس کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اے ابو بکر بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین پر جو اولاد آدم کی زبان پر بولتے ہیں اس بارے میں جو کسی آدمی میں خیر ہے یا شر ہے۔ اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے مت بجنازۃ مرت بجنازۃ اخریٰ اور فرمایا کہ وجبت وجبت وجبت۔

۹۳۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عیس بن مرحوم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن ابراہیم بسطاس نے ان کو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے پوچھا کہ کیا کہتے ہو تم لوگ فلاں آدمی کے بارے میں جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا؟ لوگوں نے کہا کہ جنت ہی ہے انشاء اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ جنت ہی ہوگی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم لوگ اس آدمی کے بارے میں۔ جو انصاف کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا؟ لوگوں نے کہا اے اللہ ہم نہیں جانتے سواء جنت کے۔ اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ گنہگار تھا اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایمان کا پینسٹھواں شعبہ

چھینکنے والے کا جواب دینا (مطلب یہ ہے کہ وہ الحمد للہ کہے تو سن کر یرحمک اللہ کہنا)

۹۳۲۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو خیمہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زبیر نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء محاربی نے ان کو معاویہ بن سوید بن مقرن نے وہ کہتے ہیں کہ میں براء بن عازب کے پاس گیا۔

میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہ نے حکم فرمایا سات چیزوں کا اور منع فرمایا تھ سات چیزوں سے حکم دیا تھا مریض کی عیادت کرنے کا جنازے کے ساتھ چلنا۔ مظلوم کی نصرت کرنا۔ قسم پوری کروانا۔ چھینکنے والے کا جواب دینا دعوت دینے والی کی اجابت کرنا۔ سلام کو عام کرنا۔ اور منع کیا تھا ان چیزوں سے سونے کی انگٹھی بنوانے سے۔ چاندی کے برتنوں میں پینے سے میاثر سے اور قسی کے ریشمیں کپڑے سے حریر استبرق اور دیباچ کے ریشم پہننے سے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا یحییٰ بن یحییٰ اور احمد بن یونس سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اشعث سے۔

۹۳۲۱:..... اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابو ہریرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں جو کچھ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق کے بارے میں وارد ہے۔

فصل:..... چھینکنے والے کو جواب دینا جس وقت وہ الحمد للہ کہے

۹۳۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو پسند کرتے ہیں اور جمائی لینے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ الحمد للہ کہے۔ بے شک حق ہے اس پر جو سنے وہ یوں کہے یرحمک اللہ اور جس وقت کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے جس قدر طاقت رکھے اس کو چھپائے۔

۹۳۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوی نیشاپوری نے نیشاپور میں۔ ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن محمد بن سلک نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو حبیب نے احفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا تو انہوں نے چھینک لی ان کے رب نے انہیں الہام کیا کہ یوں کہو الحمد للہ۔ لہذا ان کے رب نے ان کو کہا یرحمک اللہ ربک۔ اسی لئے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت کر گئی ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم فرشتوں کے پاس جاؤ ان کو سلام کرو آدم ان کے پاس آئے اور کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک ورحمة اللہ فرشتوں نے ان کے لئے اضافہ کیا رحمة اللہ کا۔

۹۳۲۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حنابلہ نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو عبیدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں بے شک فرشتے تمہارے اس انسان کے پاس حاضر

ہوتے ہیں جب وہ چھینکتا ہے۔ پھر جب وہ الحمد للہ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العلمین۔ جب وہ رب العلمین کہتا ہے تو فرشتے یرحمک اللہ کہتے ہیں۔ شعبہ نے عطاء سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۳۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے ان کو عباد بن زیاد اسدی نے ان کو زہیر نے ابو الخثعمی نے اس نے نافع سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر کے سامنے چھینک لی اور اس نے الحمد للہ کہا۔ حضرت ابن عمر نے اس سے کہا کہ تم نے بخل کیا ہے جیسے تم نے اللہ کی حمد کی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیے۔

۹۳۲۶:..... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن جعد نے ان کو زہیر نے ان کو ابو ہمام ولید بن قیس نے ضحاک بن قیس یثکری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی اور الحمد للہ رب العلمین کہا حضرت ابن عمر نے اگر آپ اس کو مکمل کر لیتے اس طرح والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو زیادہ بہتر ہوتا۔

۹۳۲۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو زیاد بن ربیع بن محمد نے ان کو حضرمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ان کے پہلو میں چھینک لی پھر یوں کہا الحمد للہ والسلام علی رسولہ۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تعلیم نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ یہ تعلیم فرمائی تھی کہ ہم یوں کہا کریں الحمد للہ علی کل حال۔ ہر حالت میں اللہ کا شکر ہے۔

دونوں پہلی اسنادیں زیادہ صحیح ہیں زیاد بن ربیع کی روایت سے اور ان دونوں میں ابن ربیع کی روایت کی غلطی پر دلیل ہے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ اس میں نظر ہے۔

۹۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے۔ فرمایا کہ اس نے اس کو ذکر کیا ہے بعض رواۃ سے اس نے کہا ہے کہ آدمی کا حق ہے کہ جب وہ چھینک لے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور آواز بھی اونچی کرے اور ان کو سنوائے جو اس کے پاس ہوں۔ اور ان سب پر حق ہے کہ وہ جب الحمد للہ کہے تو وہ اس کو اس کا جواب دیں (یعنی یرحمک اللہ کہیں۔)

فصل:..... ”چھینکنے والے کے جواب کو ترک کر دینا جب وہ الحمد للہ نہ کہے“

۹۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمن محمد بن عبد اللہ تاجر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو حاتم رازی انصاری نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کی چھینک کا جواب دیا اور دوسری کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس آدمی کا جواب دیا ہے اور میرا جواب نہیں دیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تم نے الحمد للہ نہیں کہا۔

یہ الفاظ حدیث شعبہ کے ہیں۔ اور انصاری کی ایک روایت میں کہ دونوں میں سے ایک کی چھینک کا آپ نے جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہیں دیا۔ لہذا پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ آپ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی ہے۔ آپ نے ایک کا جواب دیا ہے اور دوسرے کا نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے الحمد للہ کہا ہے اور اس دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا اس لئے میں نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے دو طریقوں سے سلیمان سے۔ ۹۳۳۰:..... اور ابو موسیٰ اشعری والی حدیث ابو بردہ سے نقل کی گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم یرحمک اللہ بھی نہ کہو۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے اس کو قاسم بن مالک مزی نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ابو بردہ نے۔ اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بکرا ہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن ابوقماش نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعدویہ سعید بن سلیمان ابو عثمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو عاصم نے ان کو ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے سامنے چھینک لی انہوں نے مجھے چھینک کا جواب دیا اور ان کے سامنے ان کے اور بیٹے نے چھینک لی تو انہوں نے اس کو جواب نہیں دیا ان کا بیٹا اپنی ماں کے پاس گیا اور جا کر اس بات کا ذکر کیا چنانچہ اس کی ماں اس کے والد کے پاس آئی اور بولی کہ تیرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب دیا ہے اور میرے بیٹے نے چھینک لی ہے تو تم نے اس کا جواب نہیں دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے بیٹے نے چھینکنے کے بعد الحمد للہ نہیں کہا لہذا ہم نے اس کو جواب نہیں دیا اور میرے بیٹے نے الحمد للہ کہا تھا لہذا میں نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ کہو اور جو نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔

۹۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعد عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو مسدد بن مسرہ نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عبد الرحمن بن اسحاق نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے چھینک لی دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شریف اور عزت دار تھا اس نے چھینک لی اور الحمد للہ نہیں کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا دوسرے نے الحمد للہ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا سوال کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو یرحمک اللہ کہا ہے اور مجھے جواب نہیں دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے اللہ کو یاد کیا ہے۔ لہذا میں نے بھی اس کو یاد کیا ہے اور تم نے اللہ کو بھلا دیا ہے میں نے بھی تجھے بھلا دیا ہے۔

۹۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے میں نے سنا حسن بن محمد بن حلیم سے میں نے سنا ابو العباس بن سعید سے وہ ذکر کرتے تھے اپنے مشائخ سے وہ کہتے ہیں کہ سوار بن عبد اللہ قاضی نے ابو جعفر منصور کے پاس شکایت کی اور اس کے آگے شرکی تعریف کی اور ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی جب آئے اور داخل ہوئے۔ منصور نے چھینک لی مگر سوار نے اس کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ منصور نے پوچھا کہ آپ کو یرحمک اللہ کہنے سے کیا چیز مانع ہوئی انہوں نے کہا کہ آپ نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دل میں الحمد للہ کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی دل میں جواب دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اپنے عمل کی طرف رجوع کیجئے بے شک تم اگر مجھ سے محبت نہیں کرو گے تو میرے سوا کسی اور سے بھی نہیں کرو گے۔

فصل:..... ”چھینکنے والا یرحمک اللہ کہنے والے کا جواب دیتے ہوئے کیا کہے؟“

۹۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روزباری نے وہ کہتے ہیں ان کو ابو بکر محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابوسلمہ نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب تمہارا ایک چھینک لیا کرے تو یوں کہے الحمد للہ علی کل حال۔ اور اس کا بھائی یا ساتھی کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۳۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو عبد العزیز بن ابوسلمہ نے اسی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمد للہ کہے جب وہ یہ کہے تو اس کا بھائی یہ کہے یرحمک اللہ جب وہ یہ کہے تو وہ خود یہ کہے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مالک بن اسماعیل سے اس نے عبد العزیز سے یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو اس باب میں مروی ہیں۔ اور اس کا شاہد بھی درج ذیل ہے۔

۹۳۳۶:..... ہمیں خبر دی استاذ ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے عبد الرحمن بن لیلیٰ سے اس نے ابو ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کرے الحمد للہ علی کل حال۔ اور اس کو جواب دینے والا یوں کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ خود یہ کہے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ المنادی نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ایوب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے صرف یرحمک اللہ کہا ہے۔

۹۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن کثیر داری نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبد الوارث نے ان کو عدی ابوہشیم نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اور حکم بن عیینہ نے ان کو عبد الرحمن بن ابولیلیٰ نے یہ کہ ابو ایوب انصاری نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لیا کرے تو یہ کہا کر الحمد للہ۔ اور اس کو جواب یہ دیا جائے یرحمکم اللہ۔ اور اس کا جواب یہ دیا جائے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔

عدی۔ وہی عبد الرحمن ہے۔ اس نے اپنی اسناد میں شعبہ کے ساتھ موافقت کی ہے۔ اور اسناد میں اس نے حکم بن عیینہ کا اضافہ کیا ہے۔ اور اس کو یحییٰ بن سعید قطان نے روایت کیا ہے محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلیٰ سے اور اس نے اپنی اسناد میں ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

۹۳۳۹:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ یعنی حنفیہ نے ان کو ہارون بن عبد الصمد رجبی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ابن اخی عبد اللہ بن عیسیٰ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی چھینک لیا کرے ساتھ کہا کرے الحمد للہ۔ سننے والا کہے یرحمک اللہ۔ پھر وہ خود یہ کہے یرحمکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۴۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملکان نے ان کو عمر بن خالد نے ان کو ابن ہبیرہ نے ان کو ابو الاسود نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبید بن ام کلاب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبد اللہ بن جعفر ذوالجناحین سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تھے تو اللہ کا شکر ادا کرتے تھے اور اللہ کو یاد کرتے تھے۔ آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے تھے۔

۹۳۴۱..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین علی بن محمد مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الریح نے ان کو ابو معشر نے ان کو عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الرحمن نے ان کو عمرہ بنت عبد الرحمن نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک لی اور پوچھا کہ یا رسول اللہ میں اس موقع پر کیا کہوں؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الحمد للہ رب العلمین کہو۔

پھر لوگوں نے پوچھا کہ ہم کیا کہیں اس سے؟ فرمایا یوں کہو یرحمک اللہ۔ پھر اس آدمی نے سوال کیا کہ اس کے بعد میں ان لوگوں میں سے کیا کہوں فرمایا یہ کہو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔

۹۳۴۲..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے منصور سے اس کو بلال بن سیاف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبدی کے پاس بیٹھے تھے۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی اور یوں کہا السلام علیکم۔ لہذا سالم نے جواب دیا۔ وعلیک وعلی امک تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ ان کے بعد سالم نے فرمایا اس شخص سے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اس سے شاید آپ ناراض ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ کسی طرح بھی میری ماں کا تذکرہ نہ کرتے نہ اچھائی میں نہ برائی میں۔ سالم نے جواب دیا کہ میں نے جو کچھ آپ کو کہا ہے وہ سنت رسول کے مطابق کہا ہے کہ یکا یک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں میں سے کسی نے چھینک لی اور اس نے کہا السلام علیکم۔ رسول اللہ نے فرمایا تھا وعلیک وعلی امک تجھ پر بھی سلام ہو اور تیری ماں پر بھی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم میں سے ایک آدمی چھینک لے تو الحمد للہ کہے۔ کہتے ہیں کہ آپ کسی حمد کو کرنے کے بعد کہا کہ جو اس کے پاس لوگ موجود ہوں وہ یوں کہیں یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص ان کے جواب میں یوں کہے یغفر اللہ لنا ولكم کہ اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۹۳۴۳..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ورقاء نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن سیاف نے ان کو خالد بن عرفجہ انجعی نے ان کو سالم بن عبید انجعی نے اس حدیث کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چاہئے کہ الحمد للہ رب العلمین کہے یا الحمد للہ علی کل حال کہے۔ اور اس کو اس کا بھائی یوں کہے یرحمک اللہ اور وہ خود وہ شخص یوں کہے۔ یغفر اللہ لی ولكم اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔ یہ ایسی حدیث ہے جس کی سند میں اختلاف ہے۔

۹۳۴۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبد الرزاق نے ان کو عمر نے بدیل عقیلی سے اس نے ابو العلاء بن عبد اللہ بن شخیر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے چھینک لی پھر کہا السلام علیکم عمر بن خطاب نے کہلو علیک السلام وعلی امک۔ تم پر سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی۔ کیا تم میں سے ایک آدمی نہیں جانتا کہ وہ کیا کہے جب وہ چھینک لے۔ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو یوں کہے الحمد للہ۔ اور لوگ یوں کہیں یرحمک

اللہ۔ اور وہ خود یوں کہے یغفر اللہ لکم۔

۹۳۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کو نے میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو زہیر نے ان کو ابوالحق نے ان کو حارثہ بن مضرب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے محفل میں چھینک لی پھر کہا السلام علیکم تو حضرت عبداللہ نے کہا وعلیک وعلی امک۔ تم نے سلام کیوں کیا جب آپ نے چھینک لی تو آپ نے اللہ کا شکر کیوں نہ کیا جیسے تمہارے باپ آدم نے حمد کی تھی اس آدمی نے کہا ابوالحق سے کہ وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۹۳۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبد الرحمن سلمی نے یہ کہ ابن مسعود فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو وہ الحمد للہ رب العلمین کہے اور اس کو جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ۔ اور وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم اللہ مجھے بھی معاف کرے اور آپ لوگوں کو بھی۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ اور مرفوعاً بھی مروی ہے جیسے ذیل میں۔

۹۳۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو عبیدہ دارم بن محمد بن سری تمیمی نے کو نے میں ان کو ابو حصین محمد بن حسین بن حبیب نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان کو ابیض بن ابان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابو عبد الرحمن نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب ایک تمہارا چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ الحمد للہ رب العلمین کہے وہ جب یہ کہہ دے تو جو لوگ وہاں موجود ہوں وہ کہیں یرحمک اللہ۔ اللہ تم پر رحم کرے وہ جب یہ کہہ دیں تو وہ شخص خود یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم اللہ مجھے اور تمہیں معاف فرمائے۔

۹۳۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقی نے ان کو عبد الکریم بن ہشیم دیر عاقولی نے ان کو احمد بن یونس نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے۔

۹۳۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو ابو عبد الرحمن مروزی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے ان کو نافع بن عمر نے کہ ان کو جب چھینک کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللہ وایاکم۔

۹۳۵۰:..... اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طراکشی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ وہ جب چھینکتے تھے تو ان کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا تھا تو وہ یوں کہتے تھے۔ یرحمنا اللہ وایاکم۔ ”وغفر لنا ولکم“

فصل:..... ذمی کافر یعنی پناہ گیر کافر کو چھینک کا جواب دینا

۹۳۵۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو بانندی محمد بن سلیمان نے ان کو ابو نعیم نے اور ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے ان کو حکیم بن دینم نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر اس ارادے سے اور امید کے ساتھ

چھینکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یوحکم اللہ کہہ کر عادیں گے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے یہ دعا کرتے تھے یتھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست فرمائے۔ یہ الفاظ حدیث ابو نعیم کے ہیں۔ اور حکیم بن دینم کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کی اپنے والد سے۔

۹۳۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو علی رفاہروی نے ان کو محمد بن صالح لٹج نے ان کو عبد اللہ بن عبد العزیز نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہودی اور مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہو گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھینک کے جواب میں جب لوگوں نے یوحکم اللہ کہا تو ان سب کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی لفظ نہیں کہا بلکہ مسلمانوں کے لئے آپ نے یہ کہا یغفر اللہ لکم ویرحمنا اللہ وایاکم۔ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور ہمارے اور پر رحم فرمائے خصوصاً تم پر رحم فرمائے۔ اور یہودیوں سے یوں کہا۔ یتھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ اس کے ساتھ عبد اللہ بن عبد العزیز اکیلے ہیں عبد العزیز بن ابورواد نے اپنے والد سے۔ وہ ضعیف ہے۔

فصل:..... چھینکنے میں آواز پست کرنا

۹۳۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو عبد اللہ بن عیاش نے ان کو خبر دی ابن ہرمز نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی چھینک لے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے اور اپنی آواز پست کر لے۔

۹۳۵۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو یحییٰ مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ابو ہریرہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب وہ چھینک لیتے اپنی چھینک کی آواز پست رکھتے تھے اور اپنے منہ کو اپنے کپڑے سے یا اپنے ہاتھ سے ڈھک لیتے تھے۔

۹۳۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ احمد بن فرج نے ان کو بقیہ نے ان کو وضین نے یزید بن مرثد سے انہوں نے تین اصحاب رسول کو پالیا تھا۔ ایک عبادہ بن صامت دوسرے شداد بن اوس تیسرے واثلہ بن اسقع کو ان تینوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس وقت تم میں سے کوئی آدمی جمائی لے یا چھینک لے وہ ان دونوں کے ساتھ اونچی آواز نہ کیا کرے بے شک شیطان پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کے ساتھ آواز اونچی کی جائے۔

۹۳۵۶:..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عمر بن سنان منخی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو یحییٰ بن یزید بن عبد الملک نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو داؤد بن فرائج نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سخت چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۹۳۵۳)..... أخرجه الحاكم (۲/۲۶۳) من طريق عبد الله بن وهب عن عبد الله بن عياش وصححه ووافقه الذهبي

(۹۳۵۴)..... أخرجه أبو داود (۵۰۲۹) من طريق ابن عجلان. به

وأخرجه الترمذي في الأدب باب خفض الصوت عند العطاس وقال حسن صحيح.

(۹۳۵۶)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۲۷۰)

فصل :.....مکرر چھینکنا

۹۳۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو الولید طیاہی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے چھینک لی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یرحمک اللہ۔ پھر دوسری بار اس نے چھینک لی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی کو زکام ہو گیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عکرمہ بن عمار کی حدیث سے۔

۹۳۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو محمد بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو داؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ابوسعید نے ان کو ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین بار چھینکنے کا جواب دیجئے اس سے زیادہ چھینکے تو وہ زکام ہے (یعنی جواب کی ضرورت نہیں ہے۔)

۹۳۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عیسیٰ بن حماد مصری نے ان کو لیث بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں تو اس کو یہی جانتا ہوں کہ یہ حضور سے حدیث مرفوع ہے۔ اسی مفہوم میں۔

۹۳۶۰:..... اور ہم نے اس کو روایت کیا حمیدہ یا عبیدہ بنت حمید بن رفاعہ کی حدیث میں اپنے والد سے اس نے نبی کریم سے اسی مفہوم میں اضافے میں کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو چھینکنے والے کا جواب دیں اور اگر چاہیں تو اس کو چھوڑ دیں۔

۹۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ چھینکنے والے کو جواب دینا جب وہ مسلسل چھینکنے لگے تو صرف تین بار ہوتا ہے۔

۹۳۶۲:..... ایک آدمی نے معمر سے پوچھا کیا کوئی مرد عورت کے چھینکنے کا جواب دے سکتا ہے جب عورت چھینک لے؟ فرمایا کہ جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تین بار سے زائد مرتبہ چھینکنا زکام ہے

۹۳۶۳:..... اور ہمیں خبر دی ہے معمر نے عبد اللہ بن بکر سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ تم اس کو تین بار جواب دو اور اس سے جو زیادہ ہو وہ زکام ہے۔

۹۳۶۴:..... ہمیں خبر دی زکریا بن اسحاق نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک سے پڑھی انہوں نے عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چھینک لے تو اس کو جواب دیجئے پھر اگر چھینکے تو جواب دیجئے پھر اگر وہ چھینکے تو کہے کہ آپ تو نزلہ میں مبتلا ہیں۔ کہا عبد اللہ بن ابوبکر نے انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کیا تیسری یا چوتھی بار کے۔ اسی طرح مرسل روایت آئی ہے۔

(۹۳۵۸)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۰۳۴)

(۵۰۳۵)..... فی الشامش : أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس من حدیث أبي نصر محمد بن علی بن الفضل الحراغی عن محمد بن معاویة به

وقال : عن یزید بن مرثد عن عبادة وشداد ووائله قالوا و ذکره.

(۹۳۶۰)..... أخرجه أبو داود (۵۰۳۶) من طریق حمیدة به.

۹۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو منصور بن محمد بن قتیہ وراق ابو ثور نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حدیث بیان کرے اور اس کے پاس چھینک لی جائے وہ حق ہے معاویہ بن یحییٰ یہ ابو مطیع طرابلسی ہے ابن عدی کے زعم کے مطابق وہ ابن زناد سے روایت میں منکر ہے۔

فصل:..... جمائی لینا

۹۳۶۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان طوسی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن ذؤب نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ پسند کرتا ہے چھینکنے کو اور ناپسند کرتا ہے جمائی لینے کو جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لیا کرے تو اس کو چاہئے کہ بقدر طاقت اس کو روکے۔ بے شک وہ جب جمائی میں اپنا منہ کھول کر آہ آہ کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابن ابوذؤب سے۔

۹۳۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو یحییٰ احمد بن عبد المجید نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو علاء بن عبد الرحمن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اس کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو اس کو روکے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدیث ابو اسماعیل بن جعفر سے اس علاء سے روایت کی ہے۔

۹۳۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق بن ابی یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو ہبل بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابوسعید خدری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی جمائی لینے لگے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے منہ کو ڈھک دے بے شک شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن غسان سے اس نے بشر بن مفضل سے۔

۹۳۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو محمد بن معروف ابو عبد اللہ نے ان کو محمد بن امیہ مساوی نے ان کو محمد بن عبد اللہ نے ان کو سلیمان بن عبد اللہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا کرتے وقت چھینک آنا سعادت مندی ہے۔ یہ اسناد ضعیف ہے۔

ایمان کا چھیا سٹھواں شعبہ

کفار اور فسادی لوگوں سے دور رہنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا

(۱)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم۔

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

(۲)..... یا ایہا الذین امنوا قاتلوا الذین یلو نکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ۔

اے اہل ایمان ان کفار سے قتال کرو جو تمہارے قریب رہتے ہیں مناسب ہے کہ وہ لوگ تمہارے اندر شدت اور سختی محسوس

کریں۔ (یعنی ایسا رویہ اختیار کرو ان کے ساتھ۔)

(۳)..... یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔

اے ایمان والو میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ ٹھہراؤ۔

مذکورہ آیت یہاں تک اس مفہوم میں داخل ہے۔

(۴)..... تسرونہ الیہم بالمودۃ وانا اعلم بما اخفیتہ وما اعلنتہ ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل۔

تم لوگ ان کی طرف خفیہ طریقے سے دوستی کرتے ہو حالانکہ میں خوب جانتا ہوں اس کو جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو۔ تم

میں سے جو بھی یہ حرکت کرے گا وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو جائے گا اور بھٹک جائے گا۔ نیز ارشاد ہے۔

(۵)..... یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا اباءکم وایخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم

فاولئک ہم الظلمون۔

اے اہل ایمان آپ لوگ اپنے باپ دادوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ ٹھہراؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ پیارا رکھیں۔ اور جو شخص تم

میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ ہی لوگ ظالم ہیں۔

(۶)..... نیز ارشاد ہے:

لا یتخذ المؤمنون الکفرین اولیاء من دون المؤمنین ومن یفعل ذالک فلیس من اللہ فی شئنی الا ان تتقوا منہم

تقاة ویحذرکم اللہ نفسہ والی اللہ المصیر۔

مؤمنین کافروں کو مؤمنوں کے سوا دوست نہ ٹھہرائیں جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ کے نزدیک کسی سچی بات پر نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ ان سے

بچاؤ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ کی طرف ہو جائے رجوع۔

علاوہ ازیں دیگر وہ تمام آیات ہیں جو کتاب اللہ میں اسی مفہوم میں وارد ہوئی ہیں جس کو ہم نے بیان کیا ہے۔

فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ آیات اور وہ دیگر تمام آیات جو اس مفہوم میں ہیں سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے

یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کافر سے دوستی کرے یا اس سے محبت کرے خواہ وہ کافر اس کا باپ ہو یا اس کا بیٹا ہو یا بھائی ہو۔ نہ تو اس کے

ساتھ قرب بڑھائے اور نہ ان کو مسلمان کے قائم مقام رکھے صحبت میں ہو یا میل جول میں ہو اگر وہ غیر رشتہ دار ہو۔

اور شیخ نے اس چیز کی تفصیل میں تفصیل سے کلام کیا ہے ان میں سے اکثر کو ہم نے کتاب السنن میں ذکر کر دیا ہے اور دیگر بعض کتب میں بھی۔

زبان اور ہاتھ کے ساتھ جہاد کرنا

۹۳۷۰..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو ابو شعثاء حسن بن علی نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو علی بن اقر نے ان کو عمرو بن ابوجندب نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ

اے نبی کفار و منافقین کے ساتھ جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ انسان اپنے ہاتھ کے ذریعے سے جہاد کرے اگر وہ اس بات کی استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان کے ساتھ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ غضبناک چہرے کے ساتھ اپنائے۔

اہل بدر کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہانک کر معافی کا اعلان فرمایا تھا

۹۳۷۱..... ہمیں خبر دی سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی رحمہ اللہ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم بن حیان طوسی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عبد الجبار نے ان کو سفیان نے ہم نے اس کو سنا ہے عمرو سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی حسن بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبید اللہ بن رافع نے وہ حضرت علی کے منشی تھے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت علی المرتضیٰ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے مجھے اور زبیر کو اور مقداد کو روانہ فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ چلتے رہو یہاں تک کہ مقام روضۃ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم روانہ ہوئے گھوڑے ہمیں اڑا کر لے گئے۔

حتیٰ کہ ہم لوگ روضۃ خاخ پر پہنچ گئے ہم نے دیکھا وہاں پر ایک عورت محو سفر تھی ہم نے اس سے کہا تمہارے پاس جو خط ہے وہ ہمارے حوالے کر دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو آپ ہمیں خط دے دیں ورنہ آپ کپڑے اتاریں۔ لہذا میں نے وہ خط اس کی چٹیا میں سے برآمد کر لیا ہم وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت حاطب بن ابوبلقعہ کی طرف سے خط تھا قریش کے بعض لوگوں کی طرف اہل مکہ کے مشرکین میں سے جس میں وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز اور امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اے حاطب۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بارے میں آپ کوئی جلدی کا فیصلہ نہ کیجئے میں ایسا آدمی ہوں جو قریش کے ساتھ قریشی میل جول رکھتا تھا جب کہ میں قریشی نہیں تھا۔ آپ کے پاس جتنے مہاجرین ہیں ان کی مکے میں رشتے داریاں ہیں وہ اپنے قرابت داروں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میری وہاں کوئی قرابت داری نہیں ہے جس کی وجہ سے میرے گھر والوں کی وہ حفاظت کریں یا میں اپنے گھر والوں کی حفاظت کا سامان کر سکوں لہذا میں نے یہ چاہا ہے کہ حب یہ چیز مجھ سے فوت ہوگئی ہے کہ میرا کوئی ان سے نسبتی تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کروں جس کی وجہ سے وہ میری قرابت کا اور میرے گھر انے کا خیال کریں۔ یا رسول اللہ یہ کام میں نے محض اسی لئے کیا ہے جہد انخواستہ دین سے مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ ہی میں اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہو سکتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اس نے تم لوگوں سے بہ کج بولا ہے۔ سفر ت عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن مارتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک وہ شخص جگ بدر میں شریک ہوا تھا تمہیں کیا معلوم شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جہانک کر فرمایا تھا اے اہل بدر آج کے

بعد تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

۹۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ اس کے بعد راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے اسی کی مثل سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اس قرابت کے ذریعے اپنے گھروں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مکے میں نے یہ چاہا ہے کہ جب ان میں میرا نسب تعلق نہیں ہے تو کم از کم میں ان پر کوئی احسان ہی کر دوں جس کی وجہ سے وہ میری قرابتوں اور میرے رشتوں کی حفاظت کریں گے۔ میں نے یہ کام کفر یا مرتد ہونے کی وجہ سے نہیں کیا کہ میں خدا نخواستہ اپنے دین سے مرتد ہو گیا ہوں۔ راوی نے پھر اسی مذکورہ بات کو ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ عمرو بن دینار نے کہا پھر یہ آیت نازل ہوئی اس بارے میں یا ایہا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔ اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ سفیان نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ہے یا عمرو بن دینار کے قول میں سے ہے۔ اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے حمیدی سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابی عمر سے اور دیگر نے سفیان سے۔

مشرکین کے ساتھ قیام کرنے والوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لا تعلقی

۹۳۷۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ ابو مسلم نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبد الواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حجاج بن ارطاة نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے ان کو جریر بن عبد اللہ بکلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرکوں کے ساتھ قیام رکھے اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے۔

۹۳۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے اور ابو الحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزازی نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو ہبل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قریش بن ابو حازم نے ان کو جریر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک جہادی لشکر بھیجا کچھ لوگوں نے ان میں سے سجدوں کو مضبوط پکڑ لیا، لشکریوں نے ان کے قتل کرنے میں جلدی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کے لئے نصف دیت کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ میں لا تعلق ہوں ہر مسلم سے جو مشرکوں کے بیچ میں جا کر مقیم ہو جائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

اہل شرک کی آگ سے روشنی بھی حاصل نہ کی جائے

۹۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الریح نے ان کو بشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ازہر بن راشد نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس آتے تھے وہ جب ان کو کوئی حدیث بیان کرتے تو وہ اس کو نہ سمجھ سکتے لہذا حسن کے پاس آتے وہ ان کے سامنے اس کی تفسیر کرتے کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ان کو

یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ اور اہل شرک کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو۔ لوگوں نے اس کا مطلب نہ سمجھا لہذا حضرت حسن کے پاس آئے اور آکر کہا کہ بے شک انس نے ہمیں ایک حدیث بیان کی ہے ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے جو کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ حسن نے پوچھا کہ انس نے تمہیں کیا حدیث بیان کی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اس نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا تم لوگ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کرایا کرو اور اہل شرک کی آگ کے ساتھ روشنی حاصل نہ کیا کرو حسن نے فرمایا: کہ جہاں تک اس قول کا تعلق ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں عربی نقش نہ کراؤ۔

اس کا مطلب ہے کہ تم اپنی انگوٹھیوں میں اسم محمد نقش نہ کرایا کرو۔ اور دوسرے اس قول کا مطلب کہ مشرکوں کی آگ سے روشنی حاصل نہ کیا کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مشرکوں کو اپنے امور اور معاملات مشورے میں شریک نہ کیا کرو۔ اور اس کے بعد حضرت حسن نے فرمایا کہ اس بات کی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونكم لا يابا لؤنكم خبالاً.

اے اہل ایمان مسلمانوں کے علاوہ (یعنی کافروں مشرکوں) کو دلی دوست نہ بنایا کرو وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔

بروز قیامت اعمال کے ساتھ منہ کے بل اور قدموں کے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا

۹۳۷۶: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے اس نے اپنی دادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم میں نے آپ کے پاس آنے سے قبل دس بار قسم کھائی ہے کہ میں آپ کی اتباع نہیں کروں گا اور نہ ہی آپ کے دین کی پیروی کروں گا میں آیا ہوں ایک ایسے کام کے لئے کہ میں کچھ بھی نہیں سمجھ رہا مگر جو مجھے اللہ نے اور اس کے رسول نے سکھایا ہے اور میں آپ سے اللہ کے واسطے سے سوال کروں گا اس نے کون سے دین کے ساتھ ہمارے پاس آپ کو بھیجا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے۔ پھر فرمایا کہ اللہ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسلام کی آیت اور پہچان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز کی پابندی کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو۔ اور تم شرک کو اپنے آپ سے دور کر دو۔ اور یہ کہ ہر مسلم کا دوسرے مسلم پر احترام اور حرمت لازمی ہے جیسے کہ سگے بھائی کی حرمت ہوتی ہے دونوں ایک دوسرے کے مددگار بھائی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کسی ایسے آدمی سے اس کے اسلام کو قبول نہیں کریں گے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہوگا اور کسی بھی عمل کو، درحقیقت میرا رب داعی ہے (جو سب کو اپنی طرف بلاتا ہے) (یا میں رب کا داعی ہوں) اور وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرا دین پہنچا دیا تھا۔ چاہئے کہ تم لوگوں میں سے جو یہاں موجود ہیں وہ میرا دین ان کو بھی پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ بے شک تم سب لوگ اس حالت میں رب کے ہاں بلائے جاؤ گے اس حال میں کہ تمہارے منہ پر بندش لگا دی گئی ہوگی۔ پس پہلی چیز جس کے بارے میں تم میں سے کسی ایک سے بھی پوچھی جائے گی وہ اس کی شرم گاہ اور اس کے ہاتھ ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بس ہمارا بھی یہی دین ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل یہی دین ہوگا۔ یقینی بات ہے کہ تم قیامت میں اپنے ہاتھ یعنی اعمال کے ساتھ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور تم لوگ اپنے منہ کے بل اور اپنے قدموں پر پیدل اور سوار کی حالت میں جمع کئے جاؤ گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد کے لئے استغفار کرنا

۹۳۷۷: ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روز باری نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن احمد بن شاذب واسطی نے ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابواسامہ نے ان کو زکریا نے ان کو ابوالحسن نے ان کو عبد اللہ بن ابوظیل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ اپنے والدین کے لئے استغفار کر رہا تھا۔ حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے والدین کے لئے استغفار کیوں کر رہے ہو حالانکہ وہ تو مشرک ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لئے بخشش نہیں مانگی تھی حالانکہ وہ مشرک تھا۔ لہذا یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

وما كان استغفار ابراهيم لابيه الا عن موعدة وعدها اياه. الخ

ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا محض پہلے تھا کہ اللہ نے اس سے وعدہ فرما رکھا تھا۔

۹۳۷۸: ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روز باری نے ان کو ابن شاذب نے ان کو شعیب نے ان کو فضل بن دکیں نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحاق نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ اپنے والدین کے لئے بخشش مانگ رہے ہو۔ حالانکہ وہ تو مشرک ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لئے استغفار نہیں کیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

ما كان للنبي والذين امنوا ان يستغفروا للمشركين. الخ

کسی نبی کو اور مومنوں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں۔

اور ہم نے اس مقام کے علاوہ دوسری جگہ اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں وارد احادیث ذکر کر دی ہیں۔

۹۳۷۹: ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان نے حارث بن معاویہ سے کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس آئے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اہل شام کو کیسے چھوڑا ہے (یعنی کیا حال ہے ان کا)؟ حضرت حارث بن معاویہ نے ان کو ان کا حال بتایا تو انہوں نے الحمد للہ پڑھ کر خطبہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ شاید تم لوگ مشرکوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اے امیر المؤمنین فرمایا کہ بے شک تم لوگ ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہو، اور تم ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہو۔ تم لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہو گے جب تک تم یہ کام نہیں کرو گے۔

۹۳۸۰: ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو خبر دی دج بن احمد نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حصین نے سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں ظلم شمار ہوتی ہیں آدمی کا مسجد میں داخل ہونا اور پیچھے پیچھے نماز پڑھنا اور آگے گنجائش ہونے کے باوجود چھوڑ دینا اور نماز پڑھنے والے کے آگے گزرنا اور نماز پوری کرنے سے قبل پیشانی صاف کرنا اور غیر اہل دین کو یعنی کافر کو ساتھ کھانا۔

۹۳۸۱: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو مسلم نے ان کو ابن کثیر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سفیان نے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جب راستے میں مشرکوں سے ملو تو ان پر سلام کرنے کی پہل نہ کرو

اور ان کو تنگ ترین راستے کی طرف مجبور کر دو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری وغیرہ سے۔

مؤمن کی صحبت کی اہمیت

۹۳۸۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور محمد بن احمد بن رجاء ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ بصری نے ان کو عبد اللہ بن یزید مرقی نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو سالم بن غیلان سجسی نے درج ابواصح سے اس نے ابوالیثم سے اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نہ صحبت اختیار کرو مگر مؤمن کی اور نہ کھانا کھائے تیرا مگر متقی پر ہیزگار۔

۹۳۸۳..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح شامی نے ایک آدمی سے جس کا اس نے نام ذکر کیا تھا اس نے ابوسعید سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے طعام کو کوئی نہ کھائے سوائے متقی پر ہیزگار کے۔ اور تم کسی کی صحبت اختیار نہ کرو سوائے مؤمن کے۔

یہود و نصاریٰ سے دوستی کی ممانعت

۹۳۸۴..... ہمیں خبر دی زید بن جعفر بن محمد علوی نے کوفہ میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے سماک سے اس نے عیاض اشعری سے اس نے ابو موسیٰ سے ان کے عیسائی کاتب اور منشی کے بارے میں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیرانی کا اظہار کیا اس کی کتابت سے اور فرمایا کہ وہ عیسائی ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور میری رائ پر مارا اور فرمایا کہ اس کو نکال دو۔ اور پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یا ایہا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء۔

اے ایمان والو اپنے اور میرے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

اور پھر یہ دوسری آیت پڑھی:

لاتتخذوا الیہود والنصارى اولیاء بعضهم اولیاء بعض ومن یتو لهم منکم فانه منهم ان اللہ لایہدی القوم الظالمین۔

یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص ان سے دوستی کرے گا بے شک وہ انہیں میں سے ہوگا

بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتے۔

ابو موسیٰ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے اس سے کوئی دوستی نہیں کی ہے۔ بس اتنی سی بات ہے کہ وہ بس کتابت ہی کرتا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہیں اہل اسلام میں کتابت کرنے والا کوئی نہیں ملا ہے۔ (جو آپ کے لئے کتابت کر دیا کرے۔ آپ انہیں قریب نہ کیجئے جب اللہ نے ان کو دور کیا ہے۔ اور آپ ان کو محفوظ و مامون نہ کیجئے جب اللہ نے ان کو خائن کہا ہے۔ اور آپ ان کو عزت نہ دیجئے جب اللہ نے ان کو ذلت سے دوچار کیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو نکال دیا۔ ہم نے اس روایت کو مکمل طور پر کتاب السنن کی کتاب ادب القاضی میں ذکر کیا ہے۔)

یہود و نصاریٰ کی عید اور معبد خانوں سے بچا جائے

۹۳۸۵: ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مریم نے ان کو خبر دی نافع بن یزید سے اس نے سنا سلیمان بن ابوزناب سے اور عمرو بن حارث سے اس نے سنا سعید بن ابوسلمہ سے اس نے سنا اپنے والد سے اس نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ سے بچو ان کی عید میں اور ان کے اکٹھے ہونے کے دنوں میں بے شک ان پر اللہ کی ناراضی اترتی ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ تمہیں بھی نہ پہنچ جائے اور ان کی اندرونی باتیں مت جانا کرو کیونکہ تم ان کی عادتیں سیکھ جاؤ گے (یعنی ان کی صفات سے متاثر ہو کر اپنے اندر پیدا کر لو گے۔)

۹۳۸۶: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن عید اللہ حنفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر کوئی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبد اللہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی عطاء بن دینار ہذلی نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا: تم اپنے آپ کو بچاؤ اہل عجم کے ساتھ بود و باش سے اور اس بات سے منع کیا کہ ان کے عبادت خانوں میں ان کی عید کے ایام میں داخل نہ ہوا کریں ان پر اللہ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

۹۳۸۷: اور ہم نے روایت کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا جو شخص عجمیوں (یعنی ایرانیوں مجوسیوں) کے شہر میں پیدا ہوا ہے اور وہ ان کی عید نوروز اور عید مہرجان مناتا ہے اور ان کے ساتھ مشابہت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اسی حالت پر مر جاتا ہے وہ قیامت کے دن بھی انہیں کے ساتھ اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔ ہم نے اس کی اسناد کتاب السنن میں کتاب الجزیہ کے آخر میں ذکر کر دی ہے۔

۹۳۸۸: ہمیں خبر دی محمد بن ابو المعروف نے ان کو ابو ہریرہ اسفرائینی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے اس نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے اس نے حسان بن کریم سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ فرماتے تھے کہ بے حیائی کی بات کرنے کہنے والا اور سننے والا گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

جس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اس کے ساتھ احسان والا معاملہ کرنا

۹۳۸۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو شیبان بن عبد الرحمن نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شر سے بھاگو جس قدر طاقت رکھتے ہو۔ اور ہم نے کتاب السنن میں ان پر بوقت حاجت بوجہ حق قربت خرچ کرنے کی رخصت کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرنا بھی جب کہ وہ ان کے مسلمان ہونے کی توقع کرے۔ اور اس شخص کی تجہیز اور تکفین بھی جو مر جائے ازراہ شفقت اور اس کی تدفین کرنا۔ اور ان کا کوئی احسان ہو تو اس کا بدلہ دینا (ان سب رخصت کو ہم بیان کر چکے ہیں) دوبارہ یہاں بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہوگا۔

۹۳۹۰: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو علی بن بحر قطان نے ان کو حکام رازی نے ان کو عنبسہ نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اگر آپ اے محمد مجھے دیکھیں کہ میں اپنے ایک ہاتھ سے اس کو دے رہا ہوں یعنی فرعون کو اور میں اسی حالت میں اس کے منہ میں مٹی ٹھوس دوں گا اس خوف کی وجہ سے کہ اس کو اس کے رب کی رحمت پالے اور اس کو بخش دیا جائے۔

۹۳۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد مجبونی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نصر بن شمل نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اس نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ نے جبرائیل کو مقرر کیا کہ وہ فرعون کے منہ میں کچھ ٹھونس دے کہ کہیں وہ (ڈر کر موت سے) لا الہ الا اللہ نہ کہہ دے۔

۹۳۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن محمد بن علی ایادی بخدادی نے ان کو عبد اللہ بن ابیحق بن خراسانی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو نصر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے اور عطاء بن سائب نے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے ان دونوں میں سے ایک نقل کرتے ہیں یا دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جب فرعون نے کہا تھا لا الہ الا اللہ تو جبرائیل اس کے پاس آگئے اور اس کا منہ مٹی سے بھر دیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت و شفقت پالے۔

ابو داؤد نے اس کو مرفوع کیا ہے شعبہ سے دونوں سے بغیر کسی شک کے۔

۹۳۹۳:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اس نے اس کو ان دونوں سے ذکر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے کہا کاش کہ آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں سمندر کی کچھڑے لے کر فرعون کے منہ میں ڈال رہا تھا اس ڈر سے کہ کہیں اس کو رحمت الہی نہ پالے۔

فصل:..... ظلم سے اجتناب کرنا بھی اسی باب سے ہے

۹۳۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو عبید اللہ بن عمر جشمی نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابن بختری نے ان کو حذیفہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں اتخلوا احبارہم ورہبا نھم اربابا من دون اللہ کہ (یہود و نصاریٰ نے) اپنے عالموں کو اور اپنے پیروں کو اللہ کے سوار بٹھہر لیا تھا۔

فرمایا کہ خبردار وہ لوگ ان کی عبادت و پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اللہ کی نافرمانیوں میں ان کی اطاعت کرتے تھے۔

۹۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابو وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یونس نے ابن شہاب سے اس نے عبد اللہ بن خارجہ بن زید سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے پاس آیا میں نے اس سے کہا اے ابو عبد الرحمن! بے شک ہم لوگ اپنے اماموں اور حکمرانوں کے پاس بیٹھتے ہیں وہ ہم سے کوئی بات کرتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ حق نہیں ہے جب کہ ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور وہ ظلم کا فیصلہ صادر کرتے ہیں اور ہم اس کو قائم رکھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں ان کے لئے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو ہم تو اس کو منافقت شمار کرتے تھے پس میں نہیں جانتا کہ وہ تمہارے نزدیک کیا ہے۔

ظالم کی مدد کرنے والا حوض کوثر سے محروم کر دیا جاتا ہے

۹۳۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبد اللہ بن بکر سہمی نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو سماک بن حرب نے یہ کہ عبد اللہ بن خطاب نے ان کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی خطاب نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑا تھا کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ سنو

ہم نے کہا کہ ہم نے سنایا رسول اللہ! فرمایا کہ عنقریب میرے بعد حکمران آئیں گے تم لوگ ان کے کذب کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم کی اعانت نہ کرنا بے شک جس نے ان کے کذب کو سچ جانا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آئے گا۔

۹۳۹۷:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن مہدی نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خالد بن ابوعمران نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو عیاش نے ان کو ابن حجرہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے حالانکہ ہم لوگ مسجد میں تھے میں ان میں نو میں سے نواں تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کیا تم سن رہے ہو؟ کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار کہا کہ عنقریب تمہارے اوپر حکمران آئیں گے جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا اور ان کے ظلم کی اعانت کرے گا میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے پاس نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس جائے مگر ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق ہے اور میرا اس سے تعلق ہے وہ عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا۔

۹۳۹۸:..... انہوں نے فرمایا اور مجھے سہل بن سعد نے یہ بھی حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا تم کیسے ہوؤ گے جب تم جہان چٹھہ کا رلوگوں میں رہ جاؤ گے جن کی امانتیں ضائع ہوں گی جب کے عہد پورے نہیں ہوں گے وہ ایسے ہوں گے (یعنی گتھم گتھا ہوں گے) پھر آپ نے اپنی بعض انگلیاں بعض میں داخل کر لیں (مثال دینے کے لئے) لوگوں نے پوچھا کہ جب ایسا معاملہ ہوگا تو بتائیں یا رسول اللہ اس وقت کیسے کیا جائے فرمایا جو تم جانو پہچانو وہ لے لینا اور جو نہ پہچانو اس کو چھوڑ دینا پھر اسی کے ساتھ عبد اللہ ابن عمرو بن العاص کا قضیہ ہوا اس معاملہ میں جو ان کے مابین تھا اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس کے ساتھ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ جب ایسی حالت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کا حکم کرتا ہوں اور اپنے آپ کو بچانے کا اور تم بچانا خود کو عوامی امور اور معاملات سے۔

بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ

۹۳۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن خثیم نے ان کو عبد الرحمن بن سابط نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن عجرہ سے تجھے اللہ بچائے اے کعب بن عجرہ بے وقوفوں کی امارۃ و حکومت سے۔ اس نے پوچھا کہ وہ بے وقوفوں کی حکومت کیا ہوگی فرمایا کہ وہ حکمران ہوں گے میرے بعد جو میری ہدایت سے راہنمائی نہیں حاصل کریں گے اور میری نسبت کو اپنے طرز عمل کے طور پر نہیں اپنائیں گے۔ جو انسان ان کے جھوٹ کو سچ مانے گا جو ان کے ظلم پر ان کی اعانت کرے گا وہ لوگ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ وہ لوگ میرے حوض کوثر نہیں آئیں گے۔ اور جو ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہیں کرے گا وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہی میرے حوض پر آئیں گے اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کی) اور صدقہ کرنا خطا کو بچھا دیتا ہے اور نماز قرب الہی ہے یا فرمایا تھا کہ برہان ہے۔ اے کعب بن عجرہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہوگا جو لقمہ حرام سے پیدا ہوا ہے کبھی بھی۔ آگ اس کے لئے زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ لوگ صبح کو اٹھتے ہیں اور اپنے نفس فروخت کرتے ہیں۔ کوئی اس کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں

اور کچھ لوگ اس کو فروخت کرتے ہیں اور ہلاک کرتے ہیں۔

۹۴۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد نے ان کو عبد اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو توبہ عنبری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے زربہ کے لئے کہا گیا کہ یا رسول اللہ زربہ کیا ہے فرمایا وہ شخص جب حکم ان سچ بولے تو لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا اور جب امیر جھوٹ بولے تو بھی لوگ کہیں کہ اس نے سچ کہا۔

۹۴۰۱:..... ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عمرو بن مطر نے ان کو عبید بن محمد جوہری نے بصرہ میں انہوں نے مذکورہ حدیث روایت کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے دونوں جگہ صدق الامیر کا لفظ کہا ہے۔

جو شخص بادشاہوں کے دروازے پر جاتا ہے فتنوں میں پڑ جاتا ہے

۹۴۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوعثمان بن ابوصالح نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر نے ان کو یحییٰ بن صالح الیٰلی نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو عطاء نے ان کو عبد اللہ بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شکار کرنے کے ساتھ لگاؤ رکھتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے سب کچھ سے۔ اور جو شخص دیہات میں پڑا رہتا ہے اجڑ ہو جاتا ہے اور جو شخص بادشاہ کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے فتنے میں پڑ جاتا ہے۔

یحییٰ بن صالح اس روایت کے ساتھ منفرد ہے موسیٰ سے اسناد میں۔

۹۴۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعید احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابواحمد عبد اللہ بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابورزق زہران نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ان کو حسن بن حکم مخفی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دیہات میں رہتا ہے ظلم کرتا ہے اور جو شخص شکار کے پیچھے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے آزمائش میں پڑتا ہے اور کوئی شخص اس طرح بادشاہ کے قرب میں اضافہ نہیں کرتا ہے۔ ابن سفیان نے ہم سے کہا میری کتاب میں ہے۔ کہ جو شخص بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے وہ اللہ سے بعد میں اضافہ کرتا ہے۔ جب کہ ابوالریج نے اس کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس حدیث کو میں نہیں جانتا کہ اس کو اس سے اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے۔

۹۴۰۴:..... میں کہتا ہوں کہ محفوظ وہ ہے جس کو ابوداؤد نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن عبید سے اس نے حسن بن حکم مخفی سے اس نے عدی بن ثابت سے اس نے انصار کے ایک شیخ سے اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں اور اس میں کہا ہے کہ جو شخص بادشاہ کے پاس ہمیشہ رہتا ہے فتنے میں پڑتا ہے اور جیسے جیسے وہ بادشاہ کے قریب قریب ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے اللہ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلیٰ روزباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

ہاں مگر اس میں محمد بن عیسیٰ کا ذکر ساقط ہو گیا ہے ابن داسہ کی روایت سے یا علیٰ شیخنا۔

۹۴۰۵:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن سراج نے ان کو خبر دی مطین نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابن فضیل نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچاؤ تم اپنے آپ کو بادشاہوں کے دروازوں سے بے شک وہ ہو جاتا ہے۔
ابو عبید نے کہا کہ بنی سلیم کے ایک آدمی سے ان کی مراد ابوالاعور سلمیٰ ہے۔
ابی جعفر نے کہا مراد جورہ ہے۔

۹۴۰۶: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو رجا نے ان کو عبادہ بن نسی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء کو حضرت امیر معاویہ کے پاس کوئی حاجت تھی۔
مگر وہ اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے ان کو نہ مل سکے مگر انہوں نے اپنے دل میں کوئی بات رکھ لی اور دل میں ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے کھڑا ہو اور بیٹھ جائے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پہلو میں ایک دروازہ کھلا پائے گا جس سے استقبال ہوگا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطاء کیا جائے گا اور اگر کچھ دعا مانگے تو اس کی اجابت کی جائے گی بے شک کسی آدمی کا پہلا نفاق اس کا اپنے امام و بادشاہ کے بارے میں طعن و اعتراض کرنا ہے۔

۹۴۰۷: ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ مخزومی نے ام درداء سے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو درداء حضرت معاویہ کے دروازے پر آئے انہوں نے دروازہ بند پایا لہذا کہنے لگے جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آئے وہ اٹھے اور بیٹھے اور جو شخص دروازہ بند پائے وہ اس کے پاس ایک دروازہ کھلا ہوا بھی پائے گا اگر سوال کرے گا تو اس کو عطا کیا جائے گا اگر بخشش مانگے گا تو اس کو بخش دیا جائے گا۔
فرماتی ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ایک آدمی تھا اس کے بارے میں حضرت معاویہ سے مدد مانگتے تھے کہ وہ ان سے بات کریں کہ حضرت معاویہ ان کے خراج و ٹیکس میں کچھ تخفیف کر دے۔ فرماتی ہیں کہ ان کو ملنے کی اجازت نہ ملی۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ اس سے بھی بڑے ظالم ہو (بادشاہ سے) انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسے اللہ آپ کی اصلاح فرمائے؟ فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو مان جاؤ تو اس کو تمہارے اوپر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

دین کے بدلہ دولت

۹۴۰۸: ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو العباس نے ان کو حسن نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ نے وہ ابن سنان ہے اس نے سنا وہب سے وہ حضرت عطاء سے کہہ رہے تھے کہ تم بادشاہوں کے دروازہ پر جانے سے بچو بے شک ان کے دروازہ پر فتنے ہوتے ہیں۔ یا فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانے پر یعنی اپنے بیٹھنے کی جگہ پر آتے ہیں۔

اور تم جتنا ان کی دولت حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارا دین لے لیں گے (یعنی تمہارے دین کا نقصان ہوگا۔)

اس کے بعد فرمایا اے عطاء! اگر وہ بادشاہ اس قدر آپ کی ضرورت پوری کر دے جو آپ کی حاجت پوری کر دے تو کیا وہ تیری ساری زندگی کی ضرورتیں پوری کر دے گا؟ اور اگر وہ اس قدر تیری مدد نہیں کرتا جس سے تیری ہر ضرورت پوری کر دے تو سمجھ لو کہ تیرا پیٹ دریا ہے دریاؤں میں سے یا وادی ہے وادیوں میں سے جس کو مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھر سکتی۔ تحقیق کلام اول مرفوعاً مروی ہے ضعیف طریق سے۔

۹۴۰۹: ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ربیع نے ان کو علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دروازوں سے بچو۔

۹۴۱۰: ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ نے ان کو اسحاق بن عثمان نے اس نے سنا قتادہ سے یعنی ربیع سے۔

۹۴۱۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو موسیٰ

جہنی نے ان کو قیس بن یزید نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری مملو کہ سدرۃ نے کہ میرے دادا سلمہ بن قیس نے حدیث بیان کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا انہوں نے تین بار کہا اے سلمہ بن قیس۔ اجتناب کر، دوسو کنیں اکٹھی نہ کر بے شک تو ان کے مابین انصاف نہیں کر سکے گا۔ اگرچہ تو انتہائی حرص و کوشش کر لے۔ اور صدقہ وصول کرنے کے لئے عامل نہ بن کیونکہ صاحب صدقہ یا زیادہ لے لیتا ہے یا کم۔ اور صاحب اقتدار کے پاس نہ جا۔ بے شک تو جس قدر ان کی دنیا سے حصہ لے گا وہ اس زیادہ قیمتی تیرے دین کا نقصان کر دیں گے۔

۹۴۱۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو عفان نے ان کو وہیب نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے کہا بے شک بادشاہوں کے دروازوں پر فتنے آتے ہیں جیسے اونٹ اپنے ٹھکانوں پر کثرت کے ساتھ آتے ہیں تم ان سے جس قدر دنیا حاصل کرو گے وہ اسی قدر تمہارے دین کا نقصان کر دیں گے۔

حکمرانوں کے دروازے پر جھوٹ کی تصدیق

۹۴۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسحاق بن کومارہ بن عبد نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے آپ کو بچاؤ فتنوں کے وقوع کے مقامات سے۔ پوچھا گیا کہ فتنوں کے واقع ہونے کے مقامات کون سے ہیں؟ اے ابو عبد اللہ! فرمایا کہ امیروں و حمرانوں کے دروازے۔ تم میں سے کوئی آدمی جب امیر کے پاس جاتا ہے جھوٹ پر بھی اس کی تصدیق کرتا ہے اس کی وہ تعریف کرتا ہے جو چیز اس میں نہیں ہوتی۔

۹۴۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے فرمایا: بچو تم لوگ بادشاہ سے بے شک ایسے ناراض ہوتا ہے جیسے بچہ ہوتا ہے اور سخت ایسے پکڑتا ہے جیسے شیر پکڑتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ عبد اللہ بن وہب نے کہا بادشاہ سے بچو اور اس کے پولیس مین سے بچو اور اس کے ہتھیار بردار سے بچو اس کے لوگوں کی شناخت کرنے والے ماہر سے بچو وہ سب لوگوں کو پچھاڑنے والے ہیں علی نے کہا کہ محافظ غصے ہوتا ہے، تو ہتھیار بردار کو بھی غصہ آ جاتا ہے وہ امیر کو غضبناک کر دیتا ہے پھر وہ اپنے نائب اور خلیفہ کو بھی غضبناک کر دیتا ہے لہذا انسان کہاں ان سب کے غضب کی برداشت کی سکتا رکھے گا۔

حکمران آگ ہے

۹۴۱۵:..... ہمیں خبر دی ابوذر ہروی نے ان کو عمر بن احمد واعظ نے بغداد میں اور ابو مسلم کاتب نے مصر میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابو بکر بن درید نے ان کو ابو حاتم نے ابو عبیدہ سے اس نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ شہر صنعاء میں لکڑی کے منبر پر تین سطریں کندہ کی ہوتی تھیں اوپر یہ لکھا تھا کہ خاموشی کو اپنی زبان پر مسلط رکھ تیری حالت میں عافیت ہوگی اور دائیں جانب لکھا تھا بادشاہ آگ ہے اس کے گرم سانس لینے سے بھی بچ اور بائیں جانب یہ لکھا تھا۔ اپنے سوا کسی اور کو بولنے کی ذمہ داری سپرد کر دیجئے۔

۹۴۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الخالق بن علی مؤذن نے ان کو اسماعیل بن احمد صوفی نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابو بکر اثرم نے ان کو عبد الصمد بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ قاریوں کی آفت و ہلاکت عجب اور خود پسندی ہے۔ اور بادشاہوں کے دروازوں سے بچو بے شک وہ نعمتوں کو زائل کرتے ہیں۔

۹۴۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نے ان کو ابو حامد عفیسی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے وہ کہتے ہیں کہ کہا

ابن خبیب نے وہ کہتے ہیں کہ ابن فضیل نے کہا ہم لوگ تعلیم حاصل کرتے تھے بادشاہ سے اجتناب کرنے کی جیسے ہم لوگ قرآن کی سورۃ سیکھتے تھے۔

۹۳۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری نے ان کو یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ ایک آدمی سے کہہ رہے تھے کہ اگر وہ تجھے بلائے کہ ان پر قل ھو اللہ احد پڑھ دیجئے تو اپنے کو عار نہ دلائیے میں نے پوچھا ابن شہاب سے کہ کون لوگ انہوں نے کہا کہ مراد بادشاہ ہیں۔

چور اور ریا کار

۹۳۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زکریا عنبری سے اس نے سنا ابو عبد اللہ بوشنجی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو صالح فراء سے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے تھے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا جب تم دیکھو کہ قاری نے بادشاہ کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ چور ہے اور جب دیکھو کہ اس نے دولت مندوں کے پاس پناہ لے رکھی ہے تو جان لیجئے کہ وہ ریا کار ہے۔ اور دھوکہ کھانے سے بچنا تم کہ تم سے کہا جائے تم ظلم کو رد کرتے ہو اور تم مظلوم کا دفاع کرتے ہو بے شک یہ ابلیس کا دھوکہ ہوگا جیسے قاری نے مفاد حاصل کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے۔

اللہ والوں کا استغناء

۹۳۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشر نے ان کو شعیب بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن اشج آئے تھے اور عیسیٰ بن ابوعطاء پر داخل ہوئے اور ان پر سلام کیا وہ مصر میں مقیم تھے اور اصل میں وہ مدینے کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ عیسیٰ نے ان سے کہا تم لوگوں کے لئے مبارک بادی ہو تم لوگ جہاد کرتے ہو اور سرحد پر چوکس رہتے ہو۔ اور ہم لوگوں کو نہ تو اس کی قدرت ہے جہاد کی اور نہ ہم سرحدوں کی حفاظت کر سکتے ہیں چنانچہ یعقوب نے اس سے کہا آپ بھی خیر میں ہیں جب وہ نکل گئے تو فرمایا کہ میں نے کیا کیا ہے البتہ میں نے ایک کلمہ بولا ہے میں نہیں دیکھتا کہ اس کو چھپائے سوائے شہادت تو حید کے۔ بس اس نے سامان تیار کیا اور جہاد کے لئے نکل گیا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہتھیار جسم پر سجائے اور اپنی کمر میں کمر بند کسا اور بیٹھ کر قوم کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے لہذا بیٹھے بیٹھے سو گئے بعد میں بیدار ہوئے تو اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا اللہ کی قسم میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور میں نے اس میں دودھ پیا ہے۔ لوگوں نے اس سے کہا ہم آپ کو قسم دے کر کہتے ہیں آپ نے ہمارے جیسا دودھ نہیں پیا ہوگا۔ وہ مجاہدین کے ساتھ سریہ میں نکلے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بعد بکیر بن اشج آگے بڑھے تو ان سے کہا گیا آپ داخل نہ ہوئے بلکہ عیسیٰ بن عطاء کو سلام کیجئے۔ اس نے کہا کہ وہ ایسا آدمی ہے جس کے چہرے پر میں کبھی بھی نظر نہیں ڈالوں گا میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں پھسل جاؤں جیسے میرا بھائی پھسل گیا۔

۹۳۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو النضر فقیہ نے اور ابو بکر بن جعفر مزکی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن ابراہیم عبدی نے۔ اور ان کو خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو نصر بن قتادہ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحق فزاری سے وہ کہتے تھے کہ مجھے سفیان ثوری نے کہا تھا: بے شک میں ایک ایسے آدمی سے ملتا ہوں جس سے میں بغض و نفرت کرتا ہوں وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ آپ نے صبح کیسے کی ہے؟ (یعنی آپ کیسے ہیں؟) لہذا اس کے لئے بھی میرا دل نرم

ہو جاتا ہے۔ تو کیا حال ہوگا ان لوگوں کے بارے میں کہ میں جن کا عمدہ کھانا کھاتا ہوں اور جن کے بستر پر سوتا ہوں (یعنی ان کے لئے کیونکر میرا دل نرم نہیں ہوگا؟)

۹۴۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو احق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد بن منصور سے اس نے سنا محمد بن عبد الوہاب سے اس نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری نے کہا تھا کیا تم مجھے یہ سمجھتے ہو کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اگر ان لوگوں کے پاس جاؤں تو وہ مجھے ماریں گے بلکہ میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں میرا زیادہ اکرام کر کے فتنے میں واقع نہ کروں۔ علی بن عثمان نے کہا تھا کہ مجھ سے عظیم نے کہا تھا کہ کاش کہ میرے لئے ہوتے میرے زمانے کے قراء بعض ان کے جو گزر گئے جوانوں میں سے۔

۹۴۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو بکر بن موسیٰ اطاکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو احمد بن ادریس نے وہ کہتے ہیں کہ بعض تابعین سے کہا گیا تھا کیا بات ہے آپ فلاں کے پاس نہیں جاتے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس جانا پسند نہیں کرتا بلکہ نا پسند کرتا ہوں کیونکہ میں ایسا کروں تو وہ میری مجلس کے قریب ہو جائے گا پھر میں اس کو پسند کرنے لگوں گا لہذا میں ایسے شخص سے محبت کرنے والا ہوں گا جو اللہ سے بغض رکھتا ہے یا میں قیامت کے دن اس کے ساتھ اٹھایا جاؤں گا اس کے ساتھ محبت کرنے کی وجہ سے۔

۹۴۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سعید بن اسماعیل سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ بادشاہ کے دروازے پر نہ جائے بلکہ اس کو بلایا جائے اور اپنے رب سے ڈرتے ہوئے جائے اور ان کو بھلائی کا امر کرے اور برائی سے منع کرے حتیٰ کہ۔ اور حق بات کے لئے جیسے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ افضل جہاد ظالم بادشاہ کے آگے کلمہ حق کہنا ہے۔ اس کے بعد وہ ان سے واپس لوٹے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے تو ایسا شخص فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

یقینی بات ہے کہ فتنے میں وہ پڑے گا جو بادشاہوں کے پاس رغبت کرنے والا طالب دنیا بن کر جائے اور دنیا میں عزت کا طالب بن کر جائے لوگوں میں سرداری کا طلب گار بن کر جائے وہ بادشاہ کی عزت کے ساتھ عزت حاصل کرنا چاہے اور اس کی بادشاہی پر اترتا ہو جب ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ دین میں مدد نہت کرے اور ان کی طرف مائل ہو جائے اور ان کے برے فعل پر راضی ہو جائے اور برے فعل پر ان کی امانت کرے اور ان کی ناحق بات پر بھی ان کو سچا مانے اور ان کے ہاں سے واپس لوٹے تو اترتا ہو اور فخر کرتا ہو آئے اور اللہ کی کرامت سے بے غم ہو کر آئے بادشاہوں کی وجہ سے اس کو جو عزت ملے اس پر اڑتا ہو لوگوں کو ایذا پہنچائے اور ان پر سرکشی کرے اور بادشاہ کے پاس آمد و رفت کی وجہ سے لوگوں پر زبردستی طاقت ظاہر کرے ایسا شخص فتنے میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت کو بھول جائے گا اور اپنے رب کا نافرمان ہے اور مؤمنوں کو ایذا دیتا ہے اور اپنے دین کو گھٹاتا ہے اس قدر کہ جس کی تلافی ساری دنیا مل کر بھی نہیں کر سکتی اگر ساری دنیا اس کے پاس ہو۔

۹۴۲۵:..... ہمیں خبر دی شیخ ابو الفتح نے ان کو عبد الرحمن بن احمد نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو ابو جعفر نے ان کو عبد اللہ بن ضبیق نے ان کو حذیفہ مرثی نے وہ کہتے ہیں کہ جب تجھے کوئی اللہ والا نیک انسان بلائے تو تو اس کی بات مان کر ایک راحت محسوس کرے گا اور جب وہ تجھے بلائے اللہ کی عزت کے ساتھ وہ اسی کا تجھ سے ارادہ کرے گا تو چاہے گا کہ تو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔

جاہل سے دوستی پسندیدہ

۹۴۲۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حفص نے ان کو عبد اللہ بن ضبیق نے حذیفہ مرثی سے اس نے کہا کہ اپنے کو بچاؤ فاجروں اور بے وقوفوں کے ہدیے تحفے سے کیونکہ اگر تم ان کو قبول کرو گے تو وہ یہ گمان کریں گے تم اس سے راضی ہو ان کے اس فعل پر۔

۹۳۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو عثمان نے جو کہ شیخ تھے اہل بصرہ کے یہ کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جاہل کے ساتھ دوستی کرنے میں رغبت نہ کرنا وہ یہ سوچے گا تم اس کے عمل سے راضی ہو اور حکیم کی ناراضگی کے ساتھ سستی نہ کرنا بے شک وہ تیرے بارے میں لا تعلق ہو جائے گا۔

حضرت یوشع بن نون کی قوم کے ایک لاکھ افراد کی ہلاکت

۹۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف وی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن ابراہیم بن عم المصنعانی نے ان کو ضنین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یوشع بن نون کی طرف وحی بھیجی تھی کہ میں تیری قوم کے ایک لاکھ افراد کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں چالیس ہزار ان کے پسندیدہ لوگوں میں سے اور ساٹھ ہزار ان کے شریر و خبیث لوگوں میں سے ہوں گے۔ انہوں نے سوال کیا یا رب آپ ان میں سے شریر اور برے لوگوں کو تو ہلاک کریں مگر ان میں پسندیدہ اور اچھے لوگوں کو کیوں آپ ہلاک کریں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اشرار اور برے لوگوں کے پاس جاتے تھے وہ ان کو ساتھ کھلاتے تھے پلاتے تھے اور وہ میری ناراضگی اور غضب کی وجہ سے ان سے ناراض نہیں ہوتے تھے۔

۹۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن محمد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی نفیلی نے ان کو خالد بن دعلج نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ غم کھانا اور مٹی ڈھانکنا بہتر ہے بادشاہ کے قرب سے۔

۹۳۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو سعید بن نصیر ابو عثمان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کسی آدمی کا خائن یعنی خیانتی ہونے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ وہ خیانتیوں کے لئے امانت دار ہو۔

۹۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن طالب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سعید رباطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت احمد بن حنبل کے پاس گیا وہ میری طرف سر بھی اٹھا کر دیکھ نہیں رہے تھے۔

میں نے کہا اے ابو عبد اللہ! بے شک بات یہ ہے کہ مجھ سے حدیث لکھی جاتی ہے خراسان میں اور بے شک میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے میری حدیث پھینک دی ہے اے احمد مجھے بتائیے کہ کیا قیامت کے دن کوئی چارہ ہوگا۔ اس بات سے کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبد اللہ بن طاہر اور اس کی اتباع کرنے والے دیکھو تم کہاں ہو گے اس سے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عبد اللہ سوائے اس کے نہیں کہ مجھے متولی بنایا گیا ہے رباط کے معاملے کا اسی لئے میں اس میں داخل ہوا ہوں۔ اس نے بار بار یہ کہنا شروع کیا اے احمد کیا قیامت کے دن اس سے کوئی چارہ ہوگا کہ یوں کہا جائے کہ کہاں ہے عبد اللہ بن طاہر اور اس کے اتباع دیکھو کہ آپ کہاں ہوں گے اس سے؟

ظالم کی بقاء کے لئے دعا پسندیدہ نہیں

۹۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن شبابہ نے ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندي نے ان کو عبد العزیز بن محمد بن فضل حارثی نے پس دیکھا اس کو ہارون بن عباس ہاشمی نے اولاد منصور سے اس نے علاء بن عمرو سے اس نے عبید بن عمرو برقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے؟ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ظالم کی بقاء کے لئے دعا کرے تحقیق وہ یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ کی

نافرمانی کی جاتی رہے۔

۹۴۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن صالح بن ہانی سے اس نے محمد بن نعیم سے اس نے مخلص بن مالک سے اس نے حجاج بن محمد بن یونس بن ابواسحاق سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا اللہ جس کو اغنیاء کے دروازوں سے بے پرواہ کر دے اور طبیعوں کے دروازوں سے وہ شخص بڑا سعادت مند ہے۔

۹۴۳۴: ہمیں شعر سنائے استاذ ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی تفسیر میں انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے شعر سنائے۔
بے شک بادشاہ جہاں اتریں آزمائش اور مصیبت ہوتے ہیں۔ اور ان کے اطراف میں تیرے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی آپ ایسے لوگوں سے کیا توقع کریں گے وہ غصے میں آ جاتے ہیں تو تم پر ظلم کر ڈالیں اور اگر آپ ان کو خوش کریں تو تم سے وہ اکتا جائیں۔
اگر آپ ان کی تعریف کرتے رہیں تو وہ تیرے بارے میں یہ سوچیں گے کہ تم ان کو دھوکہ دے رہے ہو۔ اور اگر وہ تجھے بوجھ ہی سمجھیں جیسے معذور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔

لہذا اللہ سے پناہ مانگئے اور مدد مانگئے ہمیشہ کے لئے ان کے دروازہ سے دوری کی، کیونکہ ان کے دروازہ پر کھڑا ہونا ذلت ہے۔
فصل:..... اسی قبیل سے ہے فاسقوں اور بدعتیوں سے علیحدہ رہنا اور ہر اس شخص سے بھی

جو اللہ کی اطاعت کرنے پر تیری اعانت نہ کرے

۹۴۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو برید بن ان کو ابو بردہ نے ان کو ابو موسیٰ نے ان کو نبی کریم ﷺ نے آپ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کستوری کو اٹھانے والا اور جیسے کوئی بھٹی کو دھوکنے والا۔ کستوری والا یا تو تمہیں کچھ عطیہ اور بخشش کر دے گا یا آپ اس سے کچھ خرید لو گے یا کم از کم آپ اس سے پاکیزہ خوشبو تو سونگھ ہی لو گے اور بھٹی کو دھوکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبودار ہوا پائے گا۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں ابو کریب سے اس نے ابو اسامہ سے۔

۹۴۳۶: ہمیں خبر دی شیخ ابو بکر محمد بن حسن بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو خبر دی موسیٰ بن وردان نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مرد اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ایک انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کر رہا ہے۔

۹۴۳۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوصادق عطاء اور ابو بکر قاضی نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو حمید بن عیاش ربلی نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن محمد خراسانی نے ان کو موسیٰ نے اس نے اسے ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے: آدمی اس کے دین پر ہوتا ہے جس کو وہ دوست بناتا ہے۔

ان دونوں روایتوں کا متابع بیان کیا ہے ولید بن مسلم نے اور ابو عامر عقدی نے اور ان دونوں کے ماسواء نے زہیر بن محمد سے۔

۹۴۳۸: اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو کریمی نے ان کو غانم بن حسن بن صالح سعدی نے ان کو ابراہیم بن محمد اسلمی نے صوان بن سلیم سے انہوں نے سعید بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے پس تم میں سے ہر ایک دیکھ لے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔

۹۴۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو عمر حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو المثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو شعبہ نے

ان کو ابواسحاق نے ہمیرہ سے وہ کہتے ہیں کہا عبداللہ نے وہ ابن مسعود ہیں آدمی کا اعتبار اس بات سے کرو کہ وہ کس کے ساتھ مصاحبت رکھتا ہے سوائے اس کے نہیں آدمی اس سے صحبت اختیار کرتا اس کی مثل ہوتا ہے۔ اور حفص کی ایک روایت میں ہے کہ سوائے اس کے نہیں آدمی اس کے ساتھ صحبت اختیار کرتا جس سے محبت کرتا ہے یا وہ اس کے مثل ہوتا ہے۔

۹۴۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابودکین نے ان کو ابوالحق نے ابوالاحوص سے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں زمین کو قیاس کرو اس کے نام سے اور آدمی کو قیاس کر اس کے دوست کے ساتھ۔ ابوالولید نے کہا کہ میں نے کہا کہ بے شک شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے۔ ابوالحق سے اس نے ہمیرہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحق نے ہمیرہ سے اس نے عبداللہ سے اور تحقیق حدیث اس کی گزر چکی ہے کہ الارواح جنود مجنۃ کہ ارواح مجتمع لشکر ہیں۔

۹۴۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوالعباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو ابن جابر نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمارے بعض شیوخ نے حضرت عمر بن خطاب سے انہوں نے فرمایا: جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہو اس کے درپے نہ ہو۔ اور اپنے دشمن سے دور رہو۔ اور محفوظ رہ اپنے دوست سے مگر امین سے بے شک امانت دار ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھی لوگوں میں سے اس کے برابر نہیں ہوتا۔ مگر جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور بدکردار کی صحبت اختیار نہ کرتا کہ وہ آپ کو گناہوں پر نہ اکسائے۔ اور اپنا راز اس سے ظاہر نہ کر اور اپنے معاملہ میں ان سے مشورہ کیا کر جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

۹۴۴۲:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو کحی بن ابی طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے زید سے اس نے کہا: کہا عمر نے جو تجھے تکلیف دے اس سے علیحدگی اختیار کر اور لازم پکڑ نیک دوست کو اور تو اسے بہت کم پائے گا اور اپنے دینی معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کر جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

دو دوست مؤمن، دو دوست کافر

۹۴۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہابی نے ان کو اسرائیل نے ابوالحق حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین بہت سے دوست اس دن ایک دوسرے کے لئے دشمن ہو جائیں گے۔ سوائے اہل تقویٰ کے حضرت علی نے فرمایا: دو دوست مؤمن تھے اور دو دوست کافر تھے۔ مؤمنوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اس کو جنت کی بشارت دی گئی اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور اس نے کہا: اے اللہ بے شک میرا فلاں دوست مجھے تیری اطاعت کرنے کا اور تیرے رسول کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور وہ مجھے خیر کا حکم کرتا اور شر کے کام سے روکتا تھا۔ اور وہ مجھے حکم دیتا تھا کہ میں آپ کو ملنے والا ہوں۔ اے اللہ تم میرے بعد اس کو گمراہ نہ کرنا اور تو اس کو وہ سب کچھ دکھا دینا جو کچھ مجھے دکھایا ہے۔ اور اس سے تو ایسے راضی ہو جائے جیسے آپ مجھ سے راضی ہو گئے ہیں۔

اہل تقویٰ کے ساتھ بیٹھنے کی ترغیب

پھر وہ دوسرا بھی جائے چنانچہ ان دونوں کی ارواح کو اکٹھے کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم دونوں میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک دونوں میں سے اپنے ساتھی کے بارے میں کہتا ہے کہ اچھا بھائی ہے اور اچھا دوست ہے اور جب دو کافروں میں سے ایک مر جاتا ہے اسے جہنم کی بشارت دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بے شک میرا دوست مجھے تیری معصیت کا اور تیرے رسول کی نافرمانی کا حکم کرتا تھا اور وہ مجھے برائی کی تلقین کرتا اور بھلائی سے روکتا تھا اور وہ مجھے کہتا تھا کہ اللہ سے کوئی نہیں ملنا اے اللہ آپ اس کو میرے بعد ہدایت نہ دینا یہاں تک اسے وہ سب عذاب دکھا دینا۔ جو مجھے آپ نے دکھایا اور اس پر ناراض ہو جانا جیسے آپ مجھ پر ناراض ہو گئے ہیں۔ پھر وہ

بھی مرجاتا ہے تو ان کی ارواح کو بھی جمع کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہر ایک تم میں سے دوسرے کی تعریف کرے چنانچہ ہر ایک ان میں سے اپنے دوست کے بارے میں کہتا ہے کہ برا بھائی تھا اور برا ساتھی تھا اس کے بعد انہوں نے یہ ایک آیت پڑھی الا خلاء الخ۔ کہ قیامت کے دن بعض دوست بعض کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔

۹۴۴۴: ہمیں خبر دی ابو علی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابو اسحق سے اس نے ابو الاحوص سے اس نے عبید اللہ سے وہ کہتے ہیں اللہ کے ذکر کی کثرت کرو اور تمہارے ذمے کوئی لازم نہیں ہے کہ تم کسی ایک کی صحبت اختیار کرو ہاں مگر اس شخص کی جو ذرا الٹی پر تیری مدد کرے۔

۹۴۴۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک صنعانی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو سفیان نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے کہ اہل معاصی کے بغض کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں محبوب بنو اور ان سے دوری اختیار کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرو، اور ان کی ناراضگی میں اللہ کی رضا تلاش کرو۔ لوگوں نے پوچھا اے روح اللہ ہم کس کس کے ساتھ بیٹھا کریں؟ فرمایا کہ اس کے ساتھ بیٹھا کرو جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ کی یاد آئے جس کی گویائی تمہارے عمل میں اضافہ کرے۔ جس کے اعمال تمہیں آخرت کی ترغیب دیں۔

اور یہ آخری کلام اسناد ضعیف کے ساتھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے۔

اچھے ہمنشین

۹۴۴۶: ہمیں خبر دی ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد بن عبد اللہ خزری بصری نے بغداد میں ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد نے ان کو یوسف بن سعید بن مسلم نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو مبارک بن حسان نے ان کو علاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ ہمارے کون سے ہمنشین اچھے ہیں؟ فرمایا کہ جس کی رؤیت آپ کو اللہ کی یاد دلائے اور جس کی گفتار تمہارے اعمال میں اضافہ کرے جس کے عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائیں۔

۹۴۴۷: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو عبد اللہ بن عمر بن ابان نے ان کو علی بن ہاشم بن برید نے مبارک بن حسان سے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے۔ مبارک ضعیف راوی ہے۔

۹۴۴۸: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالاسحق نے ان کو عبد اللہ ذبیر بن عبد الواحد نے ان کو خبر دی احمد بن علی مدائنی نے مصر میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے اس نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب سے کہا گیا اے ابو المہند مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائی بنائیے ان کے تقوے کے معیار کے مطابق اور اپنی زبان کو اس شخص کے بارے میں دراز نہ کیجئے جس میں کوئی رغبت نہ ہو اور کسی زندہ کے ساتھ رشک نہ کیجئے مگر اس چیز کے ساتھ جس کے ساتھ ہمت بھی رشک کرے۔

۹۴۴۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد الرحمن بن علی بن عبد الرحمن بن محمد ساوی نے مقام ساوہ میں ان کو ابو محمد عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ بصری نے ان کو عبد اللہ بن رجاء نے ان کو مسعودی نے ان کو عون نے یعنی ابن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ تو ان پر اسلام کا تیر پھینکو پھر کوئی بات نہ کر حتیٰ کہ ان کو دیکھو کہ وہ خود بولیں اگر وہ لوگ اللہ کے ذکر کی طرف رجوع ہو جائیں تو ان کے ساتھ ہم نشین ہو جاؤ اور اگر وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں لگ جائیں تو ان سے

دوسروں کی طرف ہٹ جائے اور اسی لفظ کا مفہوم مندرجہ ذیل روایت میں بھی وارد ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۹۳۵۰..... ہمیں خبر دی ابوذر عبدان احمد بن محمد ہروی نے خسوگرد ہمارے پاس آیا وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابو الحسن محمد بن احمد بن عباس انصاری نے مصر میں ان کو ابو العباس محمد بن اسماعیل بن فرج البنی نے ان کو محمد بن علی بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو قمرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرمہ غبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حرمہ غبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو جب تم کسی مجلس میں ہو اور مت ان سے سنو جو باتیں تمہیں خوش لگیں تو ان کے پاس بیٹھو اور جب تم ان سے ایسی باتیں سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ اسی محفل کو چھوڑ دو۔

۹۳۵۱..... ہمیں اس کی خبر دی اسناد علی کے ساتھ ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو قمرہ بن خالد نے ان کو ضرغامہ بن علیہ بن حرمہ غبری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا محلہ کے سواروں میں جب میں نے وہی کا ارادہ کیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرنا اور جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو اور تم اس سے اٹھو تو دیکھو اگر تم ان سے سنو کہ وہ کوئی ایسی بات کہہ رہے ہیں جو آپ کو پسند آتی ہے تو ان کے پاس جاؤ اور جب تم ان سے ایسی بات سنو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو ان کے پاس مت جاؤ۔

رفیق و دوست کی مثال

۹۳۵۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابو علی محمد بن احمد صواف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسحاق بن ابواسرائیل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید بن مسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ رفیق و دوست کپڑے میں پیوند کے بمنزلہ ہے جب تم اس کو اس کے ہم شکل نہیں لگاؤ گے اسے عیب دار کر دو گے۔

۹۳۵۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو احمد بن داؤد حنظلی نے ان کو عباس بن ولید خلال دمشقی نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو سعید بن عبد العزیز نے مکحول سے وہ فرمایا کرتے تھے تم اپنے آپ کو برے دوست سے بچاؤ اس لئے کہ برابر کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

۹۳۵۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے فرمایا کہ ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ تم لوگ بنی آدم کو کس جگہ سے بہکاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہر شئی سے ہر جگہ سے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم ان کے پاس استغفار کی طرف سے بھی آتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسی شئی ہے جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے بے شک یہ جڑی ہوئی ہے تو حید کے ساتھ ابلیس نے کہا کہ میں ان کے پاس آؤں گا ایسے دروازے سے کہ وہ اللہ سے بالکل استغفار ہی نہیں کریں گے۔ فرمایا کہ پھر اس نے ان میں خواہشات نفسانی پھیلا دیں۔

بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے

۹۳۵۵..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو عمر بن سماک نے ان کو حسن بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر

سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان نے کہا کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے۔

اہل بدعت کو توبہ نصیب نہیں

۹۴۵۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن کوئی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو جعفر بن سوی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید بن محمد بن عبد الرحمن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کو روک لیا ہے ہر بدعتی آدمی سے (یعنی بدعتی کو توبہ نصیب نہیں ہوتی۔) اور کثیر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی کی توبہ سے حجاب کر رکھا ہے۔

۹۴۵۷: اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن عبد الحمید صنعانی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن محمد سوی نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو خبر دی یعقوب بن احمد بن محمد بن محمد خسر و گردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ہارون بن موسیٰ فردوسی نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو روک لیا ہے اور سوی کی ایک روایت میں احب کے الفاظ ہیں کہ اللہ نے ہر صاحب بدعت سے توبہ کو چھپا لیا ہے۔

۹۴۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو احمد بن یونس نے اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان کو فضل نے ان کو لیث بن ابو جعفر نے وہ کہتے ہیں: خواہش پرست بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہ کیا کرو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی آیات میں گھسے رہتے ہیں اور صنعانی کی ایک روایت میں اصحاب الاہواء کی بجائے اصحاب الخصومات ہے۔ یعنی جھگڑے کرنے والے۔

۹۴۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو محمد بن اس نے سنا حسن سے وہ کہتے تھے صاحب بدعت کی طرف اپنے کان نہ لگاؤ وہ تیرے دل کو کمزور اور بیمار کر دے گا۔ اور حکمران کی دعوت قبول نہ کرا اگرچہ وہ تمہیں اس لئے بلائے کہ اس کے ہاں قرآن کی کوئی سورت پڑھ دو بے شک آپ جس حالت میں اس کے پاس داخل ہوں گے اس سے بدتر حالت میں واپس آئیں گے۔

۹۴۶۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ یا موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی اے موسیٰ اہل بدعات کے ساتھ مت جھگڑا کر تاو نہ وہ تیرے دل میں کوئی چیز ڈال دیں گے وہ آپ کو بے دین بنادیں گے جس سے اللہ تعالیٰ تم پر ناراض ہوگا۔

اہل بدعت کے ساتھ ہم نشینی کی ممانعت

۹۴۶۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے کہا کہ تم لوگ ہو اپرستوں بدعتیوں کے ساتھ ہم نشینی نہیں کرو اور ان کے ساتھ جھگڑا بھی نہ کیا کرو۔ میں بے فکر نہیں ہوں کہ وہ کہیں آپ کو اپنی گمراہی میں نہ ڈالیں یا تمہارے اوپر اس کا لباس پہنادیں جو کچھ

وہ جانتے ہیں۔

۹۳۶۲:..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابن ابوالطیب نے ان کو ابوداؤد نے ایاس بن دغفل قیسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی کی تھی یہ بات بھی تھی کہ تم لوگ اہل ہواء (اہل بدعت) کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ وہ تمہارے دل میں وہ بات پیدا کر دیں گے جو نہیں تھی۔

۹۳۶۳:..... فرمایا کہ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ابوالحق سے یعنی فزاری سے اس نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن ابوکثیر سے وہ فرماتے ہیں جب تم راستے میں کسی بدعتی آدمی سے ملو تو دوسرا راستہ پکڑ لو۔

اہل بدعت کی تکریم کی ممانعت

۹۳۶۴:..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابوہمام نے ان کو حسان بن ابراہیم نے ان کو محمد بن مسلم طاہمی نے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بدعتی آدمی کی عزت کی اس نے اسلام کی بنیاد منہدم کرنے پر اعانت کی۔

۹۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مصعب بن سعد سے وہ کہتے ہیں ”ح“ ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان بن دینار نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں فتنے میں پڑے ہوئے شخص کے ساتھ نہ بیٹھنا بے شک شان یہ ہے کہ وہ تم میں دو خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کو ضرور پیدا کر دے گا یا تو وہ تمہیں بھی فتنے میں ڈال دے گا لہذا آپ بھی اس جیسے ہو جائیں گے یا پھر وہ تم سے جدا ہونے سے قبل آپ کو نقصان اور تکلیف پہنچائے گا۔

اہل بدعت اور احمق سے قطع تعلق کیا جائے

۹۳۶۶:..... اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد نے ان کو اسامہ نے فزاری سے اس نے اوزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابوکثیر نے کہا جب راستے میں بدعتی آدمی سے تمہاری ملاقات ہو جائے تو دوسرا راستہ اختیار کر لیا کرو۔

۹۳۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو ابو شیخ اصفہانی نے ان کو حسن بن محمد دارکی نے ان کو ابوزرعمہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو ہشام نے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور محمد فرمایا کرتے تھے کہ اہل بدعت کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرو اور نہ ہی ان کی بات کو سنو۔

۹۳۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر بن دارم حافظ نے ان کو احمد بن موسیٰ حمار نے ان کو محمد بن اسحاق بلخی لؤلوی نے ان کو عمر بن قیس بن بشیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احمق آدمی سے قطع تعلق کر لو۔

ابو عبد اللہ نے کہا کہ بشر بن زید انصاری کی مسند روایت عزیز ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اسناد ضعیف ہیں میں صحابہ میں کوئی بشر بن زید نہیں جانتا۔ اور صحیح یوں ہے جو کہ (ذیل میں ہے)۔

۹۳۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوسعیدان شج نے ان کو عمرو بن قیس بن بشر بن عمرو نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا بشیر بن عمرو سے اور وہ جاہلیت والا تھا اس نے کہا احمق آدمی سے تعلق

توڑ لے (یا یہ تو جیہ بھی ممکن ہے) کہ میں احمق آدمی سے تعلق قطع کر لیتا ہوں۔)

یہ روایت صحیح ہے موقوف ہے۔ کہتے ہیں کہ یسیر بن عمرو عہد رسول میں گیارہ سال کے تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو وہ دس سال کا تھا۔ مگر اس کے بعد وہ مسلمان ہوا پہلی اسناد میں تین طریقوں سے غلطی ہے یا چار وجوہ سے پہلی تو یہ ہے کہ قول عمر بن قیس نہیں بلکہ عمرو بن قیس ہے۔ اور دوسری غلطی قول بشیر نہیں بلکہ یسیر ہے اور تیسری غلطی اس کے مرفوع ہونے کی ہے مرفوع نہیں بلکہ موقوف ہے۔ چوتھی غلطی اس کو یعنی بشیر کو صحابہ میں شمار کرنا ہے جس نے حضور کا زمانہ پایا تھا حقیقت یہ ہے وہ بعد میں مسلمان ہوا تھا۔

بے وقوف سے دوستی پسندیدہ نہیں

۹۴۷۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضیل بن اسحاق حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو حازم نے کہا کہ اگر میرا کوئی نیک دشمن ہو تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مرا کوئی دوست خراب ہو۔

۹۴۷۰: (مکرر ہے) میں نے سنا ابو حازم حافظ سے اس نے سنا ابو الطیب محمد بن احمد بن حمدون ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ابوطالب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا زید بن اخرم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عاصم سے وہ کہتے تھے کہ عرب کہتے ہیں۔ ہر وہ دوست جس کو عقل نہ ہو وہ تیرے اوپر تیرے دشمن سے زیادہ سخت ہے۔

۹۴۷۱: ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد عدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد جنیدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو یونس مدنی سے اس نے سنا ائحق بن محمد فرومی سے اس نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے جس شخص کے اندر اس کی اپنی ذات کے لئے کوئی خیر و خوبی نہ ہو اس میں لوگوں کے لئے بھی کوئی خیر و خوبی نہیں ہو سکتی۔

اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے پر لعنت کا خوف

۹۴۷۲: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ابو الحسن بن عبدہ سلطی نے ان کو محمد بن اسحق سراج نے اس نے سنا ائحق بن ابراہیم قاری سے اس نے سنا عبد الصمد مردویہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے فرمایا تھا صاحب بدعت کے پاس نہ بیٹھنا مجھے خوف ہے کہ کہیں تم بھی لعنت نہ اتر پڑے۔

۹۴۷۳: اور فضیل بن عیاض نے فرمایا: کسی آدمی کے مصیبت میں گرفتار ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اس آدمی کا قریبی دوست بدعتی ہو۔
۹۴۷۴: اور حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ اس شخص کے لئے مبارک بادی ہے جو شخص اسلام پر اور سنت رسول پر عامل ہو کر مرا اس کے بعد وہ اس زمانے کو یاد کر کے دیر تک روتے رہے جس میں بدعت ظاہر ہوگی۔ جب ایسا وقت آجائے تو کثرت کے ساتھ یوں کہے ”ما شاء اللہ“۔

۹۴۷۵: کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا جو شخص یوں کہے ”ما شاء اللہ“ وہ اللہ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(۹۴۶۹)..... نقل الحافظ بن حجر فی الإصابة (۱/۱۸۸) کلام البیہقی ثم قال :

وبقی علیہ أنه وهم فی قوله بشیر بن زید وإنما هو بشیر بن عمرو وفی کونه نسبة أنصاریاً وإنما هو عبدی وقیل کندی

(۹۴۷۱)..... (۱) فی ن: (بشر)

(۹۴۷۲)..... عبد الصمد هو بن یزید الصانع مردویہ خادم فضیل بن عیاض (الجرح والتعديل ۵۲/۶)

(۹۴۷۳)..... (۱) لعلها خدن.

اہل بدعت اور عورت کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کی ممانعت

۹۳۷۶..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن حارث فقیہ نے ان کو ابو محمد بن حیان نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو احمد دورقی نے ان کو بشر بن احمد زہرائی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ صاحب بدعت کے پاس مت بیٹھو اور کسی عورت کے ساتھ بھی خلوت میں نہ بیٹھو۔

۹۳۷۷..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو میرے دادا نے یعنی عمرو بن نجید نے ان کو مسدد بن فطین نے ان کو احمد بن ابراہیم نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ”تم مت بیٹھو“ اور یوں فرمایا کہ تم کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہرگز ہرگز نہ بیٹھنا۔

۹۳۷۸..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان مصری نے وہ کہتے ہیں کہ ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے کہا میں نے سنا احمد بن عبد اللہ بن یونس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ایک آدمی سے سنا وہ ثوری سے سوال کر رہے تھے اے ابو عبد اللہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو بدعات سے اور بچانا خود کو جھگڑے سے اور بچانا خود کو بادشاہ سے اور صاحب اقتدار بننے سے۔

۹۳۷۹..... ہمیں خبر دی ابو الطیب احمد بن علی بن محمد طالبی سے کوفہ میں ان کو ابو احمد عبد اللہ بن موسیٰ بن ابوقتیہ نے ان کو ابو عمرو ضریر نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو بکر بن محمد عابد نے انہوں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ جہنم میں ایک گہری کھائی ہے جس سے پورے جہنم ہر روز ستر بار پناہ مانگتی ہے اللہ نے اس کو ایسے قاریوں کے لئے بنایا ہے جو بادشاہوں صاحب اقتدار لوگوں کو ملتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم کی دعا

۹۳۸۰..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو نے ان کو عبد الحمید بن صالح نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابوحسین نے ان کو خبر دی ابن ابوملیکہ نے یاد کرنے کے حضرت لقمان فرماتے تھے اے اللہ میرے اصحاب غافل لوگ نہ بنانا کہ میں جس وقت آپ کو یاد کروں تو وہ میری مدد نہ کریں اور میں اگر تجھے بھول جاؤں تو وہ مجھے تیری یاد بھی نہ دلائیں۔ اور اگر میں ان کو کوئی بات کہوں تو وہ میری بات بھی نہ مانیں اور اگر میں ذکر سے خاموش رہوں تو وہ مجھے خوف نہ دلائیں۔

۹۳۸۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد الرحمن بن حمد ان جلاب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو عمر ان بن موسیٰ نے ان کو عبد الصمد خادم الفضیل نے اس نے سنا اسماعیل طوسی سے اس نے کہا کہ حضرت ابن مبارک نے مجھے کہا تھا۔ تیری نشست برخاست مسکین لوگوں کے ساتھ ہونی چاہئے اور بدعتی آدمی کی صحبت سے خود کو بچا کر رکھنا۔

۹۳۸۲..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن رازی نے اس نے سنا محمد بن مضر بن منصور صائغ سے ان کو خبر دی مردویہ صائغ نے اس نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص صاحب بدعت کے ساتھ بیٹھتا ہے وہ فراست عطا نہیں کیا جاتا۔

دوستی اور عقیدہ کا اتحاد

۹۳۸۳..... کہتے ہیں میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اس نے سنا عبد اللہ بن محمد درمغانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے

وہ کہتے ہیں ”ح“ میں نے سنا ابو عبد الرحمن سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا منصور بن عبد اللہ سے اس نے کہا میں نے سنا حسن بن علی قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے ہیں جس شخص کے عقیدہ سے تیرا عقیدہ خلاف ہو تیرا دل بھی اس کے دل کے خلاف ہوگا۔

۹۳۸۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا حسین بن احمد رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم قصار سے وہ کہتے ہیں کہ صحبت کے اعتبار سے شدید ترین مصیبت وہ شخص ہے جس کا اعتقاد تیرے اعتقاد سے مختلف ہو یا تجھے اس بات کی ضرورت پڑ جائے کہ تو اسے اپنی صحبت میں دیکھے اور صحبت کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جس کا عقیدہ تیرے عقیدہ سے متفق ہو اور تو اس کو اپنی محفل میں بھی بھر لے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں یہ بات بھی ہو کہ وہ تجھے تمام مخالفتوں کے اقسام سے بھی روکے ان کے دیکھنے سے بھی اور ان کی صحبت سے بھی۔

احق کے ساتھ دوستی پشیمانی کا سبب ہے

۹۳۸۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر خمد بن داؤد زاہد نے ان کو احمد بن محمد بن اسماعیل مقری نے ان کو احمد بن منصور رماوی نے ان کو ابراہیم بن خالد نے ان کو عمر بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ابن مقفع نے کہا کسی حاسد کی نصیحت و خیر خواہی نہ کرنا۔ کسی احمق کے ساتھ دوستی بھائی چارہ قائم نہ کرنا کسی کمینے سفلے کے ساتھ معاشرت اختیار نہ کرنا کسی جھوٹے کی تصدیق نہ کرنا۔ بے شک حاسد کی خیر خواہی کرنے والا دھوکہ کھاتا ہے۔ اور احمق سے دوستانہ کرنے والا پشیمان ہوتا ہے کمینے کے ساتھ معاشرت کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے جھوٹے کی تصدیق کرنے والا ایسے ہوتا ہے جیسے سراب کے پیچھے دوڑنے والا۔ (یعنی پانی کے دھوکے میں چٹیل میدان میں بھاگنے والا۔)

اہل خانہ کو وصیت

۹۳۸۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن اسحاق حربی نے ان کو داؤد بن مہران نے ان کو داؤد عطار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی مزاحم بن ابومزاحم مولیٰ طلحہ نے کہ قبیلہ ازد دشوہ کے ایک آدمی نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی تھی اور کہا تھا جب تم کسی آدمی میں کسی بری عادت کو بھانپ لو تو پھر اس سے اجتناب کرنا بے شک اس کے پاس ویسی ہی عادات ہوں گی خواہ وہ اس کی طرف سے ہو یا تمہاری طرف سے۔ اگر وہ جھوٹ بولے تو آپ سچ کثرت سے بولیں کیونکہ سچ غالب ہوتا ہے اور غصے کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی جانے میں اس سے بیٹھا کوئی گھونٹ نہیں دیکھا اور بچانا تم خود کو برائی میں گھرنے اور داخل ہونے سے۔

خائن سے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے

۹۳۸۷: ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے اس نے سنا ابو عبد اللہ مغیری سے وہ کہتے تھے۔ جو شخص دنیا سے محبت کرتا ہے وہ تیرا خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور جو آخرت سے محبت کرتا وہ تم سے دوستی نہیں کرے گا اور تم کبھی اس شخص سے خیر خواہی کی امید نہ کرنا جو اپنے نفس کی خیانت کرتا ہے۔

۹۳۸۸: ہمیں خبر دی ابوسعید عبد الملک بن ابوعثمان زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابو عمرو صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن سلیمان سے اس نے سنا علی بن محمد وراق سے اس نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے تم اس شخص سے خیر خواہی کی توقع نہ رکھنا

جو اپنے آپ کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھنا جس کو ساتھ بٹھانے کے لئے تمہیں احتیاط کی ضرورت ہو۔ (یعنی جس سے خطرہ ہو)۔

اہل اللہ کے ساتھ ہم نشینی

۹۴۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے اس نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے ممکن نہیں ہے کہ آپ کسی کے اوپر ہاتھ رکھیں مگر جس پر بھی ہاتھ رکھیں گے وہی ریاکار ہو گا یا دین کا ریاکار یا دنیا کا ریاکار وہ مجموعی طور پر دونوں بری چیز ہیں۔ غور سے دیکھو کہ کون سا شخص سب لوگوں سے زیادہ عقیف اور معاف کرنے والا ہے اور زیادہ پاکیزہ کمائی والا ہے پس اس کی صحبت میں بیٹھو اور اس شخص کے پاس تو بالکل ہی نہ بیٹھو جو تیری آخرت کے بارے میں تیری اعانت نہ کرے۔

۹۴۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بنجی بصری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اہل بن عبد اللہ سے ان سے ایک آدمی نے سوال کیا تھا اور کہا تھا اے ابو محمد آپ مجھے کس کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم فرمائیں گے؟ فرمایا اس کی صحبت میں جس کے اعضاء اور جوارح تم سے کلام کریں وہ نہیں جس کی زبان آپ سے کلام کرے۔ (مراد ہے جو عمل کا آدمی ہو صرف قول کا نہ ہو)۔

۹۴۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا ابو عمرو سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کی زیارت تجھے مہذب نہ بنا سکے سمجھ لو کہ وہ خود غیر مہذب ہے۔

۹۴۹۲:..... میں نے انس سے سنا فرماتے تھے کہ اس کی معاشرت میں رہے آپ جس کا ادب و احترام کرتے ہیں اس کی معاشرت میں نہ رہیں آپ جس کا لحاظ نہیں کرتے ہیں۔

۹۴۹۳:..... میں نے استاذ ابو علی حسن بن محمد دقاق سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی دیدار تجھے نصیحت نہ دے سکے اس کے الفاظ بھی تجھے نصیحت نہیں پہنچا سکیں گے۔

۹۴۹۴:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد عبد الملک بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابو الحسن علی بن عبد اللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر رفاق سے پوچھا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا کہ جو شخص تیرے اور اپنے درمیان تحفظ کی تکلیف ساقط کر دے (یعنی جس کو تم ہر وقت مل سکو کوئی رکاوٹ نہ ہو) پھر میں نے کسی اور مرتبہ یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کے ساتھ جو آپ سے کچھ سیکھے جو کچھ اس کو اللہ تم سے سکھانا چاہتا ہے ان کے پاس بیٹھو اور پھر اس کو علم کی امانت سپرد کر۔

حقیقی دوست کی علامات

۹۴۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو اہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے اور ابو عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن منصور نے ان کو یوسف بن موسیٰ مووروزی نے ان کو طاہر ابو عبد اللہ نے انہوں نے سنا اپنے والد سے اس نے فضیل بن عیاض سے وہ فرماتے تھے کہ کسی ایسے انسان کے ساتھ بھائی چارہ نہ کرو جو جس وقت ناراض ہو تم پر جھوٹ بول دے۔

۹۴۹۶:..... ہمیں ابو عبد الرحمن سلمی نے شعر سنائے ان کو محمد بن مظاہر نے ان کو مطرفی نے بعض شعراء کے کلام سے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ شریف النفس وہ نہیں ہے کہ جب اس کے دوست سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو وہ اس کے جس راز کو جانتا ہے اس کو افشاء کر دے بلکہ شریف آدمی وہ ہے جو اس حالت میں بھی اس کی دوستی کو قائم رکھے اور اس کے راز کی بھی حفاظت کرے اگرچہ تعلق رہے یا منقطع ہو جائے۔

۹۴۹۷:..... اور ہمیں ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے شعر سنائے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے امام ابوہل محمد بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابن الانباری نے ان کو احمد بن یحییٰ الخفی فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ وہ میرا دوست نہیں ہے جو بادشاہوں سے دوستی کرے اور نہ ہی وہ ہے کہ جس سے میں غائب ہو جاؤں تو وہ کسی اور سے دوستی کر لے بلکہ میرا دوست تو وہ ہے جس کا وصال دائمی ہو اور وہ ہر مخالف سے میرے راز کی حفاظت۔

۹۴۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو زرہ رازی سے اس نے احمد بن محمد بن محمد بن حسین سے اس نے سنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے فرماتے تھے۔ جو شخص اپنے راز کو چھپا کر رکھتا ہے اختیار اسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

۹۴۹۹:..... میں نے احمد بن محمد بن حسین مصری سے اس نے سنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے اس نے سنا شافعی سے اور ہمارے لئے روایت کی عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ میں کسی کے آگے کوئی راز افشاء نہیں کرتا کہ میں اس کو افشاء کر دوں پھر میں اس شخص کو ملامت کروں کیونکہ پھر میں تو اس سے زیادہ تنگ ظرف ثابت ہوں گا۔

۹۵۰۰:..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو شعر سنائے عبد اللہ بن محمد ان عکبری نے ان کو ابن مغلہ نے جس کا مطلب یہ ہے۔ تیرے بہترین ساتھیوں میں سے ہے۔ وہ شخص جو تیری خوشی غمی میں تیرے ساتھ شریک ہو۔ وہ کہاں سے دوست ہو سکتا ہے جو مشکل وقت میں انکار کر دے جو تیرا راز لینے کے لئے تو دوستی کرے اور جب آپ اس سے غائب ہوں تو وہ سب کچھ عیاں کر دے۔

۹۵۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے اس نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون سے وہ فرماتے تھے۔ محبت فی اللہ کی نیتیں علامات ہیں دوستی کو خالص رکھنے کے لئے کچھ خرچ کرنا، اور اپنے ارادے کو اپنے بھائی کے ارادے کے لئے ترک کر دینا بوجہ سخاوت نفس کے۔ اور اس کی پسند میں شرکت کرنا اور ناپسند میں بھی دوستی کو پکار رکھنے کے لئے

۹۵۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا کرتے تھے کہ تیرے لئے اس شخص کی دوستی میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو تیرے حق کی اتنی رعایت نہ کرے جتنی تو اس کے حق کا خیال کرتا ہے۔

۹۵۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل احمد بن محمد خواتمی نے مقام بہق میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو العباس محمد بن عبد الرحمن دعولی نے جن کا مطلب یہ ہے۔ جب آپ کسی آدمی کے حقوق کو پہچانیں اور وہ آپ کے حق کو نہ پہچانے تو اس سے قطع تعلق زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ لوگوں میں نیک بھی ہیں اور زمین میں دوسرے راستے بھی۔ اور لوگوں میں ایسے لوگ ہیں جن کو متبادل کے طور پر اپنایا جائے اس کے جو اس کے موافق نہیں ہے کیونکہ انسان اپنے لئے ذلت کو پسند کرتا ہے وہ ناک کاٹنے کے لائق ہے اور ناک کا گناہ زیادہ نشان لگاتا ہے۔

۹۵۰۴:..... ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن ابراہیم وراق ہروی نے ان کو محمد بن مسیب نے ان کو عبد اللہ بن خبیب نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا: اس شخص کی صحبت میں نہ بیٹھ جو تمہارے اوپر اپنے احسانات گنوائے۔

شدید ترین جیل

۹۵۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحسن نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن حماد بن سفیان قرشی نے کو فہ میں ان کو احمد بن علی بن محمد نحوی

نے ان کو حبیب بن نصر بن زیاد نے ان کو علی بن عمرو انصاری نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبد اللہ بن عقبہ فرماتے تھے۔ اپنے مخالف کے ساتھ ہم نشینی سے بچو جس قدر بھی چارہ ہو سکے، کیونکہ وہ تجھے تیرے عیب یاد دلائے گا، اور تیری نیکیوں کا تم سے انکار کرے گا۔

۹۵۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ مجھے ذوالنون مصری نے کہا۔ اس شخص کی صحبت کو لازم پکڑو جس سے تم غیر موجودگی میں (عیب و برائی) سے ایسے سلامتی میں رہو جیسے روبرو اور سامنے ہونے پر ہوتے ہو۔

۹۵۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو منصور بن عبد اللہ اصفہانی نے اس نے سنا ابو علی روزباری سے وہ کہتے ہیں۔ کہ شدید ترین تک جیل مخالفین کے ساتھ زندگی گزارنا ہے۔

۹۵۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو صالح بن احمد تیمی نے ہمدان میں ان کو محمد بن حمدان ابن سفیان نے ان کو ربیع بن سلیمان نے اس نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے وہ فرماتے تھے۔ تیرے لئے اس شخص کی صحبت اختیار کرنے میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جس کی خاطر مدارات کرنے پر آپ مجبور ہوں۔

ایمان و اسلام کی سب سے مضبوط کڑی

۹۵۰۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو صعق ابن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابو اسحق نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد اللہ اسلام کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: دوستی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ دشمنی ہو تو اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ اے عبد اللہ کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بے شک سب لوگوں سے زیادہ جاننے والا وہ ہے جو ان میں سے حق کو زیادہ جانتا ہو، لوگ جب اختلاف کریں اگرچہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کرنے والا ہو، اگرچہ وہ اپنی پیٹھ پھیر کر فرار ہو۔

۹۵۱۰:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسن بن بیان مقری نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ابو نعمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو ابو بکر بن محمود عسکری نے ان کو عثمان بن حرز اداطا کی نے ان کو عبد الرحمن بن مبارک نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو عقیل جعدی نے ان کو ابو اسحق ہمدانی نے ان کو سوید بن غفلہ نے ان کو ابن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن مسعود میں نے کہا حاضر ہوں اے اللہ کے رسول تین بار حضور نے اسی طرح بلایا اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا (جب میں پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کی کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ اللہ کی رضا کے لئے کسی کی ولایت و سرپرستی کرنا۔ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرنا اور نفرت کرنا پھر اے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نے عرض کی حاضر ہوں اے اللہ کے رسول پھر آپ نے تین بار اسی طرح آواز لگائی (جب میں پوری طرح چوکنا ہو گیا تو فرمایا) کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ افضل کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا سب لوگوں سے افضل وہ ہے جس کے عمل سب سے افضل ہوں جب وہ اپنے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں..... پھر آپ نے آواز لگائی۔ اے

عبداللہ بن مسعود! میں نے جواب دیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! پھر آپ نے تین بار اسی طرح پکارا۔ میں جب پوری طرح متوجہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا کون ہے؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جس کی نظر حق پر سب سے زیادہ ہو۔ جو لوگ اختلاف کر رہے ہوں اگرچہ وہ شخص عمل میں کوتاہی کر رہا ہو، اگرچہ وہ جہاد سے پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ ہم لوگوں سے جو لوگ پہلے گزرے ہیں وہ بہتر فرقوں میں مختلف ہو گئے تھے۔ ان میں سے تین فرقے کچھ ایسے تھے۔ (جونچ سکے) اور باقی سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ ان تین میں سے ایک وہ تھا جن کو بادشاہوں نے اذیتیں دیں اور ان سے اللہ کے دین پر لڑائی کی اور دین عیسیٰ بن مریم پر یہاں تک کہ وہ قتل کر دیئے گئے۔

اور دوسرا فرقہ ایسا تھا جنہیں بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی سکت نہیں تھی وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو گئے ان کو انہوں نے اللہ کے دین کی اور عیسیٰ بن مریم کے دین کی طرف دعوت دی چنانچہ بادشاہوں نے ان کو بھی پکڑ کر قتل کر دیا بعض کو جلا کر راکھ اڑادی اور بعض کو آرے سے چیر دیا۔ اور ایک تیسرا فرقہ ایسا تھا جن کو بادشاہوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں تھی اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت تھی کہ وہ اپنی قوم کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور ان کو اللہ کے دین یعنی دین عیسیٰ بن مریم کی دعوت دیتے لہذا وہ لوگ پہاڑوں میں نکل گئے اور وہاں جا کر خلوت میں رہنے لگے یہ وہی لوگ تھے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ:

وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمُ الْاِبْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاتَيْنَا الَّذِينَ

اٰمَنُوا مِنْهُمْ اٰجِرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

وہ رہبانیت جسے انہوں نے از خود ایجاد کر لیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی بجز اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ پس وہ خود بھی اس کی

رعایت کرنے کا حق ادا نہ کر سکے جو ان میں سے ایماندار تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دے دیا اور بہت سارے ان میں سے

فاسق و نافرمان ہیں۔ اور مؤمن وہ لوگ ہیں جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھے سچا مانا۔

اور فاسق وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری تکذیب کی اور جنہوں نے میرا انکار کیا۔

۹۵۱۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن محمد حیان نے ان کو ابو الولید نے ان کو جریر بن عبد الحمید

نے ان کو لیث نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو معاویہ بن سوید نے ان کو براء بن عازب نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ ایمان کی کڑیوں میں سے کون سی کڑی سب سے زیادہ مضبوط ہے فرمایا محبت ہو تو اللہ کے لئے اور نفرت ہو تو اللہ کے لئے ہو۔

۹۵۱۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو

ابو معشر نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے اندر تین خصلتیں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے جس شخص میں کوئی بھی شئی اللہ اور رسول سے زیادہ محبوب نہ۔ اور دوسری یہ کہ اس کو اپنے دین سے مرتد ہو جانے سے آگ میں جل جانا زیادہ محبوب ہو۔ اور تیسری یہ کہ وہ شخص محبت کرے تو اللہ واسطے کرے اور نفرت کرے تو اللہ واسطے کرے۔

۹۵۱۳: ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن دحیم شیبانی نے ان کو احمد بن محمد نے یعنی ابن عمر المعروف ابن ابی ارق

نے ان کو عاصم بن نصر نے ان کو معتمر نے اس نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے حنش سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے وہ نبی کریم کہ انہوں نے میرے والد سے فرمایا اے ابو ذر اسلام کا کون سا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ اس نے کہا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ کے واسطے محبت اور نفرت اور اللہ کے لئے دوستی ہو۔

اللہ کی رضا کے لئے دوستی و محبت

۹۵۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اللہ کی رضا کے لئے دشمنی کر اور اللہ کی رضا کے لئے دوستی کر اس لئے کہ اللہ کی دوستی اور محبت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کوئی آدمی ایمان کا مزہ نہیں پاسکتا اگرچہ اس کی نماز روزہ بہت زیادہ بھی ہو یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جائے۔

۹۵۱۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عاصم مروزی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو فیض بن اسحق رقی نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا آپ چاہتے ہیں کہ آپ حشر میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ جنت میں نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ داخل ہوں تو کون سے عمل کے ساتھ؟ اور کون سی خواہش ہے جس کو ترک کرنے کے ساتھ؟ اور کون سا قرب جس کو آپ نے اللہ کے لئے چھوڑ دیا اور کون سا دشمن ہے کہ وہ جس کو اپنے اللہ کی رضا کے لئے قریب کر لیا ہے؟

۹۵۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے۔ کیا تم نے کسی ایک سے بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کی ہے کیا تم نے اللہ کی رضا کے لئے کون سی نفسانی خواہش ترک کر دی ہے۔

۹۵۱۷:..... اور اسی اسناد کے ساتھ فرماتے ہیں کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ محبت بھی اللہ کی رضا میں ہو اور بغض بھی اللہ کی رضا میں ہو جب آپ کسی ایک کے ساتھ بھی اللہ کی رضا کے لئے محبت کریں پھر اس میں کوئی نئی بات بدعت یا عیب پیدا ہو جائے تو پھر اسی سے اللہ کی رضا کے لئے نفرت بھی کر اگر آپ ایسا نہ کریں تو یہ محبت فی اللہ نہیں ہے۔

۹۵۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد اللہ ارغیانی نے ان کو عبد اللہ بن خبیق نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس احمد بن اسحق نے ان کو محمد بن مسیب ارغیانی نے ان کو عبد اللہ بن خبیق نے اس نے سنا یوسف بن اسباط سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ جس وقت ایک آدمی کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے پھر وہ اسلام میں کوئی نئی چیز پیدا کر لیتا ہے (کوئی بدعت وغیرہ) پھر وہ شخص اس سے اس فعل پر نفرت نہیں کرتا تو درحقیقت وہ اس کو اللہ واسطے نہیں چاہتا۔ یہ الفاظ حدیث ارغیانی کے ہیں۔

۹۵۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن بالویہ نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن حمید معمري نے ان کو سفیان ثوری نے اس کو انصار کے ایک شیخ نے وہ فرماتے ہیں جب میں کسی آدمی کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں پھر وہ کوئی نئی بات دین میں گھڑ لیتا ہے پھر میں اس سے نفرت نہ کروں تو درحقیقت میں اس سے محبت اللہ کی رضا کے لئے نہیں کر رہا ہوں۔

۹۵۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد مقری نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ اللہ کے نبی نے عرض کی اے میرے رب تیرے اہل کون ہیں جن کو آپ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دیں گے؟ اللہ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو میرے جلال کے بسبب ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں جن کے دل پاک ہیں جن کے جسم صاف ستھرے ہیں جب وہ ذکر کرتے ہیں میں ان کو یاد کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ جو میرے ذکر یا میرے قرآن کی طرف اس

طرح ٹھکانہ اور جگہ پکڑتے ہیں جیسے چیلیں اپنے آشیانوں میں جگہ پکڑتی ہیں اور وہ لوگ جو میرے ذکر کے ساتھ ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے بچہ خوش ہوتا ہے اور وہ لوگ جو میری حرام کردہ چیزوں سے غصہ کرتے ہیں جب ان کی حرمت ریزی ہوتی ہے جیسے شیر غصہ کرتا ہے جب اس کے ساتھ جنگ کی جائے۔

۹۵۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو لطیب محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عبدوس بن محمد شجوزی نے ان کو ابو خالد فراء نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حسن بن عمرو قسیمی نے ان کو منذر ابو یعلیٰ ثوری نے ان کو محمد بن حنفیہ نے۔ فرماتے ہیں جو شخص کسی آدمی سے کسی انصاف پر حجت کرے جو اس سے ظاہر ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جہنم میں سے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے پناہ دے دیں گے۔ اور وہ شخص جو کسی آدمی سے نفرت کرتا ہے کسی ظلم یا گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوا ہو حالانکہ وہ اللہ کے علم میں اہل جنت میں سے ہو اللہ اس کو اجر دیں جیسے کہ وہ اگر ہوتا اہل جہنم میں سے۔

۹۵۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فہر مصری نے مکہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو علی بن سعید رازی نے ان کو اسحاق بن ابواسرائیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ساسفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں۔ آپ ہمیشہ بدعت کرنے والے کو ذلیل و رسوا ہی پائیں گے۔ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

ان الذین اتخذوا العجل سینا لہم غضب من ربہم وذلة فی الحیاة الدنیا

بے شک جن لوگوں نے بکھڑے کو معبود بنا لیا عنقریب ان کو ان کے رب کی طرف سے غضب پالے گا اور دنیا کی زندگی کی رسوائی۔

۹۵۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن علی بن سفیان نے ان کو محمد بن سعید مہرانی نے ان کو احمد بن مقدم عجمی نے ان کو حزم بن ابو حزم قطعی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ سنت کے دائرے میں رہ کر تھوڑا عمل کرنا زیادہ بہتر ہے بدعت میں رہ کر زیادہ عمل کرنے سے۔

ایمان کا سٹر سٹھواں شعبہ پڑوسی کا اکرام کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وبالوالدین احساناً وبذی القربى والیتامی والمساکین والجار ذالقربى والصاحب بالجنب۔
اللہ تعالیٰ نے لازمی حکم دیا ہے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں کے ساتھ اور مسکینوں کے ساتھ اور
قرابت دار پڑوسی کے ساتھ اور دور کے پڑوسی کے ساتھ اور پہلو میں رہنے والے پڑوسی کے ساتھ۔

ذالقربى: کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جس کا گھر ساتھ ملا ہوا ہو۔

اور الجار بالجنب: سے مراد بعید جس کا گھر ملا ہونا بلکہ فاصلے پر ہو۔

اور الصاحب بالجنب: سے مراد رفیق سفر ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی قول ہے جیسے درج ذیل روایت میں وارد ہے۔

۹۵۲۳: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن

صالح نے ان کو علی بن ابوطحہ نے ان کو ابن عباس نے اس قول باری کے بارے میں۔

والجار ذالقربى یعنی وہ پڑوسی جس کی تیرے اور اس کے درمیان قرابت داری رشتہ داری ہو۔

والجار بالجنب: یعنی وہ پڑوسی جو غیر ہو جس کے ساتھ آپ کی رشتہ داری نہ ہو۔

والصاحب بالجنب: یعنی رفیق سفر۔

اسی طرح اس کو ذکر کیا ہے مجاہد نے اور قتادہ نے پھر کلبی نے اور مقابل بن حیان نے اور مقاتل بن سلیمان نے صاحب بالجنب کے بارے

میں یعنی اس سے رفیق سفر و حضر مراد ہے۔

۹۵۲۵: اور ہم نے روایت کی علی سے اور عبد اللہ سے پھر ابراہیم وغیرہ سے کہ صاحب بالجنب سے مراد عورت مراد ہے۔

۹۵۲۶: اور سعید بن جبیر سے اسی طرح مراد ہے ایک روایت میں کہ اس سے مراد رفیق صالح مرد ہے۔

۹۵۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں

خبر دی یحییٰ بن سعید نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن قاسم بن عبد الرحمن عتکی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں

خبر دی فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن ابواویس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک نے یحییٰ بن سعید سے

ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہمیشہ جبرائیل

مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید یہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

اور یزید کی سیدہ عائشہ سے ایک روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے حدیث ذکر کی۔ اور فرمایا

سیورثہ۔ عنقریب اس کو وارث بنادے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ بن

مالک سے۔

۹۵۲۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں

خبر دی عمرو بن محمد ناقد نے ان کو عبد العزیز بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ

ماتشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب یہ اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو بن محمد ناقد سے۔

۹۵۲۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن منہال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یزید بن زریع نے۔ ان کو عمر بن محمد بن یزید بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دائمی طور پر جبرائیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کر لیا کہ بے شک وہ عنقریب اس کو وارث بنا دیں گے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن منہال سے اور مسلم نے قواریر سے اس نے یزید سے۔

۹۵۳۰: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے اس نے ابو سعید بن اعرابی سے اس نے سعدان بن نصر سے اس نے سفیان سے اس نے عمرو بن نافع بن جبیر بن مطعم سے اس نے ابو شریح خزاعی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ یا تو خیر کی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب اور ابن غیر سے اس نے سفیان سے۔

۹۵۳۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ بن عربان قرشی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو شریح عدوی نے فرماتے ہیں اس حدیث کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور احسان اور اکرام کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کا اکرام کس قدر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ آپ کے اوپر صدقہ بوجہ ہوگا اور وہ نہ ٹھہرے اس کے پاس اس وقت تک کہ وہ اس کو خود نکال دے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

پڑوسی کو ایذا رسانی کی ممانعت

۹۵۳۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابو منصور مادی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد الرزاق ان کو معمر بن زہری سے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

۹۵۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن ابن قتیبہ نے ان کو حرمہ بن یحییٰ نے

ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی یونس نے ابن شہاب سے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حرمہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا حدیث معمر سے۔

۹۵۳۴..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن ابو ذؤب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر باقر جی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ابو ذؤب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو شریح کعسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا۔ اللہ کی قسم نہیں ایمان رکھتا تین بار فرمایا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی ہلاکتوں سے پر امن نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس کی ہلاکتیں کیا ہیں؟ فرمایا اس کا شرب بخاری نے صحیح میں اس کو روایت کیا ہے۔

۹۵۳۵..... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ اسکو قتیبہ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن جعفر بن العلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ہلاکت خیزیوں سے محفوظ نہ ہو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

۹۵۳۶..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو احمد بن ولید فہام نے ان کو ابو احمد نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الملک بن ابوبشر نے عبد اللہ بن ابوالساور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ ابن زبیر کو مالی عطیہ دے رہے تھے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو شکم سیر ہو مگر اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔ اور دیگر نے کہا کہ ابو احمد عبد اللہ بن مساور نام ہے۔

پڑوسی پر احسان کرنا

۹۵۳۷..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے اور وہ عباس بن فضل ہیں۔ ان کو منجاب بن حارث نے کہا ابن مسہر نے ان کو اعلمش نے حکیم بن جبیر سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ داخل ہوئے ابن زبیر پر اور میں ان کے ساتھ تھا چنانچہ ابن زبیر نے کہا۔ آپ وہ ہیں جو مجھے عطیہ دیتے ہیں اور مجھ پر احسان فرماتے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا جی ہاں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسلمان وہ نہیں ہے جو خود تو شکم سیر ہو اور اس کا پڑوسی برابر میں بھوکا رہے۔ اور بقیہ حدیث بھی ذکر فرمائی۔

۹۵۳۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی وراق حمدان نے ان کو سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو لیث بن سعد نے سعید مقری سے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمان عورتو تم لوگ کوئی پڑوسن چھوٹے سے عطیہ کو اپنے دوسری پڑوسن کے لئے حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری لگی جلی ہوئی کھری ہی سہی۔

پڑوسی کی خاطر شور بے میں پانی زیادہ کرنا

۹۵۳۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو ان کے دادا ابو عمرو نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ابو عمر نے ان کو ابو عبد الصمد نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو الفضل بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو عبد العزیز بن عبد الصمد نے ان کو ابو عمر ان جونی نے ان کو عبد اللہ بن صامت نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ شور باپکا نکلیں تو ذرا اس کا پانی بڑھا دیا کریں اور اپنے پڑوسی کا خیال کیا کریں یہ الفاظ حدیث اسحاق کے ہیں۔ اور ابو عمر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ جب گوشت پکا نکلیں تو شور باز زیادہ بنا لیں اور اپنے پڑوسی کا خیال کریں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۵۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو علی حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو عمر ان جونی نے ان کو عبد اللہ بن صامت نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی۔ کہ تم جب شور باپکاؤ تو اس کا پانی بڑھاؤ اس کے بعد دیکھو بعض پڑوس کے گھرانوں کو ان کو ہی اس میں سے کچھ دیا کرو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو ادریس کی شعبہ سے روایت ہے۔

بہترین پڑوسی

۹۵۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن اسحق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یحییٰ بن ابو میسرہ نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے اور ابن لہیعہ نے ان کو شریک بن شریک نے کہ اس نے سنا ابو عبد الرحمن حبلی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بہترین احباب اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے احباب کے لئے بہترین ہوں اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لئے بہترین ہوں۔

۹۵۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے شریک بن شریک نے ان کو ابو عبد الرحمن حبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین احباب اپنے احباب کے لئے بہترین ہوتے ہیں اور بہترین پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے لئے بہترین ہوتے ہیں اس کو ابن صامت نے روایت کیا ہے حیوۃ بن شریح سے اور اس کو موقوف بیان کیا ہے۔

اور میں نے اس کو دیکھا ہے مستدرک میں جو ابن مبارک کی حدیث میں سے مرفوع نہیں پڑھی گئی۔

پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے، حقیقی مؤمن بن جاؤ گے

۹۵۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو الحسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابوطائف نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کلمات کو مجھ سے کون لیتا ہے جو ان پر عمل کرے گا؟ یا یوں فرمایا کہ کون ان کو سکھائے گا اس کو جو ان پر عمل کرے؟ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے

عرض کی کہ میں لیتا ہوں۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور ان میں پانچ گرہ لگائیں یا پانچ حلقے بنائے۔ فرمایا حرام کردہ امور سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ اور اللہ نے تمہارے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے اس پر راضی ہو جاؤ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ اور اپنے پڑوسی کے ساتھ نیکی کیجئے آپ حقیقی مؤمن بن جائیں گے۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کیجئے جو کچھ اپنے لئے آپ پسند کرتے ہیں آپ حقیقت میں مسلمان بن جائیں گے اور آپ ہنسنے کی کثرت نہ کیا کریں بے شک کثرت کے ساتھ ہنسا دل مردہ کر دیتا ہے۔

۹۵۴۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر محمد بن حسن بن نورک رحمہ اللہ نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمران نے ان کو طلحہ بن عبد اللہ نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں میں دونوں میں سے کس کو ہدیہ بھیجوں؟ فرمایا جو تجھ سے زیادہ قریب ہے یعنی دروازے کے اعتبار سے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح بن حجاج بن منہال سے اس نے شعبہ سے۔

پڑوسی کو تکلیف دینے والی خاتون

۹۵۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عبد الواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابو یحییٰ مولیٰ جعدہ نے انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں عورت رات کو تہجد پڑھتی ہے دن کو روزہ رکھتی ہے اور اچھے کام کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے مگر زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے رسول اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے یہ جہنمی ہے۔

اور کہا گیا کہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور کبھی کبھی صدقہ کرتی ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت اہل جنت میں سے ہے۔

۹۵۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان بن اسحاق عبادانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حرب نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار عطاری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے اور عطاردی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے روایت کیا اعمش سے اس نے ابو یحییٰ مولیٰ جعدہ بن ہبیرہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں عورت دن میں روزے رکھتی ہے رات کو تہجد پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا کہ جہنمی ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پیر یا چھاپہ وغیرہ کا صدقہ کرتی ہے مگر اپنے پڑوسی کو نہیں ستاتی فرمایا کہ یہ جنتی ہے۔

پڑوسی کی تکلیف سے چھٹکارہ حاصل کرنے کا طریقہ

۹۵۴۷:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ صبر کر۔ پھر دوبارہ آیا تو فرمایا کہ صبر کر۔ پھر تیسری بار شکایت کی تو فرمایا صبر کر پھر چوتھی مرتبہ آئے جب شکایت کی تو فرمایا کہ اپنا سامان نکال کر بیچ راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرے وہی پوچھے کہ ایسا کیوں کیا وہ بتا دے اس کو کہ

میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سامان راستے میں رکھ دو۔ اب تو جو بھی گذرتا وہ اس کے پڑوسی کو لعنت کرتا اللہ اس کو لعنت فرما اللہ اس کو رسوا کر۔ چنانچہ وہ پڑوسی آ کر اس سے کہنے لگا میاں تم اپنے گھر میں آ جاؤ میں تجھے کبھی اذیت نہیں دوں گا۔ اس حدیث کے شواہد میں ابو عمر بکلی کی حدیث سے اس نے ابو جحیفہ سے۔

۹۵۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن عثمان بن حفص بن غیاث سے اس نے علی بن حکیم اودی سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شریک نے ان کو ابو عمر نے ابو جحیفہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پڑوسی کی شکایت کرنے آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اپنا سامان راستے پر رکھ دو یا یوں فرمایا راستے میں رکھ دو لہذا لوگ گذرتے ہوئے اس کے پڑوسی کو لعنت کرنے لگے جب بھی گذرتے۔ چنانچہ وہ پڑوسی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ لوگ مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں۔ فرمایا کیا تکلیف دیتے ہیں؟ عرض کیا کہ لوگ مجھ کو لعنت دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے پہلے ہی لعنت کر چکا ہے۔ چنانچہ اس شخص نے کہا کہ میں کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں پہنچاؤں گا یا رسول اللہ! لہذا جب شکایت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: اب تو سامان راستے سے اٹھالے اب تو محفوظ ہو چکا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے کہا کہ مروی ہے علی بن حکیم سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت سب لوگوں کی لعنت کے علاوہ ہے۔

اللہ تین آدمیوں سے محبت اور تین سے نفرت فرماتے ہیں

۹۵۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن محمد عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عثمان بن سعید دارمی نے ان کو خبر دی مسلم بن ابراہیم نے ان کو اسود بن شیبان سدوسی نے ان کو یزید بن عبد اللہ بن ظہیر نے ان کو ابو العلاء نے ان کو مطرف بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذر سے کوئی نہ کوئی حدیث پہنچتی رہتی تھی اور میں ان سے ملاقات کرنے کی خواہش رکھتا تھا پھر ایک دن میری ان سے ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے کہا اے ابوذر مجھے آپ سے حدیث پہنچتی رہتی تھی اور آپ کی ملاقات کی خواہش رکھتا تھا۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کے والد کو نیکی آپ کی ملاقات مجھ سے ہو ہی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حدیث بیان فرمائی تھی انہوں نے فرمایا کہ ہاں آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تین شخصوں سے محبت کرتے ہیں اور تین سے نفرت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے مہلت نہ دے کہ میں اپنے خلیل پر جھوٹ بولوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق ہی نہ دے کہ میں اپنے محبوب پر جھوٹ باندھوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمت ہی نہ دے کہ میں اپنے دوست پر جھوٹ بولوں۔ میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے فرمایا کہ ایک تو وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے صبر کرنے والا۔ اجر و ثواب کی امید کرنے والا پھر دشمن سے ٹکرائے قتال کرتے کرتے شہید ہو جائے تم لوگ اس بات کو کتاب اللہ میں بھی پاتے ہو اپنے پاس۔ جو اللہ نے تم پر اتاری ہے اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ان اللہ يحب الذين يقاتلون في سبيله صفا كانهم بنيان موصوص

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر قتال کرتے ہیں جیسے کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ میں نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ فرمایا وہ آدمی جس کا پڑوسی برا ہو اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس پر صبر کرتا رہے یہاں تک کہ اللہ اس کی طرف سے اس برے سے نمٹ لے خواہ اس کو زندہ رکھ کر یا اس کو موت دے کر۔ پھر میں نے پوچھا کہ اور کون آدمی ہے؟ فرمایا کہ وہ آدمی جو کچھ لوگوں کے ساتھ سفر کر رہا ہو وہ رات بھر اندھیری رات میں سفر کرتے رہیں جب رات کا آخر ہو جائے ان پر نیند اور اونگھ غالب آ جائے اور وہ سو جائیں۔

پھر وہ کھڑا ہو جائے اور وضو کر کے (نماز ادا کرے) اللہ سے ڈرتے ہوئے اور اجر و ثواب کی امید کرتے ہوئے جو اس کے پاس ہے۔ میں نے پوچھا۔ کہ وہ تین لوگ کون ہیں اللہ تعالیٰ جن سے نفرت کرتا ہے؟ فرمایا کہ مغرور و متکبر تم لوگ اس مسئلے کو قرآن میں بھی پاتے ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الله لا يحب كل مختال فخور.

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اترانے والے فخر کرنے والے کو۔

اس نے پوچھا کہ اور کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بخیل آدمی جو احسان جتلانے والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ اور کون ہے۔ فرمایا کہ قسمیں کھانے والا تاجر۔ یا یوں فرمایا کہ قسمیں بیچنے والا۔

۹۵۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسحاق دبری نے ان کو عبد الرزاق نے معمر سے اس نے ابن منکدر سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین شخص بہت برے ہیں برا پڑوسی شہر میں۔ بری بیوی ایسی کہ آپ جب اس کے پاس آئیں تو آپ کو اذیت دے اور اگر آپ اس کو چھوڑ کر چلے جائیں تو تمہیں اس پر اعتماد نہ ہو۔ اور بادشاہ کہ جس کے ساتھ آپ نیکی کر بیٹھے اور وہ تم سے اس کو قبول نہ کرے اور اگر آپ برائی کریں تو وہ تجھے نہ چھوڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامت

۹۵۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے اس شخص نے حدیث بیان کی ہے میں جس کو جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت وضو کرتے تھے یا تھوکتے تھے تو مسلمان (وضو کے پانی کو اور) آپ کے تھوک و بلغم کو جلدی جلدی اپنے ہاتھوں پر لے لیتے تھے اور اس کو اپنے چہروں پر اور وجود پر مل لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم ان میں بھی برکت تلاش کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے اس کو چاہئے کہ وہ سچی بات کرے۔ اور امانت میں خیانت نہ کرے۔ اور پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔

۹۵۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو محمد بن سعید انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ظبیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مقداد بن اسود سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنا دیگر دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔ اور پڑوسی کے گھر سے چوری کرنا دس گھروں سے چوری کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

۹۵۵۳:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر اور نصر بن علی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دار المقامہ میں برے پڑوسی کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگیں۔ کیونکہ دیہات کا پڑوسی ہٹ جاتا ہے۔ اور محمد نے یوں کہا کہ وہ ہٹ جاتا ہے تم سے۔

تین پریشان کرنے والوں سے پناہ

۹۵۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو اشعث بن زرارہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو عمارہ بن قیس مولیٰ ابن زبیر نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو تین پریشان کرنے والے لوگوں سے۔ برے پڑوسی کے پڑوس سے کہ اگر وہ خیر اور اچھا دیکھے تو اس کو چھپا دے اور عیب برائی دیکھے تو اس کو پھیلادے اور اللہ کی پناہ مانگو بری بیوی سے کہ اگر آپ اس کے پاس آئیں تو وہ تم سے زبان چلائے اور اس کو پیچھے چھوڑ کر جائیں تو تیری خیانت کرے۔ اور اللہ کی پناہ مانگو برے امام اور حاکم سے کہ اگر آپ اس پر احسان کریں تو اس کو وہ قبول نہ کرے اور اگر آپ غلطی کریں تو وہ معاف نہ کرے۔

۹۵۵۵: ہمیں خبر دی ابو بکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عمران بن سلیمان تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے میں نے پتھر بھی اٹھائے ہیں اور لوہا بھی اور بڑے بھاری بوجھ بھی مگر میں نے برے پڑوس سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں پائی۔ اے بیٹے میں نے ہر کڑوی چیز چکھی ہے مگر میں نے فقر و محتاجی سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں چکھی۔

چار نیک بختی اور چار بد بختی کی چیزیں

۹۵۵۶: ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو وائل نے ان کو داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ چار چیزیں نیک بختی میں سے ہیں اور چار چیزیں بد بختی میں سے۔ بہر حال بد نصیبی میں سے چار چیزیں یہ ہیں بری بیوی۔ برا پڑوسی۔ بری سواری۔ اور گھر کا تنگ ہونا۔

۹۵۵۷: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو عمر بن علی نے ان کو محمد بن ابوجمید نے اس نے اسماعیل بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل روایت کی ہے۔

۹۵۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو خبر دی ابو سعید خلیل بن احمد بن محمد مہلبی البستی نے ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابو خثیمہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو جمیل بن مظفر مولیٰ نافع بن عبد الحارث نے نافع بن عبد الحارث سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان کی سعادت میں سے ہے گھر کا وسیع ہونا۔ پڑوسی کا نیک ہونا۔ سواری کا اچھا ہونا۔ یہ ابو عبد اللہ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور البستی کی روایت میں مولیٰ نافع بن عبد الحارث نہیں ہے۔ اور کہا ہے کہ آدمی کی سعادت میں سے ہے یہ بات۔

۹۵۵۹: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن ہلال نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو کعب نے ان کو حماد بن زید نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو ضبل بن اسحاق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو محمد بن زید نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہا مسلم بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کے ساتھ اس کی دنیا پر رشک نہیں کیا ہاں تین چیزوں پر مجھے رشک ہوتا ہے۔ نیک بیوی۔ اور نیک پڑوسی اور وسیع مکان کے بارے میں رشک کرتا ہوں۔

اور کعب کی حماد سے ایک روایت میں محمد بن واسع سے مسلم بن یسار سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کبھی کسی شئی پر کسی کے ساتھ رشک نہیں کیا دنیا میں سے مگر نیک پڑوسی۔ وسیع مکان اور نیک بیوی پر کیا ہے۔

پڑوسی کا حق

۹۵۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو احمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہا ابو قحسی دمشقی نے وہ کہتے ہیں کہا سلیمان بن عبد الرحمن نے ان کو سوید بن عبد العزیز نے ان کو عثمان بن عطاء خراسانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جس شخص کے اپنی عزت پر اور مال پر ڈر کی وجہ سے کوئی اپنے پڑوسی سے اپنا دروازہ بند کر کے رکھتا ہے۔ وہ مؤمن نہیں ہے۔ (جس سے خوف ہے) اور وہ بھی مؤمن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تباہ کاریوں کی وجہ سے محفوظ نہ ہو۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہوتا ہے؟ جس وقت وہ آپ سے مدد مانگے آپ اس کی مدد کریں اور وہ جب آپ سے قرض مانگے آپ اس کو قرض بھی دیں۔ اور وہ جب فقیر و غریب ہو جائے تو آپ اس کو ضرور پوچھیں اور اس کا خیال کریں اور وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں اور اس کو جب اس کو کوئی خیر پہنچے آپ اس کو مبارک بادی دیں۔ اور اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو آپ اس کو صبر دلائیں اور افسوس کریں اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو ان کے جنازے کے ساتھ جائیں اور اس کے سامنے اتنی اونچائی نہ بنائیں جس سے اس کی ہوا رک جائے ہاں مگر اس کی اجازت کی ساتھ۔ اور اس کو اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے ایذا نہ دیں بلکہ اس میں سے اس کے لئے بھی کچھ حصہ نکالیں۔ اور اگر آپ کوئی پھل خرید کریں تو اس کو بھی دے دیں۔

اور اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکیں تو اس سے چھپا کر استعمال کریں۔ بلکہ تیرا بچہ اس کو لے کر باہر نہ نکلے شاید اس کو دیکھ کر اس کے بیٹے کا دل بھی اس کا تقاضا کرے۔

کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے پڑوسی کا حق کو کوئی پورا نہیں کرتا مگر کم لوگ ان میں سے جن پر اللہ رحم کرتا ہے ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں حتیٰ کہ سب نے گمان کیا کہ عنقریب اس کو وراثت بنا دیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں جن کے تین تین حقوق ہوتے ہیں بعض وہ ہیں جن کے دو دو حقوق ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا ایک ہی حق ہوتا ہے بہر حال جن کے تین حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہے جو مسلمان ہو، اور قرابت دار ہو اس کا ایک حق تو پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے۔ دوسرا حق اسلام کا اور تیسرا حق قرابت داری کا۔ اور جن کے دو حقوق ہوتے ہیں وہ وہ پڑوسی ہوتا ہے جو مسلمان ہو۔ اس کا ایک حق پڑوسی ہونے کا ہوتا ہے اور دوسرا حق اسلام کا اور وہ جس کا صرف ایک حق ہوتا ہے وہ کافر پڑوسی ہوتا ہے اس کے لئے صرف۔ پڑوسی کا حق ہوتا ہے۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم ان سب کو اپنی قربانیوں میں سے کھانے کو دیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی میں سے مشرکوں کو کچھ بھی کھانے کے لئے نہ دیں۔ سوید بن عبد العزیز اور عثمان بن عطاء اور ان کا والد سب ضعیف ہیں ہاں مگر حدیث وضع کرنے کی تہمت ان پر نہیں ہے۔ اور اس روایت کے بعض الفاظ ایک دوسرے ضعیف طریقے سے بھی مروی ہیں۔

۹۵۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر ہزلی سے اس نے بہز بن حکیم سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ بیمار ہو جائے تو آپ اس کی عیادت کریں۔ اور اگر وہ مر جائے تو آپ اس کو دفن

کرنے کے لئے ساتھ جائیں۔ اور اگر وہ آپ سے ادھار مانگے تو اس کو ادھار دیں اور اگر وہ کوئی عیب غلطی کرے تو آپ اس پر پردہ ڈالیں۔ اور اگر اس کو کوئی بھلائی ملے تو اس کو مبارک بادی دیں اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کی تعزیت کریں اور اپنی عمارت کو اس کی عمارت سے اونچا نہ کریں کہ اس کی ہوارک جائے اور اپنی ہنڈیا کی خوشبو سے اس کو ایذا نہ دو کہ اس میں سے اس کو سالن ہی نہ دو۔

۹۵۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو بشر بن سلیمان ابو اسماعیل نے مجاہد سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ان کا ایک یہودی پڑوسی تھا۔ وہ جب بکری ذبح کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہمارے پڑوسی کا حصہ اس میں سے نکال کر دو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جبرائیل بار بار مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ عنقریب وہ اس کو وارث بھی ٹھہرا دیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہودی پڑوسی کے ساتھ رویہ

۹۵۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو جامع بن ابو حامد مقرئ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمرو کے پاس آتے تھے وہ ہمیں گرم گرم دودھ پلاتے تھے حسب عادت ایک روز ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے ہمیں ٹھنڈا دودھ پلایا۔ لہذا ہم نے ان سے کہا کہ ہمیشہ آپ ہمیں گرم دودھ پلاتے تھے کیا ہوا آپ نے ہمیں اب ٹھنڈا دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بکریوں میں حفاظتی کتا رکھا ہوا تھا میں ان سے ایک طرف ہو جاتا تھا ان کا ایک غلام تھا جو کہ بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا جب کھال اتار کر فارغ ہو جاؤ تو ہمارے یہودی پڑوسی کو کوئی گوشت پہلے دینا اس کے بعد انہوں نے تھوڑی سی بات کی یا کہا مختصر سی بات کی۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے ہمارے یہودی پڑوسی کو پہلے گوشت دو ہم لوگوں نے پوچھا کہ آپ یہودی کا کتنا تذکرہ کریں گے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنا دیں گے۔

۹۵۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر ان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو جعفر محمد بن عمرو زاز نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حنبل بن اسحاق نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو بشر بن مہاجر نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا لڑکا بکری کی کھال اتار رہا تھا انہوں نے لڑکے سے کہا اے لڑکے جب تم فارغ ہو جاؤ تو پہلے پہلے ہمارے یہودی پڑوسی سے گوشت دینے کی ابتدا کرنا یہاں تک کہ انہوں نے یہ بات تین بار کہی لہذا ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے آپ کتنا یہودی کو یاد کریں گے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ وہ پڑوسی کے بارے میں وصیت فرماتے تھے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اور ہم نے دیکھا کہ وہ عنقریب اس کو وارث ٹھہرا دیں گے۔

اسی طرح کہا بشر بن مہاجر نے مگر وہ بشر بن سلیمان سے الگ ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ افراد میں ابو نعیم سے اور انہوں نے کہا بشر بن سلیمان۔

۹۵۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح وراق نے ان کو احمد بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو نعیم نے ان کو بشر بن سلیمان نے ان کو مجاہد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل روایت کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمرو محمد بن اسحاق بشر بن سلیمان سے۔

۹۵۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد صید لانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو عبد العزیز بن ابورزمہ نے ان کو بشر بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن ابوالمجاہد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے اس اسناد میں کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے حضرت عائشہ سے۔ اور یوں بھی کہا گیا ہے کہ مروی ہے مجاہد سے اس نے ابو ہریرہ سے اور یہ امالی میں بائیس نمبر پر ہے۔

محسن وہ ہے جس کے بارے میں اس کے پڑوسی گواہی دیں

۹۵۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس القاسم بن قاسم سباری نے مروی میں ان کو محمد بن موسیٰ بن حاتم نے ان کو خبر دی علی بن حسن بن شقیق نے ان کو احسن بن واقد نے ان کو اعلمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس کا عمل کروں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا کہ آپ محسن بن جاؤ انہوں نے پوچھا کہ میں کیسے جانوں کہ میں محسن ہوں؟ فرمایا کہ آپ اپنے پڑوسیوں سے پوچھیں۔ اگر وہ آپ کو محسن کہیں تو بجا طور پر آپ محسن ہیں یعنی نیکوکار ہیں اور اگر وہ آپ کو کہیں کہ آپ خطا کار ہیں تو سمجھئے کہ واقعی آپ خطا کار ہیں۔

۹۵۶۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے اور تمیم بن احمد نے ان دونوں کو محمد بن اسلم عابد نے ان کو مؤمل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرجائے اور اس کے پڑوس کے چار لوگ گواہی دے دیں کہ ہم اس کے بارے میں خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں کا قول قبول کر لیا ہے یا فرمایا تھا کہ تم لوگوں کی شہادت قبول کر لی ہے اور اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔ یعنی صرف میں ہی جانتا تھا۔

فصل:..... حق رفاقت کی رعایت کرنا

۹۵۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم عبد الرحمن بن ہانی نخعی نے ان کو عبد اللہ بن مؤمل نے ان کو عبد اللہ بن ابوملیک نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت کا مستحق کون ہے؟ میرا وہ ساتھی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آئے اور میرے پاس بیٹھے۔ اگر میرا بس چلے تو میں اس کے چہرے پر مکھی کو بھی نہ بیٹھنے دوں۔

۹۵۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی نے ان کو محمد بن ثمالی نے ان کو عبد الرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کو میری طرف سے اللہ تعالیٰ ان کے احسان کا بدلہ دے گا ایک تو وہ شخص جو میرے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر مجالس کو چیرتا ہوا آ کر میرے پاس بیٹھتا ہے تیسرا وہ آدمی جو رات کے وقت اپنی حاجت کو یاد کرتا ہے اور پھر اس حاجت کو پورا کرنے کا مجھے اہل سمجھتا ہے اور وہ اپنی حاجت لے کر میرے پاس آتا ہے آپ کو بھی میری طرف سے رب العالمین احسان کا بدلہ عطا کرے گا۔

۹۵۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد سکر نے بغداد میں ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفضل بن غسان غلابی نے ان کو خبر دی ان کے والد نے بشر بن مفضل بن لاحق سے اس کو ایوب سختیانی نے کہ ایک آدمی مکے کا سفر کرتے ہوئے ان کا ہم سفر بنا دوران سفر وہ شخص

بیمار ہو گیا۔ ایوب سختیانی نے رک کر اس کی تیمارداری کی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ اور کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میں حج کو چھوڑ دوں اور اس کو عمرہ سے بدل لوں۔

۹۵۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اہم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو نعمان بن شیبہ جندی نے کہ حضرت طاؤس اپنے رفیق کی تیمارداری اور دیکھ بھال میں لگ گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہو گیا اور رہ گیا۔

۹۵۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضبل بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی ابو عبد اللہ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے کہ طاؤس اپنے اس دوست کی تیمارداری کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کا حج فوت ہو گیا تھا۔

حق صحبت

۹۵۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو عبد اللہ بن ابوداؤد صاحب جوالیقی نے انہوں نے سنا بکر بن عبد اللہ سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی آدمی سے دوستی کریں پھر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور آپ وہ درست نہ کر کے دیں تو آپ اس کے دوست نہیں ہیں، اور وہ جب پیشاب کرنے بیٹھے اور آپ پر دے کے لئے اس کے پاس نہ کھڑے ہوں تو آپ نے حق صحبت ادا نہیں کیا۔

مروت کی قسمیں

۹۵۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو احمد بن محمد بن عبد الرحمن سامی نے ان کو خالد بن احمد امیر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا حسن بن عبد الصمد ابن مسعود نے اہل نیساپور میں سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن ضبل نے ان کو جند بن والقی نہروی نے ان کو مندل بن علی نے ان کو جعفر بن محمد نے انہوں نے فرمایا کہ مروت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک مروت سفر کی دوسری سفر کی بہر حال حضور میں مروت یہ ہے۔ قرآن مجید کی قرأت کرنا۔ دینی کتب کا مطالعہ کرنا۔ مساجد میں پہنچنا اور اہل خیر کی صحبت اختیار کرنا۔ اور سفر کی مروت ہے سامان سفر کی پر خرچ کرنا۔ اور اپنے ہم سفر کے ساتھ اختلاف نہ کرنا۔ اور مذاق ایسی کرنا جس سے اللہ ناراض نہ ہو اور آپ جب اس سے علیحدہ ہوں تو خوبصورت طریقے پر ہوں۔

حقیقی رفاقت و دوستی

۹۵۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو عثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابو معاویہ اسود نے وہ کہتے ہیں کہ جب ایک رفیق دوسرے رفیق سے کہے میرا پیالہ کہاں ہے تو وہ رفیق نہیں ہے (یعنی اپنی چیز کی نسبت صرف اپنی ذات کی طرف نہ کرے بلکہ مشترکہ نسبت کرے۔)

۹۵۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد نے وہ کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان کے ساتھ سفر مکہ کے دوران رفاقت کی تھی اور میں سواری پر کجاوے میں ان کے ساتھ تھا انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور میرے پاس ایک ہنڈیا تھی اس میں

ان کے لئے پانی رکھا ہوا تھا جب وہ جدا ہوئے تو میں اپنے راستے پر الگ ہو گیا چند فرلانگ کے برابر چلے میرا منہ مشرق کی طرف تھا اچانک میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ میری طرف تھا اور وہ میرے سامنے کھڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ یہاں پر؟ جب بھی میرے اور آپ کے درمیان کوئی درخت یا کوئی چیز حائل ہوتی تھی میں بھاگ بھاگ کہہ ہر کسی سے پوچھتا تھا کہ کیا تم لوگوں نے میرے رفیق کو دیکھا ہے۔

اور میں نے سنا ابو سلیمان سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھیں اور تیرا دوست تیرا انتظار نہ کرے تو وہ تیرا رفیق نہیں ہے۔

۹۵۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن عمرو مستملی سے میں نے سنا ابو بکر اسحق بن محمد بن علی حمیدی سے وہ شعر کہتے تھے جس کا مطلب یہ ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جوان وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ غمخواری کرتا ہے۔ ہر مرد پر ایک دن اس کی موت ضرور آئے گی خواہ وہ موت کو ناپسند کرے یا اس سے محبت کرے۔

انا نراک من المحسنین کی تفسیر

۹۵۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن مہران اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی خلف بن خلیفہ نے ان کو سلمہ بن عبیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کے پاس خراسان میں تھا۔ اس کے پاس ایک آدمی آیا اس نے ان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا۔

انا نراک من المحسنین

کہ ہم آپ کو احسان کرنے اور نیکی کرنے والوں میں سے سمجھتے ہیں۔

(قید کے ساتھیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا) سائل نے سوال کیا کہ ان کا احسان اور نیکی کیا تھی۔ ضحاک نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب کوئی انسان بیمار ہو جاتا تو وہ اس کی تیمارداری کی ذمہ داری سنبھال لیتے۔ اور جب کسی قیدی کی جیل میں جگہ تنگ ہوتی تو وہ اس کے لئے جگہ میں وسعت کرتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت پڑتی اس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔

نا پسندیدہ بات

۹۵۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن ابو المعروف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو ہل اسفرائی نے ان کو ابو جعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے۔ یا مسلسل اس کو گھورے جب وہ کھڑا ہو یا اس سے یوں سوال کرے کہ تو کہاں سے آیا ہے؟ تو کہا جائے گا؟

۹۵۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سیرین نے کہا تھا کہ یہ نسل ہے مراد ان کی تھی کہ نساج ہے کپڑے بننے والا یعنی جولاہا ہے۔ پھر واپس پلٹے اور کہنے لگے کہ اگر میں جانتا ہوتا کہ اس جگہ وہ شخص بھی ہے جس کو اس سے کوئی تعلق ہے یا قرابت ہے تو میں ایسا لفظ نہ کہتا۔

ایمان کا اڑسٹھواں شعبہ مہمان کا اکرام کرنا

۹۵۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے اور جعفر بن محمد بن حسین اور احمد بن سلمہ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمارے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو احمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ابو صالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ پھر وہ چپ رہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے اور بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابو حصین کی حدیث سے اس نے ابو صالح سے۔

۹۵۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر نے ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ہناد بن سری نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالاحوص نے ان کو حصین نے ان کو ابو صالح نے اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے۔

۹۵۸۴:..... اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں اس کی خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیث نے ان کو محمد بن عمرو نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ضیافت و مہمانی تین دن ہوتی ہے

۹۵۸۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی لیث نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید ثقفی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابو شریح عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا تھا اور میری آنکھوں نے دیکھا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام کیا تھا اور فرمایا تھا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے بطور لطف و احسان کے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ لطف و احسان کب تک ہوگا؟ فرمایا کہ ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین دن رات ہوگی۔ اس کے بعد جو کچھ کرے وہ اس پر صدقہ ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے ورنہ وہ چپ رہے یہ الفاظ قتیبہ کی حدیث کے ہیں اور ابن بکیر نے اس حدیث کے اول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے اس کے بعد باقی کو انہوں نے نہ کوئی مثل ذکر کیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن یوسف سے اور اس نے لیث سے۔

۹۵۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے اس کو محمد گلیٹ نے ان کو ابو بکر حنفی نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے ان کو سعید مقبری نے اس نے سنا ابو شریح سے وہ کہتے تھے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام فرمایا فرما رہے تھے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کے ساتھ احسان کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ کس قدر اس پر احسان اور عنایت ہوتی ہے فرمایا کہ ایک دن رات اور ضیافت کل تین دن ہوتی آگس کے بعد جو آپ اس کو کھلائیں گے وہ اس پر صدقہ ہوگا۔ تم میں سے کسی کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اس قدر رکے کہ اس کو گناہگار کر دے۔ پوچھا کہ کیا چیز اس کو گناہگار کرے کی فرمایا کہ وہ اس کے پاس ٹھہرے مگر اس کے پاس اس کو کھلانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو۔

اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے ساتھ اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ وہ چپ رہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن ثنی سے۔

۹۵۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن انس نے سعید بن ابوسعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعمی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام ایک دن رات بطور انعام و احسان کے اور مہمانی تین دن رات ہوتی ہے اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ اس کے پاس اتنی دیر ٹھہرے کہ وہ اس کو نکال دے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے اور ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ جائزۃً لہ یوم و لیلۃ کا مطلب یہ ہے کہ صاحب خانہ ایک رات دن اس کی مہمان داری کا خاص اہتمام کرے اور تکلف اور کوشش سے کھانا کھلائے جب مہمان آئے عام دنوں کے مقابلے میں اس کے ساتھ نیکی کرنے میں مبالغہ کرے اور آخری دو دنوں میں وہ چیز اس کو پیش کرے جو اس کو میسر ہو یا موجود ہو جب تین دن اسی طرح گزر جائیں تو اس کا حق پورا ہو چکا اگر اس پر بھی زیادہ کرے گا تو اس کے ساتھ صدقہ کرنے کا اجر واجب ہوتا رہے گا۔

بدترین لوگ

۹۵۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ نے محمد بن قریش سے اس نے حسن بن سفیان سے اس نے محمد بن ریح سے اس نے ابن لہیعہ سے اس نے یزید بن ابوجیب سے یہ کہ ابو الخیر نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو ضیافت نہ کرے اور اسی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے وہ لوگ ہوتے ہیں جو مہمان کو اپنے ہاں نہیں لاتے تھے۔ اسی طرح۔

اس کو روایت کیا ہے ابن لہیعہ نے اور اس اسناد کے ساتھ اگلی روایت ہے۔

مہمانی کا حق

۹۵۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو عقبہ بن سعید نے اس کو لویٹ نے یزید بن ابوجیب سے اس نے ابو الخیر سے اس نے عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بھیجتے ہیں ہم ایسے لوگوں کے پاس

بھی مہمان بنتے ہیں جو ہمیں کھانا نہیں کھلاتے پھر آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ کسی قوم کے پاس مہمان بنو اور وہ لوگ تمہارا اس طرح خیال کریں جس طرح مہمان کا خیال کیا جاتا ہے تو تم لوگ بھی قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے حق ضیافت لے لو جو ان کے ذمے لازم ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے ترمذیہ سے۔

۹۵۹۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے اور قبیسہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے منصور سے ”ح“ ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیانے ان کو خلف بن ہشام نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو منصور نے ان کو شععی نے ان کو ابو کریمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کی رات کی مہمانی حق ہوتا ہے مسلمان پر اگر بغیر ضیافت کے صبح کر لے تو وہ اس پر قرض ہو جاتا ہے اگر چاہے تو وہ اس کا تقاضا و مطالبہ کر دے اگر چاہے تو معاف کر دے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چاہئے تو اپنے حق کا وہ شخص تقاضا کر لے۔ یعنی اپنا حق وصول کر لے اگر چاہے تو معاف کر دے۔

۹۵۹۱: اور کہا ہے کہ حضرت مقداد سے مروی ہے کہ ابو نعیم ابو کریمہ شامی نے کہا پھر ان کو پیچھے لایا یعقوب بن سفیان نے ساتھ روایت شیبان کے اور شعبہ نے منصور سے اس نے شععی سے اس نے مقدم ابو کریمہ سے وہ کہتے ہیں وہی صحیح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ مہمانی

۹۵۹۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ضحاک بن مخلد نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید بن عبد اللہ نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو یزید بن ابو عبیدہ نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو فرماتے تھے کہ ہر آدمی اپنے گروپ کو ساتھ لے کر جائے لہذا ایک آدمی دو دو آدمیوں کو یا تین تین کو لے جاتا اور باقی جو رہتا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے جاتے۔

یہ الفاظ ابن بشران کی روایت کے ہیں۔ اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور باقی رہ جانے والوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔

۹۵۹۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان کو ابو اسحق نے ان کو عیزار بن حدیث نے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہم رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور جب کہ مہاجرین میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کسی شئی پر نہیں ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کو کھانا کھلائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۹۵۹۴: اور روایت کیا ہے اس کو ابراہیم بن اسحاق ضعی نے ان کو حبیب بن خبیر نے ان کو ابو اسحق نے انہی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ علاوہ ازیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے بطور مرفوع روایت کے اس کو ذکر کیا ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ سوی نے اور ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس اصم

نے ان کو جعفر بن محمد بن ہشام احمدی نے ان کو ابراہیم نے پھر انہوں نے بھی اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۹۵۹۵:..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو روح نے ان کو حبیب بن شہاب نے بن مدج عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس گیا میں بھی اور میرا ایک دوست بھی انہوں نے حدیث ذکر کی۔ یہاں تک کہ کہا کہ ہم نے حضرت ابن عباس سے سنا وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی آدمی لوگوں میں سے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑ کر چل پڑتا ہے اور وہ جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور لوگوں کے شرور سے اجتناب کرتا ہے اور اس آدمی کی مثال جو اپنی بکریوں کے ساتھ جنگل میں چلا جاتا ہے وہ اپنے مہمان کو کھانا کھلاتا ہے اور اس کا حق ادا کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا واقعی حضرت ابن عباس نے یہ کہا تھا؟ واقعی انہوں نے یہ کہا تھا؟ انہوں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ جی ہاں کہا تھا۔ لہذا میں نے سن کر اللہ کی بڑائی بیان کی اور اس کی تعریف کی یعنی اللہ اکبر۔ الحمد للہ کہا۔ اور وہ یہ سن کر خاموش رہے۔

۹۵۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن ابوطاہر دقاق نے ان کو علی بن محمد خرقی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو یحییٰ بن شہاب عنبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے کے باری میں کہ انہوں نے فرمایا تھا۔ قریب ہے کہ سب لوگوں سے بہتر وہی آدمی ہوگا جو اپنے گھوڑے کی رسی پکڑے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے نکل جائے اور لوگوں کے شرور سے دور ہو جائے اور دوسرا وہ آدمی جو اپنے مویشیوں کو لے کر جنگل میں نکل جائے۔ ان کا حق ادا کرے اور مہمان کی مہمانی کرے۔

ایک عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیافت فرمانا

۹۵۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو ائحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے ہاں سے گزرے جس کے پاس ساٹھ یا ستر یا نوے یا سو کے قریب اونٹ گائے بیل اور بکریاں تھیں۔ مگر اس نے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور نہ ہی آپ کی ضیافت کی۔ اور پھر ان کا ایک ایسی عورت کے ہاں سے گزر ہوا جس کے پاس چند ایک بکریاں تھیں اس نے حضور کو اپنے پاس ٹھہرایا اور ان کے لئے بکری ذبح کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹوں، گائے، بیل اور بکریوں کے ریوڑوں کے ریوڑ ہیں ہم اس کے پاس گئے تو اس نے نہ ہمیں ٹھہرایا نہ ہی ہماری ضیافت کی اور اس عورت کو بھی دیکھو اس کے پاس تو چند ایک بکریاں ہیں اس نے ہمیں ٹھہرایا اور ہمارے لئے بکری ذبح کی حقیقت ہے کہ یہ اچھے اخلاق اللہ کے اختیار میں ہیں جو شخص چاہتا ہے اللہ اس کو اچھے اخلاق عطا کرے وہ اسی کو عطاء کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو آپ مہر کے اوپر تشریف فرما تھے۔ اور فرما رہے تھے۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ احسن اخلاق کی طرف اسی کو راہ نمائی ملتی ہے جو اس کا طالب ہو تا وہی اخلاق سے بچتا بھی ہے۔

ضیافت میں تکلف نہ کیا جائے

۹۵۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی علی بن عبد اللہ سلمی عطار نے بغداد میں ان کو عباس بن محمد دوری نے

ان کو حسین بن محمد مروزی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن زیاد نے، ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو ابراہیم بن سعید ان کو حسن بن محمد نے ان کو سلیمان بن قدم نے اعمش سے اس نے شقیق سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک دوست حضرت سلیمان کے پاس گئے انہوں نے کھانے کے لئے ہمارے لئے روٹی اور نمک پیش کیا اور فرمایا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف کرنے سے منع فرمایا تھا تو ہم تمہارے لئے تکلف کرتے (مگر جو کچھ موجود تھا ہم نے حاضر کر دیا ہے) چنانچہ میرے دوست نے کہا اگر ہم پودینے میں نمک ملا لیتے تو اچھا ہوتا لہذا حضرت سلمان نے مہمان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے پانی بھرنے والا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیج کر رہن کھوادیا اور پودینہ منگوادیا اس میں نمک ملا کر ہم نے کھایا۔ جب فارغ ہو چکے تو میرے دوست نے۔ الحمد للہ الذی قنعنا ما رزقنا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے اس رزق پر ہمیں قناعت کرنے کی توفیق دی جو کچھ اس نے ہمیں رزق دیا تھا۔

حضرت سلمان نے سنا تو فرمایا کہ اگر آپ اسی رزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا رہن رکھا ہوا نہ ہوتا۔

۹۵۹۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج رزاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الرحمن بن مسعود سے اور سلیمان بن رباح سے اور زکریا سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت سلیمان سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا تھا: کوئی شخص مہمان کے لئے تکلف نہ کرے اس قدر کہ جس پر اس کو قدرت نہ ہو۔

۹۶۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عبد اللہ نے ان کو دوری نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو حسین بن ریاش نے ان کو عبد الرحمن بن مسعود عبدی نے انہوں نے سنا سلمان فارسی سے وہ فرماتے تھے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے لئے تکلف بازی کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۹۶۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن ریاشی نے سنا عبد الرحمن بن مسعود سے اس نے سنا سلمان سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا کہ ہم لوگ مہمان کی ضیافت کرنے کے لئے اس قدر تکلف بازی نہ کریں جو چیز ہمارے پاس موجود ہی نہ ہو بلکہ فرمایا کہ ہم ماحضر پیش کر دیں۔ محمد بن یحییٰ نے بھی اس کو فرمایا ہے۔ یا کہا ہے کہ محمد ابو یحییٰ صحیح کرنے والے ہیں۔

۹۶۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا اسماعیل بن ابو کثیر ابو ہاشم سے اس نے عاصم بن لقیط ابن صبرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس اترنے کے لئے کہا یعنی مہمان بنا کر ٹھہرایا۔ اور بکری ذبح کی۔ اور کہا کہ یہ خیال نہ کرنا۔ اور کہا کہ آپ یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے یہ اسی لئے کیا کہ (ہم نے مہمان ٹھہرائے ہیں) بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہماری ایک سو بکریاں ہیں جب ایک سو سے ایک بکری اوپر ہو جاتی ہے تو ہم ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ دلیل ہے لوگوں کے ساتھ ترک تصنع کی اور ان کے ساتھ ضیافت وغیرہ میں استعمال صدق کی بخلاف اس کے جو بعض لوگوں میں تصنع ہے جھوٹ کے ساتھ۔ اور اس کو منجملہ دس چیزوں میں سے شمار کرتے ہیں ہر توفیق اور حفاظت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کا کھانا

۹۶۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابو الاحوص محمد ہشیم قاضی نے ان کو ابن عفیر نے ان کو سلیمان یعنی ابن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس نے حمید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاں ویسے کا کھانا کھایا تھا۔ نہ تو اس میں روٹی تھی اور نہ ہی گوشت تھا۔ پھر میں نے کہا پھر وہ کیا چیز تھی اے ابو حمزہ؟ فرمایا کہ کھجوریں تھیں اور ستوتھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابوالیس سے اس نے اپنے بھائی سے اس نے سلیمان بن بلال سے۔

تین چیزوں میں انتظار نہیں

۹۶۰۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیانے ان کو محمد بن حسین نے ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ کہا احنف بن قیس نے تین چیزیں جن میں انتظار نہیں ہے، جنازہ جب اس کو اٹھانے والے مل جائیں اور عورت بغیر نکاح والی جب اس کے لئے ہم سر رشتہ مل جائے اور مہمان جب آجائے تو اس کے لئے بھی تکلف کا انتظار نہ کیا جائے۔

۹۶۰۵:..... فرمایا۔ اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو ابوالجندبہ ضریر نے ان کو سالم بن عتاب ضبعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبد اللہ مزی سے وہ کہتے ہیں کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو آپ اس چیز کا انتظار نہ کریں جو چیز تیرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور آپ جب کہ مہمان سے وہ چیز روک کر بیٹھیں جو آپ کے پاس موجود ہے۔ جو چیز موجود ہو اس کو آگے پیش کر دیں۔ اس کے بعد پھر اس چیز کا انتظار کریں جس کے ساتھ مزید اس کا آپ انتظار کرنا چاہتے ہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا طرزِ ضیافت

۹۶۰۶:..... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابوعمر و ضریر نے ان کو فضالہ شحام نے وہ کہتے ہیں کہ جناب حسن ایسے تھے کہ جب ان کے بھائی ان کے پاس آتے تو ان کے پاس وہ چیز پیش کر دیتے جو ان کے پاس موجود ہوتی۔ کہتے کہ وہ آنے والے بعض لوگوں سے کہتے ہیں کہ چار پائی کے نیچے سے ٹوکری نکالیں ہم لوگ نکال کر دیتے تو ہم کیا دیکھتے کہ اس میں تازہ کھجوریں ہوتی تھیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ تمہارے لئے جمع کر رکھی تھیں۔

روٹی اور سرکہ کے ساتھ ضیافت

۹۶۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نصر نے ان کو ابو خالد یزید بن عبد الرحمن بن محمد محارب بن ابی ان کو عبد الواحد بن ایمن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں کچھ مہمان آئے انہوں نے ان کو گندم کی روٹی اور سرکہ پیش کیا اور کہا کہ کھائیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ سرکہ اچھا سالن ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اس کھانے کو حقیر سمجھیں جو ان کو پیش کیا جائے اور اس شخص کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنے احباب کے لئے اس کو حقیر سمجھے جو کچھ اس کے گھر میں موجود ہو۔

۹۶۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیانے ان کو عبد الرحمن بن واقد نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے ان کو رجا بن ابوسلمہ نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ اکثر ہم لوگ حضرت حسن کے پاس جاتے تھے وہ ہمارے آگے شور با پیش کرتے تھے جس میں گوشت نہیں ہوتا تھا۔

حسب استطاعت ضیافت کرنا

۹۶۰۹: ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو مفصل بن غسان نے ان کو اصمعی نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو اصمعی نے ان کو خبر دی اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے تھمس عابد پر انہوں نے گیارہ عدد سرخ ہمیانیاں ہمیں پیش کیں اور کہا کہ یہ می کی گئی تمہاری بھائی کی ہے اللہ تعالیٰ مستعان ہے۔

۹۶۱۰: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابوالاسود نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے کہا کہ جب تیرے پاس کوئی مہمان آجائے تو اس کے لئے اتنا تکلف نہ کر جو تیرے اختیار میں نہ ہو بلکہ اس کو اپنے گھر والوں کے کھانے میں سے کھلائیے اور اس کے ساتھ چمکتے اور خوش خوش چہرے کے ساتھ پیش آئیے کیونکہ آپ اگر اس کے لئے تکلف کریں گے جس کی آپ کو استطاعت نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ آپ اس کے ساتھ مسکراتے چہرے کے ساتھ پیش نہ آ سکیں بلکہ کسی قدر چہرے پر ناگواری آجائے۔

۹۶۱۱: ہمیں شعر سنائے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو شعر سنائے شیخ ابو بکر قتال شناسی نے میرے پاس جو بھی مہمان بن کر آئے میں اس کے لئے اپنا سامان کھول دیتا ہوں میرا سامان سفر یا میری پونجی ہر اس شخص کے لئے کو کھانا چاہے جائز ہے۔ جو کچھ ہمارے پاس موجود ہوتا ہے ہم پیش کر دیتے ہیں اگرچہ روٹی اور سر کے کے سوا اور کچھ بھی نہ ہو۔ بہر حال شریف انسان تو اسی کو پسند کر لیتا اور اسی پر راضی اور خوش ہو جاتا ہے اور باقی رہا کمینہ انسان تو میں اس کی پروا نہیں کرتا۔

۹۶۱۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن احمد قاضی سیہتی نے ان کو محمد بن یحییٰ صولی نے ان کو مغیرہ بن محمد مصلیٰ نے ان کو محمد بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عورت کے ہاں کوئی مہمان آ گیا اس عورت نے سوکھی روٹی اور کھٹا دودھ اس کے آگے رکھ دیا اس بے چاری کے پاس اس کے سوا اور کچھ تھا بھی نہیں۔ مہمان نے اس کو ملامت کی۔ تو اس عورت نے شعر کہے جس کا مطلب یہ تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انسان اپنی گذر بسر کی تنگی کی وجہ سے نیکی اور اچھائی کے کرنے پر بھی شرم و عار دلایا جاتا ہے حالانکہ وہ مجبور ہوتا ہے۔ درحقیقت نہ تو یہ ملامت ملامت ہے اور نہ ہی یہ کوئی اعتراض کی بات ہے بلکہ جیسے جیسے زمانہ اس کے لئے طویل ہوتا جاتا ہے وہ مشہور ہوتا جاتا ہے۔

فصل: قدرت اور استطاعت کے وقت مہمان کے لئے مہمانی نوازی کرنے میں تکلف کرنا

۹۶۱۳: ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عمرو بن رزق بن طارق نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ادريس رازی نے ان کو عمرو بن رزق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے یہ کہ محمد بن منکدر نے اس کو حدیث بیان کی ہے جابر بن عبد اللہ سے اس نے عمرو بن بنت حزم سے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے موقع پر گھر میں کھجور کی جہاز لگائی۔ پھر اس کو دھویا۔ اور پانی کو چھڑکا اور اس کو معطر و صاف ستھرا کیا۔ اس کے بعد آپ کے لئے بکری ذبح کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا اس کے بعد آپ نے وضو کیا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد دوبارہ گوشت آپ کو پیش کیا گیا آپ نے کھانا پھر عصر کی نماز پڑھی مگر دوبارہ وضو نہیں کیا۔

۹۶۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ اس میں دوسری چیز ثابت ہو تو فقہ میں سے یہ کہ انسان کو رخصت ہے مہمان کے لئے تکلف کرنے کے بارے میں اور گھر میں صفائی کرنا مہمان کے لئے اور پانی چھڑکنا اور خوشبو دارہ معطر کرنا۔ اور مہمان کے لئے جانور ذبح کرنا اور مہمان کا گھر میں وضو کرنا۔ اور ایک ہی دن میں دو بار گوشت کھانا۔ اور مہمان کا فرض نماز اسی گھر میں ادا کرنا۔ اور عورت کا جانور ذبح کرنا۔ میں کہتا ہوں کہ اسی حدیث میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرنا بھی سنت ہے۔

۹۶۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پہلا شخص جس نے مہمان کو ضیافت دی وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۹۶۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن علی بن عبد اللہ بن علی خسرو گردی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابو جعفر حضرمی نے ان کو موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیوں بنایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کھانا کھلانے کی وجہ سے۔

۹۶۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو احمد بن محمد بن جعفر نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو ابوعبد اللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ابوضیفان (مہمانوں والا) پڑ گیا تھا اور ان کے گھر کے چار دروازے تھے (مہمانوں کے آنے جانے کے لئے)۔

۹۶۱۸:..... ابواسامہ نے کہا مجھے یعلیٰ بن خالد نے سفیان سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا تھا (چار دروازے اس لئے تھے) تاکہ کوئی بھی ان - نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب کھانا وہ ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ ہوں

۹۶۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ابو جعفر محمد بن عمرو رازی نے وہ دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے سعدان بن نصر نے ان کو کعب نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے جب وہ صبح ناشتہ کرنا چاہتے تھے تو پہلے ایسا بندہ تلاش کرتے تھے جو ان کے ساتھ ناشتہ کرے وہ مہمان تلاش کرنے کے لئے میلوں دور چلے جاتے تھے..... حضرت عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہوتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ استعمال ہوں کھانے کے لئے۔ یہی محفوظ ہے جو عطاء پر موقوف ہے۔

۹۶۲۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد بن نصر نے ان کو صالح بن عبد اللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کھانا وہی ہے جس کو کھانے کے لئے اس پر زیادہ ہاتھ پڑیں۔

۹۶۲۱:..... اور اسی کو ابن لہیعہ نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

۹۶۲۲:..... اور ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فیروز نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو ابن

ابورواد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو ابو یعلیٰ موسلی نے ان کو خلا بن اسلم نے ان کو عبد المجید بن ابورواد نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک محبوب ترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ استعمال ہوں۔

اس کے ساتھ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابورواد کا ابن جریج سے تفرد ہے۔

۹۶۲۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمزہ عدل نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو عبد اللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابو ہانی نے یہ کہ اس نے سنا ابو عبد الرحمن جبلی سے وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور دوسرا بستر عورت کے لئے اور تیسرا بستر مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے (یعنی جب گھر میں اور کوئی فرد نہ ہو جس کے لئے بستر کی ضرورت ہو۔) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے جیسے باب لباس میں گذری ہے۔

خیر تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے جس میں مہمانوں کی ضیافت کی جاتی ہو

۹۶۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل ومیاطی نے ان کو عبد اللہ بن صالح کاتب لیث نے ان کو کثیر بن سلیمان نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر بڑی تیزی کے ساتھ اس گھر کی طرف جاتی ہے اس چھری سے بھی تیز جواونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلتی ہے۔ اس روایت کے ساتھ کثیر بن مسلم کا تفرد ہے۔ حضرت انس سے اور اسی کے مفہوم میں دوسری اسناد کے ساتھ روایت ہے حضرت جابر سے جو کہ ضعیف ہے۔

۹۶۲۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو خبر دی ابو اسحق ابراہیم بن احمد وراق نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو ابو اسحق طلقائی نے ان کو حماد بن موسیٰ مسرور کے بھائی نے مسرور بن موسیٰ فراء ہیں ان کو ایک شیخ نے جسے ابو سعید کہا جاتا تھا اس نے سنا اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ خیر اس گھر کی طرف اونٹ کی کوہان میں تیزی کے ساتھ چلنے والی چھری سے بھی زیادہ تیز چلتی آتی جس گھر میں عشاء کا کھانا کھلایا جاتا ہے۔

جب تک دسترخوان بچھا رہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں

۹۶۲۶: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبد اللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق بن راہویہ نے ان کو خبر دی ملائی یعنی ابو نعیم نے ان کو مندل نے ان کو عبد اللہ بن یسار نے ان کو عائشہ بنت طلحہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک فرشتے ہمیشہ تم میں سے اس آدمی کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان (مہمانوں کے لئے) بچھا رہے۔

اس روایت کے ساتھ بندار بن علی کا تفرد ہے۔

۹۶۲۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن بن جوزی نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے اس کو سوید بن سعید نے ان کو بقیہ نے حمزہ بن حسان سے اس نے عبد الحمید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ گھر میں انسان کے گھر کی زکوٰۃ یہ ہے کہ وہ اس میں مہمان داری کے لئے جگہ مخصوص کر دے۔

۹۶۲۸: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا جاج بن فرافصہ سے اس نے ابو العلاء سے اس نے بدیل سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو کھانا کھلاؤں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک درہم صدقہ کروں۔ اور البتہ اگر میں اللہ کے دین کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو ایک درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی اور کو دس درہم صدقہ دوں۔ اور اگر میں اللہ کیلئے بنائے ہوئے بھائی کو دس درہم صدقہ کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک غلام آزاد کروں۔ اور اسی مفہوم میں شععی سے بھی مروی ہے۔

۹۶۲۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہیں محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو السری بن خزیمہ نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ابن ابی بحر سے انہوں نے شععی سے کہا: یہ کہ میں دو درہم اپنے نائب کو دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں پانچ درہم صدقہ کروں۔

۹۶۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو آدم بن ابوالباس خراسانی نے ان کو ایک آدمی نے ابراہیم بن راشد بصری سے ان کو اس آدمی نے جو سرحدوں کا پہرے دار تھا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا ہدیہ کیا گیا تھا ایک آدمی نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: تجھے کس نے کہا تھا اس کام کے لئے کھانے کے آگے دروازہ بند نہ کرو۔

اللہ کے نام پر سوال کرنا

۹۶۳۱: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون بن مہران نے یہ کہ عبد اللہ بن عامر جب بیمار ہوئے جس مرض میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضور ﷺ کے صحابہ ان کے پاس گئے ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے عبد اللہ نے پوچھا کہ آپ لوگ میرے حال کے بارے میں کیا سمجھتے ہو؟ سب نے کہا کہ ہم لوگوں کو آپ کی نجات کے بارے میں تو کوئی شک نہیں ہے آپ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور خستہ کو دیتے ہیں۔

ابو عبید نے کہا کہ خستہ وہ ہوتا ہے جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے بغیر کسی معرفت کے جو دونوں کے درمیان ہو اور بغیر کسی احسان کے جو اس کی طرف سے پہلے اس کی طرف ہو اور بغیر کسی قرابت کے۔

۹۶۳۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فضیل نے کہا تھا کہ ایک آدمی اپنی روٹیاں صاف کرتا تھا میرے دل میں اس کی بڑی عزت بیٹھ گئی تھی۔ پھر کچھ عرصے بعد مجھے خبر پہنچی کہ وہ پانچ چھ سے مانگتا ہے لہذا وہ میرے دل سے اتر گیا۔

مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے

۹۶۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عباس بن خلیل نے بن جابر حمصی سے ان کو ابو علقمہ نصر بن خزیمہ بن علقمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو نصر بن علقمہ نے ان کو ان کے بھائی محفوظ بن علقمہ نے ان کو ابن عاکذ نے ان کو ثوبان نے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ سے فرمایا اپنے مہمان کو کھلائیے (یعنی ساتھ کھلائیے) بے شک مہمان اکیلا کھانے سے شرماتا ہے۔

یہ خبر اگر صحیح ہے تو یہ واقعہ حجاب اور پردے کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہوگا۔ جب کہ اس کی اسناد میں نقص ہے۔

قوم کا ساقی

۹۶۳۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبد الرحمن بن یزید ہروی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں کھاتے تھے۔ ابو عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ عباس کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن یزید ہروی سے یہ حدیث کہی تو انہوں نے کہا کہ بغداد میں تھے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت مرسل ہے اور اسی مفہوم میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حدیث اس طرح آئی ہے کہ قوم کا ساقی پینے والا آخری ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ ضیافت

۹۶۳۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حاتم بن زاز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو احمد کے ساتھ تھا یعنی محمد بن عبد الوہاب کے ساتھ میں نے اس سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرم
کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے محترم مہمانوں کی خبر پہنچی ہے۔

تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں اللہ کی قسم۔ علی بن عثمان نے مجھے ایک دن اپنے گھر پر بلایا اور انہوں نے بذات خود پانی میرے ہاتھوں پر انڈیل کر میرے ہاتھ دھلوائے اور اپنی جلالت و ہیبت کے باوجود وہ میری خدمت کرتے رہے میں نے کہا اے ابوالحسن آپ بذات خود یہ کام کر رہے ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابواسامہ نے شبل سے اس نے ابن ابی کثیر سے اس نے مجاہد سے کہ:

هل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرم

مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بذات خود مہمانوں کی خدمت کی ذمہ داری سنبھالتے تھے۔

۹۶۳۶: ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوالحسن جوزی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابو عبد اللہ عجلی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شبل نے ان کو ابن ابی کثیر نے ان کو مجاہد نے کہ حدیث ضیف ابراهيم المكرم سے مراد ہے کہ وہ بذات خود ان کی خدمت کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طرزِ مہمانی

۹۶۳۷: کہا کہ ان کو خبر دی ابن ابی الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب اپنے احباب کو بلاتے تھے؟ ان کی خدمت کے لئے خود کھڑے ہو جاتے تھے۔ پھر اعمش نے کہا کہ تم لوگ قراء کے ساتھ یہی کچھ کیا کرو۔

۹۶۳۸: اور ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو نعیم نے اعمش سے اس نے خثیمہ سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کھانا تیار کرتے تھے تو قراء کو بلاتے تھے پھر ان کی خدمت پر خود کھڑے ہو جاتے تھے کہ اسی

طرح کیا کرو قراء کے ساتھ۔

۹۶۳۹:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو نعیم نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا خثیمہ بن عبدالرحمن کے لئے ٹوکری رکھی ہے کھجور کی جب قراء آتے تھے تو وہ اپنے احباب سے کہتے کہ وہ ان کے لئے نکال لاؤ۔

۹۶۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد کے پاس اور وہ دونوں ہمیشہ کھڑے رہے اپنے دو قدموں پر یہاں تک کہ میرے لئے بستر بھی بچھایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے بستر کو جھاڑ رہے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ یہ انہوں نے ابن عون کے تعظیم و اکرام کے لئے کیا تھا۔

مروت کے خلاف ہے کہ مہمان خدمت کرے

۹۶۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو الحسین حسن بن علی نجاشی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ غصاری نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حکم بن موسیٰ نے ان کو حمزہ نے عبد العزیز بن ابو الخطاب سے اور علوی کی ایک روایت میں ابن الخطاب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ مجھے رجاء بن حیوۃ نے کہا تھا کہ میں نے تیرے والد سے زیادہ کامل عقل والا بندہ کوئی نہیں دیکھا۔ میں ایک رات ان کے ساتھ عشاء کے بعد باتیں کرتا رہا تو انہوں نے دیا بجھا دیا اور مجھ سے کہا اے رجاء بے شک دیا بجھ گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے برابر میں ایک مہمان بھی سو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں مہمان کو جگا دوں؟ انہوں نے کہا کہ وہ سو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ اچھا پھر میں اٹھ کر دیئے کو درست کر دیتا ہوں۔ فرمایا یہ بات ایک انسان کی مروت کے خلاف ہے کہ اس کا مہمان اس کی خدمت کرے۔ اور بغدادی کی ایک روایت میں یوں مذکور ہے کہ اس کے مہمان کا اس کی خدمت کرنا (مروت کے خلاف ہے) کہتے ہیں کہ اتنے میں وہ اٹھے انہوں نے (اونی کپڑا اتار کر رکھا) اور چراغ کے پاس آئے اور اس کی جلنے والی تار نکالی اور تیل کا برتن اٹھایا اور اس میں سے چراغ میں تیل ڈالا۔ پھر واپس لوٹ آئے اور مجھ سے فرمایا کہ میں اٹھ کر گیا تھا تو عمر بن عبد العزیز تھا اور میں جب واپس لوٹ کر آیا ہوں تو اب بھی وہی ہوں (گویا کہ میری کوئی شان کم نہیں ہو گئی اس خدمت کرنے سے۔)

اپنے آپ پر دوسروں کو فضیلت دینا

۹۶۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو منصور نخعی نے ان کو ابو القاسم علی بن محمد بن عبید عامری نے ان کو احمد بن محمد بن سعید نے ان کو احمد بن اسحق نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعیب نے ان کو عمر بن عبد الملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ اسماء بن خارجہ عبد الملک بن مروان کے پاس گئے جب ان کے پاس داخل ہوئے تو ان سے کہا کہ کس چیز کے ساتھ آپ نے لوگوں کو روکا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے ماسوا ہے وہ احسن ہے مجھ سے۔ انہوں نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور خبر دیں گے۔ فرمایا جو بھی کوئی میرا ساتھی آیا اور اس نے مجھ سے میری سواری کا سوال کیا۔ یا کسی نے مجھ سے اپنی کوئی حاجت مانگی تو میں نے اس کو اپنی ذات سے افضل سمجھا۔ اور میں نے جب کسی کو کھانے کی دعوت دی تو بھی میں نے اس کو اپنے آپ سے افضل سمجھا۔

۹۶۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن ابراہیم فارس نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن علی ذہلی سے وہ کہتے ہیں کہ اوزاعی نے کہا کہ مہمان کا احترام سکرا کر چمکتے چہرے کے ساتھ اس کے ساتھ پیش آنا ہے۔

۹۶۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے انکو علی بن مسلم نے ان کو ابراہیم بن حبیب بن شہید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے کے لئے گیا سخت گرمی کا دن تھا انہوں نے میرے چہرے پر تھکن اور مشقت کے آثار دیکھے تو فرمایا کہ اے جاریہ اے لڑکی تم اس مہمان کے لئے یعنی حبیب کے لئے ناشتہ لے کر آؤ یہ لاؤ وہ لاؤ حتیٰ کہ بار بار یہی کہا تو میں نے کہا جناب میرا کھانے کا ارادہ نہیں ہے۔ پھر بھی انہوں نے کہا کہ لائیے۔ جب لڑکی ناشتہ لائی تو میں نے پھر کہا کہ میری تو خواہش نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھلے آپ ایک لقمہ ہی کیوں نہ کھائیے مگر کھائیں ضرور۔ جب میں نے ایک لقمہ کھایا تو مجھے ایسا مزہ آیا کہ میں پورا ہی کھا گیا۔

مہمان کی سواری

۹۶۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے انہوں نے سنا محمد بن احمد بن معروف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنظلی کو دیکھا وہ رجاء بن سندی کے پاس پہنچے تو کہا کہ اے ابو محمد، خچر کا کیا حال ہے؟ رجاء نے کہا کہ میں مہمان سے پہلے اس کی سواری کا اکرام کرتا ہوں میں مہمان کے گھوڑے کی عزت نہ کروں تو میں مہمان کی عزت بھی نہیں کر سکوں گا۔

پھر شعر کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ مہمان کی سواری کا میرے نزدیک اسی کے برابر ہے اگر میں گھوڑے کا اکرام نہ کر سکوں تو میں اس کے سوار کا اکرام بھی نہیں کروں گا۔

جو شخص بغیر دعوت آیا وہ چور اور لٹیرا بن کر داخل ہوا

۹۶۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو ابو مسعود نے انصار کے ایک آدمی سے جس کی کنیت ابو شعیب تھی وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو ہم نے آپ کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے میں اپنے غلام کے پاس آیا جو کہ قصاب تھا میں نے اس سے کہا کہ جلدی سے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو۔ اس کے بعد میں نے جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دے دی مگر پانچواں آدمی بھی آ گیا وہ اس طرح کہ ایک آدمی ان کے پیچھے پیچھے آ گیا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب دروازے پر پہنچے تو رک کر فرمایا کہ یہ آدمی بھی ہمارے پیچھے آ گیا ہے۔ اگر آپ چاہو تو اس کو اجازت دے دو ورنہ یہ واپس چلا جاتا ہے۔ انہوں نے اس شخص کو اجازت دے دی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی انصار میں سے آ گیا تھا۔

۹۶۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو معاویہ بن طارق نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے نہ مانی اس نے اللہ کی اور ان کے رسول کی

نافرمانی کی اور جو شخص دعوت کے بغیر گھس گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لوٹ مار کرنے والا بن کر نکلا اسی طرح کہا۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ وہ ابان بن طارق ہیں۔

اس کو جماعت نے روایت کیا ہے درست بن زیاد سے اس نے ابان بن طارق سے وہ اس سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔
 ۹۶۳۸:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن سفاح نے ان کو عباس بن یزید نحرانی نے ان کو درست بن زیاد نے ان کو ابان بن طارق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جانا

۹۶۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نيساپوری نے ان کو مسلم بن سالم نے ان کو ابن جریج نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سنت میں سے ہے کہ مہمان کو گھر کے دروازے تک رخصت کرنے کے لئے جایا جائے۔

اس کی اسناد میں ضعف ہے اور ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے مگر ابو ہریرہ سے مرفوع ہے۔

ایمان کا انہتر واں شعبہ عیب و گناہ پر پردہ ڈالنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة.

جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ اہل ایمان میں عیب بے حیائی پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

۹۶۵۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کا لقب حمدان ہے۔ ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو زہری نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا رہتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مشکل و پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے روز کی پریشانی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔ بخاری و مسلم نے صحیح میں حدیث لیث سے اس کو نقل کیا ہے۔

۹۶۵۱: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو ابراہیم بن شیط نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو ابواشیم نے ان کو عقبہ بن عامر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس شخص نے کسی مؤمن کی عیب پوشی کی گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو اسمیل بن ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں جب کسی بندے کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

۹۶۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ عدل نے ان کو عبد الرحمن بن مخلد بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ولید بن مسلم نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو محمد بن عبد العزیز نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبد الواحد بن قیس نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤمن کی غلطی مٹاتا ہے تو وہ شخص اس شخص سے بہتر ہوتا ہے جو زندہ دفن کی ہوئی کو زندہ کر دے۔ اور اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کے عیب و گناہ پر پردہ ڈالتا ہے گویا کہ وہ زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو زندہ کرتا ہے۔

۹۶۵۴: ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابو الریج نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے عیب پر پردہ پوشی کرے گویا کہ اس نے زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندہ کیا۔

۹۶۵۵: ہمیں خبر دی ابو الحسین مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الریج نے ان کو حماد بن زید

نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یزید بن نعیم نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپ پردہ پوشی کرتے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ اور میرے دادا نے کہا۔ کہ وہ وہی ہے جس کی وجہ سے رجم کی گئی تھی۔ یعنی ان کی مراد اس سے ہزال تھا۔ وہ وہی تھے جنہوں نے ماعز اسلمی کو (زنا کے) اقرار کا اشارہ کیا تھا۔

۹۶۵۶:..... اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن اسلم نے یزید بن نعیم سے اس نے اپنے والد سے کہ ماعز اسلمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگ سار کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال سے کہا اگر تو اس کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لئے بہتر تھا۔

اور ہمیں اس کی خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سفیان نے پھر اس نے بھی اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۹۶۵۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحق قاضی نے ان کو عازم ابو النعمان سدوسی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو عبد الرحمن بن ہعاض نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ ماعز بن مالک ایک آدمی کے پاس آیا اسے ہزال کہا جاتا تھا۔

ماعز نے اس کو بتا دیا کہ بے شک اس نے زنا کیا ہے ہزال نے اس سے کہا کہ جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو خبر دے دیجئے اس سے قبل کے تیرے بارے میں قرآن نازل ہو جائے۔ ماعز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کو اس نے خبر دے دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ اس سے منہ پھر لیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم فرمایا اس نے ایک درخت کی طرف پناہ لینے کی کوشش کی مگر وہ مار دیا گیا۔ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ یہ شخص کتے کی طرح مار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرے ہوئے گدھے پر جو کہ پھول چکا تھا گذرے حضور نے فرمایا کہ تم دونوں اس مردار کا گوشت منہ کے ساتھ کاٹ کر کھاؤ گے۔ وہ بولے کہ ہم مردار اور پھولے ہوئے گدھے کو تو نہیں کھا سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بات جو آپ دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں کہی اور غیبت کی ہے وہ اس گدھے سے زیادہ بد بودار ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک ماعز تو جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیرا برا ہوا ہزال کیا تو اس پر رحم نہیں کر سکتا تھا؟ کیا تو اس پر ترس نہیں کھا سکتا تھا؟ کیا تو اس پر شفقت نہیں کر سکتا تھا۔

۹۶۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عبد اللہ بن میمون نے ان کو موسیٰ بن مسکین نے ان کو ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کفر عیب کی شہرت پھیلائے جس کے ساتھ وہ اس کو ناحق داغ دار کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو سچ مچ اور حق کے ساتھ داغ دار کرے گا۔ ابو عبید نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ اشاد اس کا مطلب ہے کہ اس کے عیب کو اسی نے بلند آواز سے ذکر کیا اور اس کو عیب دار بتایا اور اس کی بری شہرت پھیلائی۔

۹۶۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ثور سے اس نے راشد بن سعد سے اس نے معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سارنول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک آپ اگر لوگوں کے عیبوں کے پیچھے پڑیں گے تو آپ ان کو بگاڑ دیں گے یا یوں فرمایا تھا کہ قریب ہے کہ آپ ان کو بگاڑ دیں۔

کہتے ہیں کہ ابو درداء نے ایک کلمہ کہا تھا جس کو معاویہ نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے اس کو اس کے ساتھ فائدہ دیا۔

۹۶۶۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن علی خزار نے ان کو محمد بن جنید حجام نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابواسحاق نے ان کو براہ بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا آپ نے بلند آواز کے ساتھ خطاب فرمایا یہاں تک کہ آپ نے اپنی آواز دور پہنچا کر پردہ نشین خواتین تک کو سنا دیا آپ نے فرمایا کہ اے ان لوگوں کا گروہ جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہو مگر تا حال ایمان ان کے دلوں میں راسخ نہیں ہوا آپ لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیبوں کے پیچھے مٹ پر وب شک جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیبوں کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اور اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں پر گرفت کرے گا اس کو اس کے اپنے بیچ گھر کے رسوا کر دے گا۔

۹۶۶۱: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو ابو احمد فرما نے ان کو ابو جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے وہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود آئے اور ان سے کہا گیا کہ آپ فلاں کے بارے میں کچھ فرمائیں گے ان کی دائرہ شرب سے ٹپک رہی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبردستی کسی کی جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر کوئی چیز ہمارے سامنے ظاہر ہوگئی تو ہم اس کو پکڑ لیں گے۔

۹۶۶۲: ہمیں خبر دی ابو زکریا نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو زکریا نے ان کو عامر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے امیر المؤمنین میں نے ایک بچہ پایا ہے اس کے ساتھ ایک تیشی تھی جس کے اندر ایک سودینار ہیں میں نے اسے لے لیا ہے اور میں نے اس کے لئے اجرت پر ایک دودھ پلانے والی عورت رکھ لی ہے۔ بے شک چار عورتیں اس کے پاس آتی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں مگر مجھے نہیں معلوم کہ کون سی ان میں سے اس کی ماں ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو مجھے بتانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے ان میں سے ایک عورت سے کہا تم میں سے کون سی اس بچے کی ماں ہے؟ وہ بولی اللہ کی قسم آپ نے اچھا نہیں کیا اور نہ کوئی اچھا کام کیا۔ اے عمر آپ ایک عورت کا عیب ظاہر کرنا چاہتے ہیں جس پر اللہ نے عذاب فرمایا ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ آپ اس کی پردہ دری کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم سچ کہتی ہو اس کے بعد اس عورت سے کہا جب وہ عورتیں تیرے پاس آئیں تو ان سے کچھ نہ پوچھنا اور ان کے بچے کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنا یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔

۹۶۶۳: ہمیں شعر سنائے ابو زکریا بن ابوالحق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو الحسن نے جب تک لوگ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالتے رہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کا پردہ فاش نہیں کرتے کسی برائی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کا پردہ فاش کرتا ہے جو اپنے ساتھ خود برائی کرتا ہے (یا دوسرے کا پردہ فاش کرتا ہے) جب لوگوں کا تذکرہ ہو تو ان کے محاسن ذکر کیا کرو۔ اور جو عیب تمہارے اندر خود موجود ہو اس کے ساتھ اور کوئی عیب نہ لگاؤ۔

۹۶۶۴: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابو الریح بن نافع نے ان کو وارث بن جراح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابو سعد نے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خاتون اور عورت اپنے عیبوں کی اس کی تو کوئی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کا عیب ذکر کرنا)

یہ روایت اگر صحیح ہے تو پھر یہ اس فاسق کے بارے میں ہے جو فاسق معلن ہو یعنی جو علانیہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہو۔ اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

فاسق و فاجر آدمی کی کوئی غیبت نہیں

۹۶۶۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو امام ابو بکر احمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبد اللہ بصری نے ان کو جعدیہ بن یحییٰ نے ان کو علاء بن بشر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو بہز بن حکیم نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہہ کر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاسق آدمی کی کوئی غیبت نہیں (یعنی اس کے فسق کو ذکر کرنا۔)

کہا ابو عبد اللہ نے یہ حدیث غیر صحیح ہے اس پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔

۹۶۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو شجاع احمد بن مخلد صیدانی نے ان کو جبارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر آدمی کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو فسق و فجور ہے اس کو ذکر کیا کرو تا کہ لوگ اس کو پہچان لیں اس سے بچیں۔ یہ ایسی حدیث ہے جو جبارود کے افراد میں شہر ہوئی ہے بہز سے اور یہ اس کے ماسوا سے بھی مروی ہے۔ مگر وہ کوئی شئی نہیں ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو اس سے مراد فاسق معطل ہے جس کا فجور علانیہ ہو۔ یا وہ فاجر جو شہادت دیتا ہے۔ یا اس پر امانت میں اعتماد کیا جاتا ہے اور اس لئے اس کی حالت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تا کہ اس پر اعتماد کر کے کوئی (دھوکہ نہ کھائے) وباللہ التوفیق۔

۹۶۶۷: ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابو بکر بن اسماعیل نے ان کو ابو القاسم حماد بن احمد بن حماد مروزی قاضی جرجان نے ان کو ابو عبد الرحمن احمد بن مصعب مروزی نے ان کو جبارود بن یزید نے ان کو بہز بن حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ فاجر کا تذکرہ کرنے سے ڈرتے ہو اس میں جو خرابی ہو اس کو ذکر کرنا کہ لوگ اس کو پہچانیں۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جبارود سے کہا آپ کے سوا کسی نے بھی اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ سے حضرت حسن کا قول جان لیا ہے میں نے کہا کہ حسن کا قول کیا ہے؟

۹۶۶۸: وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی روح بن مسافر نے یونس نے اس نے حسن سے کہ ان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی اس کی کچھ برائی کی۔ لہذا ان سے کہا گیا اے ابو عبیدہ تم تو یہی سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کی غیبت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے بے وقوف آدمی کیا میں نے اس کو کوئی عیب لگایا ہے کہ وہ غیبت ہو جائے گی۔ جو شخص گناہوں کو علانیہ کرے اور ان کو نہ چھپائے تم لوگوں کا اس کو برائی سمیت ذکر کرنا عبادت ہے جو تمہارے لئے لکھی جائے گی جو شخص گناہ کا عمل کرے اور لوگوں سے اس کو چھپائے تمہارا اس کا تذکرہ کرنا غیبت ہے۔

۹۶۶۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر خواص نے ان کو ابو العباس بن مسروق نے ان کو ابراہیم بن سعد نے اور سفیان بن وکیع نے ان کو مندل بن علی نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے سلیمان بن مسلم سے، اس نے کہا کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں ہے۔ وہ فاسق آدمی جو ظاہر اور علانیہ فسق اور گناہ کرے۔ اور وہ حکمران جو ظالم ہو اور وہ بدعتی آدمی جو ظاہر اور علانیہ کا ارتکاب کرتا ہو۔

۹۶۷۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابوالحسن کاظمی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ نے کہا حدیث میں کے بارے میں کہ انہوں نے آخر زمانے کا اور فتنوں کا ذکر فرمایا تو کہنے لگے کہ اس زمانے کے بہتر لوگ نیند والے ہوں گے۔

فرمایا:

خبيهاهل ذالك الزمان كله نوم اولئك مصابيح الهدى ليس بالمصابيح ولا المذاييع البذر
کہ اس دور کے بہترین لوگ غیند میں ہوں گے (یعنی لوگوں کے بارے میں بے خبر ہوں گے) وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ
زمین پر لوگوں کے عیب ذکر کرتے پھرتے ہوں گے۔ نہ کسی کے عیب و گناہ کو دیکھ کر افشا کرنے والے ہوں گے۔ نہ جگہ جگہ عیبوں کے
تذکرے کرنے والے ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ کی تشریح

یہ مروی ہے عوف بن ابوجمیلہ سے وہ کہتے ہیں کہ:

قوله نوم. یعنی خامل الذکر الغامض فی الناس
لوگوں کا تذکرہ نہ کرنے والے گمنام غیر مشہور لوگ لوگوں سے چشم پوشی کرنے والے جو نہ شر کو جانیں نہ شر والوں کو جانیں۔

قوله مذایع

اس کا واحد مذایع ہے۔ مذایع وہ ہوتا ہے جو کسی کے بارے میں بے حیائی و عیب کی بات نہ کرے وہ یا خود دیکھ لی اس کو ظاہر کر دے اور پھیلا دے۔

قوله المصابیح

وہ لوگ جو نہ شر اور چغل خوری کرتے ہیں اور لوگوں کے مابین فساد کراتے پھریں۔

قوله البذر

یہ بھی اسی کی مثل ہوتا ہے یہ بذر سے ماخوذ ہے محاورے میں کہا جاتا ہے۔

بذرت الحب

میں نے دانے زمین میں ڈالے یا بیج بوئے جب کوئی بیج زمین میں کاشت کرتا ہے۔

اسی طرح ہے وہ شخص جو کلام کو غیبت و چغل خوری اور فساد کے ساتھ اس کا بیج بوئے اور اس کا واحد بذور ہے۔

ہدایت کے چراغ

۹۶۷۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشر نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان
کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے متعدد لوگوں نے حضرت علی سے کہ انہوں نے فرمایا مبارک باد ہے اس بندے کے
لئے جو لوگوں کو پہچانے مگر لوگ اس کو نہ پہچانیں۔ اللہ اس کو اپنی رضامندی کے ساتھ پہچانے۔ وہی لوگ ہدایت کے چراغ ہوں گے نہ وہ
عیبوں کو پھیلائے اور ظاہر کرنے والے ہوں گے اور نہ برائی کا بیج بونے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے کے غبار و تاریکی سے نجات
عطا کرے گا۔

۹۶۷۲: ہمیں خبر دی ابو عمرو اور محمد بن عبد اللہ بن احمد ادیب نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو احمد بن عباس نے ان
کو ابوالحسن نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو زبید بانی نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا خیر کی بات کہو اور اسی
خبر کے ساتھ پہچانے جاؤ اور خیر کے ساتھ عمل کرو اور اہل خیر بن جاؤ اور جلد باز برائی کو سن کر یاد دیکھ کر پھیلائے والے اور برائی کا بیج بونے
والے نہ بنو۔

فصل: اپنے عیبوں پر پردہ ڈالنا

۹۶۷۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل بن خلف قاضی نے ان کو محمد بن سعد عوفی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن انخی ابن شہاب نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ کہا سالم سے کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے۔ میری پوری امت چھٹکارا پائے گی سوائے مجاہدین کے بے شک ابھار یہ ہے کہ کوئی آدمی رات کوئی برائی کرے جب صبح ہو تو یہ دیکھے کہ اس کے رب نے اس پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ مگر وہ شخص خود لوگوں سے یوں کہے کہ اے فلاں میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں برائی کا کام کیا ہے۔ حالانکہ اس نے جب رات گزاری تھی تو اس کے رب نے اس کے عیبوں پر پردہ ڈال دیا تھا اس نے رات رب کے ڈالے ہوئے پردے تلے گزاری تھی۔ مگر صبح کرتا ہے تو خود اس عیب و گناہ کو ظاہر کر دیتا ہے تو گویا وہ اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو خود کھول دیتا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں محمد بن حاتم اور زہیر بن حرب سے کہ بے شک ابھار میں سے یہ بات ہے کہ اگر یہ الفاظ محفوظ ہیں تو شاید یہ ہجر سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب ہے فحش۔ اور انبار کا مطلب ہے افحاش فی الکلام۔ (برائی کا کام کرنا۔ برائی کی بات کرنا۔) بخاری اس کو روایت کیا ہے اس سے اس نے ابراہیم بن سعد سے اس نے ابن انخی ابن شہاب سے اور اس نے کہا کہ بے شک مجاہد میں سے۔

۹۶۷۴: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھا۔ زید بن اسلم سے کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف عہد رسول میں زنا کرنے کا اعتراف کیا۔ پھر راوی نے حدیث ذکر کی اس کے سنگسار کرنے کے بارے میں۔

پھر فرمایا اے لوگو کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ آپ لوگ اللہ کی حدود سے باز آ جاؤ۔ پس جو شخص اس گندگی اور نجاست کے ساتھ کسی قدر آلودہ ہو جائے اس کو پائے کہ وہ اللہ کے (ستار عیوب ہونے والے) پردے میں چھپ جائے (اس لئے کہ) بے شک وہ شخص جس کا کچا چٹھا ہمارے سامنے کھل کر سامنے آ گیا اس پر کتاب اللہ سزا مسلط کر دے گی۔

۹۶۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحق نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے وہ کہا کرتے تھے کہ اہل بدعت کی غیبت نہیں ہے۔ (یعنی اس کی بدعت کو ذکر کرنا غیبت شمار نہ ہوگا۔)

۹۶۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا استاذ ابو ولید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عمر و احمد بن محمد جیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن حنبل کے پاس تھا اور ان کے پاس شقی بیٹھے تھے وہ ان کے ساتھ عبد اللہ بن مبارک کے آداب کا مذاکرہ کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن مبارک سے سنا کہہ رہے تھے جو شخص اللہ کے پردے کو حقیر سمجھتا ہے وہ اپنے عیبوں کے ساتھ زبان کھول دیتا ہے۔ وہ اپنے شر سے لوگوں کو کفایت کرتا ہے (یعنی لوگوں کو اس کی برائی کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی برائی کر کے پھیلا دیتا ہے) کہتے ہیں کہ احمد اپنی جگہ سے اٹھ کر چل دیے وہ کہہ رہے تھے سبحان اللہ۔ اور ہم لوگ اللہ کے پردے کی

تو جن کرتے ہیں۔

۹۶۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب سے شیبانی سے اس نے سنا ابراہیم بن عبد اللہ سعدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے سنا اصمعی سے سفلہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ پردہ نہیں کرتا کہ اس نے کس کے بارے میں کیا کہہ دیا ہے اس کو یہ بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔

۹۶۷۸:..... میں نے سنا ابو عبد اللہ شیبانی سے اس نے سنا والد سے اس نے ابو اسحاق قرشی سے ان سے پوچھا گیا تھا کہ میں نے تو فرمایا کہ اس کی مثال اس جیسی ہے کہ وہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا کہا ہے اور اس کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے۔

۹۶۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو معلیٰ بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن ازدی نے ان کو انس نے کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا اے بیٹے کیا تم جانتے ہو کہ سفلہ اور کمینہ کون ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا۔

ایمان کا ستر واں شعبہ

مصائب کے برخلاف صبر کرنا اور نفس جن لذات و شہوات کی طرف کھینچتا ہے ان سے رکنا اور صبر کرنا
ارشاد باری تعالیٰ:

و استعينوا بالصبر والصلوة وانها لكبيرة الاعلى الخشعين.

صبر و نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ بیشک نماز بڑی (مشکل ہے) سوائے عاجزی کرنے والوں کے اوپر۔

امام احمد نے فرمایا کہ یہاں صبر سے روزہ مراد ہے۔

۹۶۸۰:..... اور ہم نے یہ روایت مجاہد سے روایت کیا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ روزے میں کھانے پینے سے صبر کرنا ہوتا ہے، دن میں جن کی باقاعدہ انسان کو عادت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی طرف طبیعت سخت مائل ہوتی ہے اور نفس کو ان دونوں چیزوں کی شدید خواہش ہوتی ہے (پھر بھی انسان صبر کرتا ہے۔)

اسی لئے حدیث میں رمضان کو صبر کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اور اس بارے میں یہ حدیث پہلے باب الصیام میں گذر چکی ہے۔ (آیت مذکورہ میں صبر سے مراد روزہ ہے یہ قول امام احمد کا ہے۔)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ صبر سے مراد وہ کیفیت ہے جو مسلمانوں کو درپیش آتی ہے جب ان کے دشمن مشرکین انہیں قتل کرتے ہیں۔ (اس صدمے میں صبر کرنا مراد ہے۔)
اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ:

وانها لكبيرة الاعلى الخشعين.

نماز بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے۔

اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ انہا کی ضمیر صرف نماز کی طرف راجع ہے یعنی اس سے مراد صرف نماز ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ دونوں میں سے ہر ایک کی طرف راجع ہے یعنی پھر اس کا مرجع خصلت اور اطاعت مقدر ہوگا یا فعلہ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں خصلتوں میں سے ہر ایک البتہ بڑی یعنی بڑی شان اور مشکل ہے مگر عاجزی کرنے والوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اسی وقت وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ روزے کی حالت میں اللہ کی طرف لوٹائے جائیں۔
چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يا ايها الذين امنوا استعينوا بالصبر والصلوة ان الله مع الصابرين.

اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو تم لوگ صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ مدد پکڑو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس آیت میں صبر سے مراد سختی اور مصیبت پر صبر کرنا مراد ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پیچھے صبر کرنے والوں کی مدح فرمائی ہے۔

اگلی آیت میں اس طرح ارشاد فرمایا:

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا تشعرون. ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين الذين اذاصابتهم مصيبة قالوا ان الله وانا اليه راجعون

اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیے جاتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے البتہ ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی نہ کسی شے کے ساتھ خوف سے یا بھوک سے یا مالوں کی کمی سے جانوں کی کمی سے اور پھلوں کی کمی سے۔ اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیتے ہیں وہ لوگ ہیں جن کو جس وقت کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

اس آیت کے مفہوم میں تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔

صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کی جائے

۹۶۸۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو شیم نے ان کو خالد بن صفوان نے ان کو زید بن علی بن حسن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کے خاندان کے بعض افراد کی موت کی خبر ان کے پاس آئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے لہذا انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہنے لگے ہمارا کام تو بس وہی ہے جس کا ہمیں اللہ نے حل کر دیا ہے:

واستعين بالصبر والصلوة

صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد طلب کرو۔

۹۶۸۲: ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن قنادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو عیینہ بن عبد الرحمن نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابن عباس کو ان کے بھائی قثم بن عباس کی وفات کی خبر دی گئی حالانکہ وہ اس وقت سفر میں تھے۔ انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر راستے سے الگ ہو کر انہوں نے دو رکعت پڑھی ان میں لمبی دیر تک بیٹھے رہے اس کے بعد وہ اٹھ کر اپنی سواری کی طرف چلے گئے اور وہ یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے:

واستعين بالصبر والصلوة وانها لكبيرة الاعلى الخشعين

۹۶۸۳: ہمیں خبر دی ابو محمد سعید بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اضم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عبادہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو فرمایا کہ میرا بستر صحن میں نکال دو۔ یعنی حویلی میں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے غلاموں کو میرے پڑوسیوں کو اور ملنے جلنے والوں سب کو میرے پاس جمع کرو۔ گھر والوں نے سب کو جمع کر لیا انہوں نے فرمایا کہ میرا یہ دنیا میں رہنے کا آخری دن ہے میں سمجھتا ہوں اور آج کی رات آخرت کی پہلی رات ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ شاید مجھ سے تمہارے حق میں کوئی زیادتی ہو گئی ہو میرے ہاتھ سے یا میری زبان سے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن مجھے اس کا بدلہ دینا ہوگا لہذا جس کسی کے دل میں کوئی بات ہو وہ میری جان نکلنے سے پہلے پہلے مجھ سے اپنا بدلہ لے لے۔ کہتے ہیں کہ سب لوگوں نے کہا کہ بلکہ آپ تو سب کے لئے والد کی جگہ تھے اور آپ تو سب کو آداب تمیز سکھاتے تھے۔ ان کے پوتے کہتے ہیں جو کہ راوی تھے انہوں نے جو کبھی اپنے کسی خادم کو بھی برا نہیں کہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے مجھے معاف کر دیا ہے جو کچھ بھی اس میں سے ہو؟ سب نے کہا کہ جی ہاں معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا اے اللہ تو

گواہ ہو جا۔

پھر فرمایا کہ اے اللہ۔ آپ لوگ میری وصیت یاد رکھو میں تم میں سے ہر آدمی سے درخواست کرتا ہوں کہ روئے نہیں جب میری روح نکل جائے تو وضو کرنا اور احسن طریقے سے وضو کرنا تم میں سے ہر انسان مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے اور عبادہ کے لئے اور اپنی ذات کے لئے دعا مانگے بے شک اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ**۔ صبر و صلوٰۃ کے ساتھ مدد پکڑو اس کے بعد مجھے جلدی میری قبر پر پہنچانا اور میرے پیچھے نہ تو آگ لے جانا اور نہ ہی میرے نیچے رکھنا۔ میں امید کرتا ہوں (یعنی اللہ سے نجات کی امید کر رہا ہوں) یا ارغوان اور سرخ رنگ سے منع کیا ہے۔

۹۶۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو احق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید ابن عبد الرحمن بن عوف نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ نے اور وہ پہلی ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں انہوں نے اس آیت کے بارے میں بتایا **وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ**۔ فرماتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عوف پر شدید غشی طاری ہو گئی تھی یہاں تک کہ سب نے یہ گمان کر لیا کہ ان کا انتقال ہو جائے گا یا روح نکل جائے گی۔ چنانچہ ان کی بیوی ام کلثوم نے مسجد میں جا کر صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگی جس کا حکم ہے لہذا وہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو پوچھا کہ کیا مجھ پر ابھی ابھی غشی طاری ہوئی تھی؟ سب نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو، میرے پاس دو فرشتے آئے تھے انہوں نے آکر کہا کہ ہمارے ساتھ چل ہم عزیز الامین کے آگے تجھے پیش کریں گے دوسرے فرشتے نے کہا کہ نہیں تم اس کو واپس کر دو یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے لئے میں نے سعادت لکھی تھی۔ حالانکہ اس وقت یہ اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھا اس کے ساتھ اس کے بچے فائدہ اٹھا لیں اللہ جب تک چاہے۔ پھر اس کے بعد وہ ایک ماہ تک زندہ رہے پھر انتقال کر گئے۔

۹۶۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے اور ابو محمد کعمی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے مقاتل ابن حیان سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں **وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ**۔ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے استعانت مانگو طلب آخرت پر فرائض پر صبر کرنے کے ساتھ اور نماز کے ساتھ لہذا ان کی حفاظت کرو ان کے اوقات پر اور ان میں تلاوت قرآن اور رکوع سجود اور تکبیر اور ان میں تشہد کے ساتھ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجنے کے ساتھ اور طہارت کو کامل کرنے کے ساتھ یہی نماز کو قائم کرنا ہے اور اس کو کامل کرنا ہے۔ اور رہا یہ قول کہ **وَإِنهَا لَكَبِيرَةٌ أَعْلَى الْخَشَعِينَ**۔ کہ یہ بڑی بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا بیت المقدس سے کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا یہ یہود اور منافقین پر بھاری ہوگا مگر خاشعین پر یعنی متواضع لوگوں پر۔

شہید کو مردہ نہ کہو

۹۶۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل صالح نے عسقلان میں ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع نے ان کو ابو العالیہ نے اس قول الہی کے بارے میں:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءُ
جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ہیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

رتج کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہیں سبز پرندوں کی صورتوں میں۔ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں جہاں بھی چاہتے ہیں اور کھاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو ہے وَلَسْلَوْلَا نَكْم بِشْنَىٰ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ۔ البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی نہ کسی چیز کے ساتھ خوف سے اور بھوک سے (اور اس کی مثل) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ دنیا دار الامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں آزمائے گا۔ اور پھر ان کو اس نے آزمائش میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وبشر الصابرين۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ اس نے اپنے انبیاء کے ساتھ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اس نے ایسے ہی کیا تھا اور ان لوگوں نے اس آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہو لستہم البأساء والضراء وزلزلوا۔ کہ ان فقر اور بیماری لگ گئی تھی اور وہ اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے۔

دنیا دار الامتحان ہے

۹۶۸۷: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔ وَلَسْلَوْلَا نَكْم بِشْنَىٰ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ۔ البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں کسی نہ کسی چیز کے ساتھ خوف سے اور بھوک سے (اور اس کی مثل) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ دنیا دار الامتحان ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس دنیا میں آزمائے گا۔ اور پھر ان کو اس نے آزمائش میں صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کو بشارت دی ہے چنانچہ ارشاد فرمایا وبشر الصابرين۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو خبر دی ہے کہ اس نے اپنے انبیاء کے ساتھ اور اپنے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ اس نے ایسے ہی کیا تھا اور ان لوگوں نے اس آزمائش کو بطیب خاطر برداشت کیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہو لستہم البأساء والضراء وزلزلوا۔ کہ ان فقر اور بیماری لگ گئی تھی اور وہ اچھی طرح جھنجھوڑے گئے تھے۔

دو بہترین بد لے اور عظمتیں

بہر حال البأساء۔ سے مراد فقر ہے اور والضراء سے مراد بیماری ہے اور وزلزلوا جھنجھوڑے گئے یعنی فتنوں کے ساتھ اور ایذاء کے ساتھ جو لوگوں نے ان کو دی تھی۔

۹۶۸۸: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان بن منصور سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا دو بہترین بد لے ہیں اور بہترین عظمتیں ہیں ارشاد باری ہے:

اولنک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ۔ اولنک ہم المہتدون

وہی لوگ میں جن پر ان کے رب کی طرف سے عنایات ہیں اور رحمت ہے وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

خیر کی تین خصلتیں

۹۶۸۹: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطحہ نے انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

اذا اصابہم مصیبة قالوا اناللہ وانا الیہ راجعون

جب ان کو کوئی مصیبت آن پہنچتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں۔ اناللہ الخ۔

فرمایا کہ مؤمن جس وقت اللہ کے حکم کے لئے تابع فرمان ہو جاتا ہے اور رجوع کرتا ہے اور اناللہ کہتا ہے مصیبت کے وقت۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے خیر کی تین خصلتیں لکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت۔ اور راہ ہدایت کا پکا ہونا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص مصیبت کے وقت انا اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کی تلافی کر دیتا ہے اور اس کی عاقبت احسن کر دیتا ہے اور اس کے لئے ایسی نیک اور صالح قائم مقام عطا کرتا ہے جو اس کو خوش کر دیتی ہے۔

۹۶۹۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو جویر نے ضحاک سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں کہ۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون۔

صبر کرنے والے لوگ وہ ہوتے ہیں کہ جب ان کو مصیبت پہنچی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں

اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔

ضحاک نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تقویٰ حاصل کرتے ہیں اور فرائض کو ادا کرتے ہیں۔

۹۶۹۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابن مرزوق نے ان کو عامر نے ان کو سفیان

ثوری نے ان کو صفوان عصفری نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں تمام امتوں میں سے کسی امت کو استرجاع (یعنی انا اللہ پڑھنے کی نعمت) عطا نہیں کی گئی تھی کیا آپ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کا قول نہیں سنا (جو انہوں نے یوسف کے فراق والی مصیبت کے وقت کہا تھا):

یا اسفی علی یوسف

افسوس یوسف کے فراق پر۔

بعض ضعیف راویوں نے اس کو مرفوع کیا ہے ابن عباس کی طرف پھر ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

(اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو انا اللہ کی تعلیم ملتی تو وہ یا اسفی نہ کہتے بلکہ اس کی جگہ انا اللہ کہتے۔)

چار عمدہ صفات

۹۶۹۲..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ حزقی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو حمزہ نے ان کو

عبدان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو ثنی بن صراح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ فرماتے

ہیں کہ چار صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائیں گے جس شخص کا تحفظ اور بچاؤ لا الہ الا اللہ ہو (یا جس کا

آخری کلام یہ ہو) اور وہ شخص جس کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے انا لله وانا اليه راجعون۔ اور وہ شخص جب اس کو کوئی شئی عطا ہو تو وہ کہے

الحمد لله۔ اور جب کوئی گناہ کرے تو کہے استغفر الله۔

۹۶۹۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان

کو ہشیم بن بشیر نے ان کو یحییٰ بن عبید اللہ نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ انا اللہ کہے کیونکہ یہ بھی مصائب میں سے ہے حفص بن

غیاث وغیرہ نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن عبید اللہ سے۔

۹۶۹۴..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو اسرائیل

نے ان کو ابو اخطق نے ان کو عبد اللہ بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں حضرت عمر چل رہے تھے کہ یکا یک ان کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے انا للہ

پڑھا۔ لہذا ان کے احباب نے ان سے کہا آپ کو کیا ہوا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا کہ میرے جوتے کا تسمیہ ٹوٹ گیا ہے۔ مجھے یہ بات بری لگی ہے اور ہر وہ چیز جو آپ کو بری لگے وہ مصیبت ہے۔

۹۶۹۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو مفضل بن عمرو نے ان کو عبد الرحمن بن سلام حمی نے ان کو ہشام بن مقدم نے اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے وہ اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی مصیبت پہنچے اور اس کو جب وہ یاد کرے تو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر مقرر کر دیں گے اس کی مثل جس دن اس کو مصیبت پہنچی ہے۔ اس روایت کے ساتھ ہشام متفرد ہے مگر اس سے روایت کرنے والی آگے جماعت ہے۔

۹۶۹۶:..... اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابویوب نے ان کو ابراہیم بن محمد ثقفی نے ان کو ہشام بن ابو ہشام نے اس نے سیدہ عائشہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں کہا گیا ہے کہ مروی ہے محمد بن ابراہیم ثقفی سے اس نے ہشام بن ابو ہشام سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل اور بخاری نے کہا کہ ہشام وہ ابن مقدم ہے اس کی حدیث صحیح نہیں ہے۔

مصیبت پر اجر

۹۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سعد بن سعید نے ان کو خبر دی عمرو بن کثیر بن افرح نے ان کو ابوسفیہ مولیٰ ام سلمہ نے اس نے ام سلمہ زوجہ رسول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور یہ کہے اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور اس کے پیچھے اس سے بہتر عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت پر اس کو اجر عطا فرمائے گا اور اس کے بعد اس سے بہتر ان کو عطا کرے گا۔

ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے وہ تو صحابی رسول بھی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے پختہ یقین عطا کیا میں نے یہی دعا کی کہ:

اللهم اجرني عن مصيبتی واخلف لي خيراً منها

اے اللہ میری اس مصیبت پر مجھے اجر عطا فرما اور اس مصیبت کے بعد اس نقصان سے بہتر نعمت عطا فرما۔

فرماتی ہے کہ اس کے کچھ دنوں بعد میرا بیاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گیا۔

۹۶۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو سن بن سفیان سے ان کو محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبد اللہ بن نمیر سے۔

بیت الحمد

۹۶۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوسنان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا جب کہ ابو طلحہ خولانی اس کی قبر کے دہانے پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ضحاک بن عبد الرحمن نے ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بیٹے کو وفات دیتے ہیں تو اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے اس مصیبت میں کیا کہا تھا؟ وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی تھی اور انا اللہ کہا تھا۔

اللہ فرماتے ہیں اسکے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو اور ابواسامہ نے اسی کے موافق حدیث بیان کی ہے۔

۹۷۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابوعمر نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے ان کو ضحاک بن عبد الرحمن نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب کسی انسان کا بیٹا لے لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں بندے نے کیا کہا ہے مگر وہ فرشتوں سے پوچھتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے فلاں کا بیٹا چھین لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ جی ہاں اے ہمارے رب۔ پھر پوچھتے ہیں کہ میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تیری حمد کی ہے اس نے۔ اور اللہ پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم لوگوں نے اس کے دل کا گوشہ توڑ لیا ہے۔ پھر اس نے میری حمد کی ہے اور اللہ پڑھا ہے۔ اس کی بدلے میں اس کے لئے جنت میں مکان بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

۹۷۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الصبر عند اول الصدمة

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

۹۷۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے بعض اہل خانہ سے کہہ رہے تھے۔ اعرافین فلاںہ کیا تم فلاں عورت کو پہچانتی ہو بے شک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب سے گزرے جب کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا مائی اللہ سے ڈر اور صبر کیجئے۔ وہ بولی کہ آپ اپنا کام کریں میری مصیبت کا آپ کو ذرہ بھی احساس نہیں ہے۔

بعد میں اس عورت کو بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (آپ نے ان کو کیا کہہ دیا؟) بس یہ سنتے ہی وہ ایسی ہو گئی جیسے اس کو موت نے دبوچ لیا ہو۔ بس فوراً وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی دروازے پر کوئی دربان نہیں تھا وہ اندر چلی گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئی اور جا کر بولی یا رسول اللہ مجھے معاف کر دیجئے میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ الصبر عند اول صدمة۔ کہ صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے اور کہا غندر نے شعبہ سے کہ:

الصبر عند الصدمة الاولى

صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل ولا تستعجل لہم۔

(اے محمد) صبر کیجئے جیسے رسولوں میں سے بڑے مضبوط ارادے والوں نے صبر کیا اور آپ ان کے عذاب کے لئے جلدی نہ کیجئے۔

مطلب یہ ہوا کہ لوگوں کی طرف سے حضور کو جو تکلیف پہنچتی تھی اس پر ان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔
اور ارشاد ہے:

وان عاقبتکم فعاقبوا بمثل ما عوقبتکم بہ ولنن صبرکم لہو خیر للصابرین
اگر تم لوگ کسی کو سزا دو تو اس قدر دو جتنی تمہیں دی گئی تھی۔ اور اگر تم صبر کرو تو یہ بات صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہوگی۔
اور ارشاد ہے۔

واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم ولا تک فی ضیق مما یمکرون
آپ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صبر کیجئے آپ کا صبر کرنا اللہ کی توفیق دینے کے بغیر نہیں ہو سکتا اور آپ لوگوں پر غمگین نہ ہوئے
اور ان کی بری بری تدبیروں سے شک دل نہ ہوئے۔

ان آیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا ہے کہ آپ اپنی قوم کی ایذا رسانی پر صبر کریں جیسے آپ کے بھائیوں نے صبر کیا تھا جو انبیاء علیہم السلام میں سے تھے اور حضور سے پہلے گزرے ہیں۔ جو اللہ کے معاملے میں بڑے صاحب ہمت تھے۔ اور دل کو مطمئن کرنے میں بڑے باہمت تھے اس کیفیت پر جو ان کی قوم سے ان کو درپیش آنے والی تھی۔ اور ان آیات میں اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرمایا ہے کہ آپ ان کے لئے اس سزا سے مانگنے یا سزا ملنے کی جلدی نہ کریں جو ان کے کفر اور حق کی مخالفت کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا رسانی کرنے پر اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے مقرر ہے۔

دشمن کو اتنی ہی سزا دو جتنی اس نے تکلیف دی ہے

۹۷۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ہشیم بن جمیل نے ان کو صالح مری نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو ابو ہریرہؓ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کی لاش کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ایسا منظر دیکھا جو آپ نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایسا منظر تھا جو آپ کے دل کو سب سے زیادہ دردینے والا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے جب ان کی لاش کو دیکھا تو ان کے ناک کان اور دیگر اعضاء کٹے ہوئے تھے ظالموں نے لاش کا حلیہ بگاڑ رکھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تیرے اوپر اللہ کی رحمت ہو میں تو تمہیں اس طرح جانتا ہوں کہ تم بہت زیادہ خیر کے کام کرتے تھے اور بہت زیادہ صلہ رحمیاں کرتے تھے اگر تیرے بعد حزن و غم نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی کہ میں تمہیں اسی حال میں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف مونہوں اور پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ خبردار۔ اللہ کی قسم میں اس ظلم پر جو تیرے ساتھ کیا گیا ہے تیرے بدلے میں ستر افراد کے لاشوں کا حلیہ خراب کروں گا سب کے ناک کان کاٹوں گا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی وہیں کھڑے ہی تھے کہ جبرائیل علیہ السلام سورۃ نحل کی آخری آیات لے کر نازل ہوئے۔

وان عاقبتکم فعاقبوا بمثل ما عوقبتکم بہ ولنن صبرکم لہو خیر للصابرین

اگر تم لوگ سزا دو تو اسی قدر سزا دو جتنا دشمنان اسلام نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے

اور البتہ اگر آپ لوگ صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لئے۔

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور ویسا نہیں کیا اور جو آپ نے قسم کھائی تھی اس کو توڑ دیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ جو کچھ ارادہ کیا تھا اس سے آپ رک گئے۔

۹۷۰۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد مجبوی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عیسیٰ بن عبد اللہ کندي نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابو العالیہ نے ان کو علی نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے تھے۔ اور مہاجرین میں سے چھ افراد شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کفار نے مقتولین کی لاشوں کا حلیہ خراب کر رکھا تھا لہذا انصار نے کہا اگر زمانے میں کبھی بھی ہمیں موقع ملا تو ہم ان سے زیادہ بدلہ لیں گے پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو ایک آدمی نے ان میں سے اعلان کیا کہ آج کے بعد قریش کو کوئی نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔

وان عاقبتہم فعاقبوا بمثل ما عوقبتہم بہ ولن صبر تم لہو خیر للصابرین۔

لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جاؤ تم لوگ ان لوگوں سے ہاتھ روک لو۔

حافظ نے کہا ہے کہ عیسیٰ سے مراد ابو نیب عتکی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا صبر

۹۷۰۵: ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن نصیر بن ابو حکمہ نمار نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن زید نے ان کو یوسف بن عبد اللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ کے گھر والوں پر مشکل پیش آتی تو وہ ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے (پھر عبد اللہ بن سلام نے) یہ آیت پڑھی:

وامر اہلک بالصلوۃ واصطر علیہا

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور آپ خود بھی اس پر قائم رہئے۔

۹۷۰۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابو العالیہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فاصبر کما صبرا ولو العزم من الرسل

حضور کو جو یہ حکم ہوا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے بڑے مضبوط ارادے والے رسولوں نے صبر کیا تھا۔

ابو العالیہ نے فرمایا کہ وہ تین رسول تھے جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں جو تھے ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام اور محمد ان میں چوتھے تھے۔ تو حضور کو حکم ملا کہ آپ ایسے صبر کریں جیسے ان سب نے صبر کیا تھا۔

سوال کرنے سے بچا جائے

۹۷۰۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن احمد بن قرقوب تمہارے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو الیمان نے ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی عطاء بن یزید لیشی نے ان کو ابو سعید خدری نے خبر دی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تھا۔ حضور نے ان کو عطا فرمایا یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ تھا وہ سب ختم ہو گیا جب آپ ہر چیز اپنے ہاتھ سے خرچ کر بیٹھے تو فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال تھا میں خرچ کر چکا ہوں میں نے تم لوگوں سے کوئی چیز بچا کر جمع نہیں کر رکھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا۔

اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دیں گے تم لوگ صبر سے زیادہ وسیع کوئی خیر نہیں عطا کئے گئے ہو۔

۹۷۰۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے زہری سے اس نے عطاء بن یزید لیشی سے اس نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگنے کے لئے آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دے دیا جو بھی مانگتا آپ اس کو دے دیتے یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ پھر جب سب کچھ ختم ہو گیا جو ان کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ تھا ہم نے اس کو تمہارے اوپر خرچ کر دیا ہے تم لوگوں سے کچھ بچا کر جمع نہیں کر رکھا بے شک جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا اور جو شخص مستغنی بنے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا۔ اور جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا۔ صبر سے زیادہ وسیع کوئی بہتر عطیہ تمہیں عطا نہیں کیا گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ صحیح میں ابو الیمان سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبد اللہ بن حمید سے اس نے عبد الرزاق سے۔

ایمانی صبر و سماحت اور سخاوت کا نام ہے

۹۷۰۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو عبد اللہ بن جرج نے ان کو عمران بن خالد خزاعی نے ان کو عمران فقیر نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ایمان صبر و سماحت و سخاوت کا نام ہے۔ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے صبر کرنا یعنی رک جانا۔ اور اللہ کے فرائض کو ادا کرنا۔ یہ قول حسن کا ہے۔

۹۷۱۰: ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن محمد بن ابراہیم صید لانی نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسین بن علی نے زائدہ سے اس نے ہشام سے اس نے حسن سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ الصبر والسماحت۔ صبر و فیاضت۔

۹۷۱۱: اور ہمیں خبر دی ابو علی اور ذہبی نے ان کو ابو بکر بن محمود عسکری نے ان کو ابواسامہ عبد اللہ بن محمد حلبی نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ نے ان کو یوسف بن منکدر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر سے کہ نبی کریم ﷺ سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا ایمان صبر اور فیاض کا نام ہے۔

۹۷۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشر نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یحییٰ بن ابوسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید ابو حاتم نے ان کو عبید اللہ بن عبید بن عمیر لیشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا آپ کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صبر و سماحت۔ اس نے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کون سا اسلام ہے؟

فرمایا (اس کا اسلام) جس کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں رہیں۔ اس نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہجرت کون سی افضل ہے؟

فرمایا کہ جو شخص برائی کو چھوڑ دے اس نے پوچھا کہ جہاد کون سا افضل ہے؟

فرمایا قتل ہو کر جس کا خون بہہ جائے اور اس کے گھوڑے کی ٹانگیں کٹ جائیں اس نے پوچھا یا رسول اللہ صدقہ کون سا افضل ہے؟

فرمایا کہ ناداری کے باوجود کوشش کر کے صدقہ کرنا اس نے پوچھا یا رسول اللہ نماز کون سی افضل ہے؟

(فرمایا جس میں لمبی قرأت ہو یا لمبی دعا ہو۔)

۹۷۱۳: اور اسی طرح روایت کیا ابو بدر حلبی نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بطریق مرسل۔

۹۷۱۴: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو قاضی ابو بکر احمد بن محمد بن خرزاد نے ان کو موسیٰ بن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو حارث بن یزید حضرمی نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابوامیہ نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا صبر و سخاوت۔ اس نے پوچھا کہ میں اس سے افضل پوچھتا ہوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی قضا میں سے کسی چیز میں تہمت نہ لگاؤ۔

صبر نصف ایمان ہے

۹۷۱۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو متتام نے اور ابن ابوقماش نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو علاء بن خالد قرشی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان نصف نصف ہے آدھا صبر میں ہے اور آدھا شکر میں ہے۔

۹۷۱۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن حسن بن حسین بن منصور نے ان کو جعفر بن محمد بن سلیمان حلال نے ان کو یعقوب بن حمید نے ان کو محمد بن خالد مخزومی نے ان کو سفیان ثوری نے زید سے اس نے ابو وائل سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

اس روایت کے ساتھ یعقوب متفرد ہے مخزومی سے روایت کرنے میں اور محفوظ روایت ابن مسعود سے ہے۔

۹۷۱۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن نصر آبادی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے اس نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا کہ صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔

پانچ صفات

۹۷۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم دیری نے ہمیں خبر دی دیری نے کہ اس کو خبر دی عبد الرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا۔ پانچ صفات ہیں تم لوگ ان کی حفاظت کرنا اگرچہ تم اونٹ پر سوار ہو البتہ تم ان کو پالنے سے قبل کوئی آدمی تم میں سے نہ گذرے کوئی بندہ نہ ڈرے مگر اپنے گناہ سے۔ اور نہ امید رکھے مگر اپنے رب سے۔ اور جو نہیں جانتا وہ پوچھنے سے نہ شرمائے۔ اور جو جانتا ہے وہ اگر کسی بات کو نہ جانتا ہو تو اللہ اعلم اللہ بہتر جانتا ہے کہنے سے عار نہ کرے۔ اور صبر کا مرتبہ ایمان کے اندر ایسے ہے جیسے وجود میں سر کا مقام ہے۔ کہ جب سر کو کاٹ دیا جائے تو باقی جسم سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے جس کا صبر نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کی روایت میں ہے کہ باقی جسم خراب ہو جاتا ہے۔

صبر سے متعلق روایات

۹۷۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن خطاب غبری نے مغیرہ سے اس نے ابو محمد سے اس نے حسن سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے نفس کو دنیا کے فکروں میں داخل کر اور اس سے صبر کے ساتھ نکل جا۔ اور جو کچھ آپ اپنے بارے میں جانتے ہیں اس کو لوگوں سے چھپا لو گے۔

۹۷۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو صلح بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ صبر کی عادت بناؤ بے شک عین ممکن ہے کہ تمہارے اوپر کوئی آزمائش آجائے۔ حالانکہ کتنا ہی مشکل آجائے اس مشکل سے زیادہ سخت نہیں ہوگی جو ہمیں اس وقت پہنچی جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۹۷۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن الحق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت پڑھی تھی مالک بن انس کے سامنے قطن بن وہب سے اس نے عویم بن اجدع سے اس نے تخلص مولیٰ آل زبیر سے۔ اس نے اس کو خبر دی کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فتنے دور میں ان کے پاس ان کی نوکرانی آئی اس نے ان کو سلام کیا۔ وہ بولی میں تو خروج کا۔ یا نکلنے کا ارادہ کر چکی ہوں اے ابو عبد الرحمن، ہمارے اوپر بڑا کھٹن وقت آ گیا ہے حضرت عبد اللہ نے ان سے کہا (ارے بھئیڑی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ کہ نہیں صبر کرتا کوئی ایک بھی دنیا کی حکومت پر اور اس کی سختی پر مگر میں اس کا گواہ ہوں گا یا فرمایا تھا کہ میں اس کا سفارشی ہوں گا قیامت کے دن۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن احمد زاہد نے ان کو عبید اللہ بن حسن غزال حافظ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے دوسرے مقام پر ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن سلام اور عبید غزال نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی اسماعیل بن عمرو بجلی نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں ہی اپنی ہر خواہش کی تکمیل کر لے یہ چیز قیامت میں اس کے اور اس کی خواہش کے درمیان آڑ اور پردہ ہوگی۔ اور جو شخص مالداروں کی زینت کی طرف اپنی نگاہیں دراز کرے وہ آسمانوں کی حکومت کے سامنے بے عزت ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص سخت روزگار پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنت فردوس میں ٹھکانہ دیں گے جہاں وہ خود چاہے گا۔ اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن عمرو بجلی متفرد ہے۔

۹۷۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو زرعد مشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح وحاطی نے ان کو سعید بن عبد العزیز نے ان کو عبد الرحمن بن سلم جمحی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ جو مسلمان ہو اگر اس کا رزق بمشکل گذرا کر نے کا ہے اور وہ اسی پر صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بال نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو ابو الحویرث نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قابل مبارک باد ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ رزق بقدر (قوت لایموت) بقدر گزار دیتا ہے اور وہ اس پر بھی صبر کرتا ہے۔

۹۷۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمر محمد بن عبد الواحد زاہد صاحب ثعلب نے ان کو موسیٰ بن بہل نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو ابو علاء بن خثیر نے ان کو احمد بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس پر اس کو آزما تا ہے جو شخص اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہو جاتا ہے جو اس کے لئے اس نے کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت اور وسعت عطا کرتا ہے۔ اور جو شخص راضی نہیں ہوتا اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔

امام احمد نے فرمایا کہ ابو عبد اللہ احمد حاکم کی کتاب میں دال کے ساتھ لکھا ہوا تھا مگر وہ اس کو غلط سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ یہ احمر ہے راء کے ساتھ۔ اور میں اس کو احمد بن معاویہ بن سلیم سمجھتا ہوں راء کے ساتھ ابن مندہ نے اس کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۹۷۲۶:..... اس کو روایت کیا ہے حماد بن زید نے یونس سے وہ کہتے ہیں کہ مروی ہے بنو سلیم کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس نے روایت ذکر کی ہے۔

احتمال ہے کہ یہ بنو سلیم کے کسی دوسرے آدمی سے مروی ہو لہذا ہمارے شیخ احمد کی کتاب میں واقع ہوا ہے۔

۹۷۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو انیم بن مروق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ازرق بن قیس سے۔ اس نے معس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو موجودہ پایا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ پھر وہ شخص آگیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے چاہا تھا کہ میں اس پہاڑ پر جا کر اس کے مارتیں داخل ہو جاؤں اور عبادت میں اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تمہارے کسی ایک آدمی کا ایک ساعت صبر کرنا اس کیفیت پر جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اسلام کے بعض مقامات پر بہتر ہے چالیس سال تک اس کے لئے عبادت کرنے سے۔

۹۷۲۸: اور اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے ازرق بن قیس سے اس نے معس سے اس نے ابو حاضر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ ساٹھ سال تک۔

مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا خلوت کی ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے

۹۷۲۹: ہمیں خبر دی ملی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن قماش نے ان کو معسی بن سلامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جبل جبانہ میں تھے اور ہمارے ساتھ ابو حاضر اسدی تھے لوگوں میں سے کسی نے کہا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمارے لئے اس پہاڑ میں مکان ہو اسی میں کھانے پینے کا انتظام بھی ہو اس قدر جو ہمیں زندگی بھر مرنے تک کافی ہو۔

ہمیں ایک آدمی نے خبر دی پس کہا ابو حاضر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض احباب کو نہیں دیکھا تو اس کے بارے میں پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ وہ کسی میدان میں یا جنگل میں علیحدہ ہو گیا ہے وہاں عبادت کرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو بلا لیا اور پوچھا کہ تم نے جو کچھ کیا اس بات پر تمہیں کس چیز نے ابھارا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میری بدیاں کمزور ہو گئی ہیں۔ اور میرا جل قریب آچکا ہے میں نے یہ پسند کیا ہے کہ میں علیحدہ ہو کر رہوں رب کی عبادت کروں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز کے ساتھ پکارا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب وہ لوگوں کو پتہ بتانے کا ارادہ کرتے تھے تو ہمارے اندر اس بات کو پکار کر کہتے تھے۔

خبردار بے شک مسلمانوں کے وطنوں میں سے ایک وطن یعنی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ رہنے کی جگہ میں ساتھ رہنا اکیلے رہ کر ساٹھ سالہ عبادت سے افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اس کو پکار پکار کر فرمایا۔

۹۷۳۰: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو عمارہ بن عبد الجبار نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو یحییٰ بن مثناب نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا بے شک وہ مسلمان جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی دی ہوئی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نہ تو لوگوں کے ساتھ کھل کر رہتا ہے نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا

۹۷۳۱: ہمیں خبر دی ابوالحسن ملی بن محمد مقبری نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن اسحاق بن عبد اللہ فقیہ نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابو الرزق زہرانی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عقبہ نے ان کو ابو حکیم نے ان کو حدیث بیان کی عمرو بن ثابت ثنی نے ان کو خبر دی ابو امیہ

شعبانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو ثعلبہ خثنی کے پاس گیا میں نے کہا اے ابو ثعلبہ آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں:

عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

اپنے آپ کو لازم پکڑو تمہیں وہ شخص کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو گمراہ ہو گیا جس وقت آپ خود ہدایت پا جاؤ۔

انہوں نے جواب دیا خبردار اللہ کی قسم آپ نے اس آیت کے بارے میں یا جس شخص سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا بلکہ آپ لوگ معروف کا حکم کرو اور منکر سے روکو یہاں تک کہ آپ جب دیکھیں کہ تیزی نفس کی اطاعت ہو رہی ہو۔ اور ہوائے نفسانی کی اتباع ہو رہی ہو۔ اور دنیا کو ترجیح دی جا رہی ہے اور صاحب رائے اپنی رائے کو پسند کر رہا ہے اور اس پر خوش ہے تو اس وقت اپنے آپ کو لازم پکڑنا اور عوام کا معاملہ چھوڑ دینا۔ پس بے شک تمہارے پیچھے ایام صبر ہوں گے جن میں صبر کرنا مٹھی میں انگارے رکھنے کی طرح مشکل ہوگا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے کا اجر پچاس آدمیوں کے برابر ہوگا جو اس کے عمل جیسے عمل کریں۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی اس کے ماسواء نے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا انہیں لوگوں میں سے پچاس افراد کے اجر کے برابر اجر ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں تم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کے اجر کے برابر ہوگا۔

صبر کی تلقین

۹۷۳۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہ ہم نے جو کچھ تجربہ کیا ہے کسی بھی چیز کا اس میں ہم نے اس سے زیادہ سخت کسی چیز کو نہیں پایا کہ برا آدمی نیک آدمی کے معاملات کا ذمہ دار بنادیا جائے۔ اور پھر ہم نے اس مصیبت کا علاج کوئی نہیں دیکھا سوائے اس پر صبر کرنے کے۔ اور ہم نے نیکوں کی نیکی کی تباہی نہیں دیکھی مگر طمع و لالچ میں۔

۹۷۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسین یعنی ابن شقیق نے ان کو عبد الملک بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو زبیر بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک کے پاس گئے ہم نے ان کی خدمت میں ان دنیاوی امور کی شکایت کی جس سے ہم دوچار تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ صبر کرو اور اپنے رب کے معاملے میں مخلص رہو۔ بے شک حال یہ ہے کہ تمہارے اوپر جو بھی وقت آئے گا جو اس کے بعد ہوگا وہ اس سے بدتر ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو گے میں نے یہ سب تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن سفیان سے اس نے سفیان سے۔

۹۷۳۴: ہم نے کتاب السنن وغیرہ میں روایت کی ہے ابن عباس سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی معاملے میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ صبر کرے۔

۹۷۳۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمر اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حارث بن محمد تیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو اسید بن حیصر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لئے فرمایا تھا کہ بے شک تم لوگ میرے بعد دیکھو گے کہ (انصاف نہیں ہو رہا ہے بلکہ) بعض لوگوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ صبر کرتے رہنا یہاں تک کہ مجھے تم لوگ حوض کوثر پر پالینا۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ

کی روایت سے۔

شیخ حلیمی رحمہ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر۔

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کئے کی وجہ سے ہوتی ہے (یعنی تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے۔

شیخ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ لوگوں کو جب کسی ایسی نعمت کا زوال پہنچتا ہے جو ان کو حاصل تھی تو یقینی بات ہے کہ اس کا سبب کوئی حادثہ ہوتا جو خود انہیں کی طرف سے پیدا کیا ہوا ہوتا ہے۔ اور انہی کا واقعہ کردہ ہوتا ہے۔ (اور وہ سبب کیا ہوتا ہے؟ وہ دو طرح کا ہوتا ہے) یا تو ترک شکر ہوتا ہے یا ارتکاب معصیت ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ یہ کلام اغلب اور اکثر ترک و ارتکاب کی وجہ سے ہو (یعنی زیادہ ترک شکر یا زیادہ گناہوں کا ارتکاب جب یہ کیفیت ہو تو مصیبت سے واویلا نہ کرو جب واقعہ ہو جائے۔ بلکہ اس کی ملامت اپنے نفس کو کرو۔ یا مصائب کی طرف پہنچانے والے اسباب سے بچو۔ جو امور عادتاً ممکن ہیں کہ قائم رہ سکیں مثلاً صحت ہے دولت ہے۔ اچھی شہرت ہے۔ حکمت دانائی ہے اور ان کی مثل۔ اور فرمایا کہ:

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراہا

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے زمین میں ہو یا تمہارے اپنے نفوس میں وہ پہلے سے ضبط تحریر میں ہے۔

کہتے ہیں کہ احتمال ہے واللہ اعلم بالصواب کہ جو کچھ مصیبت تمہیں پہنچتی ہے عام ہو یا خاص ہو اللہ نے اس کو واقعہ کرنے اور اتارنے سے قبل اللہ نے اس کو لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے۔ اور اس کے بارے میں اس نے تمہیں باخبر کر دیا ہے اور تمہیں متنبہ کر دیا ہے کہ:

لکیلا تا سوا علی ما فاتکم

تا کہ تمہارا کچھ نقصان ہو جائے اس پر تم افسوس نہ کرو۔

اور تم باخبر رہو کہ عطیہ مقدر تھا اس وقت کے ساتھ جو تم سے گزر چکا ہے۔ اور جو شخص کوئی چیز وقت مقررہ تک دیا جائے جب اس وقت خاص کے بعد اس سے واپس لے لیا جائے تو اس کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس پر افسردہ ہو۔

ولا تفرحوا بما آتاکم

اور جو کچھ اللہ تعالیٰ تمہیں دے اس پر اتر آؤ نہیں۔

یعنی نہ تو ترجیحی سلوک کرو۔ نہ اتر آؤ تکبر کرو اس کے مقابلے میں جس کو وہ نعمتیں میسر نہ ہوں تمہاری طرح اس لئے کہ تمہارے پاس بھی دائمی نہیں بلکہ عاریۃ دی گئی ہیں تم ان کے حقیقی اور مستقل مالک نہیں ہو۔ اس لئے ان کی حقیقی ملکیت اللہ کی ہے۔ عارضی اور ادھاری لینے والے کو مناسب نہیں ہے کہ وہ عارضی اور ادھاری چیز پر اتر آئے۔ اس لئے کہ کچھ نہیں معلوم اور کوئی ضمانت نہیں ہے کسی وقت بھی مالک اس کو اس سے واپس لے سکتا ہے چنانچہ دنیا کی تمام تر نعمتوں کا یہی حال ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس سلسلہ میں درج ذیل روایت وارد ہوئی ہے۔

میت پر آنسوؤں کا چھلک جانا

۹۷۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے بطور املاء کے اس کو ابو مسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے اور سلیمان بن حرب نے۔

۹۷۳۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو حفص بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی شعبہ نے عاصم احول سے ان کو ابو عثمان نے ان کو اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ دی بھیجا وہ ان کو خبر دے رہی تھیں کہ اس کا بیٹا فوت ہو چکا ہے آپ میرے پاس آ جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام لانے والے سے کہا۔ کہ یوں کہو کہ اللہ کا تھا جو اس نے لے لیا اور وہ بھی جو کچھ اس نے دیا۔ اور اس کے ہاں ہر چیز کا انداز مقرر ہے (اے بیٹی) تمہیں چاہئے کہ تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔ کہتے ہیں کہ حالانکہ اس نے تو یہ پیغام بھیجا تھا کہ آپ میرے پاس آ جائیں۔

وہ آ دی کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے میں بھی ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ان کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ بھی تھے میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ اورانی بن کعب بھی تھے کہتے ہیں کہ حضور تشریف لائے اور آ کر اس بچے کو آپ نے اپنی گود میں لے لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سعد نے عرض کی۔ یہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شفقت و رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دل میں بنائی ہے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے مہربانی کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے حجاج بن منہال سے اور حفص بن عمر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی وجوہ سے عاصم سے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا بے مثال واقعہ

۹۷۳۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو متعام محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا تھا بی بی ام سلیم سے اس کا انتقال ہو گیا تھا بی بی ام سلیم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی موت کے بارے میں نہ بتانا۔ میں خود ہی ان کو بتاؤں گی۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ آئے تو اہلیہ نے رات کا کھانا اور پانی پیش کیا اس کے بعد خود بہتر طریقے پر تیار ہوئی جب وہ کھاپی کر فارغ ہو گئے اور اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ تو اس کے بعد بی بی ام سلیم اپنے شوہر سے کہنے لگی۔

اے ابو طلحہ ایک بات تو بتائیے اگر ایک گھر والے دوسرے گھر والوں کو کوئی چیز ادھاری دیں۔ پھر وہ اپنی چیز واپس ان سے مانگ لیں آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ واپس دینے سے انکار کر دیں؟ ابو طلحہ نے فرمایا کہ نہیں۔ تو کہنے لگیں کہ پھر آپ اپنے بیٹے کو ثواب کی امید رکھ لیجئے۔ ابو طلحہ نے کہا اللہ کی بندی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا میں نے کھانا بھی کھالیا، میں نے صحبت بھی کر لی۔ آپ میرے بیٹے کی فوت کی خبر پہلے مجھے دیتیں۔ وہ انھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے۔ جا کر ان کو اپنے سارے معاملے کی خبر دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری گزشتہ رات کو مبارک بنائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ان کی اہلیہ کو حمل خضر گیا۔ پھر ایک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے اور ابو طلحہ اور ام سلیم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب مدینے کے قریب پہنچے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مدینہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس خاتون کو رات کو بچہ جنم کا درد شروع ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ اور ابو طلحہ نے اپنی بیوی کی دیکھ بھال کی۔ تو ابو طلحہ نے دعا کی اے اللہ اے میرے رب بے شک آپ جانتے ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ میں آپ کے نبی کے ساتھ چلوں جب وہ نکلیں اور میں اس کے ساتھ ہی داخل ہوں جب وہ داخل ہوں۔ مگر میں اس وقت مجبوس کر دیا گیا ہوں جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ مجھے جو تکلیف شروع ہوئی تھی اب وہ مجھے نہیں ہو رہی لہذا وہ چل پڑے اور رات رسول اللہ کے پاس پہنچے۔ پھر اسے درد شروع ہوا اور اس نے بچہ جنم دیا۔ لہذا ام سلیم نے ان سے کہا۔ اس بچہ کو پہلے کچھ نہ کھلائیے۔

بلکہ صبح صبح اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائیے بچہ رات کو روتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ شاید یہ ام سلیم نے بچہ جنم دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے میں بچے کو آپ کے آگے لے آیا اور آپ کی گود میں رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی عجوہ کھجور منگوائی اور اسے اپنے منہ میں چبایا یہاں تک کہ وہ گھل گئی پھر اسے اس کے منہ میں ڈالا لہذا بچہ اس کو چوسنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھجور کے ساتھ انصار کی محبت کو ملاحظہ کرو اس کے بعد آپ نے اس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۹۷۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی محمد بن خثویہ نے ان کو عمر بن حفص سدوسی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ کا بی بی ام سلیم سے ایک بیٹا تھا اس کا انتقال ہو گیا بی بی نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ کو بچے کی موت کا نہ بتانا۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی اس کو مسلم نے نقل کیا محمد بن حاتم سے اس نے بہز بن اسد سے اس نے سلیمان سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اسحاق بن عبد اللہ سے اس نے انس بن مالک سے۔

۹۷۴۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عبد اللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ کا بیٹا بیمار تھا وہ شام کو مسجد چلے گئے پیچھے سے لڑکے کا انتقال ہو گیا۔

راوی نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کے مفہوم میں حدیث بیان کی ہے۔ اور عاریۃ یعنی ادھاری چیز کے (حوالے سے) کہا ہے کہ جب رات کا آخر ہو گیا تو ان کی اہلیہ نے کہا اے ابو طلحہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آل فلاں نے کوئی چیز ادھاری مانگ کر لی تھی وہ اس کے ساتھ فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے وہ چیز واپس مانگی گئی تو یہ بات ان کو بری لگ گئی۔ ابو طلحہ نے کہا کہ ان لوگوں نے انصاف نہیں کیا ام سلیم بولی کہ بے شک میرا بیٹا تھا جو کہ اللہ کی طرف سے ہمیں ادھار یعنی عارضی ملا تھا اللہ نے اس کو واپس لے لیا ہے۔ ابو طلحہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ راوی نے آگے حدیث ذکر کی ہے۔

۹۷۴۱: اس قصہ کو عبا یہ بن رفاعہ نے اور اس نے اس کے آخر میں کہا ہے (کہ پھر ابو طلحہ کا جو بیٹا پیدا ہوا تھا) میں نے اس کے ساتھ بیٹے دیکھے تھے سب کے سب قرآن کے قاری تھے۔

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جہنم کی آگ اس کو نہیں چھوئے گی

۹۷۴۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو اسماعیل بن قتیہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک کے سامنے (یہ روایت) پڑھی تھی انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جس انسان کے تین بیٹے مر جاتے ہیں اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے لئے۔ (یعنی اللہ نے جو قسم کھائی تھی کہ ہر شخص کو جہنم کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن ابی اویس سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۹۷۴۳: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عبد الرحمن بن اصفہانی نے ان کو ابو صالح ذکوان نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد تو آپ کی حدیث آپ کی بات سن کر استفادہ کر لیتے ہیں، آپ ہمارے لئے بھی اپنی طرف سے کوئی ایک دن مقرر کر دیں جس دن ہم لوگ (خواتین) آپ کے پاس حاضر ہوا کریں۔ جس میں آپ ہمیں تعلیم دیا کریں وہ تعلیم جو اللہ نے آپ کو دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ فلاں دن فلاں جگہ جمع ہو جایا کریں (وہ وقت مقرر پر جمع ہو گئیں تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو اس علم میں سے تعلیم دی جو اللہ نے آپ کو علم دیا تھا۔ ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی عورت بھی جس کے تین بچے اس کے آگے چلے جائیں (یعنی فوت ہو جائیں) وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو۔ دو۔ دو بھی یعنی اسی جواب کو آپ نے بار بار دہرایا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے ابو کامل سے اس نے ابو عوانہ سے یہاں اس شرط پر ہے کہ جو شخص اس میں سے اس مصیبت سے دو چار ہو جائے پھر وہ لوگ اس پر صبر کریں اور ثواب کی نیت کریں۔

۹۷۴۴: ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے ان کو اسمیل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے دو یا تین بیٹے ہلاک ہو جائیں جو ابھی تک بلوغت کو نہ پہنچے ہوں اور وہ ان کے گذر جانے پر ثواب کی نیت کرے وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بنیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے در اور دی کی حدیث سے اس نے اسمیل سے۔

۹۷۴۵: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبد اللہ بن عمر قواریری نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے ان کو محمد بن لبید نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر دو بیٹے فوت ہو جائیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ہوتا بھی۔ محمود نے کہا جابر بن عبد اللہ سے اللہ کی قسم البتہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تم لوگ ایک کا بھی کہتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے بارے میں بھی یہی بات فرماتے۔ جابر نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔

۹۷۴۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابو کریب نے ان کو حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طلق بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ ذکر کرتے تھے حضرت ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی کہنے لگی آپ ہمارے لئے دعا کریں میں نے تین بیٹے دفن کئے ہیں (جن کا انتقال ہو چکا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تحقیق آپ نے سخت حصار اور دیوار بنالی ہے جہنم کے آگے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے حفص بن عیاض سے۔

۹۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو حسن بن حسن حربی نے ان کو عثمان بن یثیم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی بھی مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جائیں جو نابالغ ہوں اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے والدین کو محض اپنے فضل اور اپنی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کریں گے۔

فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ نہیں اس وقت تک ہم نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے ماں باپ نہ آ جائیں۔ فرمایا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تم بھی اور تمہارے والدین بھی اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۹۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے اور ابو الحسین بن فضل قطان نے دونوں نے کہا ان کو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے ان کو عبد اللہ بن بکر کھمی نے ان کو ہشام نے یعنی ابن حسان نے ان کو حسن نے صعصعہ بن مطر وہ یہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوذر سے ملا وہ اپنے سواری کے جانور کو آگے پکڑ کر چلا رہے تھے اور ان کے گلے میں مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے کہا ابوذر کیا ہوا آپ کو؟ انہوں نے کہا میرا کام میرے لئے ہے۔ میں نے کہا اے ابوذر آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے تین بار کہا کہ میرے لئے میرا عمل ہے کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بتائیں گے؟ جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل اور رحمت کے ساتھ جنت میں داخل کر دے گا۔

۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو محمد بن عبید اللہ المنادی نے اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی اسحاق ازرق نے ان کو العوام نے ان کو ابو محمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ان کو ابو عبیدہ نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے تین بچے آگے پہنچ جائیں جو بلوغت تک نہ پہنچے ہوں وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط حصار اور قلعہ ثابت ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء ہیں انہوں نے کہا کہ دو آگے چلے جائیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اگر دو بھی آگے چلے جائیں ابوذر نے کہا کہ میں نے کہا اگر ایک ہو؟ انہوں نے فرمایا اگر چہ ایک بھی ہو۔ (لیکن یہ بات پہلے صدے کے وقت ہوگی۔)

جو بچے بلوغت سے پہلے فوت ہو جائیں وہ جنت میں اپنے والدین کا استقبال کریں گے

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن منذر بن جناح نے ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون واسطی نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابو محمد مولیٰ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کوئی بھی دو مسلمان والدین جن کے تین بچے وفات پا جائیں جو کہ ابھی نابالغ ہی ہوں وہ بچے ان کے لئے جہنم حفاظت کا محفوظ قلعہ ثابت ہوں گے۔

(۹۷۴)..... أخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق إسحاق الأزرق عن عوف بن أبي جميلة الأعرابي. به

(۹۷۵)..... أخرجه النسائي في الجنائز باب (۲۵) من طريق يونس عن الحسن. به

(۹۷۶)..... عزاه في الكنز (۸۶۸۰) إلى أبي يعلى وابن عساكر

حضرت ابو ذر نے فرمایا ہمارے دو بچے گزر گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو بچے بھی اسی طرح ہیں۔ ابی بن کعب ابو المندرسید القراء نے کہا یا رسول اللہ میرا ایک بیٹا گزر گیا ہے۔ یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک بیٹا بھی اور یہ بات صدمہ اولیٰ کے وقت ہوتی ہے۔ الفاظ حدیث مقرر کی ہیں۔

۹۷۵۱: ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن علی دقاق نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبد ربہ بن باریق حنفی نے ان کو سماک بن ولید حنفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اے عائشہ جس شخص کے دو بچے آگے جا کر ذخیرہ بن چکے ہوں میری امت کے اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بدلے میں جنت میں داخل کرے گا۔ سیدہ نے عرض کی اے اللہ کے نبی جس کا صرف ایک بیٹا آگے جا چکا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی جن کا ایک بیٹا فوت ہو چکا ہو اے توفیق یافتہ۔ عرض کیا اے اللہ کے نبی جس کا ایک بیٹا بھی آگے نہ گیا ہو۔ فرمایا کہ جس کا آگے کوئی ذریعہ نہ ہو میں اس کے لئے آگے کا ذریعہ ہوں۔ میری مثل ذریعہ نہ پائیں گے۔

یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کے متابع بیان کی ہے۔ اور نصر بن علی وغیرہ نے روایت کی عبد ربہ بن باریق سے۔

۹۷۵۲: اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبید اللہ بن معاذ مہبری نے اور عبد الوحد بن غیاث نے دونوں نے کہا ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا۔ ان کو ابو السلیل نے ان کو ابو حسان نے وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ سے کہا کہ میرے دو بیٹے فوت ہو گئے ہیں کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کریں گے جس کے ساتھ ہمارے دل خوش ہو جائیں ہمارے مرنے والوں کے بعد کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جی ہاں ان کے چھوٹے بچے اہل جنت کے تالابوں کے مینڈک میں (ان کے ذخیرے ہیں۔) ان بچوں میں سے ایک اپنے والد سے ملے گا۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اپنے والد سے ملے گا۔ اور اس کا کپڑا پکڑ لے گا یا یوں فرمایا تھا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا جیسے میں نے آپ کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا ہے بس پھر وہ نہیں رکے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس بچے کو بھی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے سوید سے اور محمد بن عبد الاعلیٰ سے اس نے معتمر سے۔

۹۷۵۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو حجاج بن یحییٰ ابن محمد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن قرہ سے ان کو ابو ایاس نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ساتھ ہوتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا اللہ آپ سے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اس کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ بچہ کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ وہ فوت ہو گیا ہے یا رسول اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ جب بھی جنت کے کسی دروازے پر جائیں اور دروازہ کھلوانے کی کوشش کریں تو وہ بیٹا بھاگ کر دروازے کھولے۔ اس شخص نے پوچھا کہ کیا یہ صرف میرے لئے ہے یا ہم سب کے لئے ایسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تم سب کے لئے ہوگا۔

۹۷۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ المنادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو خالد بن میسرہ نے ان کو ابو حاتم بصری نے اور وہ مکے میں آیا کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے تو سجاہ کرام آپ کے گرد حلقہ بنا لیتے تھے ان میں ایک آدمی تھا جس کے ساتھ اس کا بچہ بیٹھا تھا جو اس

کے پیچھے آ جاتا تھا۔ وہ بچہ فوت ہو گیا اور وہ آدمی حلقہ رسول سے غیر حاضر رہنے لگا۔ اور اپنے بیٹے کی یاد میں غمگین رہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر حاضر پایا تو پوچھا کیا بات ہے وہ آج کل نظر کیوں نہیں آتا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے اسی کو یاد کرتا رہتا ہے اسی کے غم کی وجہ سے نہیں آتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود جا کر اس سے ملے اور اس کی تعزیت کی۔ اور فرمایا اے فلا نے دو باتوں میں سے کوئی بات آپ کو زیادہ پسند ہے یہ کہ تو عمر بھر اس کے ساتھ فائدہ اٹھائے۔ یا یہ بات کہ کل آپ جب جنت کے دروازے پر آئیں تو جس دروازے پر جائیں آپ دیکھیں کہ وہ آپ سے پہلے وہاں موجود ہو اور آپ کے لئے وہ دروازہ کھولے۔ اس نے کہا کہ بلکہ یہی پسند ہے کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی بات ہے تیرے لئے چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی کیا یہ بات صرف اسی شخص کے لئے ہے یا سب کے لئے مسلمانوں میں سے جس کے بھی بچہ فوت ہو جائیں۔ فرمایا کہ یہ اس کے لئے تو ہے ہی۔ اور مسلمانوں میں سے ہر وہ شخص جس کے بچے ہلاک ہو جائیں۔ اس کے لئے بھی ہے۔

پانچ وزنی چیزیں

۹۷۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی بن اسماعیل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبد اللہ بن عطاء نے اور ابن جابر نے دونوں نے کہا ان کو ابو سلام نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو علی حسن بن یحییٰ کرمانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبد اللہ بن عطاء نے ان کو ابو سلام اسود نے ان کو ابوسلمی نے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چہرہ ہے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے رک رک (مراد ہے توجہ سے سن) پانچ چیزیں ہیں کس قدر ہی وہ ترازو میں بھاری ہیں۔

(۱) لا الہ الا اللہ۔ (۲) سبحان اللہ (۳) الحمد للہ۔ (۴) اللہ اکبر۔

اور نیک صالح بیٹا کسی مسلمان مرد کا جو وفات پا جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے۔
اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے۔ کہ کس نے ان کو ترازو میں اس قدر بھاری بنا دیا ہے۔
مراد ہے کہ خوب وزنی ہیں ترازوئے اعمال میں۔

۹۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے حارث بن سوید سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے تین رقبہ کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ رقبہ وہ ہے جس کے بچے نہ ہوتے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں رقبہ وہ ہے جس کے بچے آگے نہ گئے ہوں بالکل۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ابو معاویہ سے۔

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوطاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ قصار کوئی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ان کو انصار کی ایک عورت کے بیٹے کی وفات کی خبر پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ بھی کھڑے ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر جب دیکھا تو وہ (بری طرح رو رہی تھی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ یہ کیسا اوویلا اور بے صبری ہے وہ بولی یا رسول اللہ میں کیسے بے صبری نہ کروں حالانکہ میں رقب ہوں میرے بچے مر جاتے ہیں زندہ نہیں رہتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ رقب تو وہ ہیں جن کے بچے زندہ رہتے ہیں۔ کیا آپ یہ پسند نہیں کرتیں کہ آپ اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھو کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو اور بار بار ہوا ہو آپ کو کہ ہمارے پاس آ جاؤ؟ عورت نے کہا جی ہاں! یہ تو پسند ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک وہ اسی طرح ہے۔

نامکمل بچے پر آخرت میں اجر

۹۷۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جب کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا تھا یا رسول اللہ میرے بیٹے میں سے (یا اولاد میں سے) میرے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ان میں سے کیا کچھ آپ نے آگے بھیجا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرے بعد میرے پیچھے کیا رہے گا؟ آپ نے فرمایا تیرے لئے ان میں سے وہ کچھ ہے جو مضر کے لئے اس کی اولاد میں سے ہے۔

۹۷۵۹: ابو عبید نے کہا کہ ہمیں ابن علیہ نے خبر دی لیث بن ابی سلمی سے اس نے سعید سے اس نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اور حمید نے کہا کہ البتہ اگر میں ایک نامکمل بچہ آگے بھیجوں (یعنی کچا حمل ساقط ہو جائے تو وہ مجھے زیادہ محبوب ہے ایک سو درجہ سالم بچنے والوں سے) زرہ پوشوں سے اور ابو عبید نے یہ بھی کہا کہ لک منہم ما لمضر من ولدہ۔ کہ تیرے لئے ان میں سے وہی کچھ ہے جو مضر کے لئے ہے ان کی اولاد میں سے یا بیٹوں میں سے۔ کہتے ہیں کہ بے شک مضر نہیں اجر دیئے جاتے ان میں جو مر چکے ان کے بیٹوں میں سے۔ اور حمید کا یہ قول کہ:

مائة مستلیم

یعنی بے شک شان یہ ہے کہ تحقیق اس نے اپنی زرہ پہنی ہے (یعنی زرہ)۔

جنت کے درجات اور اس کے دروازے

۹۷۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نمیری نے ان کو خبر دی مروان بن معاویہ خزازی نے ان کو حمید نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں حارثہ شہید ہو گئے تھے چنانچہ ان کی والدہ آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میرے دل میں حارثہ کی کتنی محبت ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کر لیتی ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سمجھتی ہو کہ جنت ایک ہی ہے نہیں بلکہ جنتیں بہت ساری ہیں اور حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔

۹۷۶۱: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن الحنفی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے اس کے ثواب کے بارے میں ابن مسعود سے انہوں نے اس سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کا غم ان پر بہت شدید ہو گیا تھا ہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھر میں مسجد مقرر کر لی اور اسی میں عبادت کرنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اے عثمان اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو رہبانیت کی اجازت نہیں دی۔ یا ہمارے اوپر رہبانیت فرض نہیں کی۔

بلکہ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے اے عثمان بن مظعون بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جب کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ کیا تمہیں یہ بات خوش نہیں کرے گی؟ کہ آپ جنت کے جس دروازے پر آئیں آپ وہاں ہی اپنے اس بیٹے کو پالیں کہ وہ آپ کے پہلو میں آکھڑا ہو اور اپنی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے ہو اور آپ کے لئے آپ کے رب سے سفارش کر رہا ہو۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں؟ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ۔ کیا ہمارے لئے بھی وہی اجر ہے ہمارے مرنے والے بیٹوں میں جو عثمان کے لئے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہے اس کے لئے جو تم میں سے صبر کرے اور طلبِ ثواب کی نیت کرے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اس کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ اس کے لئے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے دونوں درجوں کے درمیان مسافت اتنی طویل ہوگی جس کو طے کرنے کے لئے خالص اور مشاق گھوڑا ستر سال دوڑتا رہے۔ اور جو شخص ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے۔ اس کے لئے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے جن کے دو درجوں کے درمیان مسافت اتنی ہوگی جس کے طے کرنے کے لئے اسٹاٹ خالص گھوڑا پچاس سال تک دوڑتا رہے۔

اور جو شخص عصر کی نماز باجماعت ادا کرے اس کا اجر ایسے ہوگا جیسے کوئی شخص اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کو آزاد کر دے جن میں ہر ایک نے بیت اللہ آباد کیا ہو۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے کسی نے حج مقبول اور عمرہ مقبول کیا ہو۔ اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے لیلة القدر کی عبادت کر لی ہو۔

۹۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو لطیب محمد بن عبد اللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن ہشام نے ان کو عبد اللہ بن جراح قمستانی نے ان کو عبد الخالق بن ابراہیم بن طہمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہو گیا تھا وہ اس پر شدید غمگین تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی ایک جگہ ٹھہرائی تھی جہاں وہ عبادت کر لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سنا کر بھیجا کہ اس کو میرے پاس بلا لاؤ اور اس کو جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔ عثمان بن مظعون جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے عثمان بن مظعون کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں؟ کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے ساتھ دروازے ہیں آپ جنت کے جس دروازے پر جائیں گے وہاں آپ یہ پائیں گے کہ آپ کا بیٹا وہاں کھڑا ہوگا جو آپ کی کمر میں بائیں ڈالتے ہوئے تیرے لئے تیرے رب کے آگے شفاعت کرے گا؟ عثمان نے کہا کہ کیوں نہیں میں تو خواہش کرتا ہوں یا رسول اللہ۔ چنانچہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے بھی ہمارے مرحوم بیٹوں میں یہی اجر ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ہوگا ہر اس شخص کے لئے جو ثواب کی نیت کرے گا میری امت میں سے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان کیا تم جانتے ہو کہ اسلام میں رہبانیت کیا ہے؟ وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

اے عثمان جو شخص جماعت کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کو ایک حج مقبول اور عمرہ مقبول کا اجر ملے گا۔ اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے پچیس نمازوں کا اجر ہوگا۔ ہر ایک ان میں سے اس کی مثال ستر درجے ہوں گے جنت الفردوس میں۔

اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اس کے بعد وہ ذکر اللہ کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

اس کے لئے اولاد اسماعیل میں سے آٹھ آدمیوں کو آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔ ایسے آٹھ افراد جن کی دیت اور خون بہا بارہ ہزار ہو اور جس نے مغر۔ کی نماز باجماعت ادا کی اس کو پچیس نمازوں کا ثواب ہوگا اور ستر درجے جنت عدن میں ہوں گے اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے شب قدر کی عبادت کے برابر ثواب ہوگا۔

۹۷۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس احم نے ان کو عباس دوری نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ان کو مندل نے ان کو حسن بن حکم نے ان کو اسماء بنت عابس بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساقط ہو جانے والا کل قیامت کے دن اپنے رب کے ساتھ جنت کرے گا کہ اس کے والد کو جہنم میں داخل نہ کرے۔ اس سے کہا جائے گا اے ساقط ہو جانے والے اپنے رب کے ساتھ۔ جھگڑنے والے بے شک میں نے تیرے والدین کو جنت میں داخل کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے لہذا وہ ان دونوں کو دامن سے کھینچ کر لے جائے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

آپ کا یہ قول کرنا کہ۔ یرا غم ربہ فیغاضیہ۔ اور اسی مفہوم میں وہ روایت جس کو ابو عبیدہ نے بطور مرسل روایت ساقط ہونے والے حمل کی بابت روایت کیا ہے۔ وہ جنت کے دروازے پر سب کو روک دینے والا ثابت ہوگا۔ ناراض ہو کر سب کو تاخیر کرائے گا اور جنت میں نہیں جانے دے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ تبتلیٰ سے مراد ہے اس لڑکے کی مثل ہے جو اپنے والدین کے دامن سے لپٹ جاتا ہے۔

۹۷۶۴: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے راشد سے اس نے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضع حمل کرنے والیوں کو قیامت کے دن ان کا بچہ ان کے دامن سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

۹۷۶۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ انہوں نے اس پر بہت زیادہ بے صبری کا مظاہر کیا اور پریشان ہوئے ان سے کہا گیا کہ تیرے نزدیک کیا چیز اس کا بدلہ یا اس کے برابر ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا وہ مجھے اس بات سے کہیں زیادہ محبوب تھے کہ میرے پاس ساری روئے زمین سونے سے بھر دی جائے۔ فرمایا کہ ان سے کہا گیا۔ ہم اس صدے پر تجھے اسی طرح روئے زمین بھر سونے کے دینے کے برابر اجر عطا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اسی کے مطابق۔

میدان محشر میں بچے اپنے والدین کو پانی پلائیں گے

۹۷۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو عمرو بن طارق نے ان کو سری نے ان کو ابن شاذب نے کہ ایک آدمی کا بیٹا تھا وہ ابھی بلوغت کو نہیں پہنچا تھا۔ اس نے اپنی قوم کو بلایا اور کہنے لگا کہ مجھے آپ سب لوگوں سے ایک ضروری کام ہے اگر آپ لوگ کر دو گے تو بہت ہی مہربانی ہوگی۔ لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم کریں گے۔ اس شخص نے کہا میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس کو قبض کر لے یعنی اس کو موت دے دے اور اپنے پاس بلا لے اور آپ سب لوگ میری اس دعا پر آمین کہنا۔ لہذا لوگوں نے اس شخص سے پوچھا کہ وہ کیوں ایسے کر رہا ہے؟ اس نے ان کو بتلایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہوگئی ہے اور لوگ میدان محشر میں جمع ہیں اور سخت پیاس لگی ہوئی ہے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ کچھ بچے جنت میں سے باہر آ رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پانی کے کوزے

(۹۷۶۳) أخرجه ابن ماجه الجنائز باب (۵۸) من طريق مالك بن اسماعيل أبي غسان عن مندل بن علي . به

(۹۷۶۴) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۷۸)

بھرے ہوئے ہیں میں نے دیکھا کہ ان میں ایک میرے بھائی کا بیٹا بھی ہے میں نے اس کو آواز دی اے فلا نے مجھے بھی پانی پلا دے۔ وہ کہتا ہے اے چچا جان ہم لوگ اپنے اپنے والد کے سوا کسی کو نہیں پلاتے۔ اس آدمی نے کہا کہ جب سے مجھے اشتیاق ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس بیٹے کو بھی میرے لئے آخرت کے لئے آگے کا سامان بنا کر بھیج دے انہوں نے دعا کی اور سب لوگوں نے آمین کہی لہذا وہ لڑکا تھوڑی دیر ہی زندہ رہا پھر اس کا انتقال ہو گیا۔

بچوں کی وفات پر اجر

۹۷۶۷:..... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحاق نے کوئے میں ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو قبصہ نے ان کو سفیان نے ان کو عمر بن سعید نے ان کو خبر دی کثیر بن تمیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ان کا بیٹا عبد اللہ سامنے آ گیا۔ تو وہ کہنے لگے بیشک میں اس کے بہتر حالات کو جانتا ہوں لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ فوت ہو جائے اور میں اس پر اجر و ثواب کی توقع کروں۔

۹۷۶۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو حمید اعرج نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا بیٹا سامنے آ گیا سعید نے کہا بے شک میں اس کے بارے میں بہترین دوستی جانتا ہوں وہ یہ کہ یہ مر جائے اور میں اس پر ثواب ملنے کی امید کروں۔

۹۷۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضیل بن اسحاق نے ان کو محمد بن داؤد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیسیٰ بن یونس سے وہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کو جب بھی ملنے گیا سب سے پہلی بات انہوں نے مجھ سے یہی کہی کہ کسی صاحب عیال کی پرواہ نہ کر میں نے کسی عیالدار کو نہیں دیکھا مگر پریشان تھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کھیلتا رہتا تھا وہ کہا کرتے تھے کہ اے ابو عمرو وکاش کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبض کر لے (یعنی یہ فوت ہو جائے۔)

اور مجھے آرام مل جائے۔ میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو باپ بنایا ہے (کیا مطلب ہے آپ اس کے خرچے سے پریشان ہیں کیا؟) کیا آپ نے مجھے بتایا نہیں تھا کہ آپ کے پاس دوسو دینار ہیں اور بسا اوقات اس میں منافع بھی ہوتا رہتا ہے۔ کہنے لگے میں جہاد سے واپس آیا تھا تو پہلی چیز جس کے ساتھ میری ابتدا ہوئی تھی یہ تھی کہ میرا حبیب فوت ہو گیا تھا لہذا مجھے آرام مل گیا۔

۹۷۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو یعقوب بن ابراہیم عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے منصور بن عبد الرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے مجھ سے کہا کہ آپ ان سے اس فرمان الہی کے بارے میں پوچھیں:

ما اصاب من مصیبة فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتاب من قبل ان نبراها

نہیں پہنچتی کوئی مصیبت نہ زمین میں اور نہ ہی خود تمہارے نفسوں میں مگر وہ اصل کتاب (لوح محفوظ میں درج ہے)

اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں۔

چنانچہ میں نے اس آیت کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ اس میں کون شک کرے گا ہر وہ مصیبت جو زمین و آسمان کے درمیان ہے وہ سب ضبط تحریر میں ہے اس سے قبل کہ ہم اس کو پیدا کرتے یعنی روح کو۔

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عمر مہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

لَا تَأْسُوا عَلَى مَفَاتِكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ

جو چیز تم سے رہ جائے (یعنی حاصل نہ ہو سکے) اس پر رنج و غم نہ کرو اور جو چیز تمہیں عطا کرے اس پر نہ اتر آؤ۔

فرمایا کہ ہر شخص یا تو نہ ملنے پر رنج و غم کرتا ہے یا ملنے پر اتراتا ہے لیکن جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرے اور اس کو جو چیز پہنچے تو اس پر شکر کرے۔

فصل:..... سب سے زیادہ آزمائش اور مصیبت میں کون؟

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو محمد بن عبید اللہ السنادی نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی اور ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش ابراہیم تیمی نے ان کو حارث بن سدید نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ ان کے اوپر رکھا۔ اور میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہو رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اتنا شدید بخار ہوتا ہے جیسے تم لوگوں میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ اس لئے ہے کہ آپ کا اجر بھی تو دہرا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں یہی بات ہے۔ جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ پہنچے یا اس کے ماسوا کوئی اور تکلیف تو اس کے بدلے میں اس کے گناہ اللہ تعالیٰ جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد اور اسی مفہوم کے ساتھ۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو بکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے ابو معاویہ سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے اعمش سے کئی وجوہ سے۔

۹۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابواسحاق اور ابو بکر قاضی نے ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن نصر بن سابق خولانی نے ان کو خبر دی ابن وہیب نے ان کو خبر دی ہشام بن سعید نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے یہ کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بخار تھا آپ نے کوئی کپڑا اوڑھ رکھا تھا۔ ابو سعید نے اس کے اوپر ہاتھ رکھ دیا لہذا اس نے بخار کی تپش کپڑے کے اوپر محسوس کی تو ابو سعید خدری نے عرض کی یا رسول اللہ کتنا شدید بخار ہے آپ کو آپ کے بخار کی گرمی کتنی شدید ہے۔ ہم لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ہمارے اوپر تکلیف اور آزمائش سخت کر دی جاتی ہے۔ اور ہمارے لئے اجر بھی دہرا کر دیا جاتا ہے۔ ابو سعید نے پوچھا یا رسول اللہ سب سے زیادہ لوگوں میں مصیبت کس کی زیادہ سخت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی ہے انہوں نے پوچھا کہ ان کے بعد پھر کس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نیک لوگوں کی۔ البتہ ہوتا تھا

ایک شیخ ان میں سے فقر میں مبتلا کیا جاتا اور فقر کے ساتھ آزمایا جاتا یہاں تک کہ نہ پاتا سوائے ایک قمیص کے اس کو ڈھونڈتا اور پہن لیتا۔ اور آزمایا جاتا۔ چچڑوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اس کو مار دیتیں اور البتہ ایک انسان ان میں سے آزمائش کے ساتھ اس سے زیادہ خوش ہوتا جتنا کہ تم میں سے کوئی آدمی انعام کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔

۹۷۷۵: ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اور ہشام اور حماد بن سلمہ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے اور حماد بن زید نے اور ابان عطار نے ان سب نے عاصم بن بہدلہ سے اس نے مصعب بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آزمائش سب سے زیادہ سخت کس کی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انبیاء کی اس کے بعد درجہ بدرجہ جس کو انبیاء کے ساتھ زیادہ عملی مناسبت ہو۔ یہاں تک کہ آدمی آزمایا جاتا ہے۔

اپنے دین کے اندازے کے مطابق اگر وہ دین میں سخت ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو جاتی ہے۔ اور اگر وہ دین کے اعتبار سے ذرا نرم ہو تو وہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ یا اس انداز کے مطابق فرمایا تھا۔ آزمائش بندے سے جدا نہیں ہوتی یا نہیں ملتی یہاں تک کہ وہ دھرتی پر چل پھر رہا ہوتا ہے (اور اس پر اس آزمائش کی وجہ سے) کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ یہ ابن فورک کی روایت کے الفاظ ہیں۔ اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت کے مطابق بندہ اسی کے مطابق آزمایا جاتا ہے ہمیشہ آزمائش بندے کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اس کو اس طرح کر کے چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا ہے مگر اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۷۷۶: ہمیں خبر دی ابو الفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار نے بغداد میں ان کو حسین بن یحییٰ بن یحییٰ بن عیاش قطان نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی حصین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بنا ابو عبیدہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنی پھوپھی فاطمہ سے کہ وہ فرماتی ہیں ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے عورتوں کی ایک جماعت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مزاج پرسی کرنے کے لئے۔ ہم نے دیکھا کہ بخار کی شدت کی وجہ سے جو آپ کو تکلیف ہو رہی تھی اس کو کم کرنے کے لئے پانی کی مشک سے آپ کے اوپر پانی کے قطرے گرائے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیتے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تکلیف آپ سے دور کر دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آزمائش کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے اس کے بعد ان لوگوں کی جو (دین کے لحاظ سے) ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی جو ان لوگوں کے قریب تر ہوتے ہیں۔

۹۷۷۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے حصین بن ابی عبیدہ بن حذیفہ سے ان کو پھوپھی نے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ کو بخار آچکا تھا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ درخت پر پانی کی مشک لٹکا دی جائے پھر آپ اس کے نیچے لیٹ گئے اور مشک سے آپ کے دل کے مقام پر قطرے گرنے لگے۔ میں نے کہا آپ اللہ سے دعا کر لیتے تاکہ آپ کی تکلیف دور کر دیتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد پھر ان لوگوں کی جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

مؤمن و منافق کی مثال

۹۷۷۸: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے

ان کو زہری نے ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کی مثال کھیتی جیسی ہے۔ ہوا ہمیشہ اس کو ہلاتی اور اس کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔ اور مؤمن کو ہمیشہ آزمائش پہنچتی رہتی ہے۔ اور منافق کی مثال چاول کے پودے کی مثل ہے کہ حرکت دیا جاتا ہے تو کٹ جاتا ہے۔

۹۷۷۹..... ہمیں خبر دی حسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز کے ان کو محمد بن عبد اللہ نے ان کو اسحاق بن یوسف ازرق نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے کعب بن مالک سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کی مثال کھیتی کے نرم تے جیسی ہے کہ ہوا کیل اس کو حرکت دیتی ہیں اور ایک بار اس کو گراتی ہیں اور دوسری بار اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہیں۔ اور کافر کی مثال کٹے ہوئے چاولوں کے پودے جیسی ہے کہ اس کی جڑ کو کوئی چیز نہیں اکھاڑتی بلکہ اس کا ٹوٹنا کٹنا ایک بار ہی ہوتا ہے۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث زکریا بن زائدہ سے اور ان کے علاوہ دیگر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ دوسری بار ہوا اس کو سیدھا کھڑا کرتی ہے یہاں تک کہ سیدھا ہو جاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں

۹۷۸۰..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے مالک کے سامنے پڑھی محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوصعصعہ سے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن یسار ابوالحباب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی چاہتے ہیں اس کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔ اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو مصائب میں مبتلا کرتے ہیں اور آزماتے ہیں تاکہ اس پر اس کو اجر و ثواب عطا کریں۔ اسی طرح کہا ہے صاحب الغریبین نے۔

۹۷۸۱..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوقلابہ نے یہ کہ عبد الرحمن بن شیبہ خازن بیت اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس کو سیدہ عائشہ نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک رات میں درد ہونے لگا آپ تکلیف محسوس کرتے رہے اور بستر پر لوٹے رہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا۔ اگر ہم میں سے کوئی بھی ایسے کرتا تو آپ اس پر ناراض ہوتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے اور بے شک حقیقت یہ ہے کہ جس کسی بھی مؤمن کو کوئی کاٹھ جھنکا ہے اور درد ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے اس کے بدلے میں ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۹۷۸۲..... ہمیں خبر دی استاذ ابواسحاق ابراہیم بن محمد ابراہیم نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی جوستانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے اور عمرو بن حارث نے اور لیث نے یزید بن ابوصیب سے اس نے سنان بن سعد

سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔

بے شک بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور (حقیقی) صبر پہلے صدمے کے وقت ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کچھ لوگوں سے محبت کرنا چاہتا ہے ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص آزمائش پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی رضا ہوتی ہے اور جو شخص ناخوش ہوتا ہے اس کے لئے ناراضگی ہوتی ہے۔

۹۷۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابی ہاشم علوی نے کوئے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابی الحسنین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو سعد بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے کہا ابو لہریرہؓ کہا کرتے تھے کہ سنان بن سعد نے روایت کی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ ۹۷۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو العباس احمد بن محمد شاذلی نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے ان کو ان کے والد نے اور شعیب بن لیث نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے ابن الہادی سے اس نے عمر سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ان کو محمود بن لبید نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو شخص صبر کرتا ہے بس اس کے لئے صبر کی جزا ہوتی ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اس کے لئے بے صبری کی پاداش ہوتی ہے۔

ابن ابی زناد نے عمرو بن ابی عمرو سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۸۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو سہمی نے ان کو سنان حضرمی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔

۹۷۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام دستوائی نے ان کو حماد بن ابی وائل نے ان کو ابن مسعود نے یا اس کے ماسوائے اصحاب رسول میں سے۔ ہشام کو شک ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزماتا ہے تو اسی کی محبت کی وجہ سے اس کو مصیبت اور آزمائش لگتی ہے یہاں تک کہ وہ بندہ پھر اللہ کو پکارتا ہے اور وہ اس کی دعا سن لیتا ہے (یعنی قبول کرتا ہے)۔

۹۷۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور حفص نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابی وائل نے ان کو کردوس بن عمرو نے اور وہ کتاب پڑھتا رہتا تھا ہم نے جو کتاب پڑھی ہیں ہم نے ان میں نہیں پایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ بندے کو آزماتا ہے حالانکہ وہ اس سے محبت کرتا ہے تاکہ اس کی عاجزی کو وہ سن لے۔ یہ زیادہ صحیح ہے حماد کی روایت میں سے۔

۹۷۸۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن اسحاق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ بن اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن عبید اللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۹۷۸۲)..... أخرجه الترمذی بعضہ فی الزہد باب (۵۷) من طریق اللیث. بہ وقال حسن غریب.

وانظر ابن ماجہ الفتن باب (۲۳) والأوائل لابن أبی عاصم (۱۳۶).

(۹۷۸۸)..... تفرد المصنف بهذا الحدیث کما فی الكنز.

نے فرمایا بے شک اللہ جس وقت کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے اس کو آزماتا ہے تاکہ اس کی پکار کو سنے۔

۹۷۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے اس سے جس نے سنی تھی جس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے ان کو آزماتا ہے۔

۹۷۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحاق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبد الرحمن بن زیاد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحاق نے اور ابو بکر بن حسن نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے عبد الرحمن بن زیاد نے ہشمل قرشی سے اس نے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں۔ تو اس کو آزمائش لگا دیتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیں کہ اس کو برگزیدہ بنادیں۔

اور ایک روایت میں جعفر نے سعید سے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب وہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتا ہے۔

۹۷۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن بن داؤد علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن بن شریقی نے ان کو ابو معین حسین بن حسن رازی نے ان کو عبد الرحمن بن عبد الملک حزامی نے ان کو ابو قتادہ بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابو معیر نے ابن انخی زہری سے اس نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مؤمن کسی بل اور سراخ میں بھی چھپا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں بھی اس پر کسی ایسے کو مسلط کر دے گا جو اس کو ایذا پہنچائے گا۔

۹۷۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو خالد بن زید (طیب نے) ان کو ابو قیس نے حسن سے انہوں نے کہا کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے مگر اس کے لئے ایک منافق پڑوسی ہوتا ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی آزمائش

۹۷۹۳:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابولہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام سات سال تک آزمائے گئے وہ بیت المقدس کے کنارہ اور کوڑے کرکٹ کی جگہ پر ڈال

(۹۷۸۹)..... هذا الحديث مرسل وفي إسناده مجهول وتفرد المصنف بهذا الحديث كما في الكنز.

(۹۷۹۰)..... (۱) في (أحسن)

(۹۷۹۱)..... (۱) سقط من الأصل واثبتاه من مجمع الزوائد (۲) في الأصل (ابن)

أخرجه البزار (۳۳۵۹) كشف الأستار) من طريق أبي قتادة العدوي عن أبي أخى الزهري. به.

وقال البزار لا نعلم رواه إلا أبو قتاده عن أبي أخى الزهري.

وقال الهيثمي (۲۸۶/۷) رواه البزار والطبراني في الأوسط وفيه أبو قتادة بن يعقوب بن عبد الله العنزي ولم أعرفه وبقي رجال الطبراني

نقات. م. هـ.

وأخرجه الديلمي وقال: تفرد به أبو معين الحسين بن الحسن الرازي (الكنز ۷۸۱)

(۹۷۹۲)..... (۱) في ن: (الطيب)

دیئے گئے تھے۔

۹۷۹۴:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو یوسف بن مہران نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان سے کہا اللہ کی قسم مجھ پر بڑی مشقت اور بھوک اور فاقہ آن پڑا ہے اس قدر کہ اگر میں اپنی زلفیں بچوں ایک روٹی کے بدلے میں تو میں آپ کو کھانا کھلا سکتی ہوں پس اللہ سے دعا کرو کہ وہ آپ کو شفا دے انہوں نے کہا افسوس ہے تم پر ہم لوگ سات برس تک نعمتوں اور آسائشوں میں تھے۔ اب ہم سات برس سے آزمائش میں ہیں۔

جنت کو خواہشات و لذات کے ساتھ ڈھانپا ہوا ہے

۹۷۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو ابو مسلم اور محمد بن یحییٰ بن منذر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور حمید نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جنت مشکلات کی پاڑ لگا دی گئی ہے (یعنی جنت والے سارے کام مشکل و محنت طلب ہیں) اور جہنم لذات و خواہشات کی پاڑ لگا دی گئی ہے۔ (یعنی سب مرغوب و من پسند ہیں) مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یعنی سے اس نے حماد سے۔

۹۷۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابی مسرہ نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو نوح بن جعونہ نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے سہارا لگائے ہوئے اور وہ فرما رہے تھے۔

تم لوگوں میں سے کون ہے جس کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی بھاپ سے بچالے۔ اس کے بعد فرمایا خبردار بے شک جنت کا عمل سخت اونچی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ خبردار جہنم کا عمل۔ یا یہ فرمایا تھا کہ دنیا آسان ہے گھرا ہوا لذت و شہوت کے ساتھ (تین بار فرمایا) اور نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے بچالیا گیا اور جو شخص فتنوں میں مبتلی کیا گیا اور اس نے صبر کیا پس بڑا خوش قسمت ہے وہ پھر بڑا خوش نصیب ہے وہ۔

۹۷۹۷:..... ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابو علی حامد بن محمد بن عبد اللہ ہروی نے ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ان کو اسماعیل بن ابوالولیس نے ان کو مالک بن انس نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مومن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حدیث در اور دی سے علاء سے۔

اس امت کا عذاب

۹۷۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن مخلد اور اسماعیل بن سالم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو بردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن زیاد کے پاس تھا۔ اتنے میں

(۹۷۹۵)..... أخرجه مسلم (۲۱۷۴/۳)

(۹۷۹۷)..... أخرجه مسلم (۲۲۷۲/۳)

(۹۷۹۶)..... أخرجه أحمد (۳۲۷/۱) عن أبي عبد الرحمن المقری۔ بہ۔

وانظر الترغیب للأصبہانی (۱۴۱۷) بتحقیقی

خارجیوں کے سردار لائے جانے لگے (یا قتل کے بعد سر لائے گئے۔)

جب بھی کوئی سردار (یا سر) لایا جاتا تو میں یہ کہتا کہ یہ بھی جہنم میں گیا۔ چنانچہ عبداللہ بن یزید انصاری نے مجھ سے کہا اے میرے بھتیجے کیا آپ نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک اس امت کا عذاب (یعنی سزا) اس کی دنیا میں ہی مقرر کر دیا گیا ہے۔ حسن بن حکم نخعی نے ابو بردہ سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۷۹:..... اور ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن محمد ایادی نے بغداد میں ان کو ابو جعفر عبداللہ بن اسماعیل نے بطور املاء کے ان کو اسماعیل نے ان کو ابن اسحاق قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معاذ بن معاذ مسعودی نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت پر خصوصی رحم کیا گیا ہے (مرحومہ ہے) اس پر آخرت میں سزا نہیں ہے یقینی بات ہے کہ اس کا عذاب و سزا زلزلے کا آنا۔ قتل ہونا اور آزمائشیں اور مصائب ہیں۔

۹۸۰۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید بن فرج الخیمکی نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو ابوالولید بن حماد نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن فضل۔ بن عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان بن نعمان انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو الفضل نے اپنے والد عاصم سے اس نے اپنے والد عمر سے اس نے اپنے والد قتادہ بن نعمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو احسن صورت میں نازل کیا جس احسن صورتوں میں وہ آتے تھے۔ انہوں نے آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اوپر سلام کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے کہتے ہیں بے شک میں نے دنیا کی طرف پیغام دیا ہے کہ میرے دوستوں کے ساتھ تادیب و سزا والا معاملہ کریں۔ اور ان کی زندگی مکدر و تلخ کر دو۔ اور تنگی کر دو اور ان پر تشدد اور سختی کرو یا سخت ہو جاؤ۔ تاکہ وہ (دنیا سے بے رغبت اور متنفر ہو کر) میری ملاقات کو محبوب رکھیں۔ میں نے دنیا کو اپنے اولیاء کے لئے قید خانہ بنایا ہے اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔ یہ حدیث بس اسی اسناد کے ساتھ ہی نقل ہوئی ہے جب کہ اس میں کئی راوی مجہول ہیں۔

مصائب پر صبر

۹۸۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبداللہ حافظ نے ہمدان نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان نے ان کو عفیر بن معدان نے سلیم بن عامر سے اس نے ابوامامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے جاؤ میرے بندے کے پاس اس پر مصائب انڈیل دو وہ اس پر عمل کرتے ہیں مگر وہ ان مصائب پر صبر کرتا ہے وہ واپس آ کر کہتے ہیں کہ ہم نے تو اس پر مصائب انڈیل دیئے جیسے آپ نے ہمیں حکم دیا تھا (مگر وہ تو صبر کر رہا ہے اے رب تو اس پر رحم کر دے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم لوگ واپس ہٹ جاؤ میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں اس کی آواز سنتا رہوں (یعنی وہ مجھے پکارتا رہے اور میں سنتا رہوں۔)

۹۸۰۲:..... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابوامامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ کسی ایسے امر کو دیکھو جس کو

(۹۷۹۸)..... (۱) فی ن: (مسلم)

أخرجہ الحاکم (۳۵۳/۳) من طریق ابی بکر بن عباس. بہ

وصححه الحاکم ووافقه الذہبی

(۹۸۰۰)..... أخرجه الطبرانی (۷/۱۹) عن الوليد بن حماد الرملي. بہ

(۹۸۰۱)..... وأخرجہ الطبرانی (۱۹۵/۸) رقم ۷۶۹۷ من طریق ابی الیمان. بہ

وقال الهیثمی فی المجمع (۲۹۱/۲) فیہ عفیر بن معدان ضعیف.

بدل دینے کی تم لوگ استطاعت نہیں رکھتے ہو تو اس پر صبر کیا کرو یہاں تک صبر کرو کہ خود اللہ تعالیٰ اس کو بدل دے۔

فاسق اہل جہنم ہیں

۹۸۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو راشد نے ان کو عبد الرحمن بن شبل نے وہ اصحاب رسول میں سے ایک آدمی تھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بے شک فاسق اہل جہنم ہیں۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ فاسق کون ہیں؟ فرمایا کہ عورتیں ہیں؟ اس آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا وہ ہماری مائیں بہنوں اور بیٹیاں اور ہم لوگوں کی بیویاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں کیوں نہیں مگر وہ جب عطا کی جاتی ہیں تو شکر نہیں کرتیں اور جب دیر سے دی جائیں تو صبر نہیں کرتیں۔

فصل:..... اس بات کا ذکر ہے کہ درد و الم ہو یا امراض

اور مصائب وہ سب کے سب گناہوں کے کفارے ہیں

۹۸۰۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی سفیان نے عمرو بن حیص سے اس نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

من يعمل سوء یجزیہ

جو شخص برائے عمل کرے گا اس کی سزا دیا جائے گا۔

تو مسلمانوں پر مشکل اور سخت گزری۔ لہذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور ایک روایت میں قتیبہ سے مروی ہے۔ وہ مسلمانوں پر مشکل گزری۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو۔ کردار و گفتار کی سچائی و درستگی کے ساتھ سلامتی والی روش اختیار کرو لہذا ہر اس کیفیت میں جس میں مسلمان تکلیف و مصیبت پہنچایا جائے وہ کفارہ ہوتی ہے (یعنی گناہوں کو مٹاتی ہے) یہاں تک کہ کاشا جو اس کو چھایا جاتا ہے۔ یا کوئی رنج و تکلیف جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

۹۸۰۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد مجبوی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو ابو بکر بن ابوزہیر ثقفی نے ان کو ابو بکر صدیق نے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس روایت کے بعد خیر و بھلائی کہاں ہے۔

من يعمل سوء یجزیہ

جو شخص برائے عمل کرے گا اس کی جزا سزا دیا جائے گا۔

(۹۸۰۲)..... أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۹۲/۸) رقم (۷۶۸۵) وقال الہیثمی (۲۷۵/۷) فیہ عفر بن معدان وهو ضعیف.

(۹۸۰۳)..... أخرجه الحاکم (۱۹۰/۲ و ۱۹۱) من طریق یحیی بن ابی کثیر. بہ ولبس فی ابی راشد. وصححه الحاکم ووافقه الذہبی.

وأخرجه أحمد (۳۲۸/۳) من طریق یحیی بن ابی نعیم عن ابی راشد الجبرانی. بہ.

(۹۸۰۴)..... أخرجه مسلم (۱۹۹۳/۳)

تو اس کا تو مطلب ہوا کہ ہر غلط عمل کی سزا ملے گی۔

اور سفیان کی ایک روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ اس آیت کے بعد خیر کہاں ہے؟ (یعنی پھر خیر نہیں ہے)

من يعمل سوء یجزہ

مطلب یہ ہوا کہ ہم جو بھی بر یا غلط عمل کریں اس کی سزا ملے گی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھے معاف فرمائے اے ابوبکر تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر فرمایا کہ کیا آپ بیمار نہیں ہوتے؟ کیا آپ رنجیدہ اور دکھی نہیں ہوتے؟ کیا آپ تکلیف اور تھکن کا شکار نہیں ہوتے؟ کیا تجھ پر آزمائش اور مصیبت نہیں آتی؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی جزا ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔ اور سفیان کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے بھی کہا کہ کیوں نہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ سزا ہے جو تمہیں دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے۔

۹۸۰۶..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ ایک آدمی نے یہ آیت تلاوت کی:

من يعمل سوء یجزہ

تو کہا کہ اگر ہمیں اپنے ہر عمل کی اور اپنے کبے کی سزا ملنے لگی تو ہم تو ہلاک ہو جائیں گے اس وقت۔

لہذا یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: جی ہاں بالکل مؤمن کو اس کی مصیبت کی سزا دنیا میں دی جاتی ہے جو بھی مصیبت ہو خواہ اس کی جان میں ہو یا اس کے مال میں۔ اور اس میں بھی جو اس کو تکلیف پہنچے۔

۹۸۰۷..... اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبید اللہ بن وہب نے۔ اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ بے شک بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن ابویزید نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبید بن عمیر سے مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ اس کے مال میں (قولہ و مالہ)۔

بروز قیامت اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

۹۸۰۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابوالاحمد عبد اللہ بن محمد بن حسن ہمر جانی نے دونوں نے کہا ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو بشیم بن ربیع نے ان کو سماک بن عطیہ نے ان کو ایوب نے ابو قتادہ سے اس نے انس سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اچانک یہ آیت نازل ہوئی۔

فمن يعمل مثقال ذرة خیراً یروہ۔ ومن يعمل مثقال ذرة شراً یرہ۔

جو شخص ذرے کے برابر خیر کا عمل کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو شخص ذرے کے برابر شر کا عمل کرے گا اس کو بھی دیکھ لے گا۔

تو حضرت ابوبکر صدیق نے اپنا ہاتھ اوپر کو اٹھالیا اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں نے ذرے کے برابر بھی اگر غلطی کی ہوگی تو وہ بھی سامنے آجائے گی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

تجھے کیا پرواہ ہے اے ابوبکر! کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے آپ جو دنیا میں دیکھتے ہیں اس قبیل سے جو ناگوار ناپسند کیفیت دیکھتے ہیں وہ برائی

کے ذرے میں۔ تیرے لئے اللہ تعالیٰ خیر کے ذرے جمع کرتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آپ کو وہ پورے پورے عطا کئے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو تنبیہ

۹۸۰۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن قورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو امیہ بنت عبد اللہ نے وہ کہتی ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں من يعمل سوء یجزیہ تو سیدہ نے فرمایا کہ آپ نے مجھ سے ایسی چیز پوچھی ہے جو مجھ سے کسی ایک نے نہیں پوچھی جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے بندے کو سزائش اور جھڑکی ہے یا عتاب ہے اور انتباہ ہے اس قبیل سے ہے جڑا جیسے بخار ہو جاتا ہے۔ یا انسان رنجیدہ خاطر ہوتا ہے۔ یا کوئی تنگی اور تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کوئی معمولی سی پونجی جس کو انسان جیب میں رکھ کر بھول جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ گم ہو گئی ہے اور اس پر پریشان ہوتا ہے اس کے لئے پھر اس کو وہ اپنی جیب میں پالیتا ہے (اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سونا بھٹی میں سے نکلتا ہے۔

۹۸۱۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید بن عثمان بن عمر رضی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو عامر خزاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابن ابوملیک نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بے شک میں جانتی ہوں سخت ترین آیت قرآن میں وہ اللہ کا یہ فرمانا ہے من یعمل سوء یجزیہ (جو شخص برائی کا عمل کرتا ہے اس کے بارے میں سزا اس کو دی جائے گی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بے شک مسلمان دنیا میں اپنے بدتر اعمال کی سزا دے دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں مرض کا ذکر کیا اور کچھ دیگر اشیاء کا یہاں تک کہ اس کے آخر میں رنج اور سختی کو ذکر کیا..... اور ابن عبد ان کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے پوچھا..... اور اس روایت کو ابن جریج نے روایت کیا ہے ابن ابوملیک سے مگر اس نے اس کو مختصر کیا ہے۔

۹۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو عبد الرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیک سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

۹۸۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو حسن نے اللہ کے اس قول کے بارے میں من یعمل سوء یجزیہ۔ تو حسن نے فرمایا کہ یہ چیز وہ ہے اللہ نے جس کے ساتھ اس عمل کرنے والے کی ذلت و رسوائی کا ارادہ کیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ جس کی عزت و اکرام کا ارادہ کرتا ہے اس کی غلطیوں اور گناہوں سے وہ درگزر کرتا ہے۔ یہ وہ سچا وعدہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

بندہ کو مصیبت اس کے اعمال ہی کی وجہ سے پہنچتی ہے

۹۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو فضیل بن عبد الوہاب نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے حسن سے یہ کہ عمر ان بن حصین نے اپنے وجود کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ نہیں دیکھا اس کو میں نے مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے اس کی تکلیف

پہنچتی ہے اور اس میں سے بھی جو اللہ معاف کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر

جو کچھ تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت

ساری ان غلطیوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۸۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح بن اسلم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو یزید بن عبد اللہ بن زیاد بن ربیع نے وہ کہتے ہیں میں نے ابی بن کعب سے کہا اے ابو المندر! کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جس نے مجھے غمگین کر دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سی آیت ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ومن یعمل سوء یجزیہ۔ ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تو ہمیں فقیہ (بکھدار) سمجھتا تھا۔ (بات یہ ہے کہ) المؤمن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے خواہ پیر میں تکلیف ہو یا کسی رگ کا پھڑکنا ہو اور خواہ وہ لکڑی کی خراش ہو۔ وہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور ان میں سے بھی اللہ تعالیٰ زیادہ تر سے درگزر کرتا ہے۔

۹۸۱۵:..... اور کہا قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر۔ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور بہت سارے گناہ تو وہ معاف کر دیتا ہے حضرت قتادہ نے کہا ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

نہیں پہنچتی کسی آدمی کو کوئی خراش لکڑی وغیرہ سے نہ ہی پیر کا پھسلنا اور نہ ہی کوئی رگ کا پھڑکنا مگر کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے اور ان میں سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے پھر اس نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائیں

۹۸۱۶:..... اور اس کو حسن نے بھی روایت کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے اور وہ سعید بن منصور کی تفسیر میں ہے۔

۹۸۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بالویہ نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو یونس نے ان کو حسن نے ان کو عبد اللہ بن مغفل نے کہ ایک عورت جاہلیت میں (طوائف تھی) اس کے پاس ایک آدمی گذرتا تھا یا وہ اس کے پاس سے گذرتی تو آدمی اس کی طرف دست درازی کرتا تھا۔ تو وہ کہتی کہ میں تیرے لئے ہوں پھر جب اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا۔

اور اسلام لے آیا تو اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ ایک مرتبہ اس طرف سے اس کا گذر ہوا اس نے چلتے چلتے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اچانک جو مڑا تو اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو اس نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ ایسے بندے ہیں کہ اللہ نے آپ کے ساتھ خیر و بھلائی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے ساتھ شر اور برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کا گناہ اس پر قائم رکھتے ہیں روک کر رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کا پورا بدلہ لیا جائے گا۔

۹۸۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن بہل بن عسکر نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اللہ تعالیٰ گرفت کرنے لگے بسبب اس کے جو انہوں نے گناہ کیا ہے یعنی دونوں ہاتھوں نے تو وہ مجھے ہلاک کر دے گا..... اس اسناد کے ساتھ یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ابن عساکر اس کو روایت کرنے میں متفرد ہے اکیلا ہے۔

اس امت کو سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے

۹۸۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ابو بردہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عبد اللہ بن یزید بھی اس کے پاس تھے تو اس وقت ان کے پاس (مقتول) خارجیوں کے سر لائے جانے لگے۔ کہتے ہیں کہ جب وہ کسی بندے کے پاس گذرتے تو میں یہ کہتا کہ جا تو بھی جہنم کی طرف۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھ سے کہ اے بھتیجے ایسے نہ کہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اس امت کا عذاب دوزخ اس کی دنیا میں ہی ہوگا۔

۹۸۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو جعفر کامل بن احمد مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو العباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضجی نے اپنی کتاب سے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو ابراہیم بن منذر حرزائی نے ان کو عبد الرحمن بن سعد مؤذن مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن عبیدہ دہلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے عبادت گزار بندے نہ ہوتے اور شیر خوار بچے نہ ہوتے چرنے والے بے زبان مویشی نہ ہوتے تو تمہارے اوپر عذاب انڈیل دیتا اس کے بعد وہ راضی ہوتا عبیدہ دہلی کے دادا مسافع تھے۔

عذاب ادنیٰ

۹۸۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابو قتادہ نے ان کو ابو زید ہروی نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عزہ نے حسن عرنی سے اس نے یحییٰ بن بزار سے اس نے ابن ابویعلیٰ سے اس نے ابی بن کعب سے۔

ولنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر

اور البتہ ضرور ہم ان کو چکھائیں گے چھوٹا قریب کا عذاب ماسوائے بڑے عذاب کے۔

ابی بن کعب نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیا میں آنے والی یا ملنے والی مصیبت ہے۔ ابو عبد اللہ حافظ نے کہا کہ عزہ نامی شخص وہی ابن یحییٰ ہے۔

۹۸۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کوکع نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس نے ابو العالیہ سے کہ۔

(۹۸۱۹)..... سبق برقم (۹۷۹۸)

(۹۸۲۰)..... الثابت فی الإصابۃ (۸۶/۶) فی ترجمۃ مسافع الدنلی

وانظر الجرح (۲۱۳/۸)

(۹۸۲۱)..... أخرجه أحمد (۱۲۸/۵) من طریق شعبہ به

ولندیقہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر .

ابوالعالیہ نے فرمایا کہ عذاب ادنیٰ سے مراد مصائب دنیا مراد ہیں۔

لعلہم یرجعون تاکہ وہ رجوع کریں۔ فرمایا اس کا مطلب ہے تاکہ توبہ کریں۔

تکالیف پر گناہوں کا ثنا

۹۸۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو ابو جعفر آدمی نے ان کو ابو الیمان نے ان کو ابو بکر بن ابومریم نے عطیہ بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب بن ہار ہو گئے تھے اہل دمشق کی ایک جماعت عیادت کرنے آئی انہوں نے پوچھا اے ابوالحق آپ کیسے ہیں؟ بولے خیریت سے ہوں۔ جسم ہے جو اپنے گناہ کی وجہ سے گرفت میں ہے اگر اس کا رب چاہے اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس پر رحم کرے۔ اور اگر نئی تخلیق اٹھائے گا تو اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۹۸۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے اور ابو بکر قاضی نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی یونس نے۔ ”ح“ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ مکاری نے ان کو عبد ان اھوازی نے ان کو احمد بن عمرو بن السرح نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک بن انس نے اور یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مصیبت جو مسلمان کو پہنچائی جائے اس کے ذریعے اس شخص کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ کانا بھی اگر اس کو چھبتا ہے (تو اس پر اس کو اجر ملتا ہے۔)

اور بحر کی ایک روایت میں ہے کہ مؤمن۔ (یعنی مسلم کی جگہ مؤمن کا لفظ ہے۔)

۹۸۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ابو محمد احمد بن عبد اللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ کانا جو اس کو چبھ جائے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو الیمان سے۔

۹۸۲۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن جناح بن یزید قاضی نے ان کو محمد بن عبید نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس مسلمان کو بھی کوئی کانا چھبتا ہے یا اس سے کوئی بڑی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی نہ کوئی غلطی مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۹۸۲۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ابوالحق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ قریش کے کچھ نوجوان ان کے پاس آئے اور وہ لوگ منیٰ میں تھے حالانکہ وہ ہنس رہے تھے سیدہ نے پوچھا کہ تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو بولے فلاں آدمی خیمے کی طناب پر سے گر گیا قریب تھا کہ اس کی آنکھ پھوٹ جاتی وہ کہنے

لگیں مت ہنسو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو مسلمان بھی کاٹا چھبایا جائے یا اس سے بڑھ کر کوئی تکلیف اس کو پہنچے اس کے بدلے میں اس کے لئے درجہ لکھ دیتا ہے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلے میں اس سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے۔

۹۸۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن اور ابو زکریا بن ابوالخثعم نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے یہ کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن منکدر سے اس نے سیدہ عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی کوئی تکلیف کسی مسلمان پر یہاں تک کہ کاٹا جو اس کو چھبتا ہے یا کوئی رنج و مصیبت جو اس کو ٹمگین کرتی ہے۔ یا غصے کو دبانے کی شدت اور تکلیف اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن الخثعم نے بطور املاء کے ان کو عبد اللہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری نے اور ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی (تکلیف) پہنچتی ہے خواہ کوئی تھکان ہو یا بیماری ہو یا کوئی حزن و غم ہو یا کوئی ایذا ہو حتیٰ کہ کاٹا جو اس کو چھبتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۰:..... اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسحاق بن ابراہیم نے اپنی مسند میں اور انہوں نے کہا ہے اس کی اسناد میں محمد بن عمرو بن حنبلہ اس نے عطاء بن یسار سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بخاری نے صحیح میں عبد اللہ بن محمد سے اس نے ابو عامر عقدی سے۔

۹۸۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابو زکریا بن ابوالخثعم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی اسامہ بن زید لیشی نے ان کو محمد بن عمرو بن حنبلہ دؤلی نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی عامر بن لوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

ناگوار جو چیز بھی مؤمن بندے کو پہنچتی ہے کوئی تھکان ہو یا بیماری یا حزن و غم ہو حتیٰ کہ کوئی فکر جو اس کو فکر مند کرتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس سے اس کی غلطیاں مٹا دیتا ہے۔

۹۸۳۲:..... اس کو روایت کیا ہے ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید اور ابو ہریرہ نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اگر بیمار ہو تو بھی۔

۹۸۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو حدیث بیان کی ولید بن کثیر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ نے کہ ان دونوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

نہیں پہنچتی مؤمن کو کوئی تھکان نہ بیماری اور مرض نہ کوئی پریشانی نہ ہی کوئی غم نہ ہی کوئی فکر جو اس کو فکر مند کرتی ہے مگر مٹا دیتا ہے اس سے اس کے گناہ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر سے اس نے ابو اسامہ سے۔

مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے

۹۸۳۴..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن ولید قرشی نے ان کو عبد الوہاب ثقفی نے ان کو خالد نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی آدمی کی مزاج پرسی کرنے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا انشاء اللہ صحیح ہے۔ دیہاتی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے جو جوش مارتا ہے۔ بڑے بوڑھے کوتاہ کہ قبریں اس کی مشتاق ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس وقت ایسے ہی ہوگا۔

۹۸۳۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ زہد اصفہانی نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبد اللہ بن مختار نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۹۸۳۶..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو بکر احمد بن کامل ہاشمی نے ان کو یحییٰ بن منصور ہروی نے ان کو ابو سعد نے ان کو عبد اللہ بن جعفر برکی نے ان کو معن نے مالک سے اس نے ربیعہ سے اس نے ابوالحباب سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مؤمن کے ساتھ ہمیشہ آزمائش قائم رہتی ہے اس کی اولاد میں اور خود اسی کی ذات میں حتیٰ کہ وہ اللہ کو مل جاتا ہے۔ اور اس کے مال میں اس کی غلطی کی وجہ سے۔

۹۸۳۷..... ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے ان کو ابو العباس احمد نے ان کو ابراہیم بن مرزوق بصری نے مصر میں ان کو سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے یعنی ابن علقمہ سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کے ساتھ ہمیشہ آزمائش لگی رہتی ہے اس کے نفس میں اور اس کی اولاد میں یہاں تک کہ اللہ کو مل جاتا ہے اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔

۹۸۳۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے اور ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو میرے دادا سعید بن ابومریم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی تافع بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی جعفر بن ربیعہ نے ان کو عبید اللہ بن عبد الرحمن بن سائب نے یہ کہ عبد الحمید بن عبد الرحمن بن ازہر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کی مثال جب اس کو بخار آتا ہے لوہے جیسی ہے جو آگ میں ڈالا جاتا ہے پھر اس کا میل اور رنگ دور ہو جاتا ہے اور وہ صاف ہو کر رہ جاتا ہے۔

۹۸۳۹..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ بن عمر شحی نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوزبیر ام سائب۔ یا ام سائب کے پاس پہنچے تو وہ بخار سے کانپ رہی تھی۔ اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کانپ رہی ہو؟ بولی بخار ہو گیا ہے اللہ اس کو برباد کرے گا۔

(۹۸۳۶)..... أخرجه الأصبهانی في الترغيب (۵۳۵) بتحقيق من طريق سعيد بن يسار أبو الحباب. (۱)..... فی ن (و حاحنه)

(۹۸۳۷)..... أخرجه الأصبهانی في (۵۳۶)

(۹۸۳۸)..... (۱) فی ن : (عبد اللہ) وهو خطأ (۲)..... فی ن : (والحمی)

(۹۸۳۹)..... أخرجه مسلم (۱۹۹۳/۳) وانظر الترغيب للأصبهانی بتحقيق (۵۲۶)

انہوں نے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو بے شک وہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ قواریری سے۔

۹۸۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فاطمہ خزاعیہ نے۔ انہوں نے عام اصحاب رسول کو پالیا تھا۔ وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کی عیادت کی تھی اس کو تکلیف تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتی ہو؟ وہ کہنے لگی کہ خیریت سے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر شام سے ام مہدم میرے ساتھ ہے اس سے اس کی مراد بخار سے تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم صبر کرو بے شک وہ انسان کے میل کو دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دور کرتی ہے۔

مؤمن مریض کی مثال

۹۸۳۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمام نے ان کو حاجب بن ولید نے ان کو ولید بن محمد موقری نے ان کو زہری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے اس کے نہیں کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جائے اپنے مرض سے آسمان سے گرنے والی برف جیسی ہے رنگ اور صاف ہونے کے اعتبار سے۔

شیخ احمد نے کہا یہ روایت معروف ہے موقری سے اور وہ ضعیف ہے۔

۹۸۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دامغانی نے جو کہ بیہقی کے رہنے والے تھے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن مودود نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو بقیہ نے زبیدی سے اس نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مریض کی مثال جب وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور ٹھیک ہو جاتا ہے مثل برف کے ہے جو آسمان سے گرتی ہے اپنی صفائی اور حسن اور رنگ کے اعتبار سے۔

بخار جہنم کی بھٹی سے ہے

۹۸۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یزید بن ہارون نے اور علی بن عیاش قمی نے۔

(۹۸۳۱)..... أخرجه البزار (۷۶۲. كشف الأستار) من طريق الوليد بن محمد. به

وقال البزار: الوليد لين الحديث يقال له الموقري حدث عن الزهري بأحاديث لم يتابع عليها

وقال الهيثمي (۳۰۳/۲) رواه البزار والطبراني في الأوسط وفيه الوليد بن محمد الموقري وهو ضعيف.

قلت: هذا الحديث رواه الترمذي (۲۰۸۶) ط / الحلبي من طريق الموقري. به

فلا أدري كيف ورد في كشف الأستار وفي مجمع الزوائد

مع العلم أن هذا الحديث سقط من تحفة الأشراف أيضاً

وفي أمالي الشجري (۲۸۷/۲) (المورقي) بدلاً من (الموقري) وهو خطأ (والبراء) بدلاً من (انس) وهو خطأ أيضاً

(۹۸۳۲)..... أنظر اللآلي (۳۹۹/۲) والكامل لابن عدی (۱۲۳۳/۳)

(۹۸۳۳)..... أخرجه الأصبهاني في الترغيب (۵۳۰) بتحقيق من طريق أبي غسان. به

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابو الحصین نے ابو صالح اسعدی سے ان کو ابو امامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار جہنم کی بھیٹی ہے اس میں سے مؤمن کو جو کچھ پہنچے وہ اس شخص کا جہنم میں سے حصہ تھا۔

دونوں کے الفاظ برابر ہیں علاوہ ازیں یہ بات ہے کہ علی بن عیاش نے فرمایا کہ ہمیں خبر دی محمد بن مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو حصین نے۔ اور کہا ہے یزید نے ابو الحصین سے اور وہ ابو الحصین مروان بن روبہ ہے۔

۹۸۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبد اللہ نے ان کو ابو صالح اشعری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت کی جس کو بخار تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو ہریرہ بھی تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش ہو جا بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندہ مؤمن پر اپنی آگ مسلط کرتا ہوں دنیا کے اندر تاکہ یہ اس کے آخرت کی آگ کے حصے کے قائم مقام ہو جائے۔

۹۸۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو ابو ہشام یحییٰ بن یمان نے ان کو عثمان نے ان کو مجاہد نے فرمایا کہ بخار ہر مؤمن کا حصہ ہے جہنم کا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (بطور استدلال) وان مکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا۔ تم میں سے ہر شخص نے جہنم میں جانا ہے یہ تیرے رب کا طے شدہ فیصلہ ہے۔ (وارد ہونا آنا یا داخل ہونا ہے) دنیا کا ورود وہی آخرت کا ورود ہے۔

۹۸۴۶:..... ہمیں خبر دی قاضی ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد بن یوسف مہلبی البستی نے جو کہ ہمارے پاس نیشاپور میں آئے تھے۔ ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابویضثمہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عصمہ بن سالم ہنائی نے اور وہ سچے آدمی تھے ان کو اشعث بن جابر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ابوریحانہ انصاری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کی پیش کی بھیٹی ہے اور یہ مؤمن کا جہنم کا حصہ ہے۔

۹۸۴۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ابوسیف سے وہ بشار ہیں۔ انہوں نے ولید بن عبد الرحمن سے وہ اہل شام کے فقہاء میں سے تھے۔

اس نے عیاض بن عطیف سے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن جراح کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں اور ان کی عورت ان کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے تھی۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا ابوعبیدہ آپ نے آج رات کیسی گذاری؟ خاتون نے جواب دیا اللہ کی قسم اجر و ثواب کے ساتھ۔ کہتے ہیں کہ آپ خود ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے آج رات کسی اجر و ثواب کے ساتھ نہیں گذاری کہتے ہیں۔

ہمارے ساتھ جو لوگ تھے ان کو یہ بات بری لگی انہوں نے خود اور فرمایا کہ یا آپ لوگ مجھ سے نہیں پوچھو گے اس کے بارے میں جو کچھ میں نے کہا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ آپ نے جو کہا تھا ہمیں وہ بات کچھ اچھی نہ لگی تھی اور کیسے آپ سے پوچھتے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش میں مبتلا کریں وہ اس کا حصہ ہی

ہوا کرتا ہے۔

اور ابو درداء سے مروی ہے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مفہوم میں اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس طرف گئے ہیں۔
 ۹۸۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو
 عمارہ بن عمیر نے ان کو ابو عمر نے ان کو عمرو بن شریل نے ان کو عبد اللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک درد و بیماری کے ساتھ اجر نہیں لکھا جاتا یقینی
 بات ہے کہ اجر عمل میں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۴۹:..... شیخ احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے حدیث منصور میں ابراہیم سے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے
 انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کانٹے والی حدیث میں کہ مگر اس کے لئے اس کے بدلے میں درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کے
 ذریعہ اس کی خطا مٹا دی جاتی ہے۔

۹۸۵۰:..... اور اعمش کی روایت میں ہے ابراہیم سے اس حدیث میں کہ مگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں یا اس کے
 ذریعے اس کا گناہ مٹا دیتے ہیں۔

۹۸۵۱:..... اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابو وائل نے سیدہ عائشہ سے اس مفہوم کے ساتھ شاید کہ وہ اس کا حصہ ہوا اگر گناہ تھا یا درجہ کا
 اضافہ اگر یہ اس کے مطابق ہو۔ اور احادیث میں جمیع گناہوں کے مٹنے کی بات ہے۔

عیادت اور بشارت

۹۸۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو حسین بن علی بن مہران دقاق سلمہ بن شیب کے بھانجے
 نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابو اسحاق رقی نے ان کو محمد بن خالد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار
 نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو محمد بن خالد سلمیٰ نے ان کو ان کے والد نے اپنے دادا سے اور ان کے
 دادا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی۔ وہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو ملنے کے لئے نکلے انہیں پہلے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ بیمار ہیں۔
 لہذا وہ گئے اور جا کر کہا کہ میں آپ کو ملنے آیا ہوں اور عیادت کرنے آیا ہوں اور بشارت دینے بھی آیا ہوں۔ اس دوست نے پوچھا آپ نے یہ
 ساری چیز کیسے جمع کر لیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نکلا تو تھا ملنے کے لئے۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ آپ بیمار ہیں۔ پھر عیادت کی نیت بھی کر لی۔ اور میں آپ کو ایک
 چیز کی بشارت دیتا ہوں میں نے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا؛
 جب کسی بندے کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو جائے جس مقام تک وہ اپنے عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی اس کی
 جسمانی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں یا اس کی اولاد کی آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے حتیٰ کہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جو
 اس کے لئے اللہ کی طرف سے طے تھا۔

مصائب پر صبر کے ذریعہ اعلیٰ مقام پر فائز ہونا

۹۸۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابو منصور محمد بن احمد صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جش مزکی سے وہ کہتے ہیں
 کہ میں نے سنا احمد بن ابوالحواری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا ایک آدمی پر ایک مرتبہ گذر ہوا اس

کے عبادت خانے میں۔ پھر کچھ عرصے بعد اس کے پاس سے گزر ہوا تو کیا دیکھا کہ اس کو درندوں نے پھاڑ دیا ہے سر کہیں پڑا ہے تو ران کہیں پڑی ہے اور جگر کہیں پڑا ہے تو گوشت کہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب یہ تیرا بندہ تیری اطاعت کرتا تھا۔ آپ نے اس کو اس حالت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جی کی اے موسیٰ اس نے مجھ سے ایک ایسا مقام مانگا تھا جس مقام تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تھا۔ لہذا میں نے اس کو اس مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے تاکہ میں اس کو اس کے بدلے میں اس مقام تک پہنچا دوں۔

۹۸۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو سعید بن محمد جرمی نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اس نے خبر دی ہے جس نے بریدہ اسلمی سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نہیں پہنچتی مسلمانوں میں سے کسی آدمی کو کوئی تنگ دستی یا اس سے بڑی تکلیف یہاں تک کہ اس نے کانٹے کا بھی ذکر کیا مگر دو میں سے کسی ایک صفت کے لئے۔ تاکہ اس کے گناہوں میں سے کسی گناہ کو معاف کر دے کہ جس گناہ کو وہ معاف کرنے والا نہیں تھا مگر اسی کیفیت کے ساتھ یا کسی مرتبے کو اس کو پہنچانا ہوتا ہے جس تک وہ اس کے بغیر نہیں پہنچ سکتا ہوتا۔

۹۸۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو یحییٰ بن ایوب بجلی نے ان کو ابو زرعد بن عمرو بن جریر نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک آدمی کا اللہ کے نزدیک ایک خاص مقام ہوتا ہے، اپنے عمل سے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔

لہذا اللہ تعالیٰ اس کو اس کی ناگوار کیفیت کے ساتھ ہمیشہ آزماتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام تک پہنچ جاتا ہے۔

۹۸۵۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکر نے ان کو لیث نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابولہلال نے ان کو محمد بن ابوجمید نے یہ کہ ابو عقیل ذرقی نے اس کو خبر دی ہے ابن ابوفاطمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

تم میں سے کون ہے؟ جو یہ پسند کرے کہ صحت میں ہو پھر کبھی بیمار نہ ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص یہی چاہتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ تم بھٹکے ہوئے گدھے کی طرح ہو جاؤ۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرو گے؟ کہ تم لوگ اصحاب کفارات بن جاؤ؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک بندے کا جنت میں ایک مقام طے ہوتا ہے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو کسی آزمائش میں ڈال دیتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے ذریعے جنت کے اس مقام کو پہنچ جائے جس مقام تک وہ اپنے کسی عمل سے نہیں پہنچ سکتا۔

۹۸۵۷:..... بخاری نے اپنی تاریخ میں مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین ابو عقیل کے عنوان کے تحت ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ ابن ابوالیس نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے بھائی نے حماد بن ابوجمید سے اس نے مسلم بن عقیل مولیٰ زرقین سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن ابویاس ابن ابوفاطمہ ضمیری کے پاس گیا۔ اس نے کہا اے ابو عقیل مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی ہے میرے دادا سے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر اس نے مذکورہ حدیث کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

(۲)..... فی ن: (بہذہ)

(۹۸۵۳)..... فی ن: (الترکی)

(۹۸۵۶)..... فی ن: (بن)

(۹۸۵۵)..... فی ا: (عن) وهو خطأ

اخرجه الأصبهانی (۵۲۸) بتحقیقی من طریق عبد اللہ بن ابی ایاس بن ابی فاطمة عن ابیہ عن جدہ.

(۹۸۵۷)..... أنظر تاریخ البخاری الكبير (۲۶۶/۷)

شیخ احمد نے فرمایا وہ ان میں تھا جن کو اجازت دی ابو عبد اللہ نے اس کی روایت کرنے کی احمد بن محمد بن واسل بیانہ جی سے اس نے اپنے والد بخاری سے۔

۹۸۵۸: اور اس کو روایت کیا ہے ابو عامر عقدی نے ان کو محمد بن ابومید نے ان کو مسلم بن قتیل نے ان کو عبد اللہ بن ابی ایاس بن ابو فاطمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے کہ ان کو خبر دی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ مگر انہوں نے کہا: مثل صیالہ گدھوں کے ہو۔ لہذا میں نے اس بارے میں بعض اہل ادب سے پوچھا کہ تو اہوں بتایا کہ اس سے ان کی مراد ہیں حمار وحشی جو حملہ کرے وہ حیوانات میں سے سب سے زیادہ تندہ است و الا توتابہ۔ (یہاں پر یاد رکھو کہ قائم مقام کردی گئی ہے۔) (کیونکہ صیالہ اصل سوالہ تھا اصول سے مشتق ہے۔)

۹۸۵۹: شیخ احمد نے کہا اور ذکر کیا ابو احمد مسکری نے بھی اپنی کتاب میں کہ وہ لفظ کا اتمیر السامۃ سے ہے نقطہ ساد کے ساتھ لفظ ہو تو حمار وحشی کو کہتے ہیں (جو تیز آواز کو کھٹکھٹاتی آواز دار ہوتا ہے۔)

۹۸۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو عمر بن زید ثعلبی نے ان کو عبد الرحمن بن قاسم نے ان کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مؤمن کی کوئی رگ نہیں کاٹی جاتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا کوئی گناہ مٹا دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کے لئے اس کے ذریعے درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

اپنے قریبی اور پیارے کی موت پر صبر

۹۸۶۱: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس میرے اس بندے کے لئے کوئی جزا نہیں ہے جس کے پیارے کو موت دے دوں دنیا میں جس پر وہ ثواب کا طالب ہو سوائے جنت کے۔

۹۸۶۲: ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن مہران نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبد العزیز نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو مقبری نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میرے بندے کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی جزا نہیں ہوتی جب میں اس کے کسی پسندیدہ انسان کو دنیا سے قبض کر لوں اور وہ صبر کرے اور ثواب طلب کرے۔

بیماری گناہوں کو پتوں کی مثل جھاڑ دیتی ہے

۹۸۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو گردی نے وہاں پر ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو احمد بن عبد الرحمن ابن وہب نے اس کو حدیث بیان کی اس نے جس نے خبر دی عبد الرحمن بن سلمان کو اس نے عمرو بن ابو عمرو سے اس نے مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کا بندہ بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے

(۹۸۵۸)۔ عزاء ابن حجر فی المذہب (۲۳۲۲) الی (اسحاق بن راہویہ) وقال الہیثمی فی المجمع (۲۹۳/۲) رواہ الطبرانی وفیہ محمد بن ابی حمید وهو ضعیف إلا ان ابن عدی قال وهو مع ضعفه یکتب حدیثہ۔

یہاں تک کہ اس کا ہر گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

۹۸۶۲: ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن نمش فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو یحییٰ بن ابو بکر نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو جابر نے ان کو زیاد غیری نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس آئے اور اس کو ہلایا اور اس کے پتے جھڑنے لگے جس قدر کہ اللہ نے چاہا کہ گریں۔ اس کے بعد فرمایا کہ بیماریاں اور مصیبتیں اولاد آدم کو اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ گراتے ہیں اس سے جو میں نے پتے گرائے ہیں اس درخت سے۔

صاحب بخار کے لئے اجر

۹۸۶۵: ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو حفص عمر بن محمد جمعی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن یعقوب طلقانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عمر بن مغیرہ نے ان کو حوشب نے ان کو حسن نے کہ بے شک ایک رات کے بخار سے بندے کے سارے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

۹۸۶۶: اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابوعمر و نے ان کو ابو عبد اللہ طلقانی نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں کہ مروی ہے حسن سے اس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے اور فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن سے اس کے سارے گناہ مٹا دیتا ہے ایک رات کے بخار کے ساتھ۔

ابن مبارک نے کہا کہ یہ حدیث جید ہے۔

۹۸۶۷: اور ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے انہوں نے کہا کہ اہل علم ایک رات کے بخار میں گزشتہ سارے گناہوں کا کفارہ بن جانے کی امید کرتے تھے۔

۹۸۶۸: ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی اُمثلی بن عبد الکریم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ابوسفیان نے ان کو سالم نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا کیا جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے اس دن کی طرح جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

۹۸۶۹: ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو شعیب بن حرب نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ ابو درداء نے کہا کہ رات بھر کا بخار سال بھر کا کفارہ ہوتا ہے۔

بخار موت کا پیش خیمہ اور مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے

۹۸۷۰: ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو اخطی بن اسماعیل اور یوسف بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر نے ان کو ابن شبرمہ نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار موت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور وہ دھرتی پر مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے۔

۹۸۷۱: اور کہا کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔ شیخ نے فرمایا یہ لفظ زیادہ کیا کہ (یحسن عندہ) وہ اپنے بندے کو روک لیتا ہے اگر چاہتا ہے۔ پھر اس کو چھوڑ دیتا ہے اگر چاہتا ہے۔ انہوں نے اس کو حاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

۹۸۷۲:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو شجاع بن مخلد نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے ان کو سعید بن جبیر نے۔ انہوں نے کہا کہ بخار موت کی ڈاک اور پیغام ہے۔

مؤمن کے لئے ہر ایذا پہنچنے پر اجر ہے

۹۸۷۳:..... انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمن بن صالح نے ان کو یعقوب بن اسحاق حضرمی نے ان کو ایاس بن ابومیمہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا۔ کوئی مرض نہیں جو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک بخار سے بے شک وہ ہر جوڑ میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کو اس کے حصے کا اجر ضرور دیں گے۔

۹۸۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو طلحہ بن یحییٰ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی چیز مؤمن کو اس کے جسم میں بطور تکلیف کے پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۹۸۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر و نے ان کو ابوعبد اللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیاء نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ہشیم بن حمید نے ان کو خبر دی زید بن واقد نے ان کو قاسم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کا دروسر یا کانا جو اس کو چھبنا ہے یا کوئی شئی جو اس کو ایذا پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کا درجہ بلند کریں گے اور اس کے لئے اس کے گناہ معاف کر دیں گے۔

۹۸۷۶:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ نے ان کو زید بن واقد نے ان کو قاسم بن مخمرہ نے ان کو ابوجمید نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جس مؤمن کے سر میں کوئی درد یا تکلیف پہنچتی ہے یا کانا جس کے ساتھ وہ تکلیف برداشت کرتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی ایذا۔ مگر اللہ اس کے درجے بلند کرتا ہے اور اس کے ذریعے غلطی معاف کرتا ہے۔

۹۸۷۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن ربیع بن طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حدیث بیان کی ابوصالح سمان نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ اور جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے۔ اور جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے اور زچگی میں مرنے والی شہید ہے۔

۹۸۷۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ نے ان کو مالک نے ان کو سبی مولیٰ ابوبکر نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید پانچ طرح کے ہیں۔ پیٹ کی بیماری سے جو مرے۔ ڈوب کر جو مرے۔ وزن یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر جو مرے۔ اور شہید فی سبیل اللہ۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۹۸۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو محمد بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیح سے سنایا یوں کہا تھا کہ ابو مسیح سے سنا تھا اس نے شرییل بن سمط سے اس نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی عیادت کی تھی اور فرمایا تھا: تم لوگ میری امت کا شہید کس کس کو شمار کرتے ہو؟

لوگوں نے کہا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ قتل شہادت ہے پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے۔ طاعون اور وباء سے مرنا شہادت ہے وہ عورت جس کو اس کا بچہ زچگی کے وقت مرنے کا سبب بن جائے وہ شہادت ہے۔

۹۸۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے۔ اور ہمیں خبر دی حاکم ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابوالنضر مروزی نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو قنعی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ اس نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر سے اس نے عتیک بن حارث بن عتیک سے وہ دادا ہیں عبد اللہ بن عبد اللہ ابو امامہ کے اس نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی حضور نے اس کو دیکھا کہ وہ تکلیف سے کراہ رہا ہے اور چیخ و پکار کر رہا ہے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بھی نہ دیا۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انا اللہ پڑھا اور فرمایا: ہم تمہارے اوپر غالب آ گئے ہیں اے ابوالرئیج چنانچہ عورتیں چیخنے اور رونے لگیں اور ابن عتیک ان کو چپ کروانے لگے رسول اللہ نے فرمایا چھوڑیے ان کو واجب ہو گئی تو کوئی رونے والی نہ روئے گی۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ واجب ہونا کیا ہے؟ فرمایا کہ جب مر جائے گا۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم میں امید کرتی تھی کہ یہ شہید ہوں گے۔ اور بے شک آپ تو اپنا جہاد بھی پورا کر کے آ گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اس کا اجر اس کی نیت کے مطابق واقع کر دیا گیا ہے آپ لوگ شہادت کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی شہادت سات قسم کی ہوتی ہے۔ طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔ غرق ہونے والا شہید ہے۔ پسلیوں کے درد المونیا سے مرنے والا شہید ہے۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ جل کر مرنے والا شہید ہے اور جو نیچے وزن کے دب کر مر جائے شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مر جائے وہ شہید ہے۔

نمونیا میں مرنے والا شہید

۹۸۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو زرعہ دمشقی نے ان کو احمد بن خالد نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو مالک بن ثعلبہ بن مالک نے ان کو عمر بن حکم بن ثوبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے اندر شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ مقتول فی سبیل اللہ شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی سواری سے گر کر مرنے والا شہید ہے اللہ کی راہ میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔ ذات الجنب سے یعنی (نمونیا) سے مرنے والا شہید ہے۔

جو طاعون سے مرتے ہیں وہ شہید ہیں

۹۸۸۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور ابو عقبہ حسن بن علی سکونی نے اور ولید بن عقبہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو یحییٰ بن سعید ابو خالد بن معدان نے ان کو ابو بلال نے ان کو عرباض بن ساریہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء اور اپنے بستروں پر مرنے والے رب کے آگے ان لوگوں کے بارے میں جھگڑیں گے جو طاعون سے مرتے ہیں۔ شہداء کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ایسے مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے۔ اور وہ لوگ کہیں گے جو اپنے بستروں پر رہ کر وفات پاتے ہیں کہ وہ لوگ بھی ہماری طرح وفات پاتے ہیں۔ لہذا ہمارا رب حکم دے گا کہ ان کے زخموں کا ملاحظہ کرو اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو وہ ان میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ ہوں گے جب دیکھیں گے تو ان کے زخم ان کے زخموں کے مشابہ ہوں گے۔

شیخ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن نے یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر وہ لوگ انہیں کے ساتھ لاحق کر دیئے جائیں گے۔

جو پیٹ کی بیماری سے مرا وہ شہید ہے

۹۸۸۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم سلیمان بن مرو کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن عرفطہ کے ساتھ ان لوگوں نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا تھا۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تھا کہ جس کو اس کا پیٹ قتل کر دے اس کو اس کی قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جی ہاں کہا تھا۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۹۸۸۴: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو احمد بن حجاج خراسانی نے ان کو یحییٰ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبد الرحمن بن زیاد نے ان کو ابو عبد الرحمن جبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔ (یا موت مؤمن کا تحفہ ہے۔)

موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے

۹۸۸۵: ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی بن محمد بن ابو منصور دامغانی نزہیق نے ان کو ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابو بکر محمد بن صالح بن شعیب تمار نے بصرہ میں بطور اطباء کے ان کو نصر بن علی نے یزید بن ہارون انہوں نے عاصم احوں سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تعزیت کرنے کے لئے اس لئے کہ ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہم نے ان سے کہا اے ابو حمزہ ہم اس لئے امید کرتے ہیں نعمتوں کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے زیادہ تر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے موت کفارۃ لکل مؤمن۔ موت ہر مؤمن کے لئے کفارہ ہے۔

۹۸۸۶: ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابو الحسن محمد بن یعقوب طاہرانی نے طاہران میں ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن مفید نے ان کو احمد بن عبد الرحمن ابو العباس سقطی نے ان کو یزید بن ہارون نے عاصم احوال سے اس نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہوتی ہے۔

سفر میں انتقال کرنے والے کے لئے بشارت

۹۸۸۷: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر فارسی نے دونوں نے کہا ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ نے ان کو ابو عبد الرحمن حبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے میں ایک آدمی کی وفات ہو گئی اور وہ مدینے ہی میں پیدا بھی ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ پر انتقال کرتا۔ ایک آدمی نے پوچھا کیوں یا رسول اللہ؟ فرمایا آدمی جب اپنی جائے پیدائش سے دور کہیں وفات پا جاتا ہے یعنی مسافر ہو کر تو اس کی جائے پیدائش سے وہاں تک جہاں تک وہ چل کر گیا مسافت برابر جنت میں تاپی جاتی ہے (یعنی اتنی ہی ان کو جنت کے قریب کر دیا جاتا ہے۔)

۹۸۸۸: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو شریح بن عبید حضری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک (ابداء) (یعنی اسلام نے ابتداء کی تھی کہ مسافر تھا اور عنقریب پھر مسافر ہو جائے گا پس مبارک باد ہے مسافروں کے لئے خبر دار اس آدمی پر کوئی مسافرت نہیں ہے جو ارض مسافرت میں انتقال کر جائے جس زمین پر اس کو رونے والے ہی نہ ہوں مگر اس پر زمین و آسمان روتے ہیں۔ میں نے اس کو اسی طرح مرسل ہی پایا ہے۔

موت متعینہ جگہ پر آتی ہے

۹۸۸۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عمرو بن علی مقدمی نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کی اجل (موت) کسی خاص جگہ پر طے ہوتی ہے تو اس کو وہاں کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے جب وہ اپنے آخری قدم تک پہنچ جاتا ہے اس کو وفات دے دیتا ہے پس قیامت کے دن وہ زمین کہے گی اے میرے رب یہ ہے وہ امانت جو آپ نے میرے پاس امانت رکھوائی تھی۔

اس کو بشیم نے اور محمد بن خالد و نعی نے اسماعیل سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۹۸۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے کئی بار۔ ان کو خبر دی حسین بن نہار عسکری نے ان کو یزید بن حریش ابو ازی نے ان کو عمران بن عیینہ نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو شععی نے ان کو عمرو بن مطرس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی خاص جگہ پر وفات دینا چاہتے ہیں اس کے لئے وہاں پر کوئی کام اور ضرورت پیدا کر دیتے ہیں (جس کے لئے وہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔)

(۹۸۸۸) (۱) ہکذا فی (أ) وسقط هذا الحديث من (ن)

(۹۸۹۰) (۱) فی الأصل (نہان) وما أنشہ من المستدرک أخرجه الحاكم (۱/۳۶۷ و ۳۶۸) بنفس الإسناد

مسافر کی موت شہادت ہے

۹۸۹۱:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو نصر فقیہ نے اور احمد بن محمد غنبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن صالح و حاطی نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے ان کو انیس بن ابویحییٰ مولیٰ المسلمین نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس ایک جنازے کے پاس سے گذرے۔ تو پوچھا کہ یہ کس شخص کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں حبشی کی قبر ہے یا رسول اللہ! رسول اللہ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے اپنی زمین سے اور اپنے آسمان سے چلایا گیا ہے اس سرزمین کی طرف جس سے وہ پیدا کیا جائے گا۔

۹۸۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبد اللہ بن ایوب مخزومی نے ان کو ابراہیم بن بکر نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے ان کو خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو ہذیل بن حکم اردنی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفا نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو ہذیل بن ابن الحکم ابو المنذر نے ان کو عبد العزیز ابورواد نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مسافر کی موت شہادت ہے۔

۹۸۹۳:..... شیخ احمد نے فرمایا کہ بخاری نے ہذیل بن حکم کے اس روایت کے ساتھ تفرّد کا اشارہ کیا ہے۔ فرمایا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔
۹۸۹۴:..... اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابراہیم بن بکر کوئی سے اس نے ابورواد سے اور ابن عدی نے گمان کیا ہے کہ اس نے اسے ہذیل سے چرایا ہے۔ واللہ اعلم اور اس سے بھی زیادہ ضعیف طریق سے مروی ہے۔

۹۸۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ مروی ہے ابراہیم بن محمد سے اس نے موسیٰ بن بردان سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

جو شخص مسافر ہو کر مرا وہ شہید ہو کر مرا اور وہ قبر کی آزمائشوں سے یا قبر سے (سوال جواب کرنے والوں سے) بچ گیا اور صبح و شام جنت سے اس کا رزق اس کے پاس آتا رہے گا۔ اس کے ساتھ ابویحییٰ اسلمی کا تفرّد ہے۔

جہاد کے لئے گھوڑا باندھنے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے۔ ان کو دینار بن احمد نے ان کو علی آبار نے ان کو ابن ابوسکینہ حلبی نے اس نے سنا ابراہیم بن ابویحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا میرے اور مالک بن انس کے درمیان انہوں نے مجھے قدری کا نام دیا ہے۔ بہر حال ابن جریج میں ان کی حدیث نقل کرتا ہوں کہ جو شخص جہاد کے سفر میں گھوڑا باندھے ہوئے انتقال کر جائے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ انہوں نے میری نسبت میرے دادا کی طرف کی ہے میرے والد کی طرف سے۔ ابراہیم بن عطاء نے کہا ہے کہ میں نے کہا ہے اسی طرح کہا ہے ابن جریج نے بعض روایات میں اس سے ابراہیم بن عطاء نے۔

بیماری میں وفات پانے والے کے لئے بشارت

۹۸۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو حسن بن قتیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو محمد بن عمرو نے عطاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار ہو کر مرتا ہے وہ شہید ہو کر مرتا ہے۔ اور قبر کی آزمائش اور فتنوں اور سوال و جواب سے محفوظ رہتا ہے اور صبح و شام اس کے پاس جنت کا رزق آتا رہتا ہے۔

چار چیزوں کو ناپسند نہ کیا جائے

۹۸۹۸:..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد عدی حافظ نے ان کو علی ابن ابراہیم بن تیم نے ان کو احمد بن علی بن اٹح مرقی نے اور یحییٰ بن زہد م نے یعنی ابن الحارث نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں کو ناپسند نہ کرو وہ چار امور کے لئے ہوتی ہیں۔ ایک ہے آنکھوں کا دکھتے رہنا یہ اندھے پن کی رگوں کو کاٹتا ہے۔ اور زکام کو بھی ناپسند نہ کرو بے شک وہ جزام کی رگوں کاٹتا ہے اور کھانسی کو ناپسند نہ کرو یہ فالج کی رگوں کو کاٹتا ہے اور پھوڑوں کو ناپسند نہ کرو وہ برص کی رگوں کو کاٹتے ہیں۔ شیخ نے کہا ہے یہ اسناد غیر قوی ہے۔

بخار اور دردِ سر والے کے لئے بشارت

۹۸۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر نے ان کو ابو جعفر بن وحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحاق نے ان کو جعفر بن عون نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بھری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو ابو جعفر بن عون نے ان کو عبد الرحمن بن زیاد نے ان کو عبد اللہ بن یزید نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جس کو درد سر ہوا پھر اس نے اس پر ثواب کی امید رکھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے بخش دے گا اس کے قبل جتنے گناہ تھے۔ اور زہری کی روایت میں ہے کہ جو شخص درد سر میں مبتلا کیا گیا درد سر میں مبتلا ہونا۔

۹۹۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو قاسم بن ہاشم نے ان کو علی بن عیاش حمصی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوجیب وغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درد سر اور بخار ہمیشہ رہتے ہیں آدمی کے ساتھ یہاں تک کہ اس کو مثل سنگ مرمر کے صاف کر کے چھوڑتے ہیں۔

۹۹۰۱:..... ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے انکو ابو بکر نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو صفوان بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبد اللہ بن لہمیہ نے ان کو یزید بن ابوجیب نے ان کو بھل بن انس جہنی نے ان کو ان کے والد نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء کے پاس گیا ان کی بیماری کے ایام میں۔ میں نے پوچھا کہ اے ابودرداء کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ آپ صحت یاب ہو جائیں اور آپ بیمار نہ ہوں۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا: بے شک درد سر اور بخار لگے رہتے ہیں مؤمن

(۹۸۹۸)..... أخرجه ابن عدی (۲۶۹۷/۷)

(۹۸۹۹)..... (۱) فی ن: (عوف) (۲) سقط من (۱)

أخرجه ابن أبی شیبہ فی مصنفہ (۳۲۹/۵) والخطیب (۱۰۰/۱۲) من طریق عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم. بہ

(۹۹۰۱)..... (۱) فی ن: (صالح بن صفوان) وهو خطأ

کے ساتھ اگر چہ ان کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ نہیں چھوڑتے وہ اس پر کوئی گناہ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی۔

۹۹۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر نے ان کو حسن بن عبد العزیز جروی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوجیب نے ان کو اہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ بے شک بخار اور تھکان ہمیشہ رہتے ہیں مؤمن کے ساتھ اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوں یہاں تک کہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتے۔

۹۹۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو اہل محمد بن نصر وہ مروزی نے ان کو ابو حاتم محمد بن ساروہ کندی نے ان کو خلف بن سلیمان نسطی نے ان کو ہانی بن متوکل اسکندرانی نے ان کو ضام بن اسماعیل نے ان کو موسیٰ بن وردان نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ دردِ سر اور بخار جو انسان کو پہنچتا ہے نہیں جہاں بخار اور دردِ سر اس سے یہاں تک کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن کے برابر بھی اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

۹۹۰۴:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن سعد حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو محمد بن خلاد اسکندرانی نے ان کو حدیث بیان کی ضام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ رہتا ہے دردِ سر اور بخار آدمی کے ساتھ یا عورت کے ساتھ حتیٰ کہ نہیں باقی چھوڑتا اس کے گناہ رائی کے دانے کے برابر اگر چہ اس پر گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں۔

جن کو مرض لاحق نہ ہوا ہوان کے متعلق روایات

۹۹۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سرین نے ان کو ابو الزیات قشیری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو درداء کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ ہمارے پاس ایک دیہاتی بھی آ گیا۔ اس نے آ کر پوچھا کہ کیا ہوا تمہارے امیر کو اور اس وقت حضرت ابو درداء امیر تھے ہم نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ یا کہا کہ مجھے تو کبھی دردِ سر بھی نہیں ہوا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو میرے ہاں سے نکال دو۔ تاکہ یہ اپنے گناہوں کو ساتھ لے کر مرے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے لئے ہر بیماری کے بدلے میں اس کا بدلہ سرخ اونٹ ہوں بے شک مؤمن کی بیماری اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۹۹۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء کے سامنے بیمار یوں کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں تو کبھی بیمار ہی نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا اس کو میرے پاس سے نکال دو۔ تیرے گناہ تیرے اوپر مسلط رہیں گے جیسے یہ موجود ہیں کچھ بھی ان میں سے تم سے نہیں مٹے گا۔

۹۹۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن حسین قاضی نے مرو میں۔ ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا تھا کیا تمہیں کبھی بخار بھی آیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ بخار کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت اور چمڑے کے مابین حرارت و گرمی ہوتی ہے اس نے کہا کہ میں

نے یہ کبھی نہیں پایا (یعنی مجھے کبھی بخار نہیں ہوا) آپ نے پوچھا کہ تمہیں کبھی سر میں درد ہوا ہے؟ اس نے پوچھا کہ درد سر کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رگ ہوتی ہے سر میں جو بٹکتی ہے اس کے سر میں۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ بھی کبھی نہیں پایا۔ وہ جب واپس چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ کسی جہنمی انسان کو دیکھے اس کو چاہئے کہ وہ اسے دیکھے۔

۹۹۰۸:..... شیخ احمد نے فرمایا: اس مذکورہ حدیث کا شاہد دوسری حدیث موجود ابن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے اور حدیث معمر سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

۹۹۰۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو کبھی نے ان کو سنان نے حضری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی ہے اور وہ ایسی ایسی ہے اس نے اس کے حسن اور جمال ذکر کیا اور کہنے لگی کہ میں اس کے رشتے میں آپ کو سب پر ترجیح دیتی ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کو قبول کر لیا ہے۔ پھر بھی وہ اس کی تعریف کرتی رہی۔ کرتے کرتے اس نے کہا کہ وہ ایسی صحت مند ہے کہ اس کو کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوا اور کوئی بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ تیری بیٹی کی مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص

۹۹۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم اخول نے ان کو ابو عثمان نے یہ کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (وجہ) آل فلاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی تمہارے مال یا اولاد میں کوئی نقصان پہنچا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے اللہ کے نزدیک مبغوض اور ناپسندیدہ شخص (عفریت نفرت) ہوتا ہے۔ جس کو نہ کبھی اس کے مال میں گھٹا ہو نہ اولاد میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیعت تو کیا مگر انگلیوں کے کناروں اور پوروں کے ساتھ۔ یہ روایت مرسل طریقہ پر آئی ہے۔

۹۹۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر حلوانی نے ان کو عمرو بن حکام نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عاصم اخول سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان نہدی سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی بیعت لیتے تھے ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ راوی نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۹۹۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو براء بن یزید نے ان کو عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں اہل جہنم کے بارے میں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ ہر سخت خوب جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہیں کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوتا۔

بیماری کے ذریعہ مؤمن و کافر کی آزمائش

۹۹۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابی عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے حکم سے ان کو ریح بن عیملہ نے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ نے ان سے سنا تھا۔ اس نے مجھے حدیث بیان

(۹۹۰۹) - أخرجه أحمد (۱۵۵/۳) من طريق سفیان بن ربيعة. بد.

(۹۹۱۰) - (۱) غیر واضح فی (۱) وفی (۵) وجہان اور حیمان اود حیمان.

(۹۹۱۲) - أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۲۵۵۱)

کی ہلال بن یساف سے۔ یا ہمارے بعض اصحاب نے ان سے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عمار بن یاسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں پر لوگوں نے تکلیفوں اور دردوں کا ذکر کیا۔ تو وہاں موجود کسی دیہاتی نے کہہ دیا کہ میں تو کبھی بھی بیمار نہیں ہوا۔ لہذا حضرت عمار نے فرمایا کہ تو ہم میں سے نہیں ہے۔ بے شک مسلمان آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس سے اس کے گناہ اس سے جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ اگرچہ کافر ہی ہو یا کھاتا اگرچہ فاجر ہی ہو۔ شعبہ کو شک ہے۔ آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سہی ہوتی ہے جسے چھوڑ دیا گیا مگر اس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کو کیوں چھوڑا گیا ہے۔ اور پیروں میں رسی ڈال دیا جاتا ہے مگر اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کیوں اس کو باندھا گیا ہے۔

۹۹۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو بکر قاضی نے ان کو ابو العباس احم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحق فزاری نے اعمش سے اس نے عمارہ سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں سلیمان کے ساتھ داخل ہوا اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے مؤمن بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دے تو اس کے گزشتہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اور آئندہ کے لئے انتباہ ہوتا ہے۔ اور گنہگار آدمی کو جب کوئی آزمائش پہنچتی ہے۔ پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالک رسی سے باندھ دیتے ہیں۔ پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیوں باندھا تھا اور اب کیوں چھوڑ دیا ہے۔

اسی طرح کہا ہے شعبہ نے اعمش سے اس نے عمارہ بن عمیر سے اس نے سعید بن وہب سے۔

۹۹۱۵:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس احم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابو الجواب نے ان کو عمارہ بن زریق نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے سعید بن وہب سے وہ کہتے ہیں کہ میں اور سلیمان بنو کندہ کے ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ تو سلیمان نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کو عافیت دے دیتا ہے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مستقبل کے لئے تنبیہ ہوتی ہے اور کافر آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی مثل ہوتا ہے جس کو اس کے مالکوں نے بے کار چھوڑ دیا ہو۔ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا۔ اور پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو وہ نہیں جانتا کہ اس کو کیوں کھول دیا گیا ہے۔

۹۹۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو محمد بن سلمہ بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے ابو منظور شامی سے اس نے اپنے چچا سے اس نے عامر سے۔ جو خضر کے بھائی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ کی سرزمین پر تھے اچانک دیکھا تو بڑے چھوٹے جھنڈے نظر آئے میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں بھی آکر ان کی صحبت میں بیٹھ گیا آپ درخت کے سائے تلے بیٹھے تھے آپ کے لئے چادر بچھائی گئی تھی آپ اس کے اوپر بیٹھے اور آپ کے ارد گرد آپ کے اصحاب تھے۔ چنانچہ وہاں لوگوں نے بیماریوں کا تذکرہ کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو اس سے عافیت دے دیتا ہے۔ یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اور یہ اس کے مستقبل اور بقیہ زندگی کے لئے انتباہ اور نصیحت ہوتی ہے۔ اور منافق جب بیمار ہوتا ہے اور اس کو عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جس کو اس کے مالکوں نے بے کار چھوڑ دیا ہو۔ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا۔ اور پھر اس کو چھوڑ دیتے ہیں وہ نہیں جانتا کہ کس وجہ سے اس کو باندھا گیا تھا اور کس وجہ سے اس کو کھول دیا گیا ہے۔

اس کو چھوڑا ہے۔

وہاں پر ایک آدمی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بیماریاں کیسے ہوتی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ ہماری مجلس سے اٹھ جائیے آپ ہم میں سے نہیں ہیں۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو طلاق دینا

۹۹۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر و نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو احمد بن عمران انھیں نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابو خالد نے وہ کہتے مجھے حدیث بیان کی قیس بن ابو حازم نے۔ کہا کہ خالد بن ولید نے اپنی عورت کو طلاق دی۔ اس کے بعد اس کی خوب تعریف کی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ اے ابوسلیمان آپ نے کس وجہ سے اس کو طلاق دے دی تھی؟ فرمایا کہ میں نے اس کو اس لئے طلاق نہیں دی تھی کہ کوئی ایسی بات تھی جس کی وجہ سے مجھے اس سے کوئی شکایت تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بات مجھے بری لگی تھی بلکہ میرے نزدیک اس کو کوئی بیماری اور آزمائش نہیں پہنچی تھی۔

۹۹۱۸:..... وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابوسلمہ خزاعی نے ان کو شعیب بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ان میں سے تھا۔ یا کہا تھا کہ مسلمانوں میں سے تھا جب ان پر سال گذر جاتا مگر ان کو کوئی صدمہ یا تکلیف نہ پہنچتی۔ اس کے مال میں نہ ہی نفس میں تو وہ کہتے کہ کیا ہوا ہمیں اللہ تعالیٰ ہم سے بدلہ لینا چاہتا ہے۔

بیماری و تکلیف کے بعد عذاب نہیں

۹۹۱۹:..... کہتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد نے ان کو ثابت البنانی نے عبید بن عمیر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کی اور فرمایا کہ اس کی ہر ہر رگ درد کر رہی ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس کے پاس رب کی طرف سے آنے والا فرشتہ آیا ہے اور اس نے اس کو بشارت دی ہے کہ اس تکلیف کے بعد اس کے لئے کوئی عذاب نہیں ہے۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے ایک آدمی کے پاس گئے جو کہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پاتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جس انسان میں یہ دونوں کیفیات جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔ جس کی وہ امید کرتا ہے اور اس چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔

تکلیف کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کی جائے

۹۹۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عبد العزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی کسی تکلیف کی وجہ سے جو اس کو پہنچی ہو موت کی تمنا نہ کرے اور اگر تم لوگ لامحالہ ایسا کرتے ہی ہو تو پھر یوں کہنا چاہئے۔

اللهم احینا ما کانت الحیاة خیراً لنا وتوفنا اذا کانت الوفاة خیراً لنا.

اے اللہ! ہمیں اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا ہمارے حق میں اچھا ہو اور جب ہمارے حق میں وفات بہتر ہو تو پھر ہمیں وفات دے دے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے عبدالعزیز سے۔

اہل آزمائش کی فضیلت

۹۹۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو الدنیا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبد الرحمن بن معن دوسی نے ان کو اعمش ابو الزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیریت و عافیت والے قیامت کے دن یہ پسند کریں گے کہ ان کے چمڑے قینچیوں سے کاش کہ دنیا میں کانٹے جاتے بوجہ اس کے جو وہ اہل آزمائش کا ثواب دیکھیں گے۔

مرض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندہ کو پاک فرماتے ہیں

۹۹۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافنا نے اور احمد بن حسن نے وہ دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابو مسہر عبد الاعلیٰ بن شہر غسانی نے ان کو خالد بن یزید بن صبیح نے ان کو حدیث بیان کی سالم بن عبد اللہ محارب نے ان کو سلیمان بن حبیب نے ان کو ابو امامہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ کسی مرض کی وجہ سے گر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو پاک بھیجے گا۔

۹۹۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابو الدنیا نے ان کو ابو بکر نے میں گمان کرتا ہوں محمد بن سہل تمیمی نے ان کو حکم بن نافع نے ان کو عفیر نے ان کو سلیم یعنی ابن عامر نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ جب بیمار ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف حکم بھیجتا ہے اے میرے فرشتو! جب میرا بندہ میری تکلیفوں میں سے کسی تکلیف میں مبتلا کر دیا جاتا ہے تو اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور اگر میں اس کو تندرستی دے دوں تو وہ ایک بخشا بخشایا وجود ہوتا ہے۔

۹۹۲۴:..... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ آپ لوگوں میں سے کسی کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے جیسے تم میں سے کوئی انسان سونے کو آگ میں ڈال کر آزماتا ہے۔ تو بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو خالص سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی وہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ جن کو نجات دیتا ہے گناہوں سے بعض وہ ہوتے ہیں جو اس سے کم تر سونے کی طرح نکلتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض شک میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جو سیاہ سونے کی طرح نکلتے ہیں یہی لوگ وہ ہوتے ہیں جو فتنے میں واقع کئے جاتے ہیں۔

بیماری اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہے

۹۹۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن احمد بن اسحق طیبی نے ان کو حسن بن ابو علی نجار نے ان کو حسین بن علی حلوانی

نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی حسین بن حلوان سے اس نے ثمیم بن اشعث سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی فضالہ بن جبیر غدانی نے بشیر بن عبد اللہ بن ابویوب انصاری سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ایک آدمی کی عیادت کی اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوندھے گر گئے (یعنی لیٹے ہوئے کو گلے لگانے کے لئے) اس نے کہا اے اللہ کے نبی سات راتیں گزر چکی ہیں سو یا نہیں ہوں اور نہ ہی میرے متعلقین کی آنکھ لگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھائی آپ صبر کیجئے اے بھائی صبر کیجئے یہاں تک کہ آپ گناہوں سے ایسے نکل جائیں جیسے آپ گناہوں میں داخل ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن بشران کی ایک روایت میں ہے۔ اے بھائی صبر کرتین بار کہا تھا۔ یہاں تک کہ آپ گناہوں نکل جائیں جیسے آپ داخل ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کی ساعات گناہوں کی ساعات کو لے جاتی ہیں۔

۹۹۲۶: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو حدیث بیان کی ابو جعفر احمد بن سعدان نے ان کو قران بن تمام نے ان کو ابو بشر حلبی نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایذا اور تکلیف کی ساعات گناہوں کی ساعات کو مٹا دیتی ہیں۔

۹۹۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرائی نے ان کو احمد بن عمران اخفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر بن عیاش اور عبد الرحمن بن ماری سے ان کو لیث بن حکم بن حنیہ نے اس نے روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے پاس ایسے اعمال نہ ہوں جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن سکیں تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی ہم و حزن میں مبتلا کر دیتا ہے جس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

تحقیق بعض اسی مفہوم میں ایک حدیث موصول مروی ہے ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۹۹۲۸: (مکرر ہے) ہمیں اس کی خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن علی موازی نے ان کو معمر بن بہل نے ان کو ابو سمرہ احمد بن سالم بن خالد بن جابر بن سمرہ نے ان کو ثمیم نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ البتہ آزماتا ہے اپنے بندے کو ہم و حزن کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اس کو صاف چاند کی طرح کر کے چھوڑتا ہے۔

بیمار اور مسافر کے لئے اجر لکھا جاتا ہے

۹۹۲۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن یوسف فقیہ نے ان کو حارث بن محمد نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو حدیث بیان کی ابواسماعیل بن ابراہیم سلکسی نے کہ انہوں نے سنا ابو بردہ ابو موسیٰ سے کہ وہ اور یزید بن ابوکبشہ ایک سفر میں ساتھی بن گئے تھے یزید روزہ رکھتے تھے۔ لہذا ابو بردہ نے اس سے کہا میں نے ابو موسیٰ سے بار بار سنا تھا وہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہو جائے یا سفر کرے اس کے لئے اجر لکھا جاتا ہے اس کی مثل جو وہ بحالت مقیم عمل کرتا اور

(۹۹۲۵)۔ قال ابن عدی: فضال بن جبیر أبو المہند الغدانی صاحب أبي امامة أحاديثه غير محفوظة (الميزان ۳/۳۷۷)

(۹۹۲۷)۔ (۱) فی ن: (عتبة)

(۹۹۲۷)۔ مکرر. أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱/۱۷۴) وعن ابن عدی (هشيم) بدلاً من (هشيم)

تندرست بحالت تندرستی عمل کرتا۔

شیخ احمد نے کہا کہ دونوں کے الفاظ برابر ہیں سوائے ان کے کہ حارث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم ابواسامیل نے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مطرب بن فضل سے اس نے یزید بن ہارون سے۔

۹۹۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو النصر فقیہ نے ان کو معاذ بن نجدہ نے ان کو قبصہ نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے قاسم بن خیمہ سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی ایک بھی مسلمانوں میں سے جس کے جسم میں کوئی آزمائش (بیماری) واقع ہو مگر اللہ تعالیٰ ان محافظوں کو حکم دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں کہ تم لوگ میرے اس بندے کے لئے ہر رات اور ہر دن اسی طرح عمل لکھو جیسے وہ خیر کے عمل تندرستی میں کرتا تھا جب تک وہ میری اس قید میں مقید رہے۔

یہ الفاظ حدیث حسین کے ہیں۔ اور حدیث قبصہ اسی کی مثل ہے۔ اس کا متابع بیان کیا ہے ابو الحسنین نے قاسم بن خیمہ سے۔
۹۹۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو محمد بن ابوجمید نے ان کو عون بن عبد اللہ بن عقبہ نے اور ہم لوگ انہیں کے پاس گئے ہوئے تھے جب محمد بن منکدر نے ان کو تکلیف میں دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈب ڈبا گئیں یہاں تک کہ ان کے آنسو بہنے لگے چنانچہ عون نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا ہوا آپ کو؟

انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ کی تکلیف کو دیکھا ہے اس لئے پریشان ہوں۔ اس نے کہا کہ میرا رب مجھے کافی ہے وہی مجھے کافی ہے میری مصیبت میں اور وہی میرا ساتھی ہے ہر سختی کے وقت میں اور وہی میرا دوست ہے ہر نعمت میں۔ اے ابو عبد اللہ کیا میں تجھ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے ابو مسعود سے سنی تھی وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ مسکرائے۔ اس کے بعد راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا۔

مؤمن بندہ کی قبر پر فرشتوں کا تسبیح و تہلیل کرنا

۹۹۳۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن محمد بن رجاء ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی محمد بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد خفاف نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے ساتھ دو ایسے فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس کے عمل کو لکھتے ہیں پھر جس وقت اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ فرشتے جو اس کے اعمال لکھنے پر مامور کئے گئے تھے کہتے ہیں کہ اے اللہ اس کا تو انتقال ہو گیا ہے آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آسمانوں پر چلے جائیں لہذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے آسمان تو پہلے ہی فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔

چنانچہ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا ہم زمین پر قیام کریں؟ لہذا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری زمین بھی ایسی مخلوقات سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر ہم کہاں جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ لوگ اسی مرنے والے میرے بندے کی قبر پر رہ جاؤ وہاں پر میری تسبیح تحمید تکبیر اور تہلیل کہتے رہو اور اس کو قیامت تک میرے بندے کے لئے لکھتے رہو۔

شیخ نے کہا کہ اس روایت کے ساتھ عثمان بن مطر مفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۳۲:.....روایت کی گئی ہے اسحق بن ابراہیم حنظلی سے اس نے مؤمل بن اسماعیل سے اس نے حماد سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔
اور وہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھ کو خبر دی ہے۔ ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن عثمان زاہد نے۔ ان کو ابو العباس محمد بن شاذان نیشاپوری سے ان کو اسحق بن ابراہیم حنظلی نے انہوں نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ اور یہ روایت اس اسناد کے ساتھ غریب ہے واللہ اعلم۔
اور روایت کی گئی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے گذشتہ روایت کی طرح۔

بیماری میں اس کے لئے نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت صحت کیا کرتا تھا

۹۹۳۳:.....ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر بن جیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو ربیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے وہ کہتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر اس کے جسم میں کوئی تکلیف و آزمائش واقع کرتے ہیں تو فرشتوں کو کہتے ہیں کہ اس کے نیک اعمال لکھو جو وہ بحالت صحت عمل کرتا رہتا تھا۔ اگر وہ اس کو شفا دے دیتا ہے تو اسکو دھوکہ کر پاک کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کو وفات دے دیتے ہیں؟ تو اس کی مذمت کر دیتے ہیں اور اس پر رحمت کرتے ہیں۔ اسی طرح کہا ہے اس کی سند میں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔
۹۹۳۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق سہمی نے ان کو سنان بن ربیعہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبید بن عمیر نے کہ حضرت ابن مالک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو مسلمان بھی کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہر صالح عمل لکھتا ہے مرض کے اندر جسے وہ صحت میں عمل کرتا رہتا تھا۔
شیخ نے کہا کہ سنان بن ربیعہ وہی ابو ربیعہ ہے۔ اس روایت میں دلالت ہے اس پر کہ انہوں نے اس کو انس بن مالک سے نہیں سنا۔
واللہ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کی گرفت اور قید

۹۹۳۵:.....ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن خالد مطوعی نے بخارا میں اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابو علی حسن بن حسین بن بزار بخاری نے ان کو عبید اللہ بن واصل بخاری نے ان کو احمد بن جنید بخاری نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ گنبار بخاری نے مغلہ بن عمر قاضی سے بخارا میں اسحاق بن وہب سے وہ بھی بخاری ہے اس نے حجاج طائی سے اس نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم داخل ہوئے حضرت ابن مسعود پر ہم نے کہا اے ابو عبد الرحمن کس چیز کی آپ کو شکایت ہے؟ کہا کہ میرے گناہوں کی۔ ہم نے پوچھا کہ آپ کس کی خواہش رکھتے ہیں۔ کہا کہ مغفرت کی میں خواہش کرتا ہوں۔ ہم نے اس کو کہا کہ کیا ہم آپ کے پاس کسی طبیب کو نہ لے آئیں؟ انہوں نے کہا کہ طبیب میرے پاس اتر چکا ہے تم لوگ دیکھ نہیں رہے۔ کہتے ہیں کہ پھر عبد اللہ رو پڑے۔ پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میری گرفت میں ہے اور میری قید میں ہے۔ اگر اس کو مرض اس حالت میں لگا ہوتا ہے کہ وہ اس کی مشقت میں ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس قدر وہ مشقت میں رہے اس کے لئے اجر لکھتے جاؤ۔ اور اگر مرض وقفے سے ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقفہ میں بھی اس کا اجر لکھو۔ میں رو رہا ہوں کہ میرے ساتھ مرض وقفہ کے ساتھ اتر رہے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کاش کہ وہ مسلسل مشقت کے ساتھ مجھے ہوتا۔

بیماری سے گھبرانا پسندیدہ نہیں

۹۹۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اسم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے علقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود بیمار ہو گئے تھے میں نے کہا میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کسی مرض سے گھبرا گئے ہوں اس قدر جتنی اس مرض سے آپ پریشان ہوئے ہیں فرمایا کہ اسی نے مجھے پکڑ لیا ہے اور اس نے غفلت و بے ہوشی کو میرے قریب کر دیا ہے۔

۹۹۳۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن قورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوجمید نے ان کو عون بن عبد اللہ بن عقبہ نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ تو ہم نے پوچھا کہ آپ مسکراتے ہیں؟ فرمایا مجھے حیرانی ہوتی ہے مومن سے اور بیماری سے اس کے گھبرانے سے۔ حالانکہ اگر وہ یہ جان لیتا ہے کہ بیماری میں کس قدر خوبی ہے تو وہ یہ پسند کرتا کہ بیمار ہی رہے حتیٰ کہ اللہ سے مل جائے (یعنی موت تک بیمار رہے۔)

بیمار شخص پر دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں

۹۹۳۸:..... اور اسی کی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی پھر نیچے کر لی ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے حیرانی ہوئی ہے دو فرشتوں پر جو زمین پر اترے ہیں اور وہ ایک نمازی بندے کو اس کی نماز پڑھنے کی جگہ پر تلاش کر رہے ہیں مگر اس کو اپنی جگہ پر نہیں پایا ہے اس لئے وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے ہیں اپنے رب کی طرف اور جا کر کہا ہے اے ہمارے رب ہم رات دن تیرے مومن بندے کے نیک اعمال لکھتے رہتے تھے فلاں فلاں اعمال اب ہم نے اس کو موجود نہیں پایا اس لئے کہ آپ نے اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے لہذا ہم اس کے لئے کچھ بھی نہیں لکھ سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فرشتو تم میرے بندے کے لئے اس کے عمل لکھتے رہو دن رات اس میں کمی نہ کرو اس کے آخری عمل تک جب میں نے اس کو قبضہ کیا تھا۔ اور اس کے لئے اس کے عمل کا جو وہ کرتے تھے پورا پورا اجر ہے۔

۹۹۳۹:..... اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن متوکل نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۹۹۴۰:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابی عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیاء نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابو عقیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابوبکر کو دیکھا محمد بن عمرو بن حزم علی بن عبد اللہ بن عبید اللہ کے پاس آئے اور آکر کہا کہ آپ اپنے آپ کو کیسا پاتے ہیں؟ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں اللہ محمود بخیر ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توفیق عطا کرے میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بیمار ہوتا کوئی مومن ہرگز مگر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتے اس پر مقرر فرماتا ہے اور وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جاتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں دو میں سے کسی ایک نیکی کے ساتھ فیصلہ کر دے یا تو موت دے دے یا پھر زندہ رکھے۔ پس جس وقت عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ محمود بہ خیر ہے؟ تو فرشتے اس کو کہتے ہیں۔ آپ خوش ہو جائیے خون کے ساتھ جو بہتر ہے تیرے خون سے۔ اور اس صحت کے ساتھ جو تیری صحت سے بہتر ہے اور جب عیادت کرنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ آپ کیسے ہیں؟ اور وہ کہتا ہے میں بہت مصیبت و مشقت میں ہوں بہت ہی کرب میں اور تکلیف میں گرفتار ہوں۔ تو فرشتے اس سے کہتے ہیں آپ اس خون کے ساتھ خوش ہو جائیں جو تیرے خون سے بدتر ہے اور مصیبت کے ساتھ جو تیری اس آزمائش سے زیادہ طویل ہے۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔

عیادت کرنے والوں سے بیماری کا شکوہ کرنا پسندیدہ نہیں

۹۹۴۱: اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابوالحسن مزکی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قنبنی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دوستوں کو بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ دیکھو کہ یہ اپنے عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے جب وہ آتے ہیں اگر وہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو اس حمد و ثنا کو وہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں حالانکہ وہ اس کو خوب جانتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لئے مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اگر میں اس کو وفات دے دوں تو میں اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اس کو شفا دے دی تو اس کو میں ایسا گوشت بدل دوں گا جو اس کے موجودہ گوشت سے بہتر ہوگا اور ایسا خون جو اس کے موجودہ خون سے بہتر ہوگا۔ اور میں اس کی برائیاں مٹا دوں گا۔ اور ان سے موصول روایت بھی مروی ہے۔

۹۹۴۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مرقی نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو ابوصالح حرائفی نے ان کو ابو عیاش نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان بن سلیم نے اور عباد بن کثیر نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی آزمائش کے ساتھ آزماتے ہیں تو اس پر دو فرشتوں کو مقرر کرتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو کہ میرا بندہ اپنی عیادت کرنے والوں کو کیا کیا کہتا ہے وہ اس کی جب عیادت کرنے آتے ہیں اگر وہ بندہ اچھی بات کرتا ہے اور ان کے آگے شکایت نہیں کرتا اس آزمائش کی جس میں وہ مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتے ہیں۔ اس بندے کے گوشت کو اس سے بہتر گوشت بدل دو اور اس کا خون اس خون سے بہتر بدل دو اور اس کو خبر دے دو کہ اگر میں نے اس کو وفات دے دی تو میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا اور اگر میں نے اس کو اس کی قید سے آزاد کر دیا تو اس کو چاہئے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے۔ اور دوسرے طریق سے مروی ہے صحیح اسناد کے ساتھ بطور مرسل روایت کے۔

۹۹۴۳: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی بکیر بن محمد صوفی نے مکہ میں ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو بکر حنقی نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جب میں اپنے بندہ کو ماروں یا اپنے بابت کرنے والوں سے کوئی شکایت نہیں کرتا تو میں اسکو تمام قیدوں سے چھٹکارا دوں گا پھر میں اس کا گوشت پہلے بہتر بدل دوں گا۔ دوں پلے خون سے بہتر بدل دوں گا پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے گا۔

۹۹۴۴: شیخ نے فرمایا کہ بعض حفاظ نے گمان کیا ہے کہ مسلم بن حجاج نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں قواریری سے نقل کیا ہے اس نے ابو بکر حنفی سے۔ پھر ان پر انہوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ حدیث یقینی طور پر مروی ہے عاصم سے اس نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا قرہ بن عیسیٰ نے عاصم سے۔

۹۹۴۵: اور اس کو روایت کیا ہے معاذ بن معاذ سے اس نے عاصم بن محمد سے اس نے عبد اللہ بن سعید سے اس نے اپنے والد سے یا دادا سے اس نے ابو ہریرہ سے اور عبد اللہ بن سعید شدید ضعیف ہے۔ میں نے مسلم رحمہ اللہ کی کتاب میں نظر ماری تو میں نے یہ حدیث اس میں نہیں پائی اور اس کو ابو مسعود مشقی نے بھی تعلق اصح میں ذکر نہیں کیا۔

بیماری میں مبتلا شخص کے لئے خوبصورت عمل لکھے جاتے ہیں

۹۹۴۶: اس کو روایت کیا ہے ابو صخر حمید بن زیاد نے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور موقوف روایت کے۔
۹۹۴۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر بن حسن نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عروہ بن رویم سے وہ ذکر کرتے ہیں قاسم سے اس نے معاذ سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ بندے کو جب بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو بائیں طرف والے فرشتے سے کہتے ہیں تم لکھنے سے قلم کو روک لو اور دائیں ہاتھ والے سے کہتے ہیں کہ تم میرے بندے کے لئے خوبصورت عمل لکھو۔

۹۹۴۸: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو احمد بن جمیل نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے فرمایا کہ جب بندہ مسلم بیمار ہو جاتا ہے تو دائیں طرف والے فرشتے کو حکم ملتا ہے کہ میرے بندے کے لئے وہ بہترین خوبصورت عمل لکھو جو وہ کیا کرتا ہے۔ اور بائیں طرف والے سے کہا جاتا ہے کہ جب تک میرا بندہ میری قید و بندش میں واقع ہے اس کے بارے کچھ لکھنے سے رک جاؤ۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کہا کاش کہ میں ہمیشہ بیمار ہو کر صاحب فراش رہتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بندے نے گناہوں کو ناپسند کیا ہے۔

مؤمن کے لئے خیر ہی خیر ہے

۹۹۴۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو بن خالد نے کہا سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو عبد الرحمن بن ابولیلی نے ان کو صہیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بندہ مؤمن کے لئے اللہ کی قضا اور فیصلے پر بڑا حیران اور خوش ہوں کہ ہر چیز اس کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ اگر اس کو خوشی ملے اور وہ اس پر صبر کر لے تو اس کے لئے دھرا اجر ہے اور اگر اس کو تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کر لے تو اس کے لئے ایک اجر ہے ہر فیصلہ اللہ کا مسلمان کے لئے بہتر ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حد بہ بن خالد سے۔

۹۹۵۰..... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عیذار بن حریت سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن سعد سے وہ اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں مسلمان سے خوش ہوں کہ اس کو جب کوئی مصیبت پہنچے تو وہ ثواب کی امید رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے اور جب اس کو خیر پہنچتی تو اللہ کی حمد اور شکر کرتا ہے بے شک مسلمان کو تو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس لقمے کے بارے میں بھی جس کو وہ اپنے منہ میں لینے کے لئے اٹھاتا ہے۔

۹۹۵۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اخطی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو حسن بن عبید اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ثعلبہ نے دعویٰ کیا ہے کہ حضرت انس نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنس دیئے اور فرمایا کہ تعجب ہے مؤمن پر کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں جو بھی فیصلہ کرتا ہے وہ خیر کا فیصلہ ہوتا ہے۔

امت محمدیہ کی خصوصیات

۹۹۵۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد صانع نے ان کو محمد بن سابق نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی منہال بن حلفہ ابو قتادہ نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے ہیں ہم کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس بات پر خوش ہوئے ہیں کہ مؤمن کو راستہ بتلانے پر بھی اجر ملتا ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینے پر بھی اجر ملتا ہے اور عجی زبان سے عربی میں بتانے پر اجر ملتا ہے۔ اور اپنے اہل میں اس کے آنے پر بھی اجر ملتا ہے (یا حق زوجیت ادا کرنے پر بھی اجر ملتا ہے) اور اس معمولی چیز پر بھی اجر ملتا ہے جو مسلمان کے کپڑے کے کنارے یا دامن سے لگی رہ جائے اور وہ اس کو جھٹک دے پھر اس کے دل میں کھٹکا پیدا ہو اور وہ جا کر وہ چیز بھی واپس کر کے آئے۔

۹۹۵۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابو منصور محمد بن قاسم بن عبد الرحمن عتکی نے ان کو بشر بن ہبل لباد نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے ان کو ابو حلیس یزید بن میسرہ نے کہ اس نے سنا ام درداء سے آپ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم سے۔

وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تیرے بعد ایک امت پیدا کرنے والا ہوں وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ جب ان کو ایسی کیفیت پہنچے گی جس کو وہ پسند کریں گے تو وہ اس وقت اللہ کی حمد کریں گے اور اگر وہ کیفیت پہنچے گی جس کو وہ ناپسند کریں گے تو وہ اس پر اجر و ثواب طلب کریں گے اور صبر کریں گے اور نہ ہی حلم ہوگا نہ علم۔ انہوں نے عرض کی اے میرے رب یہ ان کے لئے کیونکر ممکن ہوگا کہ نہ حلم ہو نہ علم؟

اللہ نے فرمایا کہ میں اپنے حلم اور اپنے علم میں سے ان کو عطا کروں گا۔

۹۹۵۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے اور ابو الحسین محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن

محمد بن اسحق فاکہی نے مکہ میں ان کو ابو یحییٰ عبد اللہ بن احمد بن ابو میسرہ نے ان کو یحییٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبد العزیز بن محمد بن عباد بن کثیر نے اور طارق نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عنایت امداد حسب محنت و مشقت اتارتا ہے اور صبر کو مصیبت کے وقت اتارتا ہے۔

طارق بن عمار اور عباد اس روایت کے ساتھ متفرد ہیں۔ اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے طارق سے اور زیادہ صحیح ہے کہ طارق اسی حدیث سے پہچانا گیا ہے۔

اللہ کی طرف سے مدد تکلیف اور صبر کے بقدر آتی ہے

۹۹۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن بطہ اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن نائلہ اصفہانی نے ان کو احمد بن ابو الجوازی نے ان کو عبد العزیز بن عمر نے وہ کہتے ہیں اللہ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے داؤد جب کسی کو میرا طالب پاؤ تو تم اس کے خادم بن جاؤ اے داؤد تکلیف و مشقت پر صبر کیجئے تیرے پاس اعانت و مدد خود بخود پہنچے گی۔

۹۹۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نے ان کو عمار بن نصر ابو یاسر نے ان کو بقیہ نے ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو ابو بکر قعننی نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک اللہ کی مدد اللہ کی طرف سے بندے کے لئے تکلیف و مشقت کے بقدر آتی ہے۔ اور بے شک صبر اللہ کی طرف سے بقدر مصیبت آتا ہے۔ ۹۹۵۷:..... اور اس کو بھی روایت کیا ہے عمر بن طلحہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے پہلی حدیث کی مثل۔

صبر کا بدلہ جنت ہے

۹۹۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالفتح نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم نے ان کو خبر دی ان کے والد نے اور ہمیں خبر دی ہے شعیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو لیث نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن یحییٰ بن احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی ابن ہاد نے ان کو عمر بن ابو عمرو نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس وقت میں اپنے بندے کو اس کی محبوب ترین چیز کے ساتھ آزما تا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے عوض اس کو جنت دیتا ہوں اور شیخ احمد نے فرمایا کہ پہلی روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے عوض جنت دوں گا کا مطلب ہے کہ اس سے مراد جنت کے دو چشمے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں عبد اللہ بن یوسف سے اس نے لیث بن سعد سے بخاری کہتے ہیں کہ اس کے متابع بیان کیا اشعث بن جابر نے اور ابوطلال نے انس رضی اللہ عنہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۹۹۵۳)..... أخرجه العقيلي (۲/۲۷۷) من طريق يحيى بن محمد الحارثي. به.

وأخرجه ابن عدی فی الکامل (۵/۴۰۳) من طریق طارق بن عمار وعباد بن کثیر عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة وأخرجه من طریق عمر بن طلحة عن محمد بن عمرو. به.

(۹۹۵۷)..... أخرجه ابن عدی (۵/۴۰۳).

(۹۹۵۶)..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۴/۱۳۳۵).

☆ أخرجه البخاری فی المرضی باب (۷)

(۹۹۵۸)..... (۱) زیادة من (ن)

انسانی اعضاء کے ضائع ہونے کا اجر جنت ہے

۹۹۵۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اسنہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ابوظلال نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے کہا کب آپ کی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں میں نے بتلایا کہ اس وقت جب میں چھوٹا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جب کہ ان کے پاس ابن ام مکتوم بیٹھے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ کی بینائی کب چلی گئی تھی۔ اس نے بتلایا کہ جب میں چھوٹا تھا۔ جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب میں اپنے بندہ کا کوئی شریف عضو ضائع کرتا ہوں تو اس کی جزا اس کے لئے جنت ہی ہے۔

۹۹۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہم کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ابو اسامہ حلبی نے ان کو ام محمد بنت انجی اشرس ابوشیبان ہذلی نے ان کو اشرس نے ابوظلال سے اس نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مجھے بیان کیا جبرائیل علیہ السلام نے رب العالمین سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں جس کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کا بدلہ جنت میں ہمیشہ رہنا اور میرا دیدار ہے۔

۹۹۶۱: اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اسنہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو بکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو علی بن حسن بلالی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو نوح بن قیس نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو جابر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جس شخص کا کوئی شریف عضو آٹکھ ضائع کر دوں اور وہ اس پر صبر کر لے اور اجر و ثواب کا طالب ہو جائے میں اس کے لئے جنت کے سوا کسی اور جزا کے لئے راضی نہیں ہوں گا۔

۹۹۶۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن علی بن حشیش مقبری نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحسن قزاز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کو اور کہا ہے کہ ہمیں خبر دی اشعث بن جابر حدانی نے۔

۹۹۶۳: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عبد الرحمن بن ابراہیم دحیم نے ان کو مروان نے ان کو ہلال بن سدید نے کہ انہوں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ابن ام مکتوم گذرے اور انہوں نے سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں حدیث نہ بیان کروں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے حدیث بیان کی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ پر لازم ہے کہ جس بندے کا کوئی شریف عضو میں لے لوں کہ اس کی جزا اور بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

۹۹۶۴: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابو سعید بن عمرو نے اور ابو محمد بن یوسف نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حرب بن میمون نے ان کو نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل فرماتے ہیں۔ جب میں کسی بندے کی بینائی لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میرے نزدیک اس کا معاوضہ جنت ہے۔

اس روایت کے ساتھ حرب بن میمون نضر سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۹۹۶۵: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحاق بن ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو عباس بن فضل نے "ح"۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف اسنہانی نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن احمد بن فراس سے۔ مرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن فضل اسفاطی بصری نے ان کو اسماعیل بن ابوالولیس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کی دونوں محبوب ترین چیزیں (یعنی آنکھیں) ضائع

ہو جاتی ہیں پھر وہ اس پر صبر کر لیتا ہے اور ثواب کی امید کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔
شیخ احمد نے کہا کہ اس طرح اس کو میں نے بھی لکھا ہے۔ دو محبوب ترین چیزیں۔

مرگی کا دورہ پڑنے والے کے لئے اجر

۹۹۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم عبد اللہ بن حسن بن سلیمان مقری نے بغداد میں ان کو حامد بن شعیب نے ان کو عبد اللہ بن عمر قواریری نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمر ان بن سلیم نے ان کو حدیث بیان کی عطاء بن ابورباح نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا ابن عباس نے کہا میں تجھے اہل جنت کی ایک عورت دکھاؤں میں نے کہا کہ ضرور دکھائیں انہوں نے کہا کہ وہ یہ کالی عورت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں ممکن ہے کہ میرا کپڑا اتر جائے آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو صبر کر لیں اور تیرے لئے جنت ہوگی اور اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کروں اور وہ آپ کو عافیت عطا کر دے۔ اس عورت نے کہا ہے کہ میں اسی حالت پر صبر کر لیتی ہوں مگر میں اس بات سے ڈرتی ہوں کہ میرا کپڑا اتر جائے اور میں تنگی ہو جاؤں آپ میرے لئے دعا کر دیں کہ میں تنگی نہ ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قواریری سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسدد سے اس نے یحییٰ سے۔

بخار گناہوں سے پاکیزگی کا سبب ہے

۹۹۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو ابی بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آ گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میں ام مہدم ہوں آپ نے اسے فرمایا کہ تم اہل قبا کی طرف جاؤ گی بولی جی ہاں۔ کہتے ہیں ان کے پاس چلا گیا۔ چنانچہ وہ سب بخار والے ہو گئے اور ان کو بہت ”تکلیف“ ہوئی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی پھر کہا کہ یا رسول اللہ ہم بخار میں مبتلا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا۔ اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے گناہوں کو پاک کرنے والا بن جائے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے گناہوں کو پاک کر دے۔

۹۹۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے کہ اہل قباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آ کر بولے کہ بخار ہمارے اوپر شدت اختیار کر گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو کہ اس کو تم لوگوں سے اٹھالیا جائے تو اٹھالیا جائے گا اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے پاک کرنے والا بن جائے (یعنی تمہیں گناہوں سے پاک کر دے) انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہمارے لئے طہور بن جائے (یعنی ہمیں گناہوں سے پاک کر دے)۔

۹۹۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے وہاں پر۔ ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو علی قرہ بن حبیب نے صاحب قشیری نے ان کو یاس بن ابومعمر ابو مغلہ نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ بخار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا کہ آپ مجھے جہاں چاہیں بھیج دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انصار کی طرف بھیج دیا وہ مسلسل سات دن رات ان میں رہا یہاں تک کہ ان پر یہ سخت گذر اتو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ پھر حضور

صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گھروں میں آنے لگے وہ باری باری ایک ایک گھر میں آتے اور ان کے لئے دعا کرتے عافیت کی جب آپ واپس چلے گئے تو ایک عورت ان میں سے پیچھے سے پہنچی اور کہنے لگی یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میری ماں بھی انصاری ہے اور میرا باپ بھی انصاری ہے میرے لئے آپ دعا فرمائیں جیسے آپ نے میرے ساتھیوں کے لئے دعا کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جو چاہیں۔ اگر چاہتی ہو تو میں تیرے لئے دعا کر دیتا ہوں اللہ سے وہ آپ کو عافیت عطا کر دے گا اور اگر چاہو تو تم صبر کر لو تین دن تک اور اس پر تیرے لئے جنت ہوگی۔ وہ بولی یا رسول اللہ بلکہ میں تو صرف تین دن نہیں بلکہ تین دن اور تین دن اور تین دن یعنی نو دن صبر کروں گی جنت کے حصول کے لئے تو میرے لئے کوئی ذرہ کی بات ہی نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ بخار سے زیادہ محبوب میرے لئے کوئی مرض نہیں ہے اس لئے کہ وہ میرے ہر ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عضو کے لئے اجر کا علیحدہ حصہ عطا کریں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیماری پر صبر کرنے سے متعلق روایات

۹۹۷۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ اور ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو حدیث بیان کی سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے زینب بنت کعب سے ان کو ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مصیبت بھی مؤمن کو پہنچتی ہے اس کے جسم میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں ابی بن کعب نے کہا۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ بخار ہمیشہ ابی بن کعب کے جسم کو کمزور کرتا رہے یہاں تک کہ وہ تجھ سے مل جائے اور وہ بخار ایسا ہو جو نہ تو اس کو نماز سے روکے نہ ہی روزے سے اور نہ ہی حج سے نہ عمرے سے نہ جہاد فی سبیل اللہ سے۔

پس بخار اس پر سوار ہو گیا جو اس سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا اور وہ اسی بخار کے ساتھ نماز میں بھی حاضر ہوتے تھے روزہ بھی رکھتے تھے حج عمرہ اور جہاد بھی کرتے رہے۔

۹۹۷۱: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حافظ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو عبید اللہ بن عمیر شمی نے اور ابو خثیمہ وغیرہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن اسحاق بن کعب بن عجرہ نے ان کو زینب بنت کعب نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ یہ امراض جو ہم لوگوں کو لگتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا فائدہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کفارے ہیں۔

حضرت ابی بن کعب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا فرمائیں گے؟ کہ کاٹ لیا اس سے بڑھ کر ہم کو تکلیف جو پہنچے۔ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے اپنے خلاف دعا کی اس کو بخار ہمیشہ لگا رہا تھا یہاں تک کہ اسی میں اس کا انتقال ہو جائے لیکن اس صورت کے ساتھ کہ بخار اس کو نہ حج سے روکے نہ عمرے سے نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ سے نہ فرض نماز باجماعت سے کہتے ہیں کہ کبھی بھی کسی نے اگر ان کو ہاتھ لگایا تو ان کو بخار میں پایا حتیٰ کہ اسی حال میں ان کا انتقال ہو گیا۔

۹۹۷۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابوحامد مقبری نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حصر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ عمران بن حصین نے تینتیس سال تک پیٹ کی تکلیف

جھیلی ان کے دوستوں نے ان سے کہا آپ کی لمبی تکلیف نے ہمیں آپ کے پاس آنے سے روک دیا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایسے نہ کہو اگر اللہ نے اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

۹۹۷۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو حبان بن ہلال نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمران بن حصین کے پاس ان کی تکلیف کے دوران گئے انہیں شدید درد تھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو نجید اللہ کی قسم میں آپ کی تکلیف کو دیکھتا ہوں تو آپ سے مایوس ہو جاتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اللہ نے اگر اس کو میرے لئے پسند کیا ہے تو میں بھی اس پر راضی ہوں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ايديکم ويعضو عن کثیر

جو بھی تکلیف تم لوگوں کو پہنچی ہے تو بس وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے (یعنی تمہارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے) اور بہت ساری باتوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔

۹۹۷۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابوعمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن یحییٰ نے ان کو مسیب بن رافع نے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چل پھر رہا ہوتا ہے حالانکہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں ہوتا۔ پوچھا گیا کہ ایسا کس وجہ سے ہوتا ہے اے ابو بکر؟ آپ نے فرمایا کہ ان مصائب و مشکلات و تکالیف کی وجہ سے کانٹے چبھنے، جوتے کے تسمے ٹوٹنے وغیرہ پریشانیوں کی وجہ سے۔

دونا پسندیدہ اور اوکھی چیزیں

۹۹۷۵..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبد الرحمن یعنی ابن عبد اللہ مسعودی نے ان کو علی بن بذیمہ نے قیس بن جبر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مسعود سے وہ کہتے تھے دونا پسندیدہ اور اوکھی چیزیں کتنی اچھی ہیں ایک موت اور دوسری فقر و غربت قسم بخدا وہ چیز غنی اور فقر ہے میں کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ دونوں میں سے کس چیز کے ساتھ میں مبتلا کیا جاؤں اس لئے کہ دونوں میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب ہے اگر غنی ہو تو اس میں عطف و توجہ ہے اور اگر فقر ہو تو اس میں صبر ہے۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ کی تفسیر

۹۹۷۶..... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن وسم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ عیسیٰ سے وکیع نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے وہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت علقمہ بن قیس کے پاس مصاحف کی تعریض و تصحیح کرواتے تھے میں جب اس آیت سے گذرا۔

ما اصاب من مصیبة الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یهد قلبہ.

جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان لائے وہ اس کی دل کور ہمنائی کرتا ہے۔ ہم نے ان سے اس آیت کے مفہوم کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جس کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کی

طرف سے ہے اور وہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور تسلیم کر لیتا ہے۔ اور یہ ابن مسعود سے بھی مروی ہے۔

تین ہدایت کی علامات

۹۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے۔ تین چیزیں ہدایت کی علامات میں سے ہیں۔ مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا (یعنی اللہ کی طرف رجوع ہونا) حصول نعمت عاجزی۔ اور کسی کو دے کر احسان نہ جتلانا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کا صبر

۹۹۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر و نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی ابو یوسف عبدی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ یعنی عروہ ولید بن عبد الملک کے پاس گئے یہاں تک کہ جب وادی قریٰ میں پہنچے تو انہوں نے اپنے پیر میں کوئی چیز محسوس کی پھر اس جگہ ایک زخم ظاہر ہو گیا وہ لوگ غالب آئے اور اسے سوار کر لیا اور انہوں نے ان کی اونٹنی پر پالان پر کجاوہ رکھا وہ اس پر سوار ہوئے جب کہ اس سے پہلے وہ کجاوے پر سوار نہیں ہوئے تھے جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لها۔

اللہ تعالیٰ اپنی جس رحمت کو لوگوں کے لئے کھول دیتے ہیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

یہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ البتہ تحقیق اللہ نے اس امت پر ان کجاووں میں بھی نعمت رکھی ہے جس کا لوگ شکر نہیں کرتے ان کا درد پیر سے اوپر ٹانگ میں چڑھ گیا وہ جب ولید کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھ کر کہا اے ابو عبد اللہ آپ اس پیر کو کٹوا دیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ اور زیادہ اوپر کونہ چڑھ جائے وہ بولے جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں چنانچہ ولید نے طبیب کو بلایا طبیب نے کہا کہ آپ نیند کی اور نشہ آور دوائی لیں وہ کہنے لگے کہ میں کبھی بھی نشہ آور چیز نہیں پیوؤں گا۔ چنانچہ اس کے پیر کو کاٹنا طے ہو گیا معالج نے متاثر جگہ سے اوپر نشان مارا اور کچھ حصہ بغیر زخم کا یعنی زندہ گوشت کا بھی احتیاطاً لے لیا کہ کہیں اس کے جراثیم آگے تک بھی موجود ہوں یا باقی نہ رہ جائیں۔ اور طبیب نے آری لی اور اس کو آگ میں گرم کیا اور عروہ کو نصف پنڈلی میں داغ دیا اور داغ دے کر اس کو کاٹ دیا مگر ان کی برداشت کا یہ عالم تھا کہ وہ صرف یہی کہتے رہے اچھا ہے، اچھا ہے۔ ولید نے کہا کہ میں نے کسی بھی بوڑھے آدمی کو اس قدر صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔ نیز اسی سفر میں ان کو یہ تکلیف بھی پہنچی کہ ان کا بیٹا محمد چوپایوں کے اصطبل میں داخل ہوا پیشاب کرنے کے لئے رات کا وقت تھا خچر نے اسکولات ماری جس سے وہ مر گیا اور وہ عروہ کا سب سے پیارا بیٹا تھا۔ چنانچہ کسی نے اس صدمہ میں ان سے ان اللہ کے سوا کوئی ایک لفظ بھی نہ سنا جب وہ وادی قریٰ میں تھے تو صرف یہی کہا کہ لقد لقینا من سفرنا هذا نصباً اس سفر نے ہمیں تھکا دیا ہے۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے ان میں سے ایک آپ نے لے لیا ہے اور مجھے باقی چھوڑ دیئے ہیں اور میرے ہاتھ پیر چار تھے ان میں سے ایک آپ نے لیا ہے اور تین میرے لئے باقی چھوڑ دیئے ہیں۔ تیری ذات کی قسم ہے اگر آپ نے مجھے آزمایا ہے تو مجھے عافیت بھی دی ہے اور اگر میرا کچھ لیا ہے تو باقی بھی آپ نے رکھا ہے۔ جب وہ مدینے میں آئے تو ان کی قوم کا ایک آدمی ان کے پاس آیا جس کا عطاء بن ابو ذؤیب کہتے تھے۔ اس نے کہا اے ابو عبد اللہ اللہ کی قسم ہم لوگوں کو تیرے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کرنے کی

ضرورت نہیں تھی اور نہ ہی ہم لوگوں کو آپ کے ساتھ کشتی لڑنا تھی ہاں ہمیں آپ کی رائے مشورے اور ہدایت کی ضرورت تھی اور آپ کے ساتھ انیسیت کی ضرورت تھی۔ بہر حال جو آپ کا نقصان ہوا وہ تو ایک ایسا امر ہے اللہ نے جس کو آپ کے لئے ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور بہر حال ہم جو چاہتے تھے کہ ہمارے لئے آپ کے ہاں سے باقی رہے الحمد للہ وہ باقی ہے ہمارے لئے۔

۹۹۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حکم بن رزق نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبد اللہ بن نافع بن ذویب نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبد الملک کے پاس پہنچے اور ان کو ایک گوشت خور زخم ہو گیا تھا پیر میں ولید نے ان کے علاج معالجہ کے لئے ان کے پاس کئی طبیب بھیجے انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر ان کا پیر نہیں کاٹا گیا تو یہ زخم ان کو ہلاک کر دے گا۔

چنانچہ انہوں نے اس کو آری کے ساتھ کاٹ دیا مگر انہوں نے اپنا کوئی عضو بھی نہیں ہٹے دیا صبر کر کے بیٹھے رہے جب انہوں نے اپنا پیر ان کے ہاتھوں میں دیکھا تو اس کو اپنے پاس منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھوں میں الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اسکے بعد فرمانے لگے خبردار قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو تیرے اوپر سوار کیا تھا بے شک وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اس کے ساتھ کبھی کسی حرام فعل کی طرف چل کر نہیں گیا تھا یا معصیت کا لفظ کہا تھا ولید نے کہا تھا کہ عبد اللہ بن نافع بن ذویب نے کہا۔ یا کسی اور نے اہل دمشق میں سے اس نے اپنے والد سے کہ وہ اس وقت حضرت عروہ کے پاس موجود تھے جب ان کا پیر کاٹا گیا تھا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ نے یہی بات کہنے کے بعد ان لوگوں سے کہا اور اس پیر کو غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گئی اور قطلی کپڑے میں لپیٹا گیا پھر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کے لئے بھیج دیا۔

قاضی شریح رحمہ اللہ کا صبر

۹۹۸۰:..... ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائینی نے ان کو غلابی نے ان کو عباس بن بکار نے ان کو ابو بکر ہذلی نے ان کو شععی نے یہ کہ قاضی شریح نے کہا میں جب کسی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہوں تو چار بار اس پر اللہ کا شکر کرتا ہوں ایک تو اس بات پر کہ اللہ نے اس سے کسی بڑی مصیبت سے ہمیں بچایا دوسرے اس بات پر کہ اللہ نے مجھے اس پر صبر کی توفیق بخشی۔ تیسرے اس پر کہ اللہ نے مجھے اس پر انا اللہ کہہ کر اللہ کی طرف رجوع ہونے اور اس پر ثواب کی امید کرنے کی توفیق دی اور چوتھے اس بات پر کہ اللہ نے یہ مصیبت میرے دین میں مجھے نہیں پہنچائی۔

جب مکروہ امر کو دیکھیں تو محروم کو یاد کریں

۹۹۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب نے ان کو ابو الحسن کارزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن یونس مرقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن علی بن احمد بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد الوہاب بلخی سے وہ کہتے تھے کہ جب آپ کسی مکروہ ناپسندیدہ امر کو دیکھیں تو مدفوع و محروم کو یاد کریں۔

۹۹۸۱:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبد اللہ بن محمد بن علی نے ان کو عبد اللہ بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو صالح سے یعنی حمدون قصار سے کہتے تھے میں نے سنا ابو النصر سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر بن عیاش کے پاس ان کے مرض کے ایام میں ایک عیسائی طبیب بھیجا گیا تو انہوں نے اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا جب وہ نکل کر چلا گیا تو اس کو پیچھے سے دیکھتے رہے

اور فرمایا۔ جب تم مجھ سے ہٹ کر چلے گئے ہو تو اب تم میرے ساتھ جو چاہو کرو۔

جس کا دین بچ جائے اس کا کوئی نقصان نہیں

۹۹۸۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن احمد بن محبوب زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن ضبیق سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن ظریف کہتے تھے۔ شعر جس کا مفہوم یہ ہے۔ جب کسی شخص کا دین اس کی دنیا سے بچ جائے تو دنیا کا نقصان کتنا بھی ہو جائے وہ اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔

مشکلات و مصائب سے متعلق روایات

۹۹۸۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو شیم نے وہ کہتے ہیں عوام نے گمان کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جب ابراہیم تیمی ہمارے پاس آئے تو فرمایا کہ ان کو جب جیل کے دروازے تک لے جایا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی کوئی خواہش ہے جو آپ امیر کے پاس پہنچانا چاہتے ہوں؟ تو کہتے ہیں کہ انہوں نے ان سے کہا۔ میں اپنا تذکرہ اس رب اور مالک سے کروں گا جو صاحب یوسف کے رب سے بہتر ہے (یعنی اللہ سے کرنا جو عزیز مصر سے اور تیرے مالک سے بہتر ہے) کہتے ہیں کہ ہمارے بعض اصحاب نے خیال کیا ہے کہ وہ جب جیل میں داخل ہوئے وہ خود مغموں تھے مگر لوگوں کو صبر کی تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ بے شک خلاصی قریب ہے۔ کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ اگر ہمارے لئے جیل کا دروازہ کھل جائے تو تو ہم ان کو جیل میں نہیں رہنے دیں گے (یعنی نکال کر باہر لے جائیں گے)۔

۹۹۸۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو اسماء بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابو بکر کے پاس گئے یا یوں کہا تھا کہ لوگ ابو بکر کے پاس داخل ہوئے۔ تو انہوں نے کہا اے بھائیو۔ میں نے رات ایسی گزاری ہے کہ میں پسند نہیں کروں گا کہ ویسی رات دوبارہ میرے اوپر آئے۔ مجھے ایسی ایسی بڑی بڑی تکلیف پہنچی۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ جب ہو گئی ہے تو یہ کہوں کہ اب نہ ہو۔

۹۹۸۵: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو ابو کریب نے ان کو خبر دی محارب بن ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم پر فالج پڑ گیا تھا۔ ان کے منہ سے ان کی داڑھی پر پانی بہنے لگا اور انہوں نے اس کو صاف کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو وہ نہ اٹھ سکا چنانچہ بکر بن ماغر جو پاس بیٹھے تھے اٹھ کر اس کو صاف کر دیا۔ لہذا ربیع نے بکر کو دیکھا پھر کہا کہ اے بکر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتا کہ یہ کیفیت جو میرے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مجھ سے دور کر دے (یعنی اس پر تو ان کو اجر ملے گا)۔

۹۹۸۶: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے ان کو ان کے والد نے ان کو بکر بن ماغر نے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کے چہرے پر فالج کی تکلیف تھی جس کی وجہ سے ان کے منہ سے رال بہتی رہتی تھی۔

انہوں نے اپنے چہرے کی قباحت دیکھی تو فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ یہ تکلیف جو میرے ساتھ ہے اللہ پر مشکل ہو یا اس نے بلا وجہ دی ہو۔

اور کہتے ہیں کہ ہمیں یہی خبر سفیان نے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو جب فالج ہو گیا تھا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے علاج کیا ہے؟

انہوں نے کہا کہ میں نے علاج کا ارادہ کیا تھا پھر میں نے قوم عاد اور ثمود کو یاد کیا اور اصحاب زمین کو اور ان کے درمیان بہت سی بستیوں کو کہ ان میں بڑے بڑے دکھ درد موجود تھے بڑے بڑے روگ تھے اور ان میں بڑے بڑے طبیب بھی تھے مگر ان کے لئے نہ کوئی علاج بچا تھا نہ ہی کوئی علاج کرنے والا باقی رہا تھا سب کچھ فنا ہو گیا تھا۔

۹۹۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حمید احمد بن ابراہیم خطلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس سلطی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسلم سے وہ شعر پڑھتے تھے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

بے شک طبیب اپنی دوا اور اپنے علاج سمیت تقدیر دفاع کی اور بچنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ جب آ جاتی ہے کیا حالت ہوتی ہے طبیب کی نہ وہ خود اسی بیماری کے ساتھ مر جاتا ہے ماضی میں جس کا وہ خود علاج کر کے اس کے مریض کو تندرست کر چکا ہوتا ہے کہ دوا بھی اور معالج دوا رہنے والا بھی اور دوا لا کر دینے والا بھی اور اس کو بچنے والا اور خریدنے والا بھی اس کے لئے ہلاک ہو چکا ہوتا ہے۔

۹۹۸۸: ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو اسحق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یوسف صفار نے کہا کہ اس نے یحییٰ اموی سے سنا تھا اس نے اعمش سے سنا تھا اس نے حیان بن ابیہر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب تک جسم تکلیف کو برداشت کر سکتا ہو علاج نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ سے شفاء کے معاملے میں حیا کرنا

۹۹۸۹: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے اسحاق بن موسیٰ خطمی سے اس نے محمد بن زائدہ ابو ہشام کوئی سے۔ اس نے رقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم تمیمی سے کہا گیا تھا وہ دیماس میں تھے کہ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ آپ کو اس تکلیف سے خلاصی اور چھٹکارا دے دے کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میں اس سے یہ دعا مانگوں میری اس تکلیف دور کر دے جس میں میرے لئے اجر و ثواب ہے۔

۹۹۹۰: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو عبد اللہ بن محمد ہانی نے ان کو مرحوم بن عبد العزیز نے ان کو حدیث بیان کی حبیب ابو محمد ہزانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری نے میری ایک بیماری کے ایام میں میری بیمار پرسی کی اور کہا کہ اے حبیب اگر آپ کو بیمار ہو جانے کی صورت میں اجر نہ ملتا تو ہمارا اجر بھی کم ہو جاتا (یعنی عیادت کے ثواب سے ہم بھی محروم رہتے) لے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے بندے کو تکلیف میں مبتلا کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے پھر وہ اسی پر اس کو اجر عظیم عطا کرتا ہے۔

۹۹۹۱: فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علی بن اشکاب عامری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو مبارک نے ان کو حسن نے کہ انہوں نے وجہ و مقصد کا ذکر کیا تو فرمایا خبر دار اللہ کی قسم کہ مسلمان کے وہ ایام جو اس کے لئے خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں وہ ایام ہیں جن میں اس کے لئے اللہ کے قرب کا سامان ہو اور ان میں وہ اس چیز کو یاد کر لے جو کچھ وہ اپنی آخرت کے سلسلے میں بھول چکا تھا اور ان کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ بندے کو جسم میں آزماتا ہے

۹۹۹۲: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن ساسویہ نے ان کو ان کے چچا حاتم بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عطا خراسانی بیمار ہو گئے تھے پس ان پر محمد بن واسع داخل ہوئے بیمار پرسی کرنے کے لئے تو فرمایا میں نے سنا ہے حسن سے

وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے مال میں آزما رہا ہے پس وہ صبر کرتا ہے مگر وہ اس کے ذریعے بلند درجات تک نہیں پہنچتا پھر اس کو اس کے جسم میں آزمایا جاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے لہذا وہ اس کے ذریعے بلند مقامات تک پہنچ جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ایسے تھے کہ ان کو کئی امراض پہنچ چکے تھے۔

مصائب نہ ہوتے تو بندہ اللہ تعالیٰ پر جری ہو جاتا ہے

۹۹۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن مولا سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابراہیم مقری پر کیونکہ ان کو ان کے خچر نے لات ماری تھی جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ لہذا انہوں نے فرمایا کہ اگر دنیا کے مصائب نہ ہوتے تو ہم لوگ اللہ تعالیٰ پر دلیر اور جری ہو جاتے۔ انتہائی جری ہوتا۔

۹۹۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو محمد بن ابوالحسن مصری نے ان کو ابوالعباس معافری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر مولیٰ جعین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں نقصان دیتی تجھ کو وہ چیز جو تجھے عزت دے جب جزا اور بدلہ دے تجھ کو اس چیز کا جو چیز تمہیں خوش کر دے البتہ تحقیق عزت دے گی تجھ کو وہ چیز جو خوش کرے تجھ کو جب وہ تجھے جزا اور بدلہ اس چیز کا دے جو تمہیں بری لگے یا نقصان پہنچائے۔

۹۹۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے جو ناپسندیدہ اور تکلیف دہ امور پر صبر کرتا ہے وہ ان امور کو اور چیزوں کو بھی ضرور دیکھتا ہے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

صبر ہر خیر کی چابی ہے

۹۹۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن احمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر خدری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ صبر ہر خیر کی چابی ہے۔

۹۹۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن احمد صید لانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبد العزیز سے وہ منبر رسول پر خطبہ دے رہے تھے۔ صبر کا ذکر کر رہے تھے اور ان انعامات کا جو اللہ نے اس میں فضیلت رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا میں جو چیز عطا کرتے ہیں پھر وہ چیز اس سے واپس لے لیتے ہیں تو اس کے پیچھے وہ صبر کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے کہیں بہتر عطا کرتے ہیں جو اس سے لیا گیا تھا۔

صبر کیا ہے؟

۹۹۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن حامد بن منوبہ بلخی نے نيساپور میں ان کو محمد بن ابراہیم بن سیس عامری نے ان کو یحییٰ بن معاذ رازی نے ان کو عثمان بن عمار نے ان کو ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ میں اسکندر یہ میں داخل ہوا اور وہاں ایک شیخ سے میری ملاقات ہوئی جسے اسلم بن زید جہنی کہا جاتا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا اہل خراسان سے۔ انہوں نے پوچھا کہ تمہیں دنیا کے خلاف خروج اور بغاوت پر کس چیز نے ابھارا۔ میں نے جواب دیا کہ وہ زہد ہے

اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید ہے۔

انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اپنے نفس کو صبر پر نہ ابھارے۔ چنانچہ ان کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے کہا کہ صبر کون سی چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صبر یہ ہے کہ نفوس کی مشکلات کو برداشت کرنے پر اپنے نفس کو راضی کر لے۔ ابراہیم نے کہا کہ یہ صبر نہیں ہے تسم ہے اور یہ تکلف صبر کرنا ہے۔ لہذا وہ گھبرا گئے اور میری بات نے ان کو ڈرا دیا۔ اور وہ کہنے لگے اے لڑکے یہ بات جو تم نے کہی ہے یہ کہاں سے تم نے سیکھی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطاء ہے۔

چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے سچ کہا کہ زبردستی صبر کرنا صبر نہیں ہے اے لڑکے مجھ کو محفوظ کر اور اس کو یاد رکھ اور برداشت کر اور سمجھ حاصل کر اور تو جان لے کہ زاہدین کی سب سے ادنیٰ منزل دنیا میں مشکلات نفس کو برداشت کرتا ہے۔ جب بندہ مشکلات و مکارہ کو برداشت کرنے والا بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں نور پیدا فرما دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ وہ نور کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چراغ ہوتا ہے جو اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔

بروز قیامت غنی، مریض اور غلام سے سوال

۹۹۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو لیث نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ تین شخصوں کو قیامت میں لایا جائے گا غنی کو۔ مریض کو اور مملوک غلام کو۔ غنی سے سوال ہوگا کہ آپ کو میری عبادت سے کس چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ آپ نے مجھے کثرت کے ساتھ ملا دیا تھا لہذا میں سرکش ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلیمان علیہ السلام کو اپنی حکومت سمیت لایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا آپ اس سلیمان سے بھی زیادہ مصروف تھے؟ وہ غنی کہے گا کہ نہیں بلکہ یہ زیادہ مصروف تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کو تو اس کی مصروفیت نے میری عبادت سے نہیں روکا تھا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مریض کو بلایا جائے گا۔ اس سے سوال ہوگا کہ آپ کو کس چیز نے میری عبادت سے روکا تھا۔ وہ کہے گا اے میرے رب آپ نے میرے جسم میں رکاوٹ پیدا کر دی تھی کہتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کو ان کی بیماری سمیت لایا جائے گا پھر اس سے سوال ہوگا کہ کیا تیری بیماری ان سے بھی زیادہ سخت تھی؟ وہ بندہ کہے گا کہ نہیں بلکہ ان کی بیماری زیادہ سخت تھی۔ اللہ فرمائیں گے کہ اسکی بیماری تو اس کی عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ اتنے میں غلام مملوک کو لایا جائے گا۔ سوال ہوگا کہ ان کو میری عبادت کرنے سے کسی چیز نے روکا تھا؟ وہ کہے گا وہ میرے رب آپ نے میرے اوپر کئی کئی مالک بنا رکھے تھے وہ میرے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ پھر یوسف علیہ السلام کو اس کی عبدیت سمیت لایا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ آپ کی غلامی زیادہ سخت تھی یا اس کی غلامی؟ وہ کہے گا کہ نہیں بلکہ اس کی غلامی زیادہ سخت تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کی غلامی اس کے لئے میری عبادت سے مانع نہیں ہوئی تھی۔

صبر خیر کثیر ہے

۱۰۰۰۰:..... ہمیں ابو الحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمر بن عبد اللہ مولیٰ عفرہ نے عبد اللہ بن عباس سے اسی طرح کہا کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اللہ کو یاد کرو وہ آپ کی حفاظت کرے گا اللہ کو یاد رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے آپ نرم حالات میں اللہ کو پہچانیں اللہ آپ کو شدت و سخت کے حالات میں پہچانے گا۔ جب آپ سوال کریں یعنی مانگیں تو بس اللہ سے مانگئے اور آپ جب مدد و استعانت طلب

کریں تو اللہ سے مدد مانگئے۔ تحقیق (قضا و قدر رکھنے والا) قلم سوکھ چکا (اس چیز کو لکھ کر) جو کچھ ہونے والا ہے اگر ساری مخلوق اس بات پر اکتھی ہو جائے کہ وہ تجھے نفع پہنچائیں جو چیز اللہ نے لوح محفوظ میں تیرے لئے نہیں لکھی تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں جو چیز اللہ نے تیرے لئے نہیں لکھی لوح محفوظ میں تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ اگر تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ رضا اور یقین کے ساتھ اللہ کے لئے عمل کرو تو ایسا ضرور کیجئے اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو پھر جو چیز تم ناپسند کرتے ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے اور یقین جانئے کہ نصرت اور مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک کشادگی و خلاصی کرب و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ ہی آسانی ہوتی ہے۔

نصرت و مدد صبر کے ساتھ ہے

۱۰۰۰۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو علی بن نخبویہ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابو شہاب خیاط نے ان کو محمد بن عیسیٰ قرشی نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ میں لڑکا تھا کہتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا: اے لڑکے اللہ کو یاد کرنا اللہ تیری حفاظت کرے گا اور اللہ کو یاد رکھنا آپ اس کو اپنے آگے پائیں گے راحت میں تم اللہ کو پہچانتے رہنا وہ تمہیں سختی میں پہچان کے رکھے گا اور جان لیجئے گا کہ جو چیز تمہیں نہ پہنچے وہ تمہیں ملنے والی نہیں تھی۔ اور جو چیز تجھے پہنچے وہ تم سے خطا کرنے والی نہیں تھی۔ اور یقین رکھنا کہ اگر تمام مخلوقات مل کر تجھے کوئی چیز دینا چاہیں مگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تجھے دینے کا نہ ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ یا ساری مخلوقات مل کر تم سے کوئی چیز روکنے کا ارادہ کریں حالانکہ اللہ نے وہ تجھے دینے کا ارادہ کر رکھا ہو تو روکنے پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اور یقین جانئے کہ قلم تحقیق خشک ہو چکا ہے (اس سب کچھ کو لکھ کر) جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ سے مانگنا اور جب تم کسی کو تمنا چاہو تو اللہ کو تمنا مانا۔ اور یقین کرنا مدد صبر کے ساتھ ہوتی ہے اور فراخی تنگی و تکلیف کے ساتھ ہوتی ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہوتی ہے۔

۱۰۰۰۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو ابو ہشام نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابو نصر نے ابن کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص آسودہ حالی میں کثرت سے دعا مانگتا ہے اس کے لئے مصیبت کے وقت قبولیت ہوتی ہے اور جو شخص کثرت کے ساتھ دروازہ کھنکاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔

فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ عبادت ہے

۱۰۰۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو القاسم عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو سعید بن مسلم بن بابک نے میرا خیال ہے اس نے اپنے والد سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو حمزہ بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو عبد اللہ بن شیبہ نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسلم بن بابک نے اس نے اپنے والد سے اس نے سنا علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فراخی کا انتظار صبر کے ساتھ کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا ہے کہ ابن بشران کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے اور جو شخص قلیل زرق کے ساتھ راضی ہو جائے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے قلیل عمل کے ساتھ بھی۔

۱۰۰۰۴: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن احمد بن ابو مقاتل اور ابن مكرم نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو ابن وارہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل عبادت کشاہکی و فراخی کی توقع کرنا ہے۔

۱۰۰۰۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن بن شرقی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو نعم بن حماد نے ان کو بقیہ نے مالک بن انس سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۰۰۰۶: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو باغندی نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے مالک سے اس نے زہری سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فراخی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ سلیمان بن سلمہ خبری نے اس کو مسند کیا ہے اور پہلی جو ہے وہ مرسل ہی اولیٰ ہے۔

۱۰۰۰۷: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن نجیح نے ان کو محمد بن عبدوس بن کامل نے ان کو محمد بن عبد اللہ رقی نے ان کو حماد بن واقد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اسرائیل بن یونس سے اس نے ابو اسحاق ہمدانی سے اس نے ابو الاحوص سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

شیخ نے کہا ہے اس روایت کے ساتھ حماد بن واقد متفرد ہے جو کہ غیر قوی ہے۔

۱۰۰۰۸: ہمیں خبر دی استاذ ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن محمد بن بندی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن زبیر نے ان کو سفیان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب آپ نے دیکھا ہے کہ آپ نے ابراہیم اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کو کون سی چیز عطا کی تھی۔ اللہ نے فرمایا کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے کسی شئی کو میرے برابر نہ کیا بلکہ مجھے ہر چیز پر ترجیح دی اور یہ اسحاق علیہ السلام نے اپنے نفس میں میرے لئے سعی کی اور اپنے ماسوا پر زیادہ خوب تر تھے۔

اور بہر حال یعقوب علیہ السلام تو میں نے جب بھی اس کو کسی مصیبت میں آزمایا اس کا حسن ظن میرے ساتھ اور زیادہ ہوتا گیا۔

ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آ سکتی

۱۰۰۰۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اہم نے ان کو احمد بن فضل صالح نے ان کو ابو ہلال راسی نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان کو ستاروں کے ساتھ آزمایا اور اس کو صبر کرنے والا پایا اور اس پر اس کی تعریف فرمائی کہ اس نے ان کو پورا کر دکھایا۔ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں ان کی تعلیم دی اس کو۔

(۱۰۰۰۵) أخرجه القضاة في مسند الشهاب (۱۲۸۳) من طريق بقیة به

وقال القضاة لم يروه عن مالک منقطعاً إلا بقیة. وانظر كشف الأستار (۳۱۳۸)

(۱۰۰۰۸) (۱) هكذا في الأصل

(۱۰۰۰۶) أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۱۴۱/۳)

۱۰۰۱۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان برزعی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیانے ان کو ابوبکر نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبد اللہ بن زید بن اسلم نے اپنے والد سلیم سے یہ کہ ابو عبیدہ حاضر ہوئے اس کی طرف عمر نے لکھا فرماتے تھے کہ جب کسی آدمی کے ساتھ شدت و سختی لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کے لئے فراخی و خلاصی پیدا کرتے ہیں اور بے شک ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اصبروا وصابروا و رابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔
صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو اور جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

تنگی کے ساتھ آسانی ہے

۱۰۰۱۱: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیانے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو معاویہ بن قرہ نے اس شخص سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ اگر عمر اور تنگی کسی بل اور سوراخ میں گھس جائے تو یسر اور آسانی اس کا تعاقب کرتے ہوئے وہ بھی اسی سوراخ میں داخل ہو جائے گا اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فان مع العسر یسراً ان مع العسر یسراً
بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے (تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔)
یہ روایت ایک اور طریق سے مرفوع طریقے سے مروی ہے مگر وہ ضعیف ہے۔

۱۰۰۱۲: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو عبد اللہ بن محمود مروزی نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو حمید بن حماد ابوالجہم نے ان کو عائد بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنان بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے۔ اور آپ کے قریب ایک سوراخ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا اگر عسر آ کر اس سوراخ میں گھس جائے تو یسر ضرور آئے گا اور وہ بھی اس میں داخل ہو جائے گا اور اس کو نکال لائے گا۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان مع العسر یسر ان مع العسر یسر
بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے بے شک عسر کے ساتھ یسر ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس روایت کے ساتھ حمید متفرد ہے۔

۱۰۰۱۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے حسن سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں:

ان مع العسر یسر
تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ انتہائی مسرور اور خوش تھے اور ہنس رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ ایک دن عسر دو یسروں پر ہرگز غالب نہیں آئے گا:

ان مع العسر یسر ان مع العسر یسر۔

۱۰۰۱۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو نسی بن محمد تیمی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن موسیٰ باسانی نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے محمد بن عامر بلخی نے۔ جن کا مفہوم یہ ہے۔

اے غم کو نوح علیہ السلام سے کھول دینے والے پھلی والے یونس علیہ السلام کی قید ہٹانے والے ہر مصیبت زدہ کے آقا و مولیٰ۔ اے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کے لئے دریا کو پھاڑنے والے اور یعقوب علیہ السلام کا حزن دور کرنے والے۔ اے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈا کرنے والے اور ایوب علیہ السلام کے اعضاء سے بیماری اٹھا دینے والے بے شک طبیب کوئی فائدہ نہیں دے سکتے موت سے مگر وہ ایسا طبیب ہے جو عاجز نہیں آ سکتا۔

۱۰۰۱۵..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تھے احمد بن یحییٰ نے اپنے کلام سے کشادگی کے دروازے کی کنجی صبر ہے اور ہر عمر کے ساتھ یسر ہوتا ہے۔ اور زمانہ ایک جیسی حالت پر ہمیشہ نہیں رہتا اور ایک امر کے بعد دوسرا امر آتا رہتا ہے۔ اور مکر وہ اور ناپسندیدہ امر کو راتیں فنا کر دیتی ہیں جن پر خیر و شرفنا ہوتے ہیں اور ایک حالت کیسے باقی رہ سکتی ہے جب کہ زمانے میں ماہ و ایام تیز رفتاری کے ساتھ گزر رہے ہیں۔

۱۰۰۱۶..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن حسین نے اور مجھے قاسم بن محمد بن جعفر اکثر کہتے رہتے تھے۔ (اشعار جن کا مفہوم یوں ہے۔) وہ چیز قریب ہے جس کو آپ دیکھیں گے وہ یہ ہے کہ یہ کیفیت ہمیشہ قائم نہیں رہے گی اور یہ کہ آپ اس کے لئے کھل جانا اور کشادگی بھی ملاحظہ کریں گے ان امور سے جن کے ساتھ زمانے نے اصرار کیا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی کو لے آئے گا بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہر دن اس کی مخلوق میں کوئی نہ کوئی امر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی عمر چمکتا ہے وہ یسر کو کھولنے والا ہوتا ہے بے شک بات یہ ہے کہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ بے شک عمر کے پیچھے یسر آتا ہے (تنگی کے بعد آسانی آتی ہے۔)

مایوسی کفر ہے

۱۰۰۱۷..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین انصاری نے ان کو ابراہیم بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ مدینے کے تاجروں میں سے ایک آدمی تھا وہ جعفر بن محمد کے پاس آتا جاتا تھا اس سے میل جول رکھتا تھا اور ان کو اچھے حالات کے ساتھ پہچانتا تھا ایک اس کا حال بدل گیا لہذا وہ اس بات کا شکوہ جعفر بن محمد سے کرنے لگا لہذا جعفر نے کہا۔ شعر جن کا یہ مفہوم ہے مت گھبرا اگر تو ایک دن تنگی میں مبتلا ہو جائے اس لئے کہ آپ طویل زمانے تک آسانی میں بھی تو رہے ہو اور مایوس نہ ہونا اس لئے کہ مایوسی کفر ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ قلیل سے بھی غنی بنادے اور آپ اپنے رب کے ساتھ براگمان نہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت گمان کے لئے زیادہ اولیٰ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے ہاں سے نکلا تو میں سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو چکا تھا۔

صبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۱۸..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن صفوان نے ان کو حسین بن ابوالدنیانے ان کو ابو عرفان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عبیدہ معمر بن شثی نے ان کو یونس بن حبیب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابو عمرو بن علاء نے کہا کہ ہم لوگ حجاج بن یوسف کے دور میں صنعاء میں فرار ہو گئے تھے میں نے ایک شعر کہنے والے سے سنا جو کہ شعر کہہ رہا تھا۔ (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔) کس وجہ سے دل ایک خاص امر کو ناپسند کرتے ہیں ان کے لئے تو خلاصی ہے جیسے اونٹ کے پیروں کی رسی کھل گئی ہے۔

ابونہر کہتے ہیں کہ میں نے اس شعر میں لفظ فرجہ پر غور شروع کیا، کہ اس میں شاید میری مصیبت کے ختم ہو جانے کی طرف اشارہ ہے، چنانچہ اچانک میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ حجاج مرچکا ہے (لہذا میری خوشی کی انتہا نہ رہی) اب میں نہیں سمجھ رہا تھا کہ میں دو باتوں میں سے کس بات کے ساتھ زیادہ خوشی کروں حجاج کی موت کی خبر کے ساتھ یا اس شعر کے ساتھ۔

۱۰۰۱۹..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مجنون اور دیوانے کو دیکھا جس کو لڑکوں نے تنگ کر کے ایک مسجد میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا تھا چنانچہ وہ جا کر مسجد کے ایک کونے میں جا بیٹھا لہذا اللہ کے اس سے منتشر ہو گئے پھر وہ وہاں سے اٹھا اور وہ یہ شعر کہہ رہا تھا۔

جب کوئی امر مجھے تنگ کر دیتا ہے تو میں خلاصی کا انتظار کرتا ہوں۔ پس مشکل ترین امر خلاصی کے قریب تر ہوتا ہے۔
۱۰۰۲۰..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حسین بن عبدالرحمن نے بادشاہ نے اپنے وزیر کو نکال دیا تھا کسی ناراضگی کی وجہ سے کیونکہ وہ اس پر ناراض ہو گیا تھا وزیر اس بات پر سخت مغموم ہوا وہ ایک رات سفر کر رہا تھا کہ یکا یک اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ کوئی آدمی ہے جو یہ شعر کہہ رہا ہے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) رب کے ساتھ خوبصورت گمان کرو وہ اس کا عوض اور بدلہ تجھے خوبصورت عطا کرے گا اور وہی تیری کمی و کمزوری درست کرے گا۔ بے شک رب ہی ہے جو تجھے کفایت کرتا ہے۔
جس نے کل تیری ضرورت پوری کی تھی وہ آئندہ کل صبح بھی تیری ضرورت پوری کرے گا۔
وزیر اس شعر کو سن کر خوش ہوا اور اس نے اس آدمی کو دس ہزار درہم دینے کا حکم دے دیا۔

۱۰۰۲۱..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے کہا ابو بکر بن ابوالدنیانے قریش کے ایک آدمی نے مجھے شعر سنائے۔ (جن کا خلاصہ یہ ہے) کیا تو دیکھتا نہیں کہ تیرے رب کے نئے اور پرانے احسانات اتنے ہیں جو شمار نہیں کئے جاسکتے ہمووم و نموم سے تسلی رکھ کیونکہ جیسے کوئی بھی شئی دائمی نہیں ہے اسی طرح تیرے غم بھی دائمی اور ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد تیری طرف اپنی طرف سے کوئی نظر رحمت اور نظر کرم فرمائے۔

۱۱۲۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابو الحسن علی بن بکران واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے علی بن مہدی نے اپنے بعض احباب سے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) وہ کرب جس کے اندر آپ نے شام غم گزاری ہے ممکن ہے کہ راحت و خلاصی اس کے پیچھے قریب ہو۔

جس سے ڈرنے والے کو امن نصیب ہو جائے اور مشقت زدہ رہائی و خلاصی پا جائے اور دور دراز کا مسافر اپنے گھر لوٹ آئے۔ اے کاش کہ ہماری ضرورتوں اور حوائج کے لئے مسخر ہوائیں جلدی کریں یا آئیں جائیں۔ پس وہ ہوائیں جب ہمارے پاس آئیں گی تو ہمارے گھر والوں کی ہمارے بارے میں جنوبی ہوائیں اور ہمیں شمالی ہوائیں خبریں دیں گی۔ پس اگر اس یوم کا اول حصہ میرے لئے ہوا تو آنے والی کل بھی اس کا انتظار کرنے والے کے لئے قریب ہے۔

۱۰۰۲۳..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے محمد بن عباس عصمی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے خلادی نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے سمیری نے اور ذکر کیا کہ یہ شعر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا ہے۔ کتنا فاصلہ ہے تیرے لئے مصائب کے درمیان میں تو ان میں مقام یاس و ناامیدی سے ہی چھٹکارے اور خلاصی کا راستہ دیکھتا ہوں۔

۱۰۰۲۴..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالخلق نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبد الواحد عیسیٰ نے وہ کہتے

ہیں کہ میں نے سنا وزیر بن محمد غسانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن حسین سے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا بہت سے مقامات میں بعض مکانات پر لکھا ہوا تھا یہ شعر جس کا مفہوم ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کسی کی حاجت کو آسان کرنے کا ارادہ کرتا ہے آپ دیکھتے ہیں اس کے لئے مقام یا اس سے بھی راستہ نکال دیتا ہے

۱۰۰۲۵..... کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے شعر سنایا جس کا مطلب ہے۔

کتنی حاجتیں ہیں جو قریب ہے کہ مشکل ترین ہو جائیں اور وہ دوسری حاجات پہلی قسم کی ناامیدی سے خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔

۱۰۰۲۶..... کہتے ہیں سالم بن حسین نے مجھے شعر سنائے۔ جن کا مطلب یہ ہے۔

دنیا کے حزن و غم سے جو بھی بندہ فکر میں مبتلا ہوتا ہے۔ بس یہی چیز اس کے لئے کشادگی اور خلاصی کی کنجی ثابت ہوتی ہے۔

اگر کوئی دارجزن و غم میں اوندھار میں پڑا ہوا متفکر ہو کہ وہ جس بلا میں واقع ہے وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ تو یقین ممکن ہے کہ شاید وہ اپنے رب کی عنایت سے دیکھے کہ اس پر ایسی صبح بھی آجائے کہ جس میں وہ دیکھے کہ وہ اس سے نکل چکا ہے۔

۱۰۰۲۷..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر محمد بن حاتم الکشتی سے یہ کہ عبد بن حمید نے ایک آدمی سے کہا جو اپنے معاملات میں عسر و تنگی کی اس کے آگے شکایت کر رہا تھا۔

الایہا المرء الذی فی عسرہ اصبح اذا اشتد بک الامر فلا تنس الم نشرح.

اے وہ شخص جو اپنی عسر و تکلیف میں واقع ہو چکا ہے جب معاملہ سنگین ہو جائے تیرے ساتھ تو تم الم نشرح کو نہ بھولنا۔

(یعنی جب عسر آیا ہے تو اس کے بعد یسر اور آسانی بھی آئے گی۔)

مریض کی دعا مقبول ہے

۱۰۰۲۸..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو بھل بن عمار نے ان کو عبد الرحمن بن قیس نے ان کو ہلال بن عبد الرحمن نے ان کو عطاء بن ابومیمون نے ان کو ابو معاذ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی عیادت کیا کرو اور ان سے کہا کرو کہ وہ اللہ سے تمہارے لئے دعا کریں اس لئے کہ مریض کی دعا قبول ہوتی اور اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

۱۰۰۲۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو سدید بن سعید نے ان کو عبد الرحمن بن زید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی دعا و پکار رو نہیں کی جاتی یہاں تک کہ وہ آغاز کر دے۔

۱۰۰۳۰..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو حسین بن محمد سعدی نے ذراع نے ان کو عمر بن ابو خلیفہ عبدی نے ان کو عبید اللہ بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس میرے پاس آئے جب کہ میں مریض تھا میں نے اس سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے خود دعا کریں کہ بے شک وہ مضطر اور پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جیسا وہ اس کو پکارتا ہے۔

بعض آدمی کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے

۱۰۰۳۱..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے منصور

سے اس نے ابووائل سے اس نے کر دوس نقلی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں دیکھا تھا جب میں اس کو پڑھ رہا تھا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کوئی ایسا امر پہنچاتا ہے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ اس کو محبوب رکھتا ہوتا ہے اس لئے کہ دیکھے کہ وہ اس کی بارگاہ میں کیسے عاجزی کرتا ہے۔

۱۰۰۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو عبدالرحمن بن صالح ازدی نے ان کو ابوالروح نے وہ اہل مرو کے ایک آدمی تھے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں محمد بن علی محمد بن منکر کے پاس گئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا ہوا آپ کو میں آپ کو غمگین محسوس کر رہا ہوں۔ ابو حازم کہتے کہ یہ قرض کی وجہ سے ہے جس نے اس کو پریشان کر رکھا ہے۔ محمد بن علی نے کہا کہ میں اس کے لئے دعا کروں۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں تو انہوں نے کہا البتہ بندے کے لئے اس کی حاجت میں برکت دی جاتی ہے جس کے لئے وہ کثرت سے دعا کرتا ہے اپنے رب سے خواہ وہ کیسی بھی حاجت ہو۔

۱۰۰۳۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن ان کو حسین نے ان کو ابو بکر نے ان کو عبدالرحمن بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابوروح نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے کہا بندے کا ناپسندیدہ امر اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے اس کے پسندیدہ امر سے اس لئے کہ جو اس کو ناپسندیدہ درپیش آتی ہے وہ اس کو اللہ سے دعا کرنے کے لئے ابھارتی ہے اور جو پسندیدہ چیز پیش آتی ہے وہ اس کو غافل کرتی ہے اور ڈھیل دیتی ہے سست کرتی ہے۔

کافر و مؤمن کی دعا

۱۰۰۳۳:..... (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ابو نصر عمار سے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ داؤد نے کہا کہ سبحان اللہ سخت آزمائش میں دعا نکالتا ہے۔ سبحان اللہ نرمی میں شکر نکالتا ہے۔

۱۰۰۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد مقری نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو کئی حاجات سپرد کر رکھی ہیں۔ یا یوں فرمایا کہ لوگوں کی حوائج پر مقرر کر رکھا ہے پس جس وقت مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت کو روک لو اس لئے کہ میں اس کی دعا کو محبوب رکھتا ہوں۔ اور جب کافر دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے جبرائیل اس کی حاجت پوری کر دو کیونکہ میں اس کی دعا کو سخت ناپسند کرتا ہوں۔ یہی مروی محفوظ ہے اور یہ بطور مسند روایت بھی مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۱۰۰۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جعفر بن نصیر نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ابو الزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب اللہ کا بندہ مؤمن اس کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت روک لیجئے بے شک میں اس کو پسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی اور جب اس کو اس کا بندہ کافر پکارتا ہے تو وہ فرماتے ہیں اے جبرائیل میرے اس بندے کی حاجت پوری کر دیجئے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کی آواز کو بھی ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۰۰۳۱) (۱) فی ن: (ابن وهو خطا)

(۱۰۰۳۲) أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في الفرج بعد الشدة (۱۹)

(۱) كذا بالأصل وفي الفرج بعد الشدة في الدعاء ص ۲۲

(۱۰۰۳۳) أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في الفرج (۲۱)

حضرت صفوان بن محرز کی مقبول دعا

۱۰۰۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو حضرت بن ابان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے صفوان بن محرز کے بھتیجے کو گرفتار کر کے قید میں بند کر دیا تھا صفوان نے ہر طریقہ آزمایا مگر اپنے بھتیجے کے چھٹکارے والی حاجات کے لئے اسے کوئی کامیابی کی صورت نظر نہ آئی۔ چنانچہ اس نے ساری رات مصلے پر دعا مانگتے گزاری۔ لہذا اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے صفوان اٹھ جائیے اپنی حاجت طلب کیجئے۔ وہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا پھر نماز پڑھی پھر اس نے دعا کی۔

اچانک دیکھتا ہے کہ وہ قید سے چھوٹ کر آ گیا اور دروازہ کھٹکا رہا ہے۔ جا کر پوچھا کہ کون ہو۔ اس نے بتایا کہ میں ہوں یہ بولے کہ اس وقت کیسے؟ بتایا کہ آدھی رات کے وقت امیر بیدار ہو گئے تھے اور انہوں نے روشنی منگوائی اور پولیس والے کو بلا کر حکم دیا لہذا جیل کے دروازے کھول دیئے گئے اور آواز لگائی گئی کہ کہاں ہے صفوان بن محرز کا بھتیجا اس کو جیل سے باہر نکال دو میں رات بھر نہیں سویا۔

یحییٰ بن معاذ رازی کی دعا

۱۰۰۳۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد بن صالح حافظ سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن محمود سمرقندی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میرا صبر پورا ہو چکا ہے، اور میرا سینہ تنگ ہو چکا ہے، اور میری بھوک تیری مغفرت کے لئے شدید ہو چکی ہے اور تیری رحمت کے لئے میری امید بہت بڑی ہو چکی ہے میں دعا کے لئے عاجزی اور اصرار کر رہا ہوں بطور مجبور ہونے کے اور آپ میری اجابت اس وقت کریں گے جب آپ چاہیں گے بطور اختیار کے۔ کیا آپ مجھ پر رحم نہیں کریں گے بایں طور کہ میں محتاج ہوں آپ کی طرف۔ اور بایں وجہ کہ میں اپنی حاجت میں تیری طرف ہی اعتماد کرتا ہوں میرے لئے تیرے سوا کوئی الہ نہیں ہے (جو میری مغفرت کرے دعا قبول کرے مجھ پر رحم کرے) میں جس کی بارگاہ میں التجا کروں اور تیرا کوئی شریک بھی نہیں ہیں جس پر میں اعتماد کروں۔ تیری ذات کے جلال کے نور کے ساتھ میں سوال کرتا ہوں کہ جلدی میرا چھٹکارا فرما دے اے ارحم الراحمین۔

صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے

۱۰۰۳۸: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابو الحسن احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن عبد العزیز سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی انعام کرتا ہے پھر اس سے اس کو چھین لیتا ہے پھر وہ بندہ اس کے عوض میں صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے صبر کے بدلے میں اس نعمت سے بڑھ کر نعمت عطا کرتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے۔

۱۰۰۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد حسینی نے مرو میں ان کو خبر دی محمد بن عبد الوہاب جریری نے ان کو خبر دی فیض بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض سے پوچھا گیا تھا کہ اس فرمان الہی کا مطلب کیا ہے سلام علیکم بما صبرتم تم پر سلامتی ہو

تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے۔ تو فرمایا کہ یہ اس وجہ سے کہ تم نے دکھ برداشت کیا دنیا کی لذتوں سے دنیا میں صبر کیا۔

۱۰۰۴۰:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بغدادی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ہبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں افضل صبر مخالف حالات پر صبر کرنا ہے۔
۱۰۰۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن حسین صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عبد الحمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے بڑا صابر وہ ہے جو حق پر صبر کرے۔

تین چیزیں

۱۰۰۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن اسحاق بن احمد کا ذی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حبیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن یزید نے ان کو خبر دی ہمیں نے ان کو عون بن عبد اللہ نے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ تین چیزیں تیرے معاملے کا خلاصہ اور اصل ہمیں اے ابن آدم کہ تو اپنی مصیبت کا شکوہ نہ کر اور اپنے دکھ درد کو بیان نہ کر۔ اور اپنی زبان سے اپنی ذات کو پاک نہ گردان۔

تورات کی چار سطروں کا خلاصہ

۱۰۰۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن عمر جرشی نے ان کو ابراہیم بن سعید جوہری نے ان کو اسماعیل بن عبد الکریم نے ان کو عبد الصمد بن معقل نے اس نے سنا وہب بن منبہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے تورات میں چار مسلسل سطریں پڑھی تھیں۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ جو شخص اپنی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے آگے جھکتا ہے اور عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جو شخص اس نعمت پر غم کرتا ہے جو دوسرے کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے رب کے فیصلے سے ناخوش ہے۔ اور جو شخص قرآن تو پڑھتا ہے مگر اس کا گمان یہ ہوتا ہے کہ اس کی بخشش نہ ہوگی وہ آیات الہی کے ساتھ استہزاء کرنے والوں میں سے ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ یہ حدیث ایک اور طریق سے بھی مروی ہے بطور مندر روایت کے مگر وہ قوی نہیں ہے۔

مصائب پر شکوہ پسندیدہ نہیں

۱۰۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن شعیب کسائی نے ان کو علی بن معبد نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے غم میں واقع ہو جائے گا وہ درحقیقت اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنے ساتھ واقع ہونے والی مصیبت کا شکوہ کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکوہ کرتا ہے اور جو دولت مند کے آگے جھکتا ہے تا کہ اس کی دنیا حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دو تہائی اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جس کو قرآن عطا کیا جائے اور پھر بھی وہ جہنم میں چلا جائے اللہ تعالیٰ اس کو لعنت کر دیتے ہیں۔

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کے ساتھ وہب بن راشد کا تفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور یہ روایت دوسری ضعیف اسناد سے

ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۰۰۴۵: ہمیں خبر دی ابو عمر محمد بن عبد اللہ زجاجی ادیب نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد دقاق نے ان کو ابو الحسن علی بن احمد بلخی نے ان کو محمد بن یوسف بن ثابت بن آدم ربیع نے اپنی کتاب سے جس کو اس نے لکھوایا تھا ہم لوگوں پر محمد بن قاسم بن جعفر سے اس نے شقیق بن ابراہیم سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے طلحہ بن مصرف سے اسی نے شمر بن عطیہ سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا کے لئے غمگین ہوتا ہے درحقیقت وہ اپنے رب سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کی شکایت کرتا ہے جو شخص دنیا دار کے پاس جا کر عاجزی کرتا ہے اس کا دو تہائی دین ضائع ہو جاتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے پھر بھی جہنمی بن جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ان لوگوں میں سے ہوتا ہے جو آیات الہی کا مذاق اڑاتا ہے۔

۱۰۰۴۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سافر قد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں پڑھا تھا۔ جو شخص دنیا کا غم لے کر صبح کرتا ہے وہ گویا اپنے رب کے ساتھ ناراض اور ناخوش ہو کر صبح کرتا ہے۔ اور جو شخص دولت مند کے پاس ہم نشینی کرتا ہے اور اس کے لئے عاجزی کرتا ہے اس کے دین کی دو تہائیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور جس شخص کو مصیبت پہنچتی ہے اور وہ لوگوں کے آگے اس کی شکایت کرتا ہے گویا کہ وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

مصائب اور بیماری کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے

۱۰۰۴۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن محمد صیدلانی نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو خلف بن تمیم نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصائب کو اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے اور ذکر کیا کہ جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۴۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو صادق عطار نے سند عالی کے ساتھ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو موسیٰ ہروی نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبد العزیز بن ابی رواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصائب کو اور امراض کو اور صدقہ کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۴۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن سقانے ان کو ابو علی حامد بن محمد وفانے نیشاپور میں ان کو محمد بن صالح لاج نے عبد اللہ بن عبد العزیز نے ان کو ان کے والد نے نافع سے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیماریوں کو چھپانا نیکیوں کے خزانوں میں سے ہے۔

۱۰۰۵۰: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن طیب نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو عبد الوہاب خفاف نے ان کو عبد العزیز بن ابورواد نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صدقہ چھپا کر دینا اور مصائب کو چھپانا اور بیماریوں کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے جس نے پھیلایا اس نے صبر نہیں کیا۔

۱۰۰۵۱: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تین چیزیں نیکی کے خزانوں میں سے ہیں۔ صدقہ کو مخفی رکھنا۔ مصیبت کو چھپانا، بیماری کو چھپانا۔

مصائب اور تکلیف کو چھپانے پر اجر

۱۰۰۵۲: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو علی بن جعفر بن نے ان کو ابو صالح

نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے اس شخص سے جو راضی تھا حسن بھری سے اس نے کہا کہ جو شخص کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور اس کو تین دن تک چھپائے رکھے کسی کے سامنے اس کا شکوہ نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کے ساتھ اجر عطا کریں گے۔ تحقیق اسی کا مفہوم بطور مرفوع روایت کے مروی ہے مگر اسناد ضعیف کے ساتھ۔

۱۰۰۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو جعفر بن محمود فارسی نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحییٰ نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ابو رجاء جذری نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں صبر کرتے کسی گھرانے والے تین دن کسی مصیبت پر، یا ناپسندیدہ امر پر مگر اللہ تعالیٰ ان کو رزق عطا کرتا ہے۔

شیخ نے کہا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور یہ حدیث ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۰۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد دقاق نے ان کو محمد بن حمدون بن خالد نے ان کو ابو امیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن رجاء نے ان کو موسیٰ بن ائین نے اعمش سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھوکا ہو جائے یا محتاج ہو جائے اور وہ اس کو لوگوں سے چھپائے رکھے اللہ تعالیٰ پر حق ہوگا کہ اس کو سال بھر کا حلال رزق عطا کر دے۔ اس روایت کے ساتھ اسماعیل بن رجاء کا تفرد ہے موسیٰ بن ائین سے۔

۱۰۰۵۵: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر بن ذر نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ عطاء مسجد کا ارادہ کرتے تھے کپڑے پہنتے اور وہ خیال کرتے کہ ان کے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کی حالت یہ ہو چکی تھی کہ وہ ایک جانب سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اباجان شاید آپ کی اس آنکھ میں کوئی تکلیف ہو گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نے اس بات کو بھانپ لیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: جی ہاں! تو فرمایا کہ میں تو چالیس سال سے اس سے نہیں دیکھ سکتا لیکن میں نے یہ بات تیری والدہ کو بھی نہیں بتائی۔

۱۰۰۵۶: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں یعنی ابو عوانہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن فرج نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جریر نے مغیرہ سے وہ کہتے ہیں کہ احنف بن قیس کے بھتیجے کے داڑھ میں درد ہو گیا تھا۔ تو احنف نے ان سے کہا گزشتہ تیس سال سے میری آنکھ ضائع ہو گئی ہے مگر میں نے اس کا کسی سے ذکر تک نہیں کیا ہے۔ (اور تم ہو کہ واویلا کر رہے ہو۔)

۱۰۰۵۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے علی کے پاس گئے۔ کیونکہ وہ بیمار تھا اور رو رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم رو رہے ہو؟ (تمہیں دیکھ کر تمہاری ماں بھی روئے گی) چنانچہ اس کے بعد وہ نہ روئے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۰۰۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو احمد بن زیاد احمد بن ابراہیم نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض اپنے بیٹے کو ملنے گئے وہ بیمار تھا اور رو رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا کہ بیٹے اللہ تعالیٰ نے بیمار کیا ہے آپ کو لہذا آپ نہ روئیں۔ کہتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے ایک چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ حضرت

فضیل نے کہا میرے بیٹے میرے بیٹے۔ کہتے ہیں کہ وہ بالکل نہ روئے یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو گیا۔

جو شخص یہ کہے کہ میں بیمار ہوں وہ ناشکرا ہے

۱۰۰۵۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو محمد بن احمد مقری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا ابو حفص کے ساتھ ایک بیمار کے پاس۔ بیمار کہہ رہا تھا اوہ! ابو حفص نے کہا وہ کون؟ وہ کون؟ چنانچہ بیمار زبردستی صبر کرتے ہوئے خاموش ہو گا۔ ابو حفص نے کہا کس کے ساتھ ہے؟

۱۰۰۶۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو حدیث بیان کی منجانب نے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہتا ہے کہ آپ کیسے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں تو یہ شخص اللہ کا شکر کرنے والا نہیں ہے۔ (ناشکرا ہے۔)

۱۰۰۶۱..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو حدیث بیان کی فضل بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو النضر نے محمد بن طلحہ سے اس نے خلف بن حوشب سے اس نے حسن بصری سے کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے:

ان الانسان لربه لکنود

بے شک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

(حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) کہ وہ اس طرح ہے کہ مصائب کو تو یاد رکھتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

۱۰۰۶۲..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو علی بن قادم نے ان کو سفیان نے بعض فقہاء سے وہ کہتے ہیں کہ صبر میں سے ہے یہ بات کہ آپ اپنی مصیبت اور دکھ درد کو بیان نہ کریں اور نہ ہی اپنے نفس کو پاک قرار دیں۔

۱۰۰۶۳..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عون نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن سیرین جب بیمار ہوتے تھے۔ تو وہ کسی کو اس کی شکایت نہیں کرتے تھے۔ بسا اوقات کہیں سے کوئی بات معلوم ہو جاتی تھی۔

۱۰۰۶۴..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ربیعہ بن کلثوم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حسن (بصری) کے پاس گئے تو وہ داڑھ کے درد میں مبتلا تھے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے:

رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین

اے میرے رب مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

۱۰۰۶۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے ان کو نضر بن عیسیٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نے ابو عبد اللہ ساجی سے کہا جب کہ میں سن رہا تھا۔

اے ابو عبد اللہ! اللہ کی قضا پر راضی شخص سوال کرتا ہے؟ فرمایا کہ عرض کرتا ہے؟ فرمایا کہ اس قول کی مثل جیسے ایوب علیہ السلام نے عرض کیا:

مسنی الضر وانت ارحم الراحمین

مجھے تکلیف لگ گئی ہے اور تو ہی سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کا بارگاہ الہی میں عرض پیش کرنا

۱۰۰۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا دعائیں کرنا عرض پیش کرنا ہے۔ مثلاً:

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر

اے میرے رب میں اس چیز کا محتاج ہوں۔ آپ نے جو میری طرف اتاری ہے۔ یہ موکی علیہ السلام کی دعا ہے۔ اور نوح علیہ السلام نے بایں الفاظ عرض کی تھی۔

الا تغفر لی وترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہیں کریں گے اور مجھ پر رحم نہیں کریں گے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اس طرح عرض کی تھی:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

(اے میرے اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

صبر کرنے والے کے لئے مبارکباد

۱۰۰۶۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن محمد مقری اسفرائی نے ان کو ابو سعید عمر بن محمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حدیث بیان کی یحییٰ بن طلحہ نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو محمد بن واسع نے بے شک انہوں نے کہا مبارک بادی ہے اس شخص کے لئے جو بھوک کی حالت میں صبح کرتا ہے اور بھوک کی حالت میں شام کرتا ہے (یعنی بھوکا سوتا ہے اور بھوکا اٹھتا ہے) مگر وہ اللہ سے راضی رہتا ہے۔

۱۰۰۶۸: میں نے سنا ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر وراق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں اس شخص پر کوئی حیرانی نہیں جو آزمایا جائے اور وہ آزمائش پر صبر کرے۔ بلکہ درحقیقت حیرانی اس پر ہے جو آزمایا جائے اور آزمائش پر راضی اور خوش ہو جائے۔

۱۰۰۶۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حامد احمد بن یوسف اشقر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حمدون قاضی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ابو حفص کبیر سے کہ مرید کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جو شخص سرزنش اور عتبہ نہ اٹھائے اس کو مرید نام نہیں دیا۔ میں نے کہا کہ وہ عتبہ کیا چیز ہے؟ فرمایا جو منع کرنے میں عطا کرنے کا مزہ پائے اور عطا کرنے میں دوری کا خوف کرے۔ اور مخلوق کی ناراضگی میں اللہ کو یاد کرے اور محنت میں سرور کی لذت پائے۔

۱۰۰۷۰: ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ نے انہوں نے فرمایا کہ زہد اور دنیا سے بے رغبتی (یعنی ترک دنیا) صرف حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا کر ترک

کرنے اور مال کو ضائع نہ کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زاہد اور تارک الدنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر تیرا یقین اس سے بھی زیادہ پکا ہو جو کچھ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور مصیبت کی حالت میں تیری حالت ویسی ہو جیسے بغیر مصیبت کی حالت میں ہوتی ہے دونوں حالتیں برابر ہوں۔ اور یہ کہ تیری برائی کرنے والا اور تیری مدح کرنے والا حق کے بارے میں برابر ہوں۔

۱۰۰۷:..... شیخ نے فرمایا کہ تحقیق یہی مروی ہے عمرو بن واقد سے اس نے یونس بن میسرہ سے اس نے ابودرلیس سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تو مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو حالت مصیبت میں ثواب کی امید اور رغبت اس سے بھی زیادہ ہو کہ اگر وہ ثواب مصیبت باقی رکھ دیا جاتا۔

ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن احمد بن طاہر صوفی نے ان کو ابو نعیم عبد الملک بن محمد بن عدی نے ان کو یزید بن عبد الصمد نے ان کو محمد بن مبارک صواری نے ان کو عمرو نے پھر اس نے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔

بعض بعض کے لئے آزمائش ہیں

۱۰۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو ابو رجاء نے ان کو حسن نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

وجعلنا بعضکم لبعض فتنۃ اتصبرون وکان ربک بصیرا۔

ہم نے تمہارے بعض کو بعض کے لئے آزمائش بنایا کیا تم لوگ صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہے۔

فرمایا کہ یوں کہے کہ اگر اللہ چاہتا تو مجھے بھی غنی کر دیتا مثل فلاں غنی کے اور بیماریوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے صحت مند کر دیتا مثل فلاں صحت مند کے اور اندھا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو مجھے بھی آنکھوں والا بنا دیتا فلاں کی مثل۔

مؤمن کا ایمان اور منافق کا نفاق کی طرف رجوع کرنا

۱۰۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین اسحاق بن احمد کافری نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن ضہیل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو عبد الصمد نے ان کو عبد اللہ بن بکر مزنی نے حسن سے وہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ حق لوگوں کی جھد و سعی کا نام ہے ان کے اور ان کی خواہشات کے مابین حائل ہے۔ یقینی بات ہے کہ اس حق پر وہی شخص صبر کرتا ہے جو اس کی فضیلت پہچانتا ہے اور آخرت کے لئے اس کی امید قائم کرتا ہے۔ لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہیں مگر اس کی سنت و طریقہ نہیں جانتے۔ بے شک سب لوگوں سے اس قرآن کے ساتھ زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو اپنے عمل کے ساتھ اس کی اتباع کرے اگرچہ وہ لوگ قرآن کو نہ بھی پڑھتے ہوں۔ بے شک آپ لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ عافیت میں نہیں ہیں۔ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو لوگ اپنے حقائق اور اپنے اصل کی طرف رجوع کرتے ہیں مؤمن اپنے ایمان کی طرف اور منافق اپنے نفاق کی طرف۔

مصائب کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرنا

۱۰۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو سعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حاتم اصم سے سنا تھا وہ کہتے ہیں کہ شفیق بلخی نے کہا تھا جو شخص اپنے اوپر اترنے والی مصیبت کی شکایت غیر اللہ کی طرف کرے وہ اپنے دل میں اللہ کی اطاعت کی حلاوت اور مٹھاس کبھی نہیں پائے گا۔

۱۰۰۷۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد سراج نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو امام ابو بکر محمد بن سلیمان نے ان کو ابو بکر انباری نے ان کو ابو عیسیٰ ختلی نے ان کو اصمعی نے۔ انہوں نے کہا کہ فضیل بن عیاض نے ایک آدمی کو دیکھا جو شکایت کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا اے فلا نے آپ اس کی شکایت کر رہے ہیں۔ جو آپ کے اوپر رحم کرتا ہے اس کے آگے جو آپ کے اوپر رحم نہیں کر سکتا۔

۱۰۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث وہ کہتے ہیں کہ صبر جمیل وہ ہوتا ہے جس میں لوگوں کے آگے شکوہ نہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے ہیں جو شخص غم اور ایذا برداشت نہیں کرتا وہ اللہ کے محبوب لوگوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عظمت دینا پسند کرتا ہے تو اس پر کسی ایسے شخص کو مسلط کرتا ہے جو اس کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سفیان نے کہا تھا کہ اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جو نہ ستایا جائے۔

۱۰۰۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن جعفر آدمی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو العیناء نے ان کو عبد اللہ بن حنیق نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں ایوب علیہ السلام کی طرف سے ابلیس کو سوائے رونے کے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد سفیان نے کہا کہ جو شخص آزمائش کو نعمت اور راحت کو مصیبت شمار نہ کرے وہ ہمارے نزدیک سمجھدار اور فقیہ نہیں ہے۔

صبر ترک شکوہ کا نام ہے

۱۰۰۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فاتک سے وہ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ صبر ترک شکوہ کا نام ہے۔ کہتے ہیں کہ رویم نے کہا کہ رضا مصیبت میں لذت پانے کا نام ہے۔

۱۰۰۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرے اور شکور وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں صبر کرے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ شاکر وہ ہوتا ہے جو نعمتوں پر شکر کرتا ہے اور شکور وہ ہوتا ہے جو آزمائش سے لذت حاصل کرتا ہے۔

۱۰۰۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن محمد بن عبد اللہ عطار نے ان کو خبر دی ابو عمرو بن نجید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس سراج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے وہ کہتے ہیں ابو الخیر ہ واعظ بیمار پڑ گئے تھے ان کے پیٹ میں کوئی زخم ہو گیا تھا انہوں نے میرے والد سری سقطی کے نام سلام بھیجا تو میرے والد۔ فرمایا کہ جا کر ان کو میرا بھی سلام کہہ دیں اور ان سے کہیں کہ پیپ بہاتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے برابر شکر کھا کر شکر کرنا نہیں ہو سکتا۔ احمد نے کہا کہ آزمائش میں لذت حاصل کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ وہ یہ سوچتا ہے کہ اس سے آخرت میں راحت حاصل ہوگی۔

رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا

۱۰۰۸۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو حسن بن عیسیٰ بن ماسرحب نے ان کو عبد اللہ مبارک نے ان کو معمر نے ان کو ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے کہ اس نے سنا انس بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ حرام

بن ملحان یوم بیر معونہ میں نیزے لگنے سے زخمی ہو گئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وہ خون اپنے منہ اور سر پر مل لیا تھا پھر فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں حیان بن موسیٰ سے اس نے ابن مبارک سے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی پسندیدگی

۱۰۰۸۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر عدل نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبید اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ایک شیخ نے ابو درداء سے انہوں نے فرمایا کہ میں فقر و غربت کو اپنے رب کے آگے عاجزی کرنے کے لئے پسند کرتا ہوں۔ اور موت کو اپنے رب سے ملاقات کے اشتیاق کے لئے پسند کرتا ہوں اور بیماری کو اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے پسند کرتا ہوں۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا صبر

۱۰۰۸۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت معاذ بن جبل اس لشکر میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے جس پر وہ مقرر تھے جب (عمر اس کی) وباء واقع ہو چکی تھی تو انہوں نے یوں کہا لوگو یہ تمہارے رب کی رحمت ہے۔ اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے قبل نیک لوگوں کو کفایت کر چکی ہے۔

اس کے بعد حضرت معاذ بن جبل نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ آل معاذ کو اس رحمت سے پورا پورا حصہ عطا فرمایا۔ ابھی وہ اسی جگہ پر تھے کہ خبر دینے والے نے آ کر خبر دی کہ معاذ آپ کے بیٹے عبد الرحمن کو نیزہ لگنے سے زخم ہو گیا ہے۔ جب اس نے اپنے والد حضرت معاذ کو دیکھا تو کہا کہ اے اباجان عبد الرحمن کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں آپ شک کرنے والوں میں نہ ہونا۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے کہا۔

ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرين

اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

کہتے ہیں اس کے بعد کیا ہوا کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پوری آل معاذ فوت ہو گئی وہ خود ان میں فوت ہونے والے آخری فرد تھے۔ ۱۰۰۸۴: ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن یحییٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ان کو عورہ بن زبیر نے کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کی آل و اہل عمواس کی وباء سے محفوظ رہ گئے تھے لہذا انہوں نے دعا کی تھی اے اللہ آل ابو عبیدہ کا حصہ عطا فرما۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ کی کوکھ میں ایک پھوڑا نکلا تو وہ اس کو بار بار دیکھنے لگے ان سے کہا گیا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہے وہ فرمانے لگے کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا وہ جب قلیل چیز میں برکت ڈالتا ہے تو وہ چیز کثیر ہو جاتی ہے۔

۱۰۰۸۵: ہم نے اس مفہوم کو دلائل النبوة میں معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے انہوں نے خبر دی اس میں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ جو میں نے سنا ہے وہ ذکر کرتے ہیں ان کے شام کے ملک میں آنے اور وہاں سے نکلنے کے بارے میں۔ پھر انہوں نے

دعا کی۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے اس کو سنا ہے تو پھر معاذ کو اور آل معاذ کو اس میں سے کامل حصہ عطا کر۔ کہتے ہیں کہ لہذا ان کی شہادت کی انگلی پر زخم لگ گیا تو وہ اس کو دیکھے جاتے تھے اور دعا کرتے جا رہے تھے کہ اے اللہ تو اس زخم میں برکت عطا فرما بے شک آپ جب کسی چھوٹی سی میں برکت ڈالتے تو وہ بڑی بن جاتی ہے۔

طاعون کی وبا عذاب نہیں

۱۰۰۸۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ چنانچہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت شام میں امیر و گورنر تھے وہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس عذاب سے تم لوگ پہاڑوں اور دیہاتوں جنگلوں میں بکھر جاؤ۔ لہذا حضرت شریک بن حبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عذاب نہ کہو) بلکہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے والے صالحین کی موت ہے۔ البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام لے آئے ہو اور بے شک یہ بات ان کے گھر والوں کے گدھے سے زیادہ گمراہی ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے یہ فرمایا کہ اور میں نے سنا وہ یہی کہہ رہے تھے اے اللہ آل معاذ پر بھی ان کا حصہ اس آزمائش کا داخل فرما۔ کہتے ہیں کہ ان کی دو عورتوں کو نیزہ لگا جس سے وہ دونوں مر گئیں حتیٰ کہ ان کے ایک بیٹے کو زخم لگ گیا آپ اس کے پاس گئے اور کہا کہ اپنے رب سے مل جا اور شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

انہوں نے کہا اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ فرمایا کہ پھر ان کا یہ بیٹا فوت ہو گیا انہوں نے اس کو دفن کیا۔ اس کے بعد حضرت معاذ کو تیر لگا جس سے ان پر بیہوشی طاری ہو گئی۔ پھر جس وقت ہوش میں آئے تو کہا مجھے اپنی خیریت اور سلامتی سے خیریت عطا کر۔ تیری عزت کی قسم ہے بے شک تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر انہوں نے یہی کہا۔

اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کو آزماتے ہیں

۱۰۰۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو عیسیٰ نے ان کو شععی نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ ہو کہ نرمی اور رحمت کے بارے میں سوال کرتے رہتے ہو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت و سختی کے بارے میں پوچھتا رہتا تھا مجھے کوئی دن اس دن سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا جس دن اہل ضرورت میرے آگے شکایت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کو آزماتا ہے۔

۱۰۰۸۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابو جعفر محمد بن علی زوزنی ادیب نے ان کو علی بن قاسم نحوی ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عزرہ ہروی سے اپنی اسناد کے ساتھ اخف بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کلام رسول کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے کلام سے زیادہ خوبصورت کلام کسی کا نہیں سنا جہاں فرماتے تھے۔ بے شک رنج اور سختیوں کے لئے بھی انتہائیں ہوا کرتی ہیں لازمی ہے کسی ایک کے لئے کہ وہ جس وقت رنج اور مصیبت میں مبتلا ہو جائے کہ وہ اس کی انتہاء تک پہنچے لہذا غفلت کو چاہئے کہ جب اس کو کوئی سختی اور مصیبت پہنچے اس سے وہ سو جائے (یعنی اس سے غافل ہو جائے) حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہو جائے کیونکہ اس کی مدت پوری ہونے سے پہلے اس کو دفع کرنے کی کوشش کرنا اس کے مکروہ اور ناپسندیدہ پن کو زیادہ کر دیتا ہے۔ اخف شاعر نے کہا کہ اسی کی

مثل کیفیت کے بارے میں کسی کہنے والے نے کہا ہے (شعر کا مفہوم ہے) زمانہ کبھی کبھی اپنے قلابہ کو یعنی گلے کے بند کو زیادہ تنگ کر دیتا ہے لہذا اس پر صبر کیجئے اور بے صبری نہ کیجئے۔ اور نہ ہی اچھلئے۔ یہاں تک کہ وہ اس کی پوری مدت کرنے کو خود بخود اس کو کھول دے وہ تو ہر مضطرب اور پریشان کو رولانا چاہتا ہے۔

مصائب سے متعلق چند اشعار

۱۰۰۸۹..... علی بن قاسم نے ابو تمام شاعر کا شعر کہا (جس کا مفہوم یہ ہے۔)

جو شخص مصائب کے ساتھ صلح نہیں کرتا اس کی تمام تر عادات اس کے خلاف مصائب بن جاتی ہیں جمع ہو کر۔

۱۰۰۹۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں ان کو میر نے ان سے کہا حافظ نے کہ کیا آپ

اسماعیل بن قاسم کے قول جیسا کسی کا کلام جانتے ہیں شعر کا مفہوم ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر کا پہلو نہیں ہے جو اپنے نفس کو گردشات زمانے کو سہنے کے لئے تیار نہیں کرتا جب وہ مصائب باری باری آتے ہیں۔

میں نے جواب دیا کہ کثیر شاعر کا قول ہے جس سے یہ شعر لیا گیا ہے۔ (مفہوم)

میں نے (فلاں سے) کہا کہ ہر مصیبت کا مقابلہ کیجئے جب آپ اس پر سوار ہوں گے تو وہ کمزور اور عاجز ہو جائے گی ابوالعباس میر نے کہا کہ روایت کی گئی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے جب اس کو سنا تو فرمایا اگر وہ شاعر یہ نظم جنگ کی صفت کے بارے میں کہتا تو وہ اس بارے میں سب سے بڑا شاعر بن جاتا۔ (مراد ہے برداشت کرنا)۔

۱۰۰۹۱..... ہمیں شعر سنائے ابوسعید عبد الرحمن بن محمد بن دوست نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم) اپنے راز کو اپنے دل کے سوا کسی اور جگہ پر نہ رکھنا ورنہ وہ راز ضائع کرنے والے اور زید نے والے اور پھیلانے والے کے درمیان واقع ہو جائے گا۔ اور اپنے صبر کو مصائب کے لئے ڈھال بنائے۔ کیونکہ انسان تو حوادث اور مصائب کے ساتھ گروی ہے۔ اور اپنے مال کو حقوق پر خرچ کرنے میں سخاوت کیجئے کیونکہ بخیل اور کنجوس کا مال یا تو وارث لے جاتے ہیں یا کسان لے جاتے ہیں۔ آپ اپنی ذات کے لئے خیر کی کھیتی کاشت کیجئے اس لئے کہ اچھائی کا کھیت وہی کاٹتا ہے جو اچھائی جو تا اور کاشت کرتا ہے حسن تدبیر ہو یا ہوشیاری اور عقلمندی یہ دونوں اس وقت تک کسی آدمی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے جب تک تیری چیز قضا اور تقدیر خداوندی اس کو تائید و غلبہ عطا نہ کرے۔

گردشات زمانہ

۱۰۰۹۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو شعر سنائے ابوالصقر احمد بن فضل کاتب نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے احمد بن یحییٰ نحوی ثعلب نے۔ کسی بھی امر اور معاملے کو ان کی انتہائیں آسان کر دیں گی تو کہہ دیجئے اے مشکل امر تو نہیں ٹھہرا مگر وہ رک گئیں (یعنی تیری انتہاء)۔

گردشات زمانہ کو قبول کر لیجئے (جو کہ زمانے کی فطرت میں شامل ہیں آئیں گی) اور انہیں کے ساتھ گزارہ کر لیجئے اگرچہ وہ نرم ہوں یا سخت ہوں۔ بہت ساری لذتیں اپنے ایک ہی ساعت پاتی ہیں پھر جاتی ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے تھی ہی نہیں۔ جب بھی آپ چاہیں بے شک ان میں

(۲)۔۔۔ فی ن : (اذ و طنت لہا النفس دلت)

(۱۰۰۹۰)۔۔۔ (۱) فی ن : (حتى ينوب)

(۲)۔۔۔ فی ن : (دھن)

(۱۰۰۹۱)۔۔۔ (۱) فی ن : (صبرک)

(۲)۔۔۔ فی الأصل : (حسن)

(۱۰۰۹۲)۔۔۔ (۱) فی ن : (صفحانہن)

پرانا ہونا جاری ہوگا ان میں جن کی آپ حفاظت کریں اور ان میں جن کی آپ حفاظت نہ کریں۔
اگر آپ زمانے کے ایام کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں تو صرف ایک دن ایسا دکھا دو جو خیانت نہ کرے۔

صبر کے ساتھ دوستی

۱۰۰۹۳..... ہمیں شعر بیان کئے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو شعر بیان کئے حسن بن یحییٰ شافعی نے ہمیں شعر سنائے سکونی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے حسن بن علی بصری نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے عمر بن مدرک نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے کلام سے (مفہوم) صبر کیجئے اول شب کے اندر مصیبت سے رنجیدہ خاطر ہونے پر صبح تک اور شام کے وقت سے سحر تک حاجات کے ساتھ۔ ان کا ڈھونڈھنا تلاش کرنا نہ تو آپ کو عاجز کرے اور نہ ہی تنبیہ کرے اس لئے کہ قوت عجز کے اور ڈانٹ کے درمیان ضائع ہو جاتی ہے میں نے دیکھا ہے بلکہ زمانے میں تجربہ ہے اس بات پر کہ صبر کا انجام انتہائی پیارا ہوتا ہے۔ پس آپ کہئے کہ جو شخص کسی چیز کی طلب میں اچھی سعی کرتا ہے اور وہ صبر کے ساتھ دوستی کرتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

کوئی مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی

۱۰۰۹۴..... ہمیں شعر بیان کئے ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کیے شیخ ابو بکر قتال شاشی نے پہلے دو شعر کہنے کے بعد پھر کہا (مفہوم) مصائب میں سب سے زیادہ خوبصورت چیز یہ ہے کہ وہ جب واقع ہوتی ہے یکے بعد دیگر آتی ہے مگر اس سب کچھ کے باوجود وہ ہمیشہ نہیں رہتی (بلکہ کچھ عرصے کے لئے آتی ہے پھر ختم ہو جاتی ہے۔)

۱۰۰۹۵..... اور مجھے یہی شعر بیان کیا ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور کہا کہ ہمیں شعر سنایا قتال شاشی نے پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کیا۔
۱۰۰۹۶..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الحسن علی بن محمد صوفی نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابو الحسن علی بن محمد بیکندی نے۔ (مفہوم) اے میرے دوست آگاہ رہو اللہ کی قسم کوئی مصیبت ایسی نہیں جو کسی آزاد انسان پر ہمیشہ رہے اگرچہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔

بہت سے شریف لوگ ہیں باری باری ان پر وہ مصیبتیں بکھرتی ہیں مگر وہ ان پر صبر کرتا ہے یہاں تک کہ وہ گزر جاتی ہیں اور فنا ہو جاتی ہیں۔
۱۰۰۹۷..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن عبدان کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو الفتح علی بن محمد کاتب نے اپنے کلام میں سے۔ (مفہوم)

ہر انسان کے لئے دنیا میں خوشی اور غم لازمی ہے۔ (اور اسی طرح) کبھی راحت و سکون میں اور کبھی درد و الم میں ہمیشہ لوٹتے پلٹتے رہنا بھی۔ پس جس وقت آپ کسی راحت میں سکون پائیں تو نعمتوں کے عطا کرنے والی ذات کا شکر ادا کیجئے اور جب ناگوار تکلیف و افویٰ واقع ہو جائے تو صبر جمیل کی طرف رجوع کریں۔

قوت کے ساتھ آفات کا مقابلہ

۱۰۰۹۸..... میں نے سنا شیخ ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے سنا انہوں نے ابو عبد اللہ بن ابو ذہل سے سنا انہوں نے یحییٰ بن زید علوی کے بارے میں

نقل کیا کہ وہ قید ہو کر بخاری میں اٹھا کر لے جائے گئے اور ان کو ان کے والد کی موت کی خبر پہنچائی گئی۔ لہذا بعض شعراء ان کے پاس پہنچے ان کو جا کر ایک قصیدہ سنانے لگے انہوں نے کہا چھوڑیے آپ جو کہہ رہے ہیں اور مجھ سے سننے میں جو کچھ کہتا ہوں۔ لہذا انہوں نے یہ شعر کہے۔ (مفہوم)

اگرچہ زمانہ ایسا ہے کہ وہ مصیبت کے ساتھ تجھے پاچکا ہے ایسی مصیبت جس کی شدت تیرے اوپر عظیم ہوگئی اور بہت بڑی ہوگئی ہے۔ تو بھی ان کو پالے اور تو بھی قوت کے ساتھ سخت آفات کا مقابلہ کر ایسی آفات جن کے آگے نفس اداس ہو جاتے ہیں اور اکتا جاتے ہیں۔ اور صبر کر اور ان کے اپنی انتہاؤں کو پہنچنے کا انتظار کر کیونکہ مصیبتیں جب مسلسل آتی ہیں تو واپس بھی لوٹ جاتی ہیں۔

ش یف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا ہے

۱۰۰۹۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن عمرو یہ مذکر نے مقام مرو میں ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ المعروف ابن ابی ذہلی سے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے دادا ذارع سے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ پھر میں نے ابو عبیدہ معمر بن ثنیٰ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ تین قطعی طلاقیں اس شخص کو لازم ہو جائیں گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو بن علاء سے سنا وہ کہتے تھے۔ اس شخص کو تین قطعی طلاقیں لازم ہو جائیں گی۔ اگر اہل عرب نے ان (مندرجہ ذیل) اشعار سے زیادہ عمدہ شعر کہے ہوں۔ (مفہوم)

مصائب کو صبر کے ساتھ متعلق اور لڑکا ہوا رکھ کیونکہ کم دن ایسے ہوں گے جن میں آپ کوئی ناپسند امر نہ دیکھیں۔ پس البتہ بسا اوقات کوئی آدمی شہرت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اس قدر کہ لوگوں کی آنکھیں اس کو دیکھ کر رغبت اور رشک کرتی ہیں حالانکہ وہ غرق ہونے اور ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔ اور البتہ بسا اوقات شریف انسان اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور جواب سے گریز کرتا ہے حالانکہ وہ انتہائی حاضر جواب اور منہ پھٹ ہوتا ہے۔ اور البتہ بسا اوقات شریف آدمی تکلیف سہنے کے باوجود مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اندر سے اس کا دل اس کی ایذا کی گرمی سے زور ہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ایک مرتبہ بڑا غم پہنچا جس نے میرا دل تنگ کر دیا چنانچہ میں تھک کر سو گیا کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی کہنے والا مجھے کہہ رہا ہے۔ (مفہوم) مصائب کے لئے صبر کے ساتھ انتہاء و اختتام کر دے۔

البتہ ایسے ایام کم ہی آپ دیکھیں گے جس میں کوئی ناخوشگوار بات آپ نہ دیکھیں۔ اور البتہ بسا اوقات ایذاؤں اور تکلیفوں کے بوجھ سے لدا ہوا اور بوجھل انسان مسکراتا رہتا ہے حالانکہ اس کا ضمیر اس کی تپش سے زور ہا ہوتا ہے۔

چنانچہ خواب میں میں نے یہ شعر حفظ کر لئے پھر میں بیدار ہو گیا حالانکہ اس وقت بھی میں ان کو دہرا رہا تھا بس زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ میں جس پریشانی میں مبتلا تھا اللہ نے وہ پریشانی دور کر دی۔

خوشی و غم ہمیشہ نہیں رہتا

۱۰۱۰۱: اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو بیان کیا ابو الحسن بن ظلی نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا اور کہا عبد الملک بن ہشام دفاری نے کہ انہوں نے مقام ذمار میں ایک قبر کھودی تھی انہوں نے کھودائی کے دوران ایک ایسا پتھر پایا جس میں یہ اشعار لکھے

ہوئے تھے۔ (مفہوم)

آپ صبر کیجئے زمانے کے لئے جو آپ کو اس سے تکلیف پہنچے کیونکہ اسی طرح وقت اور زمانے گزرتے ہیں۔ کبھی خوشی آتی ہے اور کبھی غم پہنچتا ہے نہ ہمیشہ غم رہتا ہے اور نہ ہمیشہ خوشی رہتی ہے۔

آزمائش سے متعلق اشعار

۱۰۱۰۲:..... ان میں جو میں نے پڑھا ابو عبد الرحمن سلمیٰ پر۔ وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے کہا کہ آزمائش جب دائمی ہو جاتی ہے تو آزمائش میں مبتلا شخص کو اس کے ساتھ انس ہو جاتا ہے۔

چنانچہ میں نے اسی مفہوم کو منظوم کیا۔ (جس کا مفہوم یہ ہے)

بار بار تکلیف کے لگنے اور اس کے عادت لینے کی وجہ سے میں اس سے انس و محبت کرنے لگا ہوں اور اس نے مجھے صبر کرنے سے صبر جمیل کرنے والا بنادیا ہے۔ لہذا لوگوں سے ناامیدی نے مجھے اللہ کے لطف و کرم کے جلد آنے کا امیدوار بنادیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے معلوم بھی نہیں ہوتا۔

۱۰۱۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا موفق بن محمد ہروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر بیان کئے ابو زید سامی نے۔

(مفہوم اشعار) میں بار بار تکلیف سہنے کا عادی ہو چکا ہوں اس قدر کہ میں اس سے الفت و محبت کرنے لگا ہوں اور گردش لیل و نہار نے مجھے صبر کرنے کا عادی بنادیا ہے۔ کبھی تو میں ایسا بھی تھا کہ میرا دل تنگ ہو جاتا تھا مگر اب کیفیت یہ ہے کہ میرا سینہ تکلیفوں اور ایذاؤں کی کثرت کے مطابق وسیع ہو چکا ہے ایذا کے لئے۔ اور لوگوں سے ناامیدی اور مایوسی نے مجھے اللہ کی صنعت اور کارگیری کے سرعت کے ساتھ آنے کا امیدوار بنادیا ہے ایسی جگہ سے جہاں سے مجھے علم بھی نہیں ہوتا۔ جس وقت میں زمانے کے حالات کو قبول نہ کروں اور ان سے انس نہ کروں تو جب بھی میں اس سے نفرت کروں گا زمانے کے خلاف میری تکلیف اور زیادہ ہو جائے گی۔ (یعنی میں حالات اور تکلیفوں کے ساتھ کمپروماز اور صلح کر لیتا ہوں جس سے زمانے کی ایذاؤں سے انس ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو سہنا آسان ہو جاتا ہے۔)

۱۰۱۰۴:..... ہمیں شعر سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو عمرو بن نجید نے (جن کا خلاصہ یہ ہے) بسا اوقات ہم کسی ایک امر سے بچتے ہیں جب کہ وہ بچنا کسی اور ایسے امر کو پیدا کر دیتا ہے جس سے ہم خوف زدہ ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے زیادہ کر یہ المنظر ہوتا ہے جب کہ کسی دوست کا بھی اس میں ہاتھ ہوتا ہے۔

۱۰۱۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نصر آبادی سے وہ کہتے تھے جس شخص نے ہم سے مال مانگا ہم نے اس کو پورا پورا دیا۔ اور اس کو اپنی خدمت میں مصروف رکھا۔ اور جس نے ہم سے آزمائش اور تکلیف مانگی ہم نے اس پر انڈیل دی آزمائش کے لئے اور امتحان لینے کے لئے فرمایا کہ جس کسی نے بھی اس میں دعویٰ کیا اس پر آزمائش سخت ہو گئی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

الم احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون.

کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے صرف اس بات پر کہ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ

ہم لوگ ایماندار ہیں اور کیا وہ آزمائشیں نہیں جائیں گے۔

یعنی کیا ہم ان کو صرف ہمارے نام کا دعویٰ کرنے پر چھوڑ دیں گے اور ہم ان سے اس کے حقائق کا مطالبہ نہیں کریں گے؟ یعنی ان سے ایسی جرأت کا تقاضا نہیں کریں گے؟ جو محض زبانی ادعاء سے بہت بڑی ہو ایسا ادعاء جو فانی ہے ایسی جرأت سے جو دائمی ہے۔

چار خوبیاں

۱۰۱۰۶:..... ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو محمد حریر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ فرماتے تھے کہ امراض میں اور درد و الم میں چار خوبیاں ہوتی ہیں۔ تطہیر۔ تکفیر۔ تذکیر۔ تقید۔ تطہیر تو ہوتی ہے کبیرہ گناہوں سے اور کفارہ بنتا ہوتا ہے صغیر گناہوں سے۔ تذکیر و یاد دہانی ہوتی ہے رب کی، تقید و رکاوٹ ہوتا ہے معاصی سے اور گناہوں سے۔

اصطبار کیا ہے؟

۱۰۱۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو خبر دی میرے ماموں یعنی ابو عوانہ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن ابومریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ان کو قرة النجات نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیت المقدس کے ایک عبادت گزار سے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ صبر کو اور نصبر کو اور اصطبار کو لازم پکڑ لیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ صبر کیا ہے؟ اور نصبر کیا ہے؟ اور اصطبار کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ صبر تو ہے تسلیم و رضا فضائل کے اترنے پر اور تکلیفوں کے آنے پر اور نفس کو ان پر مطمئن رکھنا ان کے حلول سے قبل بہر حال نصبر یہ ہے کہ مصائب کے نزول کے وقت ان کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (یعنی مصائب کے کڑوے گھونٹ پی کر ان کو برداشت کرنا) اور نفس کا مجاہدہ کرنا اور مشقت کرنا ان کے پیدا ہونے پر بھی اور ان کے سکون پکڑنے پر بھی۔

اور بہر حال رہا اصطبار وہ ہے مصائب اور تکالیف کا استقبال کرنا ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ اور ان میں سے لن مصائب کا انتظار کرنا جو تاحال نہیں آئیں۔ قیاس اور فکر کرنے کے لحاظ سے۔ جب بندہ اس طرح کا ہو جائے تو وہ مصطر اور اصطبار کرنے والا ہوتا ہے وہ ان مصائب کی پرواہ نہیں کرتا جو ان میں پہلے آچکی ہیں۔

تین علامات تسلیم

۱۰۱۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے فرماتے تھے کہ تین چیز صبر کی نشانی ہیں۔ سختی کے وقت اپنے گروہ اور جماعت سے دور رہنا۔ اور سختی پر سکون رکھنا باوجود غصے کے گھونٹ بھرنے کے اور کثرت عیال داری کے باوجود غنی ہونے کا اظہار کرنا مخلوق سے دوری اختیار کرنا اور ان کو چھوڑ دینا اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اور ان کے بارے میں حق بات کرنا باوجود جسمانی اور مالی خطرات کے احتمال کے اور دوسری جگہ فرمایا کہ غنی ظاہر کرنا باوجود یہ کہ معیشت کے میدان فقر نے ڈیرے ڈال رکھے ہوں۔

شیخ نے فرمایا کہ تین چیزیں علامات تسلیم میں سے ہیں قضاء کے مقابل رضا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ راحت و آسانی کے وقت شکر کرنا۔

۱۰۱۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصر خلدی نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن نصر منصور نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن بشار خادم ابراہیم بن ادہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادہم نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس کے مال و متاع میں آفت

و مصیبت پڑ گئی تھی اور اس کی دکان جل گئی تھی جس کی وجہ سے اس کا کثیر مال ضائع ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے شدید جزع فزع کیا اور اس کی عقل میں فتور واقع ہو گیا۔ ابراہیم نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے بے شک یہ مال تو اللہ کا مال تھا اگر وہ چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ دے اور اگر چاہے تو آپ کو اس سے فائدہ دے اور اگر چاہے تو آپ سے واپس لے لے لہذا آپ اس کے حکم پر صبر کریں اور پریشانی نہ لگائیں بے شک عافیت پر اللہ کے شکر کی تکمیل اسی طرح ہوتی ہے کہ آپ مصیبت میں اسی کے لئے صبر کریں جو شخص ایسے کرتا ہے وہ پالیتا ہے جو ایسا نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے اور نادام ہوتا ہے۔

زہد اور ترک دنیا کی تعریف

۱۰۱۱۰..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبد الصمد بن زید نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن مدینی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا تھا کہ زہد اور ترک دنیا کی حد و تعریف کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ آپ شاکر ہوں رضا میں اور صابر ہوں بلا میں (یعنی خیریت ہو تو شکر کریں مصیبت ہو تو صبر کریں۔)

۱۰۱۱۱..... ہمیں خبر دی ابو ہریر بن ابو ہریر بن نصر و یہ مزی نے اس نے سنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن یزاد رازی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو عبد اللہ المعروف بن فسطویہ سے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ عاقل وہ ہے جس کا صبر مصیبت کے وقت بہت اچھا ہو۔ اور خوشی کے وقت اس سے تکبر اور بڑائی اس سے ظاہر نہ ہو۔

۱۰۱۱۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں تسلیم و رضا کی علامات ہیں۔ رضا بالقضا۔ صبر بوقت بلا، و مصیبت۔ شکر بوقت راحت۔

۱۰۱۱۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ صلیبی سے اصول دین کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اصول دین دو ہیں۔

اللہ کی بارگاہ میں سچا انتقار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن اقتداء۔

اور اس کی فروع اور شاخیں چار ہیں۔ عہدوں کو پورا کرنا۔ حدود کی حفاظت کرنا۔

جو کچھ موجود میسر ہو اس پر راضی ہونا۔ اور جو کچھ غیر موجود وغیر میسر ہو اس پر صبر کرنا۔

مؤمن متقی پر ہیز گار

۱۰۱۱۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو عبد المنعم بن ادریس نے ان کو ان کے پوتے وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے میرے دادا وہب بن منبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا جو مؤمن متقی پر ہیز گار ایسا ہے کہ اس سے تین دن تک دنیا روک لی جاتی ہے اور وہ اس میں اللہ سے راضی رہتا ہے بغیر کسی بے صبری کے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۱۱۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عثمان سعید بن عثمان سمرقندی عابد مجتہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان سے متعدد بار وہ ہر اس آدمی سے کہتے تھے جو ان کے پاس آتا تھا اور ان کے اصحاب میں سے جو ان کی صحبت کا طالب ہوتا تھا۔ جو شخص میرے ساتھ رہنا طلب کرتا ہے مگر وہ تین چیزوں پر اپنے نفس کو نہیں ٹھہرا سکتا ہے اس کے لئے میرے پاس رہنے کی کوئی جگہ

نہیں ہے۔ پہلے نمبر پر عزت کو پھینک دینا اور ذلت کو اٹھالینا۔ دوسرے نمبر پر اس کا بھوکے رہنے پر سکون قلب پانا اور تیسرے نمبر پر یہ کہ نہ تو وہ غم کرے نہ ہی فکر کرے مگر محض دین کا غم اور دین کی فکر کرے یا اپنے دین کی اصلاح طلب کرے جو شخص ان تین صفات پر راضی ہو ان کو میرے پڑوس میں ٹھکانا حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو فضل بن محمد غسان نے ان کو یحییٰ بن معین نے کہ ابن زیاد نے صفوان بن محرز کے لئے دو ہزار درہم کا حکم دیا (جب مل گئے تو وہ چوری بھی ہو گئے) اس نے کہا کہ ممکن ہے کہ اسی میں خیر ہو۔ ان کے گھر والوں نے کہا کہ اس میں خیر کیسے ہو سکتی ہے چنانچہ اس بات کی خبر ابن زیاد کو پہنچ گئی لہذا اس نے مزید دو ہزار کا اس کے لئے آذر کر دیا لہذا پہلی رقم جو چوری ہوئی تھی وہ بھی مل گئی اب چار ہزار درہم ہو گئے۔

۱۰۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو ضمیرہ بن ربیعہ نے ان کو ابن عطاء نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن کے لئے تو ایک دن کی خوشی بھی پوری نہیں ہوتی۔

رضاء بالقضاء

۱۰۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشا عدل نے ان کو احمد بن محمد بن سالم ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو حسن بن صباح بن محمد واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے عاصم بن عبد الرحمن جرجانی سے بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بلند مرتبہ بندے ہیں جو کہ بعض بعض سے زیادہ بلند مقام پر فائز ہیں میں ایک آدمی کے پاس تعزیت کرنے کے لئے گیا تھا اس لئے کہ اس کا ترک بیٹا قتل ہو گیا تھا۔ وہ مجھے دیکھ کر رونے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کیوں رورہے ہیں آپ کا بیٹا تو جہاد فی سبیل اللہ میں مارا گیا ہے کہتے ہیں کہ اس نے مجھے کہا اے ابو عبد الرحمن تم یہ خیال کر رہے ہو کہ میں اس کے قتل ہو جانے کی وجہ سے رورہا ہوں۔ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ میں تو اس لئے رورہا ہوں کہ اس کی رضا بالقضاء کیسے رہی ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب اس کو تلواروں نے گھیر لیا تھا۔

۱۰۱۹:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زابد نے ان کو ابو الحسن علی بن عبد اللہ صوفی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر محمد بن حسین نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو ابراہیم بن نوح موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ فتح موصلی شہداء کی نماز پڑھ کر اپنے گھر واپس لوٹا جب کہ وہ دن بھر روزے سے تھا فرمایا کہ مجھے عشاء کا یعنی رات کا کھانا دے دو گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے جو آپ کو کھانے کو دیں۔

انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگ اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس تیل ہی نہیں ہے جس کے ساتھ چراغ جلائیں۔ چنانچہ ابراہیم موصلی خوشی سے رونے بیٹھ گئے۔ بولے یا اللہ میرے جیسا نکمابندہ یونہی چھوڑ دیا گیا ہے بغیر رات کے کھانے کے اور بغیر چراغ کے تو یہ میری طرف سے تیرے لئے کون سے احسان کی وجہ سے ایسا ہوا ہے ہمیشہ روتے رہے روتے روتے صبح ہو گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ

۱۰۱۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ثابت بنانی سے سنا تھا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کا ایک پڑوسی تھا جب وہ شام

کرتا اور ان کے گھر میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا تو وہ شام کو بڑا خوش خوش ہوتا تھا۔ اور جس دن شام کرتا اور ان کے گھر میں کوئی چیز موجود ہوتی وہ مغموم ہوتا تھا چنانچہ اس کی بیوی نے اس سے کہا:

اے اللہ کے بندے آپ لوگوں سے مختلف ہیں۔

اس نے جواب دیا کہ جب شام کو ہمارے ہاں کچھ نہیں ہوتا میں خوش اس لئے ہوتا ہوں کہ اس وقت ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ہوتی اور جب ہمارے پاس کچھ ہوتا ہے میں مغموم ہوتا ہوں اس لئے کہ پھر ہماری زندگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق نہیں ہوتی۔

۱۰۱۲۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عمار نے ان کو معافی نے ان کو یحییٰ بن مغیرہ نے ان کو ابوالابض مدنی نے ان کو حذیفہ نے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان ایام میں اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں جس دن میں اپنے گھر واپس لوٹتا ہوں اور وہ میرے آگے شکایت کرتے ہیں (کہ گھر میں کھانے کو نہیں ہے) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں حذیفہ کی جان ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو وعدہ دیتا ہے جیسے کوئی والد اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے کسی بھی بات کا۔ بے شک میرے لئے میری آنکھوں کی سب سے زیادہ ٹھنڈک کے ایام ہوتے ہیں جس دن میں اپنے گھر والوں کے پاس آؤں اور وہ میرے آگے اپنی کسی نہ کسی حاجت کی شکایت کریں۔

۱۰۱۲۲..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفتح بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبد الوہاب بن علی مصری سے وہ کہتے ہیں کہ رومی بشیر طبرانی کی بھینسیں لوٹ کر لے گئے تھے چنانچہ نوکر چرواہے ان کے پاس آئے اور آ کر ان کو اس واقعہ کی خبر دی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ آزاد ہو انصار ہو (یعنی میں نے آپ لوگوں کو آزاد کر دیا ہے) جب کہ بھینسوں کی قیمت اس وقت ایک ہزار دینار تھی۔ چنانچہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا کہ آپ نے لے لیا جان ہم لوگوں کو فقیر اور محتاج کر دیا ہے انہوں نے کہا اے بیٹے بے شک اللہ عزوجل نے مجھے آزمانے کا ارادہ کر لیا ہے لہذا میں نے بھی چاہا کہ میں اس کا شکر ادا کروں اور اس سے زیادہ حاصل کروں۔

۱۰۱۲۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابوالفتح بن رجاہ شیرازی نے ان کو ابوالحسن غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نعیم عمر بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہجر بن یحییٰ قطان جب بات کے دوران خاموش ہوتے پھر بات کرتے تو یہ کہتے تھے نحییٰ ونموت والیہ المصبر۔ کہ ہم زندہ ہوتے ہیں اور مرتے ہیں اور اسی کی طرف ہے رجوع کرنا۔

میں نے کہا حضرت یحییٰ قطان سے ان کے اس مرض میں جس میں انکا انتقال ہو گیا تھا۔ انشاء اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ عافیت عطا فرمائیں گے انہوں نے کہا کہ جو چیز میرے لئے اللہ کو زیادہ پسند ہے مجھے بھی وہ زیادہ پسند ہے۔

۱۰۱۲۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاؤ نے ان کو احمد بن محمد بن سالم نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن جنید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن حسین نے کہا کہ ان کو خبر دی داؤد بن خیر نے ان کو ظیل بن مرہ نے فرات بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی قضاء اور فیصلے پر راضی ہو جائے اور بلا، اور آزمائش پر صبر کرے وہ مخلص بندوں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

۱۰۱۲۵..... محمد بن حسین نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فتح اسود شامی عابد سے وہ کہتے تھے اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا صبر کو قائم کرتا ہے۔

افضل اور آسان ترین اعمال

۱۰۱۲۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عمری نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو سوید بن ابراہیم ابو حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عباس نے ان کو حارث بن یزید نے ان کو علی بن رباح نے ان کو جنادہ بن ابوامیہ نے ان کو حضرت عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کون سائل افضل ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور اس کے ساتھ تصدیق کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ اور حج مقبول۔ جب وہ آدمی واپس لوٹے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان ترین اعمال ہیں کھانا کھانا۔ نرمی سے بات کرنا۔ سخاوت کرنا، حسن خلق سے پیش آنا۔ جب وہ آدمی واپس لوٹے لگا تو آپ نے فرمایا کہ تیرے لئے اس سے آسان تر عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی قضا میں جو تیرے خلاف ہو اللہ تعالیٰ کو الزام اور تہمت نہ دینا۔

فصل:..... ٹڈی دل کی مصیبت و آزمائش اور اس پر صبر کرنا

۱۰۱۲۷: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو زہیر نمیری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ٹڈی کو نہ مارا کرو بے شک وہ اللہ کے بڑے لشکر میں سے ہے۔

۱۰۱۲۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو عبد الوہاب بن نجدہ حنفی نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل اور شیخ نے کہا کہ یہ روایت اگر صحیح ہے تو واللہ اعلم اس سے آپ کی مراد یہ ہوگی کہ وہ جب کھیتوں کی تباہی نہ کرے اور جب وہ ان کو تباہ کرے تو اس کو بھگانا اور ہٹانا جائز ہے۔ بھگانے کی جو بھی صورت ممکن ہو سکے اس سے مقابلہ کرنا ہو یا اس کو مار ڈالنا ہو۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (اس جملے سے) یہ ہے کہ (چونکہ اللہ کا بہت بڑا لشکر ہے) اس لئے اس کا مقابلہ کرنا مشکل ہے خواہ مقابلہ کرنے کی صورت میں ہو یا مار ڈالنے کی صورت میں۔

تحقیق ٹڈی کو مارنے کی ترغیب کی بابت ایک حدیث ضعیف اسناد کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ بہر حال مندرجہ ذیل حدیث۔

۱۰۱۲۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن احمد شیبانی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن قریش کاتب نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو حدیث بیان کی عمر بن سعد بن وردان قشیری نے ان کو فضیل بن عیاض نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک ٹڈی آ کر گری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ اس کو مار نہیں ڈالتے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک ٹڈی کو قتل کیا گویا کہ اس نے کسی معذور کمزور کو مارا۔

شیخ احمد نے فرمایا کہ یہ مرسل ہے ضعیف ہے بعض راویوں کے مجہول ہونے کی وجہ اور ابراہیم اور حضرت ابن مسعود کے درمیان سلسلہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے۔

۱۰۱۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن یحییٰ نے ان کو علی بن محمد وراق نے ان کو احمد بن انجم نے ان کو محمد بن عثمان قیس نے ان کو حفص بن عبد الرحمن نے ان کو مسعودی نے ان کو عون بن عبد اللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک

(۱۰۱۲۷)..... اسناد هذا الحديث في سقط وعزاه في الكنز (۳۵۲۹۳) إلى البغوي وابن صصري في أماليه عن أبي زهير السميري

(۱۰۱۲۹) - أنظر الدر المنثور (۱۰۹/۳) (۱۰۱۳۰) - غير واضح في الأصل

ٹڈی آ کر حضور کے سامنے گری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اچانک دیکھا تو اس کے ایک پر کے اوپر عبرانی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ نہیں فائدہ اٹھائے (مجھے رولانے والا) اور نہیں شکم سیر ہوگا مجھے کھانے والا ہم اللہ کا بہت بڑا شکر ہیں ہمارے ننانوے انڈے ہوتے ہیں اگر پورے سو ہوتے تو ہم دنیا و مافیہا سمیت سب چیز کو کھا جائیں۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ ٹڈی دل کو ہلاک کر دے۔ اللہ اس کے بڑے ٹڈیوں کو قتل کر دے اور ان کی چھوٹیوں کو مار دے۔ اور ان کے انڈے خراب کر دے اور ان کے منہ بند کر دے مسلمانوں کے کھیتوں سے اور ان کی روزیوں سے بے شک تو ہی دعاؤں کو سننے والا ہے لہذا حضور کے پاس جبرائیل آئے اور آ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا بعض میں قبول کر لی ہے۔

شیخ نے فرمایا کہ اس کا راوی محمد بن عثمان قیس مجہول راوی ہے اور یہ حدیث منکر ہے واللہ اعلم۔

۱۰۱۳۱: ہمیں خبر دی ابو القاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ حفیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد محمد علی نے ان کو ان کے والد علی بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں میں اور میرے بھائی محمد بن جعفر اور میرے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن عباس اور قسم اور فضل دسترخوان پر کھانے کے لئے بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اچانک دسترخوان پر ایک ٹڈی آ کر گری اس کو عبد اللہ بن عباس نے پکڑ لیا تو حسین رضی اللہ عنہ سے کہا جناب آپ جانتے ہیں کہ ٹڈی کے پروں پر کیا لکھا ہوا ہے؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد امیر المؤمنین سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ ٹڈی کے پروں پر یہ لکھا ہوا ہے۔

انسی اناللہ لا الہ الا انارب الجراة ورازقها اذا شئت بعثتها رزقا لقوم وان شئت علی قوم بلاء.

بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی حاجت روا نہیں ہے میں ہی ٹڈی کا رب ہوں اور اس کا رازق ہوں جب میں چاہتا ہوں تو اس کو کسی قوم کو رزق دینے کے لئے بھیج دیتا ہوں اور جب میں چاہتا ہوں اس کو کسی قوم پر مصیبت اور عذاب بنا کر بھیج دیتا ہوں۔ (چنانچہ یہ سن کر) حضرت عبد اللہ بن عباس کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت حسین بن علی کو اپنے گلے سے لگالیا۔ اور پھر فرمایا یہ ایک مخفی علوم میں سے ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حق کا اضافہ ہے اصل کے ساتھ جو سنہ چار سو ستاون ۴۵ھ میں واقع ہوا جب نیشاپوری ٹڈی دل کا حملہ ہوا تھا۔ ۱۰۱۳۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبد العزیز بن معاویہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو شیخ نے عیسیٰ بن عقیب سے اس نے محمد بن منکر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے عہد حکومت میں ایک سال ٹڈی دل نایاب اور گرم ہو گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے شدید فکر مند ہو گئے تھے لہذا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے یمن کی طرف ایک سوار بھیجا اور دوسرا سوار عراق کی طرف بھیجا تیسرا سوار شام کی طرف بھیجا کہ وہ جا کر معلومات کریں کہ کسی نے ٹڈی دل کو دیکھا ہے؟ یا اس میں سے کچھ کو دیکھا ہے؟ چنانچہ جو سوار یمن کی طرف گیا تھا وہ واپس آ گیا اور ایک مٹھی بھر ٹڈیاں بھی لے کر آیا اور آ کر انہیں امیر المؤمنین حضرت عمر کے آگے بکھیر دیا جب حضرت عمر نے ان کو دیکھا تو نعرہ تکبیر بلند کیا۔ اور فرمایا کہ یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار امت پیدا کی ہیں جن میں سے چھ سوامت سمندر میں اور چار سوامت خشکی پر ہیں اس کی یعنی خشکی والی امت کی ہلاکت کی ابتداء ٹڈی دل کی ہلاکت سے ہوگی جب ٹڈی دل ہلاک ہو جائیں گے اس کے بعد تمام امتیں مسلسل ہلاک ہونا شروع ہو جائیں گی جیسے تسبیح کے دانے مسلسل گرتے ہیں۔

۱۰۱۳۳: انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو خالد قرشی نے وہ عبد العزیز بن معاون ہیں ان کو ربیعہ بن محمد بن صالح قتادہ عبیدہ نے ان کو

عبید بن واقد نے ان کو عیسیٰ بن شیب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ فرماتے ہیں کہ ٹڈی دل گم پائے گئے۔ پھر انہوں نے مذکورہ روایت کی مثل ذکر کیا ہے۔

اور شیخ فرماتے ہیں کہ اسی طرح مذکور ہے عیسیٰ بن شیب کی کتاب میں اور اس شیخ کی کتاب میں جس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حماد نے اس سے عبید بن واقد نے جو کہ مذکور ہے اسناد ثانی میں۔ اور صواب اور درست محمد بن عیسیٰ بن شیب ہے۔ اس کو روایت کیا ہے محمد بن یحییٰ ذہلی نے اور احمد بن یوسف سلمی نے یحییٰ بن حماد نہیں ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن شیب نے۔ یقینی بات ہے کہ وہ محمد بن عیسیٰ بن شیب ہے اسی کو یحییٰ بن حماد نے اس کے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور اس بات پر مندرجہ ذیل روایت دلالت کرتی ہے۔

۱۰۱۳۴..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن داؤد نے ان کو محمد بن ہشام بن ابو خیرہ ان کو عبید بن واقد نے ان کو محمد بن عیسیٰ ہذلی نے ان کو محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی دل گم ہو گئے تھے ایک سال حضرت عمر کے ایام حکومت میں۔ پھر راوی نے حدیث کو اپنے طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ابو احمد بن عدی نے کہا کہ ابن واقد کی احادیث میں کوئی بھی اس کے متابع حدیث بیان نہیں کرتا۔

۱۰۱۳۵..... ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو احمد نے ان کو زکریا ساجی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن شنی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے میں اس کو گمان کرتا ہوں عبید بن واقد سے اس نے محمد بن عیسیٰ بن کیسان الہلال ابو یحییٰ سے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر راوی نے ٹڈی دل والی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۱۳۶..... کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی جنیدی نے ان کو بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ یہ محمد بن عیسیٰ منکر الحدیث ہے (یعنی جو منکر اور امر پر غیر معروف حدیثیں نقل کرتا ہے)۔

۱۰۱۳۷..... کہا ابو احمد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمرو بن علی کہ محمد بن عیسیٰ بصری صاحب محمد بن منکدر ضعیف منکر الحدیث ہے۔ یہ روایت کرتا ہے محمد بن منکدر سے وہ جابر سے وہ عمر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈیوں کے بارے میں۔

۱۰۱۳۸..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے امام ابو بھل محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے اپنے ذاتی کلام میں سے۔

فصل:..... اشعار ہیں جن کا مفہوم یہ ہے

میں نے نصیحت کی پس میں نے کھلم کھلا خوبصورت وعظ کہا اور میرا دل بھر جائے گا اگر مواءع نفع دے دیتیں۔ جس وقت ایام بڑے مصائب والے ہوں اور مصائب سارے زمانے میں ہوں تو کوئی نفع اٹھانے والا باقی نہیں رہتا۔ جب میرا پورا زمانہ ایسا ہے جو فرقہ اور گروہ کو جانتا ہے تو پھر میرے احباب کا گروہ ہی اچھی جولان گاہ ہے جس کے اندر گھوما جائے۔

اور جب میری عمر کی روانگی اور سفر فنا کی طرف ہے تو پھر میری عمر بلاشبہ میری عمر کے ساتھ کٹنے والی ہے میں نے شکایت کی ہے اپنے زمانے کی طرف یکا یک آجانے کی۔ تو اس نے کہا آپ نے وارد ہونے کی شکایت کی ہے حالانکہ وارد ہونا تو مشروع ہے۔

(۱۰۱۳۴)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۲۳۹/۶، ۱۹۹۰/۵)

(۱۰۱۳۵)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۲۳۹/۶) (۱۰۱۳۶)..... الکامل لابن عدی (۲۲۳۹/۶)

(۱۰۱۳۸)..... (۱) فی أ: (شرح)

(۱۰۱۳۷)..... الکامل لابن عدی (۲۲۳۹/۶)

چھوڑ تو ابوسہل کو زمانہ کچھ نہیں کرتا۔ بلکہ نگہبانی کرنے والا رب جو چاہے اس کو کوئی روکنے اور دفع کرنے والا نہیں ہے۔
 ۱۰۱۳۹: ہمیں شعر سنائے ابو زکریا بن ابوالفتح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوعلی حسن بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر بیان کئے محمد بن اعین نے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

اس زمانے کے انجوبے اسی زمانے کے ادوار کو روکتے ہیں اور انہیں پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ (زمانے کے اختیار میں کچھ بھی نہیں) زمانے کے اختیار سے ہٹ کر اللہ کا حکم چلتا ہے۔ جو شخص زمانے کو گالیاں دیتا ہے وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اور جو شخص ایام زمانہ کے ساتھ بغض و عناد رکھتا ہے وہ اپنے ہی جنوں اور دیوانہ پن کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۰۱۴۰: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زکریا یحییٰ بن عمرو بن صالح البستی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس دغولی سے وہ قیس بن خطیم کے شعر سناتے تھے۔

جن کا خلاصہ مفہوم یہ ہے۔ بعض گھروں میں جن کے لئے انسان ذلت و خواری برداشت کرتا ہے ٹھہرنا اور اقامت مقدر نہیں ہوتی سوائے آزمائش اور مصیبت کے جھیلنے کے۔ اور بعض اعداء مخلوق میں سے بیمار ہوتے ہیں پیٹ کی اس بیماری کی مثل جس کی دوا اور علاج نہیں ہوتا۔ انسان تو چاہتا ہے کہ اس کی ہر خواہش اس کو عطا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے سوائے اس خواہش جو وہ خود چاہتا ہے۔

ہر وہ شدید مصیبت جو کسی زندہ انسان پر آتی ہے۔ عنقریب اس کی شدت کے بعد نرمی اور خوشحالی بھی آئے گی۔ ہم میں سے مریض کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا حالانکہ صاحب سخاوت کو کثیر دولت حاصل ہو جاتی ہے۔ دل کا غمی ہونا وہ ہے کہ اس جیسا غمی کوئی نہیں ہے اور دل کا غریب ہونا ایسا ہے کہ اس جیسی کوئی محرومی نہیں ہے۔ بخیل کو اس کا مال کوئی فائدہ نہیں دیتا اور صاحب عطاء اور بخشنے کے لئے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔

۱۰۱۴۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو زکریا سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے سنتا رہتا تھا وہ کہتے تھے۔ اے اللہ ہماری خبروں کو ظاہر نہ فرما (یعنی ہماری کمزوریوں پر پردہ ڈال کر رکھ۔)

مصیبتوں سے پناہ

۱۰۱۴۲: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن موسیٰ سلامی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن فضل تمیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ کہتے تھے۔ اے اللہ مجھے اپنی نعمتوں کا تحفہ دینا بے شک تو مہربان ہے اور مجھے اپنی آزمائشوں مصیبتوں کا تحفہ نہ دینا بے شک میں کمزور ہوں۔

۱۰۱۴۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کہ ابوعلی محمد بن علی بن عمر نے ان کو محمد بن یزید سلمی نے ان کو ابراہیم بن اشعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل بن عیاض سے سنا انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

وَلْيَبْلُوْنَكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَلْيَبْلُوْا خَبَارَكُمْ

اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین کو آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو

اور ہماری خبروں اور باتوں کو بھی آزمائیں گے۔

وہ اس آیت کو بار بار دہرا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اے اللہ اگر آپ ہماری خبروں کو آزمائیں گے تو آپ ہماری پردہ پوشی کریں گے اور اگر آپ ہماری باتوں کو آزمائیں گے تو ہمیں رسوا کر دیں گے۔

سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ

۱۰۱۴۴: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد مصری نے ان کو جعفر بن محمد بن عبد اللہ طافی نے ان کو محمد بن حارث مؤذن نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو حمید طویل نے اس نے حضرت انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ نفس بندے ایسے ہیں جن کی وہ حفاظت کرتا ہے اور ان کو بچاتا ہے آزمائشوں اور مصیبتوں سے انہیں زندہ بھی سلامتی کے ساتھ رکھتا ہے اور سلامتی کے ساتھ مارتا ہے اور سلامتی کے ساتھ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی کا سوال کیا جائے

۱۰۱۴۵: ہمیں خبر دی ابو طاہر حسین بن علی حسن بن سلمہ ہمدانی نے ہمدان میں ان کو محمد بن ابراہیم بن مقری نے ان کو محمد بن حسن بن حمیہ مسقلانی نے ان کو محمد بن متوکل نے ان کی کنیت ابوسری ہے ان کو خبر دی رشید بن سعد نے ان کو موسیٰ بن حبیب نے ان کو جلیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سلامتی عطاء کرنے والے تمام آرزوئیں تجھ پر پہنچتی ہیں اور رکتی ہیں۔

شیخ نے فرمایا کہ اس اسناد میں اور اس سے پہلے والی میں ضعف ہے۔ (واللہ اعلم) لیکن کئی دیگر طریقوں سے صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی جائے۔

۱۰۱۴۶: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوسلی دارا بجدی نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد الملک بن حارث سے وہ کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وہ اسی منبر پر بیٹھ کر فرما رہے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے آپ لوگ کلمہ اخلاص (یعنی کلمہ توحید) کے بعد عافیت اور سلامتی کی مثل کوئی چیز عطا نہیں کئے گئے ہو لہذا اللہ تعالیٰ سے عافیت و سلامتی مانگا کرو۔

موت کی آرزو پسندیدہ نہیں

۱۰۱۴۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ سعدی نے ان کو عبد اللہ بن بکر نے ان کو حمید نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الوحید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عاصم بن نصر احوال نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو حمید نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی عیادت کی جو کہ پرندے کے بچے کے مثل ہو چکا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہیں یا فرمایا تھا کہ اللہ سے کوئی سوال کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں یہ کہتا ہوں۔ اے اللہ آپ جو کچھ مجھے آخرت میں سزا دینا چاہتے ہیں وہ آپ مجھے دنیا میں ہی دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے یا فرمایا تھا کہ آپ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے؟ اے اللہ اے ہمارے

رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے اللہ سے دعا فرمائی اللہ نے اس کو شفا یاب کر دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ماسم بن نصر سے۔

۱۰۱۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی موت کی آرزو نہ کرے کسی بیماری کی وجہ سے جو اس کو لگ گئی ہو اگر وہ الاحمالہ ایسی دعا کرنا چاہتا بھی ہے اس کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے وفات دے دے جب میرے لئے وفات بہتر ہو۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں آدم سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۱۰۱۳۹: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حامد بن محمد مروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعبہ نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابو عبیدہ مولیٰ عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کرائیں گے۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی نہیں جاسکتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے غوطہ دے دے اپنے فضل اور رحمت میں پس درست روی اختیار کرو اور میانہ روی اختیار کرو۔ تم میں سے کوئی شخص ہرگز موت کی آرزو نہ کرے۔ یا تو وہ نیکوکار ہوگا شاید (زندہ رہنے سے) اس میں اضافہ کر لے گا۔ یا گنہگار ہوگا شاید کہ وہ (دنیا میں ہی) سرزنش کر دیا جائے۔ (یا تو بے کر لے۔)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔

باپ، بیٹے، بھائی اور بیوی کی وفات

۱۰۱۵۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو حسین بن علی تمیمی نے ان کو عبد الرحمن بن ابوحاتم نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو یونس بن احمی عباد بن عباد ملہسی نے ان کو ابو ہلال نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے پوچھا ابو بکرہ سے سب سے بڑی مصیبت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کی سب سے بڑی مصیبت دین میں ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں آپ سے نہیں سوال کر رہا۔ فرمایا کہ باپ کی موت کمر توڑ دیتی ہے۔ اور بیٹے کی موت ال کا درد بن جاتی ہے اور بھائی کی موت بازو کاٹ دیتی ہے اور بیوی کی موت لحظہ بھر کا غم ہوتا ہے۔

۱۰۱۵۱: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو اخق بن ابراہیم بن یونس نے ان کو عبد اللہ بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد نے موسیٰ بن یعقوب سے اس نے ابو حازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ غم قریب لوگ ایک دوسرے کو میرے بعد میرے بارے میں تعزیت کریں گے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس امت کی بڑی مصیبت ہے

۱۰۱۵۲: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبد الصمد نے ان کو خبر دی اخق بن زریق نے نماز طرائقی سے اس نے مطرب بن خلیفہ سے اس نے شریح بن سعد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی مصیبت پہنچے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے بے شک وہ مصیبت اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات والی مصیبت میری امت کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو نصر بن قتادہ نے دونوں کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو مطین نے ان کو یحییٰ بن عبد الحمید حمانی نے ان کو ابو بردہ رضی اللہ عنہ کندی نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو ابن سابط نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اس کو چاہئے کہ وہ اپنی مصیبت کو میرے ساتھ یاد کرے بے شک وہ اعظم مصائب میں سے ہے۔ (یعنی میری وفات مسلمانوں کے لئے اعظم مصیبت ہے۔)

۱۰۱۵۴: شیخ نے فرمایا تحقیق ہم نے دوسرے مقام پر روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ ربذی کی حدیث سے اس نے مصعب بن محمد بن شریل سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اپنی مرض موت میں (وہ بیماری جس میں حضرت کا انتقال ہوا) فرمایا تھا۔ اے لوگو جو نسا بندہ میری امت میں سے کسی مصیبت کے ساتھ مبتلا ہو جائے میرے بعد اس کو چاہئے کہ وہ صبر حاصل کرے اپنی مصیبت میں میرے ساتھ اس مصیبت سے جس کے ساتھ وہ میرے بعد مصیبت میں مبتلا کیا جائے بے شک کوئی ایک بھی (ایسا نہیں ہے) میری امت میں سے ہرگز نہیں کسی مصیبت میں ڈالا جائے گا میرے بعد جو زیادہ شدید ہو اس کی مصیبت سے جو میرے ساتھ ہے یعنی میری وفات سے جو اس کو صدمہ ہے۔

۱۰۱۵۵: اور میں نے سنا ابو القاسم مفسر سے وہ شعر پڑ رہے تھے اسی مفہوم میں۔ (قول شاعر)

ہر مصیبت کے لئے صبر کیجئے اور اپنے آپ کو مضبوط کر لیجئے اور یقین کیجئے کہ انسان ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے جب آپ کسی ایسی مصیبت کو یاد کریں جو آپ کو غمگین کر رہی ہے تو آپ اس مصیبت کو یاد کیجئے جو آپ کو پہنچی ہے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور وفات سے۔)

فصل: نوحہ کرنا

مصائب کے وقت صبر کرنے کے عنوان کے ساتھ جو چیز مزید لاحق کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ مصیبت زدہ شخص مصیبت و غم کی وجہ سے اپنے کپڑے نہ پھاڑے اور اپنا منہ نہ پیٹے اور اپنا منہ اور کھال نہ نوچے اور مصیبت زدہ عورت بھی یہ کام نہ کرے اور مصیبت کی وجہ سے اپنے بال نہ کاٹے (سر نہ مونڈے) اور رونے کے لئے اپنی آواز اونچی نہ کرے۔ اور نوحہ نہ کرے اور نوحہ وین نہ کروائے۔ تحقیق ہم نے اس بارے میں دیگر احادیث بھی ذکر کی ہیں۔ کتاب الجنائز کتاب السنن میں۔

۱۰۱۵۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو عبد اللہ بن مرہ نے ان کو مسروق نے عبد اللہ سے یعنی ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو غم سے منہ پیٹے گریباں چاک کرے اور جاہلیت والی پکاریں پکارے۔ بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا عمر بن حفص سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۱۰۱۵۷: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن عبد الوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو عمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو صخرہ سے وہ ذکر کرتے تھے عبد الرحمن بن یزید سے اور ابو بردہ بن ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ

ابو موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے چنانچہ اس کی بیوی زور زور سے چیختی روتی ہوئی آئی۔ چنانچہ دونوں نے کہا۔ پھر وہ ہوش میں آ گئے۔ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی بندی کیا آپ نہیں جانتی۔ پھر وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنانے لگے کہ آپ نے فرمایا بے شک میں بری نبیوں سے متعلق ہوں اس شخص سے جس نے صدے میں سر وغیرہ کے بال مونڈے۔ رخسار پیٹے (یا زبان درازی کی) اور کپڑے پھاڑے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔ عبد اللہ بن حمید سے اس نے جعفر بن عون سے۔

۱۰۱۵۸:..... اور ہم نے روایت کی ہے ایک عورت سے ان میں سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کرنے والیاں تھیں وہ کہتی ہیں کہ جن چیزوں پر رسول اللہ نے ہم سے بیعت لی تھی ان میں سے یہ باتیں بھی تھیں کہ ہم نہ تو چہرہ نوچیں گی۔ اور نہ ہی ویل کریں گی اور نہ ہی گریباں پھاڑیں گی اور نہ ہی بال نوچیں گی۔

۱۰۱۵۹:..... اور ہم نے روایت کی ہے ابو مالک شعمری کی حدیث میں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نوچہ کرنے والی (بین کرنے والی) عورت جب تک اپنی موت سے پہلے تو بہ نہ کر لے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائی جائے گی اس پر ذمہ امر کی قمیص ہوگی اور جرب اور کھجلی والا لباس دوپٹہ ہوگا۔

۱۰۱۶۰:..... حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی تھی نوچہ کرنے والی عورت پر نوچہ سننے والی پر۔

کسی کی وفات پر آنسوؤں کا چھلک جانا شفقّت ہے

۱۰۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن نے ان میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھی ان کی اصل کتاب سے ان کو خبر دی ابو العباس اسم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو مغادیہ بن عمرو نے ان کو ابو اسحاق فزاری نے عطاء بن سائب سے حضرت عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹیوں میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لے گئے تھے جب کہ وہ نزاع کی حالت میں تھی آپ نے اسے لے پکڑ کر اپنی گود میں رکھ لیا یہاں تک اس کا انتقال ہو گیا۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ لہذا ابی بی ام ایمن دیکھ کر رو پڑی اس سے کسی نے کہا کیا تم رسول اللہ کے سامنے رو رہی ہو۔ وہ کہنے لگی کیا میں نہ روؤں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں رو نہیں رہا ہوں۔ بلکہ یہ شفقت و رحمت ہے۔ بے شک مؤمن کی جب روح نکلتی ہے اس کے دو پہلوؤں کے بیچ سے تو وہ اللہ کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔

۱۰۱۶۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو احمد محمد بن محمد حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو حسن بن عبد العزیز جزوی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو قریش بن حیان نے ان کو ثابت بنانی نے حضرت انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوسیف لوبار کے پاس داخل ہوا، وہ حضرت ابراہیم بن رسول کا دایہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑ کر پیار کیا بوسہ دیا اور اس کی خوشبو سونگھی۔ بعد میں ہم لوگ اس کے پاس گئے جب کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ بھی رو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن عون یہ شفقت و رحمت ہے۔ اس کے بعد دوسرا جملہ۔ یہ فرمایا کہ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل مغموم ہے مگر ہم صرف وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔

اور ہم اے ابراہیم تیرے فراق میں غمگین ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن عبد العزیز جروی سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ثابت ہے۔

دواحق اور بے ہودہ آوازیں

۱۰۱۶۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکر نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی نے ان کو عطاء نے جابر سے اس نے عبد الرحمن بن عوف سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے مقام نخلہ کی طرف لے گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر اپنے بیٹے ابراہیم کو پایا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اٹھالیا اور اپنی گود میں بٹھایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر فرمانے لگے اے بیٹے میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی روتے ہیں کیا آپ کو رونے سے منع نہیں کر دیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے نوحہ و بین کرنے سے منع کیا گیا ہے اور دواحق و بے ہودہ آوازوں سے جو گناہ کی آوازیں ہیں۔ ایک آواز تو ہے سر تار کھیل تماشے کی اور شیطان کے گانے بجانے کی آواز اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہرہ نوچنے۔ گریبان چاک کرنے اور شیطان کے رونے کی۔ اور (یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ رحمت و شفقت ہے۔ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ (اور ابراہیم کی وفات پر آپ نے فرمایا) اے ابراہیم اگر یہ بات نہ ہو۔ یہ امر (موت) برحق ہے اور سچا وعدہ ہے اور بے شک یہ ایسا راستہ ہے جس کو اختیار کرنا لازمی ہے یہاں تک کہ ہمارا آخری ہمارے اول کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے (اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو) ہم تیرے اوپر شدید حزن و غم مناتے جو کہ اس سے بھی زیادہ شدید ہوتا اور ہم بے شک تیرے بارے میں سخت مغموم ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل میں غم ہے مگر ہم کوئی ایسی بات منہ سے نہیں نکالیں گے جس سے رب تعالیٰ ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے اور عازم بن فضل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو عوانہ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی نے ان کو عطاء نے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام نخلہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ عبد الرحمن بن عوف تھے۔ وہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رب کو اپنی روح دے رہے تھے فوت ہو رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں لے لیا۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے کہتے ہیں عبد الرحمن نے پوچھا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو رونے سے منع فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے رونے سے منع نہیں کیا گیا۔ مجھے منع کیا گیا ہے دو بے ہودہ اور حماقت کی آوازوں سے دونوں گناہ گاروں کی آوازیں ہیں۔ ایک آواز تو ہوتی ہے کھیل تماشے کے وقت اور شیطان کے سرور اور گانوں کی اور دوسری آواز ہوتی ہے مصیبت کے وقت چہروں کو نوچنا گریبان چاک کرنا شیطانی بین کرنا۔ (اور یہ جو تم دیکھ رہے ہو) یہ شفقت و رحمت ہے میری طرف سے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا ابراہیم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ موت امر حق ہے اور سچا وعدہ ہے اور ایسا راستہ ہے جس پر سب کو آنا ہے اور اسی طرح ہمارا آخر اول سے ملتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اے ابراہیم تم پر اس سے بھی شدید غم کرتا بے شک ہم اے ابراہیم تیرے فراق سے بڑے غم زدہ ہیں دل روتا ہے اور آنکھ آنسو بہاتی ہے مگر ہم کوئی ایسا قول نہیں کرتے جس سے رب ناراض ہو جائے۔

۱۰۱۶۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عمرو بن سوار نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ حاکم نے کہا۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ اور یحییٰ بن ابراہیم نے دونوں

نے کہا کہ ان کو خبر دی ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن حارث انصاری سے اس نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مزاج پر سی کے لئے تشریف لے گئے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابوقحاص اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے جب آپ اس کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے اس کو حالت غشی میں پایا کیا ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ لوگوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو سب رو پڑے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو پر عذاب نہیں دیں گے اور نہ ہی دل کے حزن و غم پر اور اس کے ساتھ عذاب دیں گے (آپ نے یہ کہہ کر اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا) یا رحم کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یونس سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ اصبخ سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۱۶۶: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابودنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم بن کثیر نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مبارک بن فضالہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں حضرت حسن کے پاس حاضر ہوا۔ اور ایک آدمی فارس سے بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ میں جب آیا ہوں تو اس وقت حضرت کے بیٹے سعید بن ابوالحسن فوت ہو چکے تھے۔ ہم لوگوں نے کہا۔ کہ آپ ان کو اس کی خبر نہ دیں (یعنی ان کے بیٹے کی وفات کی خبر) کہتے ہیں ایسے لگا جیسے ہم نے اس سے کہہ دیا ہو کہ تم ان کو خبر دے دینا۔ ابھی تک وہ گھر تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ ہم نے ان کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر دے دی چنانچہ وہ اپنے اختیار پر قابو نہ رکھ سکے انہوں نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ لیا۔ پھر کہا کہ ہم لوگ ان کے پاس داخل ہوئے تو وہ رورہے تھے۔ اور ہمارے ساتھ بکر بن عبد اللہ مزی بھی تھے انہوں نے پوچھا اے ابو سعید بے شک آپ جانتے ہیں اس شہر کو اور اس کے رہنے والوں کی محبت کو بے شک وہ لوگ نہیں دیکھتے آپ سے کسی چیز کو مگر اس کو لے دوڑتے ہیں اپنی قوم اور اپنے قبیلے کی طرف چنانچہ حضرت حسن نے تلم کیا اور یوں گویا ہوئے اللہ کا شکر ہے جس نے اس رحمت کو مؤمنوں کی دلوں میں پیدا کر دیا ہے جس کے ساتھ وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہوتا ہے جب کہ یہ بات جزع فزع اور بے صبری کرنا نہیں ہے یقیناً بے صبری زبان اور ہاتھ سے ہوتی ہے اللہ کا شکر ہے جس نے یعقوب علیہ السلام کے حزن کو ان کے خلاف گناہ نہیں بنایا۔ کیونکہ فرمایا:

و ابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم

حزن کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں روتے روتے سفید ہو گئی تھیں اور وہ غم کو گھٹ کر چھپا رہے تھے (پھر انہوں نے دعا کی) اللہ تعالیٰ سعید پر رحم فرمائے اور اس کی غلطیوں سے درگزر فرمائے اہل جنت میں یہ وہ سچا وعدہ ہے جس کا جنتیوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم نہیں تھی یہ مصیبت کہ یہ شدید اترتی مگر یہ کہ ہو اس کے ساتھ مجھ سے کم ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے مبارک سے کہا حضرت حسن ان لوگوں کو پلٹ کر جواب نہیں دیتے تھے جب وہ اس کی تعزیت کرتے تھے۔ بلکہ وہ یوں کہتے تھے یہ کام تو اللہ نے ہمارے ساتھ بھی کیا ہے اور تمہارے ساتھ بھی۔

۱۰۱۶۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد وہابی نے ان کو اسرائیل نے ان کو عبد اللہ بن عیسیٰ نے جبر بن عتیک سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک گھرانے میں گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے کسی میت پر روتے ہوئے پایا تو ان سے کہا گیا۔ کیا تم لوگ رورہے ہو حالانکہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دیجئے ان عورتوں کو ان کو روتے دیکھئے، جب تک میت ان کے پاس ہے جب یہ واجب ہو جائے گا تو پھر کوئی بھی رونے والی نہیں روئے گی۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے مجھ سے

حضور کے اس قول کے بارے میں پوچھا کہ اذا وجب کا کیا مطلب ہے میں نے جواب دیا کہ اذا ادخل القبر جس وقت یہ قبر میں داخل کر دیا جائے گا۔

تقدیر پر راضی ہونا

۱۰۱۶۸..... ہمیں خبر دی ابو سعید خلیل بن احمد البستی قاضی نے ان کو ابو العباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو ابو معاویہ فلابی نے ان کو تمامہ نے ان کو ابو زید عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب نے عدی بن حاتم کو دل گرفتہ اور غموم پایا تو اس سے پوچھا کیا بات ہے میں آپ کو غموم اور غم زدہ دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں غمگین کیوں نہ ہوں میرا بیٹا (یابا پ) قتل ہو گیا ہے، اور میری آنکھ پھوٹ گئی ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اے عدی بن حاتم بے شک حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ کی اس قضاء اور تقدیر پر راضی ہو جائے جو تقدیر اس پر چل جائے اس کے لئے بہت بڑا ثواب ہوگا اور جو شخص اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہو جو اس کے خلاف جاری ہوا ہے اس کے عمل تباہ ہو جاتے ہیں۔

۱۰۱۶۹..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابی عمر نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے ان کو حدیث بیان کی یعقوب یعنی ابن یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم تیمی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کو ان کے بھائی عتبہ کی موت کی خبر دی گئی۔ تو کہنے لگے کہ وہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزت دار تھے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کی جگہ چلا جاؤں۔ مگر میں یہ بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ وہ تمہارے بیچ میں زندہ رہے۔

لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ وہ آپ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ عزیز ہے؟ فرمایا کہ مجھے اس کی بیداری پر اجر ملتا ہے جو اس کو جلا دیا جائے۔

تین چیزوں کا وعدہ

۱۰۱۷۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد مثنوی نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے۔ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مظفر بن عبد اللہ مالدار آدمی تھے انہوں نے مال کو خوب استعمال بھی کیا پھر ان کا انتقال ہو گیا۔ اور حضرت مطرف وہاں پہنچے تو انہوں نے بہترین لباس جو پہنتے تھے پہن رکھا تھا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ جناب عبد اللہ کا انتقال ہو چکا ہے اور آپ ایسا لباس پہن کر آئے ہیں۔ مطرف نے جواب دیا کہ میں اس کے ساتھ عاجزی و انکساری کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مجھے تین چیزوں کا وعدہ دے رکھا ہے کہ میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا ان الله وانا اليه راجعون تا هم المهتدون.

لہذا اس حکم کے پیش نظر میں نے ان اللہ بھی پڑھا ہے جیسے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔ آیت میں مذکور ہر ایک خصلت مجھے دینا و مانع سے زیادہ محبوب ہے۔ مطرف نے کہا کہ آخرت میں مجھے جو بھی چیز عطا ہوگی حتیٰ کہ ایک لوٹا بھر پانی ہی کیوں نہ ہو مگر میں پسند کرتا ہوں کہ وہ دنیا میں مجھ سے لے لی جائے۔

۱۰۱۷۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جراح نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبد اکبر بن زمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن شقیق نے کہا کہ میں نے سنا ہے عبد اللہ بن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان بن عیینہ نے یہ کہ ابو جعفر محمد بن علی بیمار ہو گئے تھے یہاں تک ہمیں ان کے بارے میں خوف آنے لگا (موت کا) جو ان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے اس پر بے صبری کی اور عام لوگوں جیسے

ہو گئے۔ کسی نے ان سے کہا۔ ہمیں آپ کے بارے میں ڈر تھا۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ پر کرتے ان باتوں میں جو ہمیں پسند ہوتی ہیں پھر جب کوئی ایسی بات واقع ہو جاتی ہے جس کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ تو وہ اس کے خلاف نہیں کرتا جو ہم پسند نہیں کرتے۔ اللہ بھی اس کے خلاف نہیں کرتا جو وہ پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی پسند

۱۰۱۷۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشر ان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے دو ساتھیوں کے ہاں غلام پیدا ہوا ہے تو وہ بہت خوش ہوئے اور جب وہ فوت ہوا تو بہت بے صبری کی انہوں نے۔ کہ اگر وہ زندہ رہتا تو دونوں اس کے مالک ہوتے۔ پس ایک راضی ہو گیا اللہ کے حکم پر جو اللہ نے اس کے لئے مقدر کیا تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی پسند مؤمن کے لئے ان چیزوں میں جو وہ ناپسند کرتا ہے زیادہ ہوتی ہے ان امور میں پسند سے جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

۱۰۱۷۳: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو ابو بکر بن ابوالنضر نے ان کو عید بن عامر نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے یہ کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے بیٹے کے بارے میں عبد الملک نے تعزیت کی تو انہوں نے فرمایا کہ موت ایک نیند اور آرام دینے والی چیز ہے ہم نے اپنے نفوس کو اس کے لئے تیار رکھا تھا۔ لہذا جب وہ واقع ہو گئی ہے تو ہم اس کو اجنبی نہیں سمجھا اور اس کو ناپسند نہیں کیا۔

موت کی پیشگی خبر

۱۰۱۷۴: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو احمد بن جمیل مروزی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو صلہ بن اشم نے کہ وہ ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آکر کہا کہ آپ کے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اس نے کہا۔ بہت دیر سے میرے پاس موت کی خبر آ چکی ہے۔ بیٹھے اور کھانا کھائے اس شخص نے کہا کہ مجھ سے پہلے تو آپ کی طرف کوئی بھی نہیں آیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ انک میت وانہم میتون۔ کہ آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔

۱۰۱۷۵: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر نے ان کو محمد بن نصر نے ولید سے اس نے عبد الملک بن قریب اصمعی سے اس نے بعض اہل علم سے کہ مجزاة بن ثور نے اپنے بھائی شقیق کے پاس موت کی خبر پہنچائی انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور ایسے ظاہر کیا کہ جیسے ان کو پہلے سے معلوم ہے۔

چنانچہ خبر لانے والے نے ان سے پوچھا کہ کیا مجھ سے پہلے بھی کسی نے آپ کے پاس موت کی خبر پہنچائی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہمیں اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی کہ بے شک ہم عنقریب مرجائیں گے۔

۱۰۱۷۶: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے انہوں نے کہا کہ مجھے محمد بن سرین نے جب ان کو کوئی مصیبت پہنچی تو وہ ایسے ہو جاتے تھے جیسے مصیبت کے آنے سے پہلے تھے باتیں کرتے اور ہنستے بولتے۔ مگر جس دن سیدہ حفصہ کا انتقال ہوا وہ کثرت سے روئے اور ایسے ہو گئے تھے کہ ان کے چہرے سے غم ظاہر ہو رہا تھا۔

۱۰۱۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابو منصور بن سحان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو احمد بن اسحاق

نے مکہ مکرمہ میں ان کو یزید بن موہب نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عون بن عبداللہ کے پاس تعزیت کا خط لکھا ان کے بیٹے کی وفات پر۔

اما بعد فانما من اهل الاخرة سکن الدنیا اموات ابتاء اموات فالعجب من میت یکتب الی میت یعزیه عن میت والسلام۔
بہر حال ہم سب اہل آخرت ہیں ہم نے دنیا میں سکونت کر رکھی ہے ہم سب مردے ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں تعجب اور حیرانی کی بات ہے کہ ایک مردہ دوسرے مردے کی طرف خط لکھ کر اس کو صبر دلا رہا ہے اور دوسرے مردے کی تعزیت کر رہا ہے۔ والسلام۔

والد اصل ہے اور بیٹا شاخ ہے

۱۰۱۷۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے ہیں کہ ابن لعون بن عبداللہ ہلاک ہو گئے تھے چنانچہ عمر بن عبدالعزیز نے اس کے والد کو لکھا۔ اما بعد بے شک ہم لوگ اہل آخرت کے لوگ ہیں جو کہ دنیا میں سکونت پذیر ہیں ہم سب مردہ ہیں اور مردوں کی اولاد ہیں حیرانی کی بات ہے کہ ایک میت دوسرے میت کی طرف خط لکھ رہا ہے اور اس کو ایک میت کے لئے تعزیت کر رہا ہے۔

۱۰۱۷۹: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالفتح نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن مسیب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن ضیق سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ایک آدمی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا چنانچہ اس کے پاس جناب عبداللہ بن ثعلبہ تعزیت کرنے آئے اور اس سے کہا کہ بے شک تیرا باپ تیرا اصل تھا اور تیرا بیٹا تیری شاخ تھی بے شک وہ آدمی جس کی اصل اور شاخ دونوں ختم ہو جائیں وہ اسی بات کے لائق ہے کہ اس کی بقا بھی بہت کم ہو۔

۱۰۱۸۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو عبداللہ بن محمد عیشی نے ان کو ہم بن عبد الحمید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یونس بن عبید سے اور ان کی تعزیت کی عمرو بن عبید نے اس کے بیٹے کی وفات پر جس کا نام عبداللہ تھا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے تعزیت کرتے ہوئے یوں کہا۔ کہ بے شک تیرا والد تیری اصل تھا۔ اور بے شک تیرا بیٹا تیری شاخ تھا اور وہ شخص جس کی اصل اور فرع (تنا اور شاخیں) ختم ہو جائیں۔ البتہ وہ اسی لائق ہے کہ اس کی بقا بھی کم رہ گئی ہو۔

۱۰۱۸۱: شیخ نے کہا کہ اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوا نے عیشی سے اس نے سہل بن یوسف سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن عبید سے کہ وہ تعزیت کر رہے تھے یونس بن عبید سے اس کے بیٹے کے لئے۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن حسن ادیب نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو عبید اللہ عاشی نے پھر اس نے مذکورہ روایت بیان کی ہے۔

میت اور قبر پر اپنی دلی کیفیت کا اظہار کرنا

۱۰۱۸۲: ہمیں خبر دی روڈ باری نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حارث نے ان کو ابن محمد نے ان کو ابوالحسن مدائنی نے ان کو عمر بن غیاث نے ان کو محمد بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ جب عمر نے اپنے بیٹے کو دفن کرایا تو پھر اس کی قبر پر ٹھہر کر فرمایا۔ (مرنے والے کو مخاطب کر کے کہا) تیرے اوپر رونے کی وجہ سے تیرے لئے کوئی بھی فکر کرنے سے ہم قاصر ہو گئے ہیں کاش کہ مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم سے کیا پوچھا جائے گا اور آپ اس کا کیا جواب دیں گے۔ اگر منظر ہولناک نہ ہوتا تو میں بھی تیرے ساتھ مل جانے کی آرزو کرتا۔ اے اللہ میرے ساتھ نیکی کرنے میں جو

اس نے کوتاہی کی میں نے اس کو دے دیا ہے اور بخش دیا ہے اور آپ کی اطاعت میں اس نے جو کوتاہی کی ہے اللہ تو بھی اس کو معاف کر دے۔
 ۱۰۱۸۳: اور اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ محمد بن حرب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے دوسرے آدمی کی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میرے جیسا آدمی تیرے جیسے آدمی کی تعزیت نہیں کرتا لیکن آپ دیکھئے کہ باہل و بے خبر آدمی جس طرح کسی چیز سے بے رغبت ہوتا ہے آپ اسی میں رغبت کریں۔ (جو شخص ایک چیز کو سرے سے جانتا ہی نہیں وہ کس قدر بے رغبت ہوگا۔)

۱۰۱۸۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو نصر بن عمر نے ان کو حمدون بن فضل نے ان کو محمد بن عیسیٰ طرسوسی نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں جب ذر بن عمر بن ذر کا انتقال ہو گیا تو عمر بن ذر اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ کر کہہ رہے تھے اے بیٹے تیرے غم نے تیرے اوپر غم کرنے سے مجھے مصروف کر رکھا ہے۔ اے کاش کہ میں جان لیتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور آپ نے کیا کہا۔ اے اللہ آپ نے اس کو میرے ساتھ نیکی کرنے کا اور آپ کی اطاعت کرنے کا حکم فرمایا تھا تو اسے میرے حق میں جو کوتاہی کی تھی اس کو معاف کر دیا ہے۔ اور اس نے آپ کے حق میں جو کوتاہی کی ہے آپ بھی اس کو معاف کر دیجئے۔

۱۰۱۸۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی محمد بن حلد نے ان کو ابو محمد بن منصور نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو خبر دی علی بن عثمان نے ان کو اسماعیل بن سہیل نے وہ کہتے ہیں ذر بن عمر آئے حالانکہ انہوں نے اتنے خرید کئے یا یوں کہا کہ ان کے ساتھ اونٹ تھے چنانچہ وہ گر کر ہلاک ہو گئے لہذا ان کے والد عمر کو بتایا گیا۔ جب کہ والد کی کنیت بھی انہیں کے نام سے تھی (یعنی ابو ذر) بتایا گیا کہ ذر کا انتقال ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں والد آئے اور آ کر بیٹے کی میت پر اوندھے گر گئے۔ اس کے بعد کہنے لگے ہمارے اوپر ذر کی موت سے گلو گیری نہیں ہے۔ اور ہمیں اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے بیٹے کی تیاری کرواؤ۔ جب قبر کے پاس آئے تو فرمایا تیرے لئے فکر مندی کرنے سے ہم تیرے اوپر رونے سے مصروف اور قاصر ہو گئے ہیں۔ کاش کہ مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ سے کیا کہا گیا اور تم نے کیا کہا۔ پھر فرمایا اے اللہ میں نے اپنی اس مصیبت پر ملنے والا اجر اپنے بیٹے کے لئے ہبہ اور ہدیہ کر دیا ہے لہذا اس کو آپ عذاب نہ دینا۔

۱۰۱۸۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے کہا کہ مجھے خبر دی ابو العباس بن یعقوب نے اس میں جو اس کو اجازت دی تھی محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں علی بن عثمان نے کہا اور کہا عمر بن ذر نے بے شک تمام فکرات کے لئے موت ہوتی ہے جو برداشت ہو سکتی ہے مگر جو آخرت کی فکر ہوتی ہے (اس کو موت نہیں ہوتی۔)

۱۰۱۸۶: (مکرر ہے) کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے تھے نصر بن زیاد سے مجھے خبر پہنچی ہے ابن جریج سے کہ انہوں نے ایک آدمی کی (اس طرح) تعزیت کی میں تسلی دیتا ہوں صبر کرنے والے کو اس سے پہلے کہ تم تسلی دو بھولنے والے کو۔

وفات پانے والا آلودگی سے چھٹکارہ پا گیا

۱۰۱۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان خیاط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن ہمدانی سے وہ کہتے ہیں ہارون رشید کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تھا۔ لہذا حضرت فضیل بن عیاض نے اس کی طرف لکھا اے امیر المؤمنین اگر آپ کو اس بات کی طاقت ہے کہ آپ کا شکر کرنا اس وقت جب اس کو اللہ نے لے لیا ہے آپ کے اس وقت کے شکر کرنے سے افضل ہو جب اس نے یہ آپ کو عطا کیا تھا تو آپ ضرور ایسا کریں۔

امیر المؤمنین اسی نے آپ کو عطا کیا تھا اب اس نے اپنی عطا اور ہبہ واپس لے لیا ہے اگر وہ باقی رہتا تو آپ فتنہ اور آزمائش سے نہیں بچ سکتے تھے۔ آپ نے اس پر اپنی بے صبری دیکھی ہے اور اس کی جدائی پر اپنا افسوس کرنا دیکھا ہے۔ کیا آپ نے دنیا کو اپنے لئے پسند کیا ہے کہ

آپ اس کو اپنے بیٹے کے لئے پسند کریں گے آگاہ ہو جائے کہ وہ کچھڑا آلودگی سے چھڑکارا گیا ہے جب کہ آپ ابھی تک خطرے میں گھرے ہوئے ہیں۔

۱۰۱۸۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ایک آدمی سے جس نے فضیل بن عیاض سے پوچھا تھا۔ اس نے کہا اے ابو علی آپ مجھے رضا سکھائیے۔ حضرت فضیل نے اس کو جواب دیا اے بھتیجے آپ اللہ سے راضی ہو جائیے بس اللہ تعالیٰ سے تیرا راضی ہو جانا جو ہے وہ تجھے اس کی رضا پہ کر دے گا اور عطا کر دے گا۔

صبر کی توفیق

۱۰۱۸۹: ہمیں خبر دی ابو سعید بن عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ابو بکر تمیمی نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو حمید طویل نے مطرف بن عبد اللہ جرشی سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے ساتھ قبرستان گیا ہوا تھا پھر میں وہاں پر ایک کونے میں علیحدہ ہو گیا ایک قبر کے قریب میں نے دو رکعت نماز پڑھی میں نے مختصر کیا نماز کو مگر میں نماز ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہاں پر اونگھ آگئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں یہ قبر والا انسان مجھ سے بات کر رہا ہے، اس نے کہا کہ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جب کہ آپ اس کو ختم کرنے پر خوش نہیں تھے۔ میں نے بتایا کہ جی ہاں بات تو اسی طرح ہی ہے۔ اس نے کہا کہ تم لوگ جانتے تو ہو مگر نمل نہیں کرتے ہو مگر ہم لوگ عمل نہیں کر سکتے اگر میں تیری ان دو رکعت کی مثل دو رکعت پڑھ سکتا تو مجھے وہ ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہاں پر کون لوگ ہیں اس نے جواب دیا کہ سارے ہی مسلمان ہیں۔ اور سب ہی نے خیر پائی ہے میں نے پوچھا کہ یہاں پر سب سے افضل کون ہے اس نے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا۔

لہذا میرے دل میں خیال آیا کہ اے اللہ اس کو باہر نکال میرے پاس تاکہ میں اس سے بھی کلام کروں کہتے ہیں اتنے میں وہ بھی اپنی قبر سے نکل آیا جو جوان عمر آدمی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ یہاں پر سب سے افضل ہیں؟ اس نے کہا کہ یہ لوگ یہی بات کہتے ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے یہ مقام کیسے پایا ہے اللہ کی قسم میں آپ کی اتنی عمر نہیں دیکھ رہا ہوں کہ میں یہ سوچوں کہ آپ نے یہ مقام لمبے لمبے حج اور عمرے اور جہاد فی سبیل اللہ سے پایا ہے اور لمبے عمل سے پایا ہے۔ اس نے بتایا کہ میں بڑے مصائب میں مبتلا کیا گیا تھا اور مجھے اس پر صبر کرنے کی توفیق ملی تھی بس اسی وجہ سے میں ان پر فضیلت دیا گیا ہوں۔

تعزیت کرنا اور تسلی دینا

۱۰۱۹۰: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ زاہد سے وہ کہتے تھے ہمیں جو خبر پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ عبد الرحمن بن مہدی کا بیٹا فوت ہو گیا تھا لہذا اس نے اس پر بہت شدید بے تابی اور بے صبری کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ اس نے اس کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا چنانچہ یہ خبر امام محمد بن ادریس شافعی تک پہنچی انہوں نے اس کی طرف لکھا امام بعد! آپ اپنے نفس کو اس چیز کے ساتھ صبر دلائیے جس کے ساتھ آپ کو صبر دلاتے ہیں۔ اور آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے اس فعل کو بھی قبیح اور برا سمجھتے جس کو آپ نے دوسروں کے فعل میں قبیح اور برا سمجھتے ہیں۔ اور یقین کیجئے کہ اگر مصائب ختم ہو جائیں تو سرور مفقود ہو جائے اور اجر سے محرومی بھی (مصائب تو اجر بھی ملے گا) اور کیا حال ہوگا اس وقت جب۔ سرور ہی مفقود ہو جائے اجر سے بھی محرومی ہو جائے اور اوپر سے گناہ کا بوجھ بھی ہو جائے۔ اور میں اسی پر شعر کہتا ہوں۔ (خلاصہ مفہوم یہ ہے)

بے شک میں آپ کو تعزیت کرتا اور صبر داتا ہوں میں اس امید کے ساتھ نہیں کہ آپ ہمیشہ رہیں گے بلکہ اس لئے کہ یہ دین میں سنت ہے اور نہ ہی وہ شخص باقی رہے گا جس کو تعزیت کی جاتی ہے اس کے بعد جس کی وجہ تعزیت کی جاتی ہے۔ اور نہ ہی خود تعزیت کرنے والا باقی رہتا ہے اگرچہ دونوں طویل زمانے تک زندہ رہ جائیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ شعر لوگوں کو اتنے پسند آئے کہ لوگ بصرے میں ایک دوسرے کو یہ حد یہ کے طور پر پیش کرتے تھے۔

۱۰۱۹۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان ابو عبد اللہ بن حسین کاتب نے بغداد میں ان کو ابن الانباری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن سناک ایک جنازے میں پہنچے اور وہاں جنازہ کی تعزیت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اللہ سے ڈرنے کو لازم کر لو اور صبر کرنے کو بے شک مصیبت ایک ہے اگر اہل مصیبت اس کے لئے صبر کریں۔ اور اگر بے صبری کریں تو وہ دو ہیں میری زندگی اور جان کی قسم مصیبت اجر کے اندر بہت بڑی ہے میت والی مصیبت سے اس کے بعد فرمایا: جو شخص اپنی میت پر بے صبری کرے اگر وہ میت اس کے پاس واپس بھی لوٹا دیا جائے تو پھر بھی صبر کرنے والے کا اجر اس کے مقابلے میں عظیم اور ثواب جزیل ہوتا۔

۱۰۱۹۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن حسین کاتب سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن الانباری سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن یحییٰ نے بعض خلفاء کی تعزیت کی اور فرمایا۔ بے شک زیادہ حقدار ان لوگوں میں سے جو اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ان چیزوں میں جو اس نے اس سے لے لیا ہے وہ شخص ہے جس کے نزدیک اللہ کا حق عظیم تر ہو۔ ان چیزوں میں جو وہ باقی رکھے۔ یقیناً جانئے کہ تم سے پہلے گذر جانے والا وقت باقی ہے تیرے لئے۔ اور جو کچھ تیرے بعد باقی ہو گا وہ تیرے بارے میں اجر دیا جائے گا بے شک صبر کرنے والوں کا اجر ان امور میں جن میں ان کو مصیبت پہنچی ہے اس نعمت سے بہت بڑا ہے جو ان کے اوپر ہوئی ہوتی ہے ان امور میں جن کے اندر ان کی معاونت کی گئی ہوتی ہے۔

باطن کی ریاکاری

۱۰۱۹۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبد اللہ بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ جب ابو عثمان کی طبیعت بگڑ گئی تھی ان کی وفات کے وقت تو ان کے بیٹے ابو بکر نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی تھی چنانچہ ابو عثمان نے آنکھ کھولی۔ اور فرمایا اے بیٹے ظاہر امور میں سنت کے خلاف کرنا باطن کی ریاکاری ہے دل میں۔

۱۰۱۹۴..... ہمیں شعر بیان کئے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے عبد اللہ بن حسین کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابن الانباری نے عبد اللہ بن معمر کے کلام سے۔ (خلاصہ مطلب)

زمانہ وہی ہے جس کا آپ تجربہ کر چکے ہیں اور اسے پہچان چکے ہیں لہذا اس کے ناگوار حالات پر آپ صبر کیجئے اور اپنے آپ کو سخت اور مضبوط کیجئے۔ لوگ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کچھ پیش رو ہیں اور کچھ پیچھے پہنچنے والے ہیں۔ اور موت سے مرنے والے کو عنقریب کل دوسرا بھی الحق ہو جائے گا۔

۱۰۱۹۵..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر سنائے ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ حافظ مصری نے منصور کے کلام سے۔ (مفہوم)

فلاں شخص تھا اور اب اس کا بیٹا ہے اس بات کے درمیان بس صرف ایک عقد ہے جس کے ساتھ صرف دو سانس ہی گذرتے ہیں۔

وہ مصیبت جو اجر و ثواب کو زیادہ کرے بہتر ہے

۱۰۱۹۶: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو عبد اللہ بن علی دقینی نے ان کو سراج نے ان کو محمد بن حسین بن حذاء نے وہ کہتے ہیں کہا اہل بن ہارون نے کہ آخرت کے ثواب پر مبارک بادی زیادہ بہتر ہے دنیا کی مصیبت پر تعزیت کرنے سے۔

۱۰۱۹۷: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بعض بھائیوں کو لکھا تھا جب کہ وہ اسے تعزیت کر رہا تھا۔ جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے وہ مصیبت کو بھی نعمت تصور کرتا ہے۔ اور وہ مصیبت جو اجر و ثواب کو لازم کرے وہ اس نعمت سے بہتر ہے جس نعمت کا شکر ادا نہ کیا جائے۔

۱۰۱۹۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید مؤذن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو العباس سعید سراج سے وہ کہتے تھے کہ ابوالحسن بن عبد العزیز جردی فوت ہو گئے تھے۔ چنانچہ میں ان کی والدہ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا کہ آپ صبر کیجئے۔ وہ کہنے لگی کہ میری مصیبت بہت بڑی ہے اس سے کہ میں اس کو بے صبری کے ساتھ بگاڑ سکوں۔

۱۰۱۹۹: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو منصور محمد بن ابراہیم فقیہ نے ان کو حسن بن احمد نے ان کو خبر دی صوفی نے ان کو علاء بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ عقی سے کہا گیا تھا کہ محمد بن عباد مر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سے محروم ہو کر ہم مر گئے ہیں وہ تو اپنی بزرگی اور عظمت کی وجہ سے زندہ جاوید ہے۔

موت اور قبر سے متعلق چند اشعار

۱۰۲۰۰: ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے یوسف بن صالح یشکری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بعض احباب نے شعر کہے تھے۔ (مفہوم)

میں نے کہا ہے کہ وہ میرا بھائی ہے ان لوگوں نے کہا کہ بھائی قرابت اور رشتہ داری سے ہوتا ہے میں نے جواب دیا کہ جی ہاں بے شک اہل سلوک و محبت اقارب اور رشتہ دار ہوتے ہیں۔ میری قسم میں اور میری رائے میں میرے قرض میں اور میرے منصب میں اگر چہ اب ہمیں ایک دوسرے سے مختلف دیار میں دور کر دیں مجھے میرے صبر کرنے پر تعجب ہے حیرانی ہے اس کے بعد حالانکہ وہ مر چکا ہے۔ حالانکہ میں اس کے پیچھے خون کے آنسو روتا تھا وہ غائب ہوتا تھا حقیقت یہ ہے کہ تمام ایام مجھ پر عجائب بن چکے ہیں یہاں تک کہ اب ان میں کوئی عجائبات نہیں رہے۔

۱۰۲۰۱: ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ میں طواف کر رہا تھا ایک ایک میں نے دوڑ کیوں کو دیکھا جو سامنے آئیں اور ان میں سے ایک غلاف کعبہ سے لپٹ گئی اور اس نے یہ شعر پڑھنے شروع کئے۔ (جن کا مفہوم یہ ہے) کیا قصور ہے اس جوان عورت کا جو اکیلی رہ گئی ہے اور اس کے درمیان اور جس سے وہ عشق کرتی ہے دائی جدائی واقعی ہو گئی ہے اے میرے رب کون ملاپ کرائے گا۔ میں حج کر رہی ہوں مگر اس لئے نہیں کر رہی ہوں کہ میں نے کوئی برا کام کیا ہے۔

بلکہ اس عذاب اور سزا کی وجہ جو مجھ پر آئی ہے جس نے زندگی کو کاٹ کر ختم کر دیا ہے اس کے عشق میں میری قتل چلی گئی ہے اس وقت سے جب میں صغیر بن تھی اب تو میری عمر بڑی ہو چکی ہے۔ اب تو میری عقل و ہوش واپس لوٹا دے۔ ورنہ میرے اور اس کے درمیان محبت بری

ہو جائے گی اسے میرے مولا تو انصاف کی صفت سے موصوف ہے۔

ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو نصیحت کی اور میں نے کہا کہ اللہ کی بندی کیا ایسے شعر بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہے جاتے ہیں؟ اس عورت نے کہا۔ اپنی نصیحت اپنے پاس رکھو اے ذوالنون اگر تمام حالات سے باخبر ذات تمہیں دلوں کے احوال پر مطلع کر دے تو تم بھی اس بندی پر رحم کرو گے جو اکیلی رہ گئی ہے راستے میں۔ اور گھر میں۔ کہنے لگی اے ذوالنون میں اس سے بھی زیادہ تعجب اور حیران کن قول کروں گی۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر کہنا شروع کئے۔ (مفہوم)

میں صبر کر بیٹھی ہوں حالانکہ صبر غائب ہو چکا تھا۔ کیا ہے کوئی بے صبری جو مجھ پر جاری ہو اور میں بے صبری کروں۔ میں نے تو ان مصائب پر صبر کیا ہے کہ ان میں سے تھوڑی سی بھی اگر پہاڑ برداشت کر لیں تو ان کے بھی جگر پاش پاش ہو جائیں۔ میں نے آنکھوں کے آنسو پر کنٹرول کر لیا ہے پھر میں نے ان کو واپس کر دیا ہے ناظرین کی طرف لہذا آنکھ دل میں جھانکنے لگی ہے۔

اس کی بعد میں نے اس عورت سے پوچھا کہ پریشانی کیا ہے۔ اے لڑکی۔ کیوں یہ رونا رو رہی ہو، وہ کہنے لگی کہ اس مصیبت کی وجہ سے ہے جو مجھ پر واقع ہو گئی ہے، جو مجھ سے پہلے کبھی کسی پر نہیں پڑی۔

اس عورت سے پوچھا کہ وہ کون سی مصیبت ہے؟ وہ کہنے لگی اے ذوالنون میرے دو شیر کے بچوں جیسے دو بیٹے تھے جو میرے سامنے کھیتے رہتے تھے۔ ایک دن ان کے والد نے ان کے سامنے دو مینڈھے ذبح کئے تھے لہذا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا بھائی میں آپ کو دکھاؤں گا کہ ابا نے اپنا مینڈھا کیسے ذبح کیا تھا لہذا ایک بھائی سو گیا تو دوسرا کہیں سے چھری اٹھا کر لے آیا اور اپنے سوتے ہوئے بھائی کو ذبح کر ڈالا اور جب اس قتل کو دیکھا تو ڈر کر بھاگ گیا۔ اب جو ان کا والد گھر میں داخل ہوا اس نے یہ منظر دیکھا اور پوچھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہے میں نے بتایا کہ تیرے بیٹے نے یہ کچھ کیا ہے۔ چنانچہ باپ بیٹے کی تلاش میں نکل گیا۔ وہ جا کر کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے درندوں نے اس کو پھاڑ دیا ہے اب باپ جب واپس لوٹا تو بھوکا پیاسا تھا۔ وہ راستے میں مر گیا بھوک پیاس کی وجہ سے۔

اور باقی میرا ایک چھوٹا سا بیٹا رہ گیا تھا میں ہنڈیا چڑھا رہی تھی میں ذرا سی اس کے غافل ہوئی تھی کہ وہ ہنڈیا کے پاس پہنچ گیا لہذا وہ ہنڈیا اس کے اوپر گر گئی سو وہ بھی جل کر مر گیا۔ ذوالنون مصری نے کہا میں نے اس سے زیادہ حیرانی اور پریشانی کی خبر کبھی نہیں سنی۔

۱۰۲۰۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید بن ریح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن محمد بن نجیر سے وہ کہتے ہیں کہ میں احمد بن صالح کے جنازے میں گیا تھا مصر میں۔ میں نے ایک قبر پر یہ لکھا ہوا دیکھا۔ اشعار (تھے جن کا مفہوم یہ ہے)

یہ قبر ہمیں عزیز ہے کیونکہ اس کے اندر جو موجود ہے طاعون کی وبا سے ہلاک ہوا ہے میں نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو اور اپنی امیدوں کے مرکز کو (یعنی دل کی آرزو کو اس لحد سے میں سکونت دی ہے۔ نہ ہی مخلوق نے ہم سے اس کو جدا کیا ہے اور نہ ہی قضا اور تقدیر نے ہمارے اوپر ظلم زیادتی کی ہے اور صبر کرنے کا سب سے زیادہ خوبصورت لباس ہے اسی کے ساتھ خوبصورت جوان چادر اوڑھتا ہے۔

۱۰۲۰۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن قاسم بڑائی سے کہتے ہیں عمر بن محمد بن نجیر نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے سنا جو قبر کے دہانے بیٹھ کر بین کر رہی تھی اور مذکورہ شعر پڑھ رہی تھی صرف فرق اس قدر تھا وہ بتاتے ہیں کہ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کا نور لحد میں سو رہا ہے۔)

۱۰۲۰۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فصل بن محمد شعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے کہتے تھے میں نے سنا عبید اللہ بن محمد عائشہ سے وہ کہتے ہیں ایک عورت بصرے میں آئی قحط سالی والے سال اس کے ساتھ اس کے دو

بیٹے بھی تھے اس بچاری پر پورا ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ اس نے ان دونوں کو دفن بھی کر لیا پھر وہ ان دونوں کی قبروں کے درمیان میں بیٹھ کر کہہ رہی تھی۔ (شعر جن کا مفہوم یہ ہے)

قسم ہے اللہ کی میری دونوں آنکھیں جنہیں میں دیکھ رہی ہوں وہ دونوں میرے قریب ہیں اور مزار (قبر میں) دور ہیں، ان دونوں نے میری آنکھوں کو ایسا کر چھوڑا ہے کہ ان میں آنسو کا پانی بھی خشک ہو گیا ہے اور دل مرلیض ہو چکا ہے حالانکہ وہ تو (جسم کے اندر) سردار ہے (رئیس و شریف عضو ہے)۔ یہ دونوں بیابان میں مقیم ہیں۔ اس بیابانی کے ویرانے سے ڈرتے بھی نہیں ہیں، اور قریب گذرنے والے قافلے سے بھی نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

چنانچہ اس عورت سے کہا گیا کہ آپ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اپنی کسم پرسی کی داستان ان کو سنائیے وہ ان کی شاید کوئی مدد کریں۔ چنانچہ وہ عورت ان کے پاس گئی اور جا کر ان کو اپنا قصہ بیان کیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے میں اس حال میں گھر گئی ہوں کہ نہ کوئی میرا قریبی رشتہ دار ہے جو میری حفاظت کرے اور نہ ہی کوئی میرا کنبہ قبیلہ ہے جو مجھے پناہ دے۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کسی ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا ہے جو میری امید پر پورا اترے اور میرا سوال پورا کر دے۔ چنانچہ مجھے آپ کی طرف راہنمائی کی گئی ہے۔ آپ میرے ساتھ تین باتوں میں سے ایک کام کریں۔ یا تو میری کچی کو سیدھا کر دیجئے۔ یا میری تلوار کی تیزی کو اچھا کر دیجئے۔ یا مجھے میرے خاندان اور اہل خانہ تک واپس پہنچا دیجئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ آپ کے یہ سارے سوال پورے کئے جائیں گے۔

۱۰۲۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عباس بن موسیٰ نے ان کو عبیدہ بن حمید نے قاسم بن معن سے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ میرے بھائی زید بن خطاب رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اس نے مجھ سے پہلے ہجرت کی تھی اور مجھ سے پہلے شہید بھی ہو گئے (جنگ یمامہ میں) یمامہ کی طرف جب بھی ہوا چلتی ہے تو میرے پاس (میرے بھائی) زید کی خوشبو لے آتی ہے۔ اور مجھے جب بھی متم بن نویرہ کا قول یاد آتا ہے تو مجھے میرے بھائی زید بن خطاب کی یاد آ جاتی ہے۔

محمد بن عباس کے علاوہ دیگر نے کہا ہے۔ جب مجھے یمامہ کی طرف کی ہوا لگتی ہے تو وہ مجھے اس کی یاد پر ابھارتی غمگین کرتے ہوئے۔ (یعنی زید کا غم تازہ کر دیتی ہے۔)

(متم بن نویرہ کے اشعار جو حضرت عمر بن خطاب کو ان کے بھائی زید بن خطاب کا غم یاد دلادیتے تھے) کا خلاصہ ہم دونوں بھائی مختصر وقت زمانے سے جذیمہ کے ساتھیوں کی مانند ساتھ ساتھ رہے جیسے وہ بہت ہی کم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ جب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے میں اور میرا بھائی مالک بن نویرہ نے باوجود طویل صحبت کے ایک رات بھی ساتھ نہیں گذاری۔

خوبصورت لغزیت

۱۰۲۰۶:..... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن ابوعمر نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو جب کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو فرماتے تھے۔ کہ تحقیق میں زید بن خطاب کی وجہ سے مصیبت دیا گیا ہوں اور میں نے صبر کیا ہے۔

۱۰۲۰۷:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے محمد بن ہانی طائی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن شبویہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سلیمان بن صالح نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن سعید بن عمرو بن سعد نے یہ کہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے متم بن نویرہ سے کہا تھا۔

کہ اگر میں شاعر ہوتا تو میں بھی اپنے بھائی (زید بن خطاب) کے لئے ایسے تعریف کرتا جیسے آپ نے اپنے بھائی مالک کی تعریف کی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میرا اس طرح ہلاک ہوتا جیسے آپ کا بھائی ہلاک ہوا (یعنی جہاد میں) تو میں اس کی طرف سے تعزیت کرتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ خوبصورت تعزیت نہیں سنی۔

مؤمن کا تحفہ موت ہے

۱۰۲۰۸..... ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم بن محمد بن حلیم نے ان کو ابو المویہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبد الرحمن بن زیاد نے ان کو ابو عبد الرحمن جبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تحفۃ المؤمن الموت۔ مؤمن کا تحفہ ہے موت۔

نیک لوگوں پر سختی اور آزمائش آتی ہے

۱۰۲۰۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن عبد اللہ حضرمی نے ان کو یحییٰ بن بشر نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو خبر دی ابو قلابہ نے ان کو عبد الرحمن بن شیبہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا:

ان الصالحین یشدد علیہم

بے شک نیک صالح لوگوں پر سختی کی جاتی ہے۔

۱۰۲۱۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے اور علی بن حمزہ عدل نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہشام بن علی سیرانی نے ان کو عبد اللہ بن رجاء نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ عبد الرحمن بن شیبہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کورات کو شدید درد شروع ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ بستر پر الٹ پلٹ ہو رہے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ تکلیف ہم میں سے کسی کو ہوتی تو وہ ڈرتا کہ آپ اس پر ناراض ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مؤمن پر شدت اور سختی کی جاتی ہے جس مؤمن کو بھی تکلیف پہنچتی ہے یا درد پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے گناہ مناد دیتے ہیں اور اس کے لئے درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

۱۰۲۱۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابو سلمہ خزاعی نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن حجاز نے ان کو عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کی وفات ہوئی تو وہ۔ یا یوں کہا کہ آپ کی روح قبض کی گئی تھی اس حالت میں کہ آپ میری ٹھوڑی کے نیچے میری چھاتی کے ساتھ سہارا لئے ہوئے تھے۔ پس میں موت کی شدت اور سختی کو کسی کے لئے برا نہیں جانتی ہوں کبھی بھی اس کے بعد جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دیکھی تھی۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں عبد اللہ بن یوسف سے اس نے لیث سے۔

۱۰۲۱۲: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے ابو اہل سے اس نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک کو بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شدید تکلیف میں اور درد میں مبتلا ہوتا ہو۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قبیصہ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

مؤمن ماتھے کے پسینہ کے ساتھ مرتا ہے

۱۰۲۱۳: ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن عباس مزکی طبرانی نے طاہران میں ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ثنی بن سعید ازدی نے ان کو قتادہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ:

ان المؤمن يموت بعرق الجبين

بے شک مؤمن۔

پیشانی کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔ (یعنی تکلیف اور مشقت کے ساتھ) جس سے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

۱۰۲۱۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد سے ان کو ثنی بن سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ بریدہ اسلمی خراسان میں ایک آدمی کے پاس پہنچے وہ موت کی کیفیت میں تھا ایک اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکنے لگا۔ بریدہ نے کہا اللہ اکبر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے بے شک مؤمن ماتھے کے پسینے کے ساتھ مرتا ہے۔

۱۰۲۱۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی سے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو النضر نے ان کو حسام بن مصک نے ان کو ابو معشر نے ابراہیم سے اس نے علقمہ بن قیس سے کہ انہوں نے خراسان میں جہاد کیا چنانچہ ان کے چچا زاد کو موت آ پہنچی وہ ان کی طبع پر سی کرنے پہنچے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اس سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر مجھے حدیث بیان کی ہے ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ مؤمن کی موت پیشانی ٹپکنے کے ساتھ ہوتی ہے ہر ایک مؤمن کے کچھ نہ کچھ گناہ ہوتے ہیں دنیا میں جن کا بدلہ اس سے لے لیا جاتا ہے۔ اور کچھ باقی رہ جاتے ہیں ان کی وجہ سے اس پر موت کے وقت سختی کی جاتی ہے۔ عبد اللہ نے فرمایا موت کو گدھے کی طرح پسند نہیں کرتا شیخ نے فرمایا۔ کہ یونس بن عبید نے اس کی مخالفت کی ہے ابو معشر سے اس نے ان کو عبد اللہ پر موقوف مانا ہے۔

۱۰۲۱۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم بن یزید بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ علقمہ اپنے بھائی کے پاس گئے جب اس کو موت آئی دیکھا تو اس کی پیشانی پسینہ پسینہ تھی چنانچہ یہ دیکھ کر وہ ہنس پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابو شبل آپ کیوں ہنس رہے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے سنا تھا وہ فرماتے تھے بے شک مؤمن کی روح نکلتی ہے پسینہ ٹپکنے کے ساتھ اور بے شک کافر کی روح نکلتی ہے اس کی باجھوں سے

(۱۰۲۱۲)..... أخرجه البخاری فی المرضی (۲) و مسلم فی الأدب (۱۳)

وانظر کتاب الوفاة للنسائی (۱۱)

(۱۰۲۱۳)..... أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۸۰۸)

جیسے گدھے کی روح اٹھتی ہے اور بے شک مومن بھی ٹھل کرتا ہے گناہ کا پھر اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کا کفارہ بنایا جائے لہذا اس پر موت سے وقت سختی کی جاتی ہے تاکہ اس کے ذریعے کفارہ بنایا جائے بے شک کافر یا فاجر بھی نیکی کا ٹھل کرتا ہے لہذا اس پر موت کے وقت آسانی - وہی ہفتی سے تاکہ اس کے لئے کفارہ بن جائے یہ روایت بھی موقوف ہے۔

سکرات الموت پر اجر

۱۰۲۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عمر بن عبد العزیز نے فرمایا میں یہ پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر موت کی سکرات آسان ہو اس لئے کہ وہ آخری چیز ہوتی ہے جس پر مومن اجر دیا جاتا اور اسی کے ساتھ اس سے گناہوں کا کفارہ بنایا جاتا ہے۔

اچانک موت

۱۰۲۱۸: بہر حال ربی اچانک کی موت - اس کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عم نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبید اللہ بن ولید نے ان کو عبید اللہ بن عبید بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سیدہ عائشہ سے سنا اچانک ان کی موت کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا وہ ناپسندیدہ ہوتی ہے؟ تو سیدہ نے فرمایا اس وجہ سے ناپسندگی جاتی ہے؟ میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا:

رَاحَةً لِلْمُؤْمِنِ وَأَخْذًا سَفًّ لِلْفَاجِرِ

مومن کے لئے راحت سکون ہوتی ہے اور فاجر کے لئے افسوس کا حصول ہوتی ہے۔

۱۰۲۱۹: اور اس کو ثوری نے روایت کیا ہے عبید اللہ سے بطور موقوف کے روایت عبد اللہ بن مسعود پر اور عائشہ پر

۱۰۲۲۰: اور روایت کی گئی ہے عبید بن خالد سلمیٰ سے بطور مرفوع روایت بھی اور بطور موقوف روایت بھی۔

۱۰۲۲۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو محمد بن ابراہیم بن فضل ہاشمی نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو

ابو رجاہ بغدادی نے نیشاپور میں ان کو احمد بن بشیر نے ان کو ابو طاہر نصری نے ان کو ابو السکن ہجری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ

اچانک مرے تھے حضرت داؤد اچانک مرے تھے حضرت سلیمان بن داؤد اچانک مرے تھے اور نیک لوگ اچانک مرے تھے۔ وہ مومن پر تحفیف

اور آسانی ہے اور کافر پر تشدید ہے۔

۱۰۲۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو

خبر دی سلیمان بن بلال نے علقمہ بن ابوعلقمہ سے اس نے اپنی ماں سے کہ ایک عورت سیدہ عائشہ کے گھر میں داخل ہوئی اس نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نماز پڑھی حالانکہ وہ تندرست تھی مگر اس نے سجدے سے سر ہی نہ اٹھایا حتیٰ کہ مر گئی۔

سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ سب تعریف اسی ذات کی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے یہ بات میرے لئے عبرت ہے میرے بھائی

عبد الرحمن بن ابوبکر کے معاملے میں۔ عبد الرحمن اچھے بھٹے دو پہر کی نیند سوئے تھے۔ کہتے ہیں ان کو اٹھانے کے لئے گئے تو دیکھا تو وہ

مر چکے تھے لہذا سیدہ عائشہ کے دل میں یہ تہمت آئی تھی کہ شاید اس کے ساتھ کچھ کیا گیا تھا یا اس پر کوئی جلدی کی گئی تھی اور انہیں جلدی جلدی

دفن کر دیا گیا تھا اور وہ زندہ تھے۔ لہذا سیدہ نے مذکورہ واقعے کے بعد یقین کر لیا کہ ان کے لئے اس میں عبرت ہے لہذا ان کے دل میں جو

بات آئی تھی وہ دور ہو گئی۔

۱۰۲۲۳: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو ابن عجلان نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عبد اللہ بن شداد نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے علی المرتضیٰ نے چند کلمات سکھائے تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سکھائے تھے جنہیں وہ کرب اور تکلیف کے وقت پڑھتے تھے یا کسی بھی شئی کے پہنچنے کے وقت۔

لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم سبحان اللہ تبارک اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

آیت کریمہ کے ساتھ جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے

۱۰۲۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسین قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو یونس بن ابواسحاق نے ان کو ابراہیم بن محمد بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی دعا ذکر فرمائی چنانچہ ایک اعرابی آیا اس نے آپ کو مصروف کر دیا۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ میری طرف متوجہ ہوئے۔ پس کہا ابواسحاق ہے؟ میں نے کہا جی ہاں فرمایا کہ رک جائیں نے کہا کہ آپ نے پہلی دعا کا ذکر کیا پھر اعرابی آ گیا اس نے آپ کو مشغول کر دیا۔ فرمایا کہ جی ہاں وہ مچھلی والے پیغمبر کی دعا ہے جب اس نے اندھیروں میں دعا مانگی تھی:

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین

بے شک حال یہ ہے کہ جو بھی شخص اس کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

تکلیف و مصیبت کے وقت یہ کلمات پڑھے جائیں

۱۰۲۲۵: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن اسماعیل سراج نے ان کو ابو ایوب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن بشر نے اور وکیع بن جراح نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبد العزیز بن عبد اللہ بن جعفر سے اس نے اس کی والدہ اسماء بنت عمیس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات سکھائے تھے جن کو میں تکلیف اور مصیبت کے وقت پڑھوں۔ اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئاً۔ محمد بن بشر کہتے ہیں اپنی روایت میں عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے ان کو حدیث بیان کی ہلال مولیٰ عمر نے اور انہوں نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

اللہ اللہ اکبر ربی لا اشرك به شیئاً اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئاً۔

تین بار یہ الفاظ فرمائے تھے۔ اور وکیع نے ایک بار کہے تھے۔

۱۰۲۲۶: ہمیں خبر دی ابو سعید عبد الرحمن بن محمد بن شبانہ نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن حسن اسدی نے ان کو اسماعیل بن محمد مزنی نے ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو عبد العزیز سے اس نے ہلال مولیٰ عمر بن عبد العزیز سے اس نے عمر بن عبد العزیز سے۔ اس نے عبد اللہ بن جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بی بی اسماء بنت عمیس نے ایک چیز سکھائی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مصیبت کے وقت کہنے کے لئے سکھائی تھی وہ یہ ہے اللہ اللہ ربی لا اشرك به شیئاً۔

۱۰۲۲۷: ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو احق اسفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں مجھ سے کہا محمد بن ابو بکر نے ان کو عمر بن علی بن عبدالعزیز نے ہلال مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے بعض اصحاب عبداللہ بن جعفر سے اس نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے اپنی ماں اسماء سے مذکورہ حدیث کی مثل نقل کیا۔

۱۰۲۲۸: بخاری نے کہا ہے اور کہا ہے قیس بن حفص نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے اس نے سنا مجمع بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو العریف صعب نے یا صعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماء بنت ابو بکر سے وہ فرماتی تھیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ جس شخص کو کوئی فکر و غم پہنچے یا کوئی بیماری یا سختی یا کوئی مصیبت یا کوئی سختی وہ یوں پڑھے اللہ اللہ ربی لا اشرك لہ تو اس کی وہ تعریف اس سے دور ہو جائے گی۔ بخاری نے کہا ہے۔ اور کہا جاتا ہے ابو العیوف۔

۱۰۲۲۹: ہمیں خبر دی ابو سعد بن محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو زبیر بن حرب نے عامری نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو مجمع بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو العیوف صعب یا صعب غنوی نے ان کو اسماء بنت عمیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ فرماتے تھے جس شخص کو کوئی فکر و غم لاحق ہو یا بیماری یا مصیبت یا سختی۔ وہ یوں پڑھے اللہ اللہ ربی لا شریک لہ تو اس کی وہ پریشانی دور ہو جائے گی۔

۱۰۲۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اہم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبید اللہ بن محمد عائشہ نے ان کو صالح ابو یحییٰ نے عمر و بن مالک سے اس نے ابو الجوزاء سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دروازے کی دونوں پوٹھوں سے پکڑ کر کھڑے ہو کر فرمایا تھا اے بنو عبدالمطلب جب تمہارے ساتھ کوئی کرب و تکلیف اتر پڑے یا کوئی مشقت یا مصیبت تو یوں پڑھا کرو:

اللہ اللہ ربنا لا شریک لہ

۱۰۲۳۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اہم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبید الرحمن بن احق نے قاسم سے اس نے ابن مسعود سے یعنی اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت ان کے ساتھ کوئی کرب و تکلیف نازل ہو جاتی تو یوں کہتے تھے:

یا حی یا قیوم برحمتک استغیت

۱۰۲۳۲: اور اس کو اس کے ماسوائے روایت کیا ہے عبد الرحمن سے اس نے قاسم سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے یہ روایت مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے۔

گناہوں کے سبب رزق سے محرومی

۱۰۲۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان موسلی نے ان کو علی بن حرب موسلی نے ان کو قسم بن یزید نے ان کو سفیان نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے اس نے عبد اللہ بن ابوالجعد سے اس نے ثوبان سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۱۰۲۲۸)۔ تاریخ البخاری (۳/۳۲۹)

(۱۰۲۲۹)۔ فی الکنی والاسماء للدولابی (۲/۸۰) ابو العریف بن صعب اوصعب العری۔

وفی الجرح والتعذیل (۳/۳۵۰) صغر ابو العیوف روی عن اسماء بنت عیسیٰ روی عنه مجمع بن یحییٰ

نہیں اضافہ کرتی کوئی چیز عمر میں مگر نیکی اور نیکمیں رو کرتی تقدیر کو کوئی چیز مگر دعا اور بے شک انسان رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے لہذا اسے سبب جو اس سے سرزد ہوتا ہے۔

بخار کے وقت یہ دعا پڑھی جائے

۱۰۲۳۴: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابی عمرو نے ان کو روایت میں جو اس نے ان کے سامنے پڑائیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابی الدنیا نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابو بکر صریفی نے۔ کہتے ہیں عبایہ ابو عثمان میں نیشاپور میں تھا کہ مجھے بخار ہو گیا میں نے بخار کو بند کر دیا۔ میں نے دعا کی اس دعا کے ساتھ۔

اللہم کلما انعمت علی نعمۃ قل عندہا شکری و کلما ابتلیتہ ببلیۃ قل عندہا صبری

فیامن قل شکری عند نعمۃ فلم یخذلنی. ویامن قل عند بلانہ صبری فلم یعافینی

ویامن رانی علی المعاصی فلم یفضحنی اکشف ضرری.

اے اللہ آپ نے مجھ پر انعام فرمایا جس کا شکر میں نے بہت کم کیا ہے اور آپ نے جب بھی مجھے کسی آزمائش کے ساتھ آزمایا ہے اس پر میں نے بہت کم صبر کیا ہے اے وہ ذات جس کی نعمت پر میرا شکر کم ہونے کے باوجود اس نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا اے وہ ذات جس کے آزمانے پر میرا صبر بہت ہی کم رہا پھر بھی اس نے مجھے نہیں پکڑا اے وہ ذات جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا ہے مجھے رسوا نہیں کیا میری تکلیف تو ہی دور فرما۔ کہتے ہیں میرا یہ دعا کرنا تھا کہ میرا بخار پیا آ گیا اور میں تندرست ہو گیا۔

ایمان کا اکہتر واں شعبہ

دنیا سے بے رغبتی کرنا ترک دنیا کرنا، اور لمبی لمبی آرزوئیں خواہشیں ترک کر کے

(سلسلہ آرزو کو چھوٹا و مختصر کرنا) زہد، بے رغبتی، اہل، امید کرنا، آرزو کرنا

زہد۔ آخرت کی محبت میں تارک دنیا شخص۔ زہد فی الدنیا۔ یعنی اس نے دنیوی خواہشات کو ترک کر کے اپنے آپ کو عبادت کے لئے فارغ کر لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَہَلْ یَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا۔

نہیں انتظار کر رہے مگر قیامت کا بایں طور کہ اچانک آ جائے ان کے پاس تحقیق اس کی شرطیں تو آچکی ہیں۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بعثت انا والساعة کھاتین۔ کہ میری بعثت اور قیامت اس طرح (قریب قریب اور ساتھ ساتھ) ہیں جیسے یہ دو (انگلیاں شہادت کی اور درمیان والی)۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ملنے والی خبر اور اطلاع سے ہم نے اچھی طرح یہ بات سمجھ لی ہے کہ دنیا کا اجل اور اختتام قریب ہے (جو کہ قیامت کے وقوع کے ساتھ ہوتا ہے)۔ جس وقت قیامت کا وقت قریب ہے تو پھر کسی ایک انسان کی طرف سے بھی یہ بات انتہائی قبیح ہے اور بری ہے کہ وہ اپنی امیدوں اور آرزوؤں کو طول دے۔ جب کہ اس کی اپنی خود کی بقا کم سے کم تر ہے اور غیر یقینی ہے اور فنا یقینی ہے۔

۱۰۲۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن احمد مجبلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبید اللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسرائیل نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بعثت انا والساعة کھاتین

میں بھیجا گیا ہوں اور قیامت ایسے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابو حصین کی روایت سے۔ اور بخاری مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور ان کی بعض روایت میں ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اور درمیان والی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے دیکھا یا تمہا۔

۱۰۲۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ بن جراح نے ان کو ابوالتیاح نے اور قتادہ نے کہ ان دونوں نے سنا تھا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ بعثت انا والساعة ہکذا کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت اس طرح سے۔ اور آپ نے یہ فرما کر اپنی دو انگلیوں شہادت والی اور بیچ والی کے ساتھ اشارہ فرمایا تھا۔ ابوالتیاح کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ فرماتے تھے۔ کفضل احدیہما علی الاخریٰ مثل فضیلت ایک کے دوسری پر۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی روایت سے۔

۱۰۲۳۷: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو انس بن عیاض لیشی نے ان کو ابو حازم نے میں نہیں جانتا اس کو مکرہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جیسا گیا اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح (یہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور وہ جو انگلی تھے کے برابر میں ہے قریب کیا) پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت کی مثال مقابلے میں دوڑنے والے دو گھوڑوں جیسی ہے۔ اس کے بعد پھر فرمایا کہ میری مثال اور قیامت اس آدمی جیسی ہے جس کو پتھ لوگ دشمن کا حال معلوم کرنے کے لئے قافلے کے آگے بھیجے۔ اس نے جب خوف کھایا کہ اس کا ساتھی اس سے سبقت کر کے اس کے پیڑے لے جائے گا۔ تم لوگ آگے ہو تم لوگ آگے ہو۔ اس کے بعد نبی کریم فرمانے لگے۔ میں وہی ہوں میں وہی ہوں۔

۱۰۲۳۸: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحسن ان کو ابو محمد بن خراسانی نے بغداد میں ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابو بکر ضبلی نے ان کو کثیر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطلب سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر عرفات میں وقوف کر رہے تھے (کھڑے تھے) جس وقت سورج ڈھل چکا تھا غروب کی طرف (مائل ہو چکا تھا) حضرت عبداللہ بن عمر رو پڑے۔ مطلب کہتے ہیں کہ ان کا رونا شدید ہو گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد آ گئے تھے۔ (وہ وقت یاد آ گیا اور وہ منظر میری نظروں میں گھوم گیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے جس جگہ میں کھڑا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تھا، وہ اسی حالت میں تھا جیسے اس وقت ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ کر فرمایا تھا۔

ایہا الناس انہ لم یبق من اجلکم هذا فیما مضی الا کما بقی من یومکم هذا

اے لوگو بے شک حال کچھ اس طرح ہے کہ تمہاری مدت دنیا کی گذشتہ مدت کے مقابلے میں ایسے رہ گئی ہے جیسے تمہارا آج کا دن تمہارے گناہوں کے مقابلے میں۔

۱۰۲۳۹: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو ابو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونصرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے سے تھوڑا سا قبل تک اور فرمایا۔

الا ان مابقی من الدنیا فیما مضی منہ کمثل مابقی من یومکم هذا فیما مضی منہ

خبردار ہو شیار ہو بے شک دنیا کا جو وقت باقی رہ گیا ہے وہ اس وقت کے مقابلے میں جو گذر چکا ہے اس طرح ہے جس طرح تمہارے آج والے دن کا بڑا حصہ اس وقت گذر چکا ہے اور باقی جو رہ گیا ہے وہ تمہارے گناہوں کے مقابلے میں۔

۱۰۲۴۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو فضل بن جعفر بن عبداللہ نے ان کو وہب بن بیان نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابوسعید خلف بن حبیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ اس کا صرف آخر میں ایک دھاگہ باقی ہو وہ کپڑا جس کے ساتھ لٹکارا جائے۔ اور وہ دھاگہ بھی کٹ جانے کے قریب قریب ہو۔

۱۰۲۴۱: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے اس نے اس کو اپنی استاد کے ساتھ ذکر کیا ہے

اسی کی مثل۔

۱۰۲۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی عباس اسلم نے ان کو یزید بن محمد بن عبد الصمد دمشقی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی ابو اسماعیل شیخ نے اسکلون سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن ادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نعمان بن بشیر سے منبر پر وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حال یہ ہے کہ دنیا میں باقی نہیں رہ گیا مگر اتنا جتنی دیر کبھی فضا کے اندر ایک حرکت کرتی ہے (اڑان اڑتی اور بھنبھاتی ہے) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو اپنے اہل قبور کے بھائیوں میں سے بے شک تبارے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں۔ (واللہ اعلم ما مراده بذالک الروایۃ صحیحہ ام لا۔)

انسانوں سے جنت و جہنم کا فاصلہ

۱۰۲۳۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابراہیم بن مسعود ہمدانی نے ان کو عبد اللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطور املاء کے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو حامد بن شرتی نے بطور املاء کے ہمارے لئے اپنے حافظے سے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو ابو محمد بن غالب نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے منصور سے اور سلیمان اعمش سے ان کو ابو داؤد نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ہمارے ایک کے پاس اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور جہنم بھی اسی کی مثل ہے دونوں راویوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ابو حذیفہ سے اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا مروی ہے شقیق بن سلمہ سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے۔

۱۰۲۳۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقبری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو محمد بن عبد الرحمن صفادی نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فرماتے تھے کہ آپ صبح کریں تو شام کا انتظار نہ کریں۔ اور آپ جب شام کریں تو صبح کا انتظار نہ کیا کریں۔ اور آپ اپنی صحت میں سے اپنی بیماری کے ایام کے لئے کچھ لے لیا کریں۔ اور اپنی زندگی کے ایام سے کچھ اپنی موت کے لئے لے لیا کریں۔

دنیا میں مسافروں کی طرح رہو

۱۰۲۳۵: اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی الحسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو محمد بن عبد الرحمن طفاوی ابو المنذر نے جو کہ ثقہ راوی تھے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان اعمش سے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے مجاہد نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا تھا۔ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔ دنیا میں ایسا ہو جاؤ جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت تم صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور جس وقت شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اپنی نیکیوں میں سے اپنی برائیوں کے لئے کچھ پکڑو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن مدینی

(۱۰۲۳۲) مالک من ادالہ ترجمۃ فی الجرح (۸) رقم ۸۹۹

(۱۰۲۳۳) أخرجه البخاری فی الرقاق (۲۹) عن ابی حذیفۃ موسی بن مسعود عن سفیان بن منصور۔ بہ

(۱۰۲۳۵) أخرجه المصنف فی الآداب (۱۱۳۴)

سے۔ سوائے اس کے کہ اس نے حدیث کے آخر میں کہا ہے جو محمد بن ابوبکر کی حدیث میں ہے اور اس نے جملہ بھی ذکر نہیں کیا کہ اپنی نیکیوں میں سے اپنی بدیوں کے لئے یعنی ان کو مٹانے کے لئے لیجئے۔

۱۰۲۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ۲۶۳ھ میں ان کو ابو معاویہ نے ان کو لیث نے وہ ابن ابوسلیم ہیں۔۔۔ (ح)

اور ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو کعب نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعض جسم سے پکڑ کر فرمایا تھا اے عبد اللہ کن فی الدنیا کانتک غریب او عابر سبیل وعد نفسک مع الموتی۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کرنے والا اور اپنے نفس کو مردوں کے ساتھ شمار کرو اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور ان کے آخر میں کہا ہے من اهل القبور یعنی اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرنا۔

۱۰۲۳۷: ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد الحقیق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں مجھے حضرت ابن عمر نے فرمایا تھا اے مجاہد جس وقت تو صبح کرے تو تو اپنے نفس کے ساتھ شام کی بات نہ کرنا اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرنا۔ اور اپنی صحت سے کچھ لے لو اپنی بیماری سے پہلے اور اپنی زندگی سے کچھ لے لو۔ اپنی موت سے پہلے بے شک تو اے عبد اللہ نہیں جانتا کہ کل صبح تیرا کیا نام ہوگا؟

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

۱۰۲۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ابن ابوالدینیا کی کتاب ”قصر الاطل“ میں ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن سعید بن ابوہند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے اور آپ اس کو نصیحت فرما رہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے۔ اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ اور اپنی دولت مندی کو اپنے فقر و محتاجی سے پہلے۔ اور اپنی فرصت کو اپنی مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے۔

میں نے کہا کہ اس روایت کو میں نے کتاب قصر الاطل میں اسی طرح پایا ہے۔ اور اس کے سوا دیگر نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابوالدینیا سے حالانکہ وہ غلط ہے۔ یقینی بات یہ ہے کہ اس اسناد کے ساتھ معروف ہے اس طرح جو ذیل میں درج ہے۔

۱۰۲۳۹: ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسین دار بجردی نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبد اللہ بن سعید بن ابوہند نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں لوگوں میں سے بہت سے لوگ نقصان کرتے ہیں یا نقصان میں رہتے ہیں (گویا ان سے پورا پورا اور بامقصد فائدہ نہیں اٹھاتے) یاد ہو کہ خوردہ ہیں۔ ایک صحت و تندرستی اور دوسری وقت کی فرصت۔

(۱۰۲۳۶) (۱) فی ن: (الحسین) وهو خطأ

أخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۵) بنفس الإسناد

(۱۰۲۳۷) علقه المصنف في الآداب (۱۰۲۳۶)

(۱۰۲۳۹) أخرجه البخاری في الرقاق

(۱) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۸) بنفس الإسناد

اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں مکی بن ابراہیم سے اس نے عبد اللہ بن سعید سے۔

۱۰۲۵۰..... بہر حال پہلا متن پس عبد اللہ بن مبارک نے اس کو روایت کیا کتاب الرقاق میں جعفر بن برقان سے زیاد بن جراح سے اس نے عمرو بن میمون اودی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک آدمی سے حالانکہ آپ اس کو نصیحت کر رہے تھے۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اپنی صحت کو بیماری سے پہلے اپنے غنا کو فقر سے پہلے اپنی فراغت کو مشغولیت سے پہلے اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

ہمیں اسی کی خبر دی امام ابو عثمان نے ان کو خبر دی شیخ ابو علی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن معاذ مالینی نے ان کو حسین بن حسن مروزی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو ابو جعفر بن برقان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس حدیث کے بعد جس کو روایت کیا ہے اس نے عبد اللہ بن سعید سے مشہور لفظ کے ساتھ کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں دھوکہ خوردہ ہیں اور نقصان اٹھانے والے ہیں۔

۱۰۲۵۱..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن محمد فقیہ نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو القاسم ابراہیم بن اتحق دیباجی نے ہمدان میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعر سنائے ابو عصمہ محمد بن احمد بختانی نے بصرہ میں اپنے کلام میں سے۔ ہمیں اولاد آدم کے سب سے بہتر انسان نے خبر دی ہے کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کے ذمے صرف پیغام الہی پہنچا دینا ہے لوگ میری نعمت و احسان میں دھوکے میں ہیں ایک تو ان کی جسمانی صحت اور دوسرے وقت کی فرصت کے بارے میں۔

اس امت کی عمر

۱۰۲۵۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن احمد بن اسحاق بزار نے بغداد میں۔ اپنے اصل سماع سے دارقطنی کی تحریر سے۔ ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق فاہمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یحییٰ بن ابوسرہ نے ان کو ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو سعید بن ابویوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عمر کے ساٹھ سال پورے ہو جائیں اللہ تعالیٰ اسے سستی و کمزوری دے کر موت کے قریب کر دیتا ہے۔ بخاری اس روایت کے ساتھ شاہد لایا ہے۔

۱۰۲۵۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن حسن بجلي مقری نے کوفہ میں ان کو ابو بکر بن ابودارم نے ان کو حسین بن جعفر بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو ابراہیم بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ موتوں کا میدان جنگ یا میدان کھیل اور ان کی جولان گاہ ساٹھ سے ستر سال ہوتی ہے میری امت کے کم لوگ ستر سال کے ہوں گے۔ ۱۰۲۵۴..... اور اسناد کے ساتھ مروی ہے ابراہیم بن فضل سے اس نے ابن ابوحسین سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے یہ وہی عمر ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

(۱۰۲۵۰)..... أخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۷)

(۱۰۲۵۲)..... أخرجه البخاری تعليقا في الرقاق (۵)

وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۳) ومسند أحمد (۴/۲۱۷) والسنن الكبرى للمصنف (۳/۳۷۰)

(۱۰۲۵۳)..... (۱) في ن: (الحسن) وأخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۵) بنفس الإسناد

اولم نعمرکم مایئذ کر فیہ من تذکرو جاء کم النذیر

کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہیں دی ہے جس کے اندر وہ شخص نصیحت پکڑے جو نصیحت پکڑتا ہے۔ حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا آچکا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لکیریں کھینچ کر سمجھانا

۱۰۲۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن محمد صیرفی نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ابو یعلیٰ سے اس نے ربیع بن سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مربع خط کھینچا (چوکور لکیر) پھر آپ نے اس چوکڑی کے اندر بیچوں بیچ ایک لکیر کھینچی۔ پھر اس لکیر کے پہلو میں جو بیچ میں تھی کئی لکیریں بنائیں اور چوکور خط کے باہر سے بھی کئی خطوط کھینچے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دائرے کے اندر والی ایک سیدھی لکیر انسان ہے اور اس کے دائیں بائیں پہلو کی چھوٹی لکیریں اس کی اعراض ہیں و نشانے میں جو ہر طرف سے اس کو ڈس رہے ہیں اور زخمی کر رہے ہیں اگر ایک تیر نشانے سے خطا کرتا ہے تو دوسرا اس کو لگ جاتا ہے۔ اور چوکور خط اس کا اجل ہے جو اس کی چاروں طرف سے محیط ہے اور گھیرے ہوئے ہیں۔ اور باہر کے خطوط اور لکیریں امیدیں آرزوئیں اور خواہش ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا یحییٰ بن قطان کی حدیث سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۲۵۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو منصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیاد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابو جعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے کوفے میں۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر بن دحیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن حازم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی قبیصہ نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے اپنے والد سے اس نے ابو یعلیٰ سے اس نے ربیع بن خثیم سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک لکیر کھینچی پھر اس کے درمیان میں کوئی چیز رکھ دی پھر فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کا اجل ہے۔ پھر اس پہلی لکیر کی طرف جلدی جلدی کچھ لکیریں کھینچیں جو اس کی طرف جا رہی تھیں پھر اس کو روک کر فرمایا کہ یہ تیروں کے نشانے ہیں اگر یہ تیر نشانے سے خطا کرے گا تو وہ لگ جائے گا۔ پھر اس کے آگے ایک چیز رکھ دی اور فرمایا کہ یہ اس انسان کی امید و آرزو ہے۔ پھر فرمایا کہ اجل حال امید و آرزو کے قریب ہے۔

۱۰۲۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن علی دحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن ابوالحسنین نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مسلم بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسحق بن عبد اللہ بن ابوطحہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں کھینچیں اور ان میں سے ایک لکیر کونے کی طرف کھینچی پھر فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے یہ مثال ہے آرزو اور تمنا کرنے والے کی اور یہ لکیر ان دونوں کے درمیان امید ہے وہ اس وقت تک بھی آرزو کرتا ہے جب اس کو موت آ رہی ہوتی ہے۔

(۱۰۲۵۵)..... أخرجه البخاری فی الہفاق (۴) عن صدقة بن الفضل عن یحیی القطان. به

(۱۰۲۵۷)..... أخرجه البخاری (۱۱/۲۳۶. فتح)

وانظر الزهد للمصنف (۴۵۳) والآداب له (۱۱۳۳)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسلم بن ابی ائیم سے۔

ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن حرص و آرزو باقی رہتی ہیں

۱۰۲۵۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو باغندی نے ان کو خلاد بن یحییٰ بن صفوان سلمیٰ نے ان کو بشر بن مہاجر نے ان کو عبد اللہ بن یریدہ نے ان والی کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کنکریاں پھینکیں ایک کو قریب پھینکا دوسری کو دور فرمایا کہ یہ قریب والی اجل ہے اور دور والی امید اور آرزو ہے۔ اس کے ماسوائے خلاد سے یہ الفاظ بھی زیادہ کئے ہیں کہ پس کھینچ کر نکال لیتا ہے اس کو اجل۔

۱۰۲۵۹: ہمیں اس کی خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ اور اس نے بھی یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔

۱۰۲۶۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو خالد بن بال بزاز نے ان کو عبد الرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے شعبہ سے۔ اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن حسن نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو کعب نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فقیہ کی روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور وہ چیز باقی رہتی ہیں۔ حرص اور آرزو۔ بخاری مسلم نے روایت کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۱۰۲۶۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن خثویہ نے ان کو اسماعیل بن قتیہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے قتادہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی دو عادتیں جو ان ہو جاتی ہیں مال کا حرص۔ اور عمر کا حرص۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یزید سے۔

بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے

۱۰۲۶۲: ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن شرقی نے ان کو عبد اللہ بن ہاشم نے ان کو کعب نے ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے اخرج سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بوڑھے آدمی کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت پر مال جمع کرنے کی محبت اور لمبی زندگی کی محبت۔

۱۰۲۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اخط فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابو الزناد نے کہا۔ پھر اس نے اس حدیث کو اس کی اسناد کی ساتھ ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا۔ حب حیات۔ اور حب مال۔ بسا اوقات سفیان نے۔ حب عیش کہا۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زبیر بن حرب سے اس نے سفیان بن عیینہ سے۔ اور کہا کہ حب عیش یعنی زندگی۔ اور حب مال۔ اور کعب کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ یہ ثوری سے مروی ہے۔

(۱۰۲۶۰)..... اخرجہ البخاری (۲۳۹/۱۱) فتح (تعلیقاً و مسلم فی الزکاة ۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۱)..... اخرجہ مسلم فی الزکاة (۳۹) وانظر الآداب للمصنف (۱۱۳۰)

(۱۰۲۶۲ و ۱۰۲۶۳)..... اخرجہ مسلم فی الزکاة (۳۹)

اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سعید سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

دو خونخوار بھیڑیے

۱۰۲۶۴: ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق مؤذن نے ان کو خبر دی محمد بن احمد بن حنبل نے بخارا میں ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عازم بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے ”ح“۔ اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عبد اللہ نے زکریا بن ابوزائدہ سے اس نے محمد بن عبد الرحمن سے اس نے علی بن کعب سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کا جو مال پر حرص ہوتا ہے یا دنیوی شرف و عزت (یا دینی) کا حرص وہ زیادہ شدید ہوتا ہے ان دو بھوکے بھیڑیوں سے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں۔

۱۰۲۶۵: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو قطیفہ بن علاء عنوی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن محمد میمون رقی نے ان کو قطیفہ بن علاء بن منہال عنوی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھیڑیے جو (بکریوں کے باڑے میں جا کر کھاتے ہیں اور گردنیں توڑتے اور بکریوں کو پھاڑتے ہیں) (وہ بھی اس قدر) تیزی سے نہیں کرتے جس قدر ایک انسان شرف و عزت کی محبت۔ اور مال کی محبت میں تیز ہوتا مرد مسلمان کے دین میں۔ اور دوری کی ایک روایت میں ہے وسیع احاطے یا باڑ میں۔ قطیفہ ثوری سے اس روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے ثوری پر اس کی اسناد میں۔

۱۰۲۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبد الرحمن بن روح بزار نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عرعہ نے ان کو عبد الملک ذماری نے ان کو ثوری نے ان کو ابو جحاف نے ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل۔

۱۰۲۶۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے اور ابو الحسن علی بن عیسیٰ تمیری نے اور عبد اللہ بن سعد نے اور احمد بن خضر شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الملک بن عبد الرحمن ذماری نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن حجارہ نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مذکور) کے مثل۔ مثل حدیث ثوری کے ان کو ابو جحاف نے ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خونخوار بھوکے بھیڑیے جو بکریوں پر چھوڑ دیے جائیں وہ اتنا زیادہ جلدی تباہی اور فساد نہیں مچاتے جس قدر حب مال اور حب جاہ تیزی اور جلدی سرایت کرتی ہے مسلمان آدمی کے دین میں۔

۱۰۲۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم بن حمش نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان

(۱۰۲۶۳)۔ أخرجه الترمذی فی الزهد (۴۳) والنسائی فی الرقائق (فی الکبری) جمیعاً عن سدید بن نصر عن عبد اللہ بن المبارک۔ یہ

وقال الترمذی۔ حسن صحیح۔

(۱۰۲۶۶)۔ أبو الجحاف هو داود بن ابی عوف

کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبد الرحمن بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوفندیک نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے معاذ بن رفاعہ سے یہ کہ جابر بن عبد اللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا نہیں ہوتے دو بھوکے خونخوار بھیڑیے جو بکریوں میں پہنچ جاتے ہیں جن کا چرواہا موجود نہیں ہوتا ان میں زیادہ تباہی مچانے والے طلب جاہ اور طلب مال سے مؤمن کے دین کے لئے۔

۱۰۲۶۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن یعقوب نیشاپوری نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کو معن بن عیسیٰ نے ان کو موسیٰ بن یعقوب ربیع نے ان کو معاذ بن رفاعہ انصاری زرقی نے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۲۷۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے ابو مرہ مولیٰ عقیل سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

جو شخص دنیا کا شرف و رتبہ اور دنیا کا مال تلاش کرتا ہے اس کا فساد و تباہی دو بھوکے خون خوار بھیڑیوں کی تباہی و فساد سے زیادہ تیز ہوتی ہے جو بکریوں میں جا پڑیں اور وہ ایک دوسری پر گرتی پڑتی ہیں اور بکھر جاتی ہیں۔

۱۰۲۷۱: اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے اور ابن لہیعہ نے ان کو ابن غزیہ نے ان کو عبد اللہ بن محمد معاذ نے اس نے اس کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ اس میں لفظ تفرقت کی جگہ افترت ہے۔

۱۰۲۷۲: ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد نے ان کو احمد بن حباب نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سعید بن عثمان سلولی نے ان کو عاصم بن ابوالہداح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا عاصم بن عدی نے کہ میں نے اور میرے بھائی نے خیر کے حصص میں سے ایک سو حصص خریدے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو فرمایا اے عاصم کہ دو ظالم بھیڑیے جو بکریوں کے ایسے ریوڑ میں جا پہنچیں جن کا مالک موجود نہ ہو وہ اس قدر فساد برپا نہیں کرتے بکریوں میں جس قدر کہ جب مال و جب جاہ جو ایک آدمی کے دین میں گرتی ہے۔ دیکھنے فرقت غنم کی جائے فرست غنم کہا ہے۔

۱۰۲۷۳: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو محمد بن علی بن زید صالح نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن زہری نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں جو بکریاں اپنے چرواہے سے بھٹک کر الگ ہو گئی ہوں ایک بھیڑیا پہلی بکری پر جھپٹ کر اور دوسرا آخری بکری پر جھپٹ کر اتنا سخت فساد و تباہی نہیں مچاتے جتنا شرف و مرتبہ و مقام کی محبت اور دولت و غنی کی محبت یعنی وہ اس سے زیادہ سخت

(۱۰۲۶۸)..... معاذ بن رفاعہ هو ابن رافع الزرقی الأنصاری المديني.

(۱۰۲۷۲)..... أخرجه الحاكم (۳/۲۲۰) عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

وأخرجه الطبراني (۱۷/۱۷۳) من طريق عيسى بن يونس. به.

تنبيه: في معجم الطبراني (سعید بن عمر البغوی) بدلا من (سعید بن عثمان السلولی) وهو خطأ

(۱۰۲۷۳)..... (۱) فی ن: (یزید) وهو خطأ

فساد و خرابی پیدا کرتے ہیں۔

سونے کی وادیاں

۱۰۲۷۳: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے ان کو ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عطاء نے کہ اس نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن علی بن محمد شیرازی فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: اگر ابن آدم کے لئے سونے کی دو وادیاں بھری ہوتی ہوں تو وہ ایک تیسری وادی بھی ضرور طلب کرے گا اس کی مثل۔ اور ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ تیسری وادی طلب کرے گا ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے گا۔

اور فقیہ نے اپنی روایت نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا تھا مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات قرآن میں سے ہے یا نہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن عاصم سے سوا قول ابن عباس کے۔

اور اس نے اس کو دوسرے طریق سے ابن جریج سے نقلی کیا ہے اور اس نے ابن عباس کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۱۰۲۷۵: اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ منادی نے ان کو حجاج بن محمد نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عمر حمای مرقی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بن مکرم کے سامنے پڑھا گیا اور میں سن رہا تھا۔ فرمایا کہ ہمیں خبر دی حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے سنا ہے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: فرماتے تھے۔ اگر ابن آدم کے لئے مال و دولت کی ایک وادی بھری ہوئی ہو تو وہ ضرور یہ چاہے گا کہ اس جیسی ایک وادی اور بھی بھری ہوئی ضرور ہونی چاہئے ابن آدم کے نفس کو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی مٹی ہی اس کو سیر کرے گی اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات قرآن میں بھی ہے یا نہیں ہے یہ الفاظ مرقی کی حدیث کے ہیں۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں زہیر بن حرب سے اور اس کے علاوہ دیگر نے حجاج بن محمد سے۔

۱۰۲۷۶: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاہد نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عبد الرحمن بن غنیل نے ابن عباس بن سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن زبیر سے مکہ کے منبر پر فرماتے تھے اپنے خطبے میں۔ اے لوگو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر ابن آدم کو ایک بھری ہوئی وادی سونا مل جائے۔ تو اس کو ایک اور ایسی وادی کی خواہش بھی ہوگی۔ اگر اس کو دوسری مل جائے تو تیسری کی خواہش بھی ہوگی اور حقیقت یہ ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو اس کی طرف توبہ کرے گا۔

(۱۰۲۷۳) أخرجه المصنف في الآداب (۱۱۳۱) عن أبي نصر محمد بن علي بن محمد الشيرازي. به.

وانظر البخاري في الرقاق (۱۰) ومسلم في الزكاة (۳۴۰).

(۱۰۲۷۶) أخرجه البخاري في الرقاق (۱۰).

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے۔ اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے یونس بن مالک کی حدیث سے۔

۱۰۲۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن سعد بزاز نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو حدیث بیان کی لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو واقد لیشی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے تھے آپ کی طرف جو جی آتی تھی آپ وہ ہمارے سامنے تلاوت کرتے تھے حسب معمول ایک دن ہم لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے ہمارے سامنے یہ الفاظ تلاوت فرمائے کہ بے شک یہ مال ہم نے اتارا ہے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے کی پوری ایک وادی ہو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس دوسری بھی ہو پھر وہ اگر دوسری وادی بھی دے دیا جائے تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کے پاس سونے کی تیسری وادی بھی ہو ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی شئی نہیں بھرے گی اور اللہ تعالیٰ توبہ اس شخص کی قبول کرے گا جو شخص توبہ کرے۔

۱۰۲۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو ضبل بن اسحق نے ان کو محمد بن مجب نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

دو پیاسے

۱۰۲۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن ابو المعروف فقیہ نے ان کو ابو الفضل عباس بن حسین بن احمد صفار نے مقام رے میں ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد ہسجانی نے ان کو عبد الاعلیٰ بن حماد زری نے ان کو حماد بن مسلم نے ان کو انس نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو پیاسے ایسے ہوتے ہیں کہ جو کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا پیاسا وہ بھی علم سے سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص اور پیاسا وہ بھی اس سے سیر نہیں ہوتا۔

۱۰۲۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو مجالد نے عامر سے اس نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرماتے تھے جب آپ گھر میں داخل ہوتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں آپ جب گھر میں داخل ہوتے تھے۔ یہ مثال دیا کرتے تھے کہ اگر ابن آدم کے پاس مال بھری ہوئی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری بھی طلب کرے گا اور اس کے منہ کو مٹی ہی بھرے گی۔ ہم نے تو مال کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے لئے بنایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا جو توبہ کرے۔

ابن آدم کا پیٹ مٹی ہی سے بھرے گا

۱۰۲۸۱:..... ہم کو خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو سادہ احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ربیعہ بن عثمان نے ان کو زید بن اسلم نے حضرت ابو واقد لیشی سے اس نے ابو مرواح سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک ہم نے مال اتارا ہے نماز قائم کرنے کے لئے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اگر ابن آدم کے پاس مال کی ایک بھری ہوئی

(۱۰۲۷۷)..... (۱) فی ن: (عبدالرحمن) وهو خطأ

(۱۰۲۷۸)..... (۱) فی ن: (عجب) وهو خطأ

(۱۰۲۸۰)..... (۱) فی ن: (جابر بن مسروق) وهو خطأ، او عامر هو: الشعبي

(۱۰۲۸۱)..... اخرجہ احمد (۲۱۹/۵) من طریق زید بن اسلم عن عطاء. به

وفي التقريب: (ابو مرواح) بدلا من (ابی مرواح)

وادی ہو تو وہ پھر بھی یہ چاہے گا کہ وہ دوہونی چاہیں اور اگر دو وادیاں ہوں تو وہ چاہے گا کہ تیسری بھی ہو ابن آدم کے پیٹ کو نہیں بھرے گی مگر مٹی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر رجوع فرمائے گا جو رجوع کرے۔

میں نے اپنی کتاب میں اس کو اسی طرح پایا ہے۔ اور درست جو ہے وہ ہے ابو مرواح سے ابو واقد لیثی سے اور ہمام بن سعد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عبد اللہ بن جعفر نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو واقد سے۔

ابن آدم کا یہ کہنا کہ میرا مال

۱۰۲۸۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو کعب نے ہشام و ستوائی سے اس نے قتادہ سے اس نے مطرف بن عبد اللہ بن شثیر سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گئے وہ پڑھ رہا تھا۔ الھاکم لھکا ثرحتی از تم المقابر تمہیں مال کی کثرت کی طلب نے اتنا غافل کر دیا ہے کہ تم مر کر قبروں سے جا ملتے ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ حالانکہ وہ تیرا نہیں ہے تیرا مال تو صرف اسی قدر ہے جو آپ نے اللہ واسطے صدقہ کر کے روانہ کر دیا آگے کو یا لباس پہن کر پرانا کر دیا یا کھا کر ختم کر دیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ہشام کی حدیث سے۔

۱۰۲۸۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حاد بن بلال نے ان کو محمد بن یونس سرحسی نے ان کو عبد اللہ بن رجاء نے ان کو سعید بن علاء نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عمر حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بغوی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حفص بن میسرہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال۔ میرا مال۔ حالانکہ درحقیقت اس کے مال میں سے صرف تین طرح کا مال اس کا ہوتا ہے جو کچھ وہ کھا کر ختم کر دے یا پہن کر پرانا کر دے یا کسی کو دے کر ختم کر دے۔ اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے وہ جانے والا ہے یعنی لوگوں کے لئے چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن سعید سے۔

اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو

۱۰۲۸۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابو القاسم عبید اللہ بن ابراہیم بن تالویہ مزکی نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی احمد بن یوسف سلمیٰ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں یہ وہ ہے جو ہمیں بیان کیا ہے ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال میں اس سے فوقیت رکھتا ہے اور اخلاق میں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو دیکھے جو اس سے نیچے ہو جو اس سے اوپر تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے عبد الرزاق سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعرج سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۲۸۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس

(۱۰۲۸۲)..... أخرجه مسلم (۲۲۴۳/۴)

(۱۰۲۸۳)..... أخرجه مسلم (۲۲۴۳/۴) وأخرجه المصنف في ۱۱۲۹

(۱۰۲۸۴)..... أخرجه مسلم (۲۲۴۵/۴)

نے ابوسالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے نیچے ہو اور اس کو نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہو بے شک زیادہ لائق ہے کہ اپنے اللہ کی نعمت کو کم تر نہ سمجھو حقیر نہ جانو۔

۱۰۲۸۶..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عطار دی نے ان کو ابو معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن عبد اللہ عیسیٰ نے ان کو کعب نے سب کے سب نے اعمش سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابو معاویہ کی روایت سے اور کعب کی روایت سے۔

۱۰۲۸۷..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسحق بن سعید بن حسن بن سفیان نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ثمار بن زری نے ان کو بشر بن منصور نے ان کو شعیب بن حجاب نے ابو العالیہ سے اس نے مطرف سے عینی ابن عبد اللہ بن ثنیر نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مالداروں کے پاس جانا آنا کم رکھو بے شک حالت یہ ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو۔

جو چیز لالچ کے ساتھ لی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی

۱۰۲۸۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن مائی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابی بن عیینہ نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عروہ نے اور سعید بن مسیب نے ان کو حکیم بن حزام سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ کچھ دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ کچھ دن بعد مانگا تو پھر بھی دے دیا۔ تین بار اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم بے شک یہ مال میٹھا ہے تو تازہ ہے خوبصورت ہے جو شخص اس کو لیتا ہے۔ عیب نہ ہو (اور نیک نیتی) کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دے دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس کو دل کی لالچ کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ پھر وہ آدمی اس آدمی کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں علی سے اس نے سفیان سے۔

زمین کی برکات

۱۰۲۸۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن مصری نے ان کو عبید اللہ بن محمد عمری نے ان کو اسماعیل بن ابی اسحاق نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ اسحق بن محمد بن یوسف نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد عبد اللہ بغدادی نے دونوں نے کہا کہ ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابی اسحاق نے ان کو مالک بن انس نے اس نے زید بن اسلم سے عطاء بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے زیادہ تر تمہارے بارے میں جو خوف لگا رہتا ہے وہ ہے زمین کی پیداوار اور برکات کے بارے میں (کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے) آپ سے پوچھا گیا زمین کی برکات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد دنیاوی زندگی کی تازگی مراد ہے۔ چنانچہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا خبر بھی شر کو لاتی ہے اور پیدا کرتی ہے؟ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے میں اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگے اور فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جس نے پوچھا

تھا کہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ تو ابوسعید نے کہا البتہ ہم نے ان کی حمد کی ہے جب انہوں نے یہ کام کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک خیر تو خیر ہی کو لے آتی ہے۔ تین بار یہ فرمایا۔ لیکن یہ مال سرسبز خوشنما ہے بیٹھا ہے بے شک بعض سبزہ جو موسم بہار لگاتی ہے وہ مار دیتا ہے ہلاک کر دیتا ہے جانور کو یا بیمار کر دیتا ہے یا اس کی اصلاح کر لے مگر چارہ سبز جس کو وہ کھاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی دونوں کوکھ دراز کر لیتا ہے تو پھر وہ سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جاتا ہے پھر چلتا پھرتا ہے پیشاب، پاخانہ کرتا ہے۔ پھر لوٹ کر آتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔ (یہی مثال ہے دنیا کے مال کی) بے شک یہ مال بھی خوشنما ہے بیٹھا ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اور اس کو رکھے اس کے حق کے ساتھ تو پھر یہ بہترین مددگار ہے یہ مال اور جو اس کو ناحق طریقے سے اور ناجائز طریقے سے حاصل کرے وہ اس جانور (یا انسان) کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا جائے مگر کبھی سیر نہ ہو۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابوالیس سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریقے سے مالک سے۔

دنیا سے تازگی اور زینت

۱۰۲۹۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت پڑھی گئی عبد الملک کے سامنے اور میں سن رہا تھا کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معاذ بن فضالہ نے ان کو ہشام بن ابو عبد اللہ نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اس نے ہلال بن ابو میمونہ سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ بے شک ان چیزوں میں سے جن کے بارے میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر کھول دے گا دنیا کی تازگی اور دنیا کی زینت میں سے۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا خیر بھی شر کو لے آتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا اے فلاں نے کیا ضرورت تھی پوچھنے کی؟ تم نے پوچھا اور رسول اللہ نے تجھے جواب بھی نہیں دیا۔ پھر ہم نے یہ سوچا کہ آپ کے اوپر وحی نازل ہو رہی ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماتھے سے بری کے اشارہ صاف کیا۔ پھر فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ جیسے کہ آپ اس کی تعریف کریں گے۔ آپ نے فرمایا بے شک خیر شر کو پیدا نہیں کرتی اور حقیقت یہ ہے کہ بعض وہ سبزہ جس کو موسم بہار لگاتا ہے وہ جاس بھی ہوتا ہے جو بہاؤاوقات مار دیتا ہے یا بیمار کر دیتا ہے۔ مگر سبزے کو وہ کھائے یہاں تک کہ جب اس کا پتہ جڑ جڑے۔ پھر سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے۔ پھر وہ لید پیشاب کرے اور چرے اور بے شک یہ مال بیٹھا ہے اور سرسبز ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی بہترین مال دار وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم اور مسافر کو دے۔ یا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور وہ شخص جو مال کو لالچی دل کے ساتھ حاصل کرے وہ اس کے مثل ہے جو کھائے مگر کبھی سیر نہ ہو سکے اس کو قیامت کے دن اس مال پر حسرت ہوگی اور بہت سارے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں گھسنے والے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں معاذ بن فضالہ سے۔ سوائے اس کے کہ آپ نے کہا بہترین مال دار مسلمان وہ ہے جو اس میں سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے اور اس روایت میں لفظ خسرۃ کی جگہ لفظ شہید ہے اور اس کے مابعد مذکور نہیں ہے۔

مال و دنیا سے بے رغبتی

۱۰۲۹۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن

ابو اویس نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں ابن شہاب نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے عروہ بن زبیر نے یہ کہ مسور بن مخرمہ نے اس کو خبر دی کہ عمرو بن عوف جو تھے وہ حلیف تھے عامر بن لوی کے اور وہ بدری صحابی تھے جنگ بدر میں شریک تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔ انہوں نے مسور کو خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح کو جزیرہ (ٹیکس) وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ وجہ یہ ہوئی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین کے ساتھ صلح کر لی تھی۔ اور ابن الحضرمی کو ان پر امیر بنادیا تھا۔ لہذا ابو عبیدہ بحرین سے جزیرہ کا مال لے کر مدینہ پہنچے تھے۔ انصار نے ابو عبیدہ کی آمد کی خبر سنی تو صبح کی نماز میں رسول اللہ کے ساتھ ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ کر ہٹنے لگے تو انہوں نے آپ کو روکا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابو عبیدہ کی آمد کی خبر سن لی ہے کہ وہ آ گیا ہے؟۔ انصار نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ اور امید قائم رکھو اس چیز کی جو تمہیں خوش کرتی ہے۔ پس اللہ کی قسم مجھے تمہارے اوپر فقر و غربت کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف ہے کہ دنیا کی تمہارے اوپر ریل پیل ہو جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر ریل پیل ہو گئی تھی۔ پھر تم اسی کی طرف رغبت کرو گے جیسے تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی تھی۔ پھر وہ مال تمہیں غافل کر دے گا جیسے اس نے تم سے پہلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابی اویس نے۔

مال و دولت ہلاک کرنے والے ہیں

۱۰۲۹۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابو محمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے شعیب نے زہری سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین کی طرف خراج وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ آخر میں۔ آپ نے فرمایا کہ مال تمہیں ہلاک کر دے گا جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو الیمان سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے ابو الیمان سے۔

۱۰۲۹۳: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابی اسحق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو حنفی بن عوف نے ان کو اعمش نے شقیق سے اس نے ابو موسیٰ سے۔ یہ کہ ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں اسی طرح اس کو ثوری نے روایت کیا ہے۔

اعمش سے بطور موقوف روایت۔ اور اس کو محمد بن عبید نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۰۲۹۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اہم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ قتار نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ابو موسیٰ سے میں نہیں جانتا مگر تحقیق اس نے اس روایت کو مرفوع کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

(۱۰۲۹۱)..... أخرجه البخاری فی الرقاق (۷) وانظر الآيات للمصنف (۱۱۲۶)

(۱۰۲۹۲)..... أخرجه البخاری فی الجزية (۱) ومسلم فی الزهد (۹۳)

(۱۰۲۹۳ و ۱۰۲۹۴)..... علقهما المصنف فی الآداب (۱۱۲۷)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا تھا اور بے شک وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

اور یہ روایت ثوری سے بھی مروی ہے اور شعبہ سے اور مالک بن عیمر سے اس نے اعمش سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۰۲۹۵: ہمیں حدیث بیان کی قاضی ابو عمر محمد بن حسین نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن عیسیٰ بن جعفر بن حبیب سے۔

ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سہل بشر بن ابویحییٰ مہر جانی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن محمد بن باجیہ نے ان کو موصل بن اباب نے ان کو خبر دی ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو ائمل نے ان کو ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک ان دینار اور درہم نے (روپے پیسے نے دولت نے) تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا کہ یہ تمہیں چھوڑ دیں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔ اور ثوری کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں تمہیں ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۶: ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عبد الرحمن موکل بن اہاب نے

وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو سنا حلب میں۔ ان کو مالک بن سعیر نے ان کو اعمش نے ابو ائمل سے اس نے ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ان دینار اور درہم نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا میں نہیں سمجھتا مگر وہ دونوں تمہیں بھی ہلاک کریں گے۔

۱۰۲۹۷: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن لیث نے ان کو سلیمان بن حرب اور ولید بن حاتم نے ان کو

حماد بن زید نے عاصم سے اس نے ابو ائمل سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

پھر راوی نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس نے ابو ائمل سے اس نے۔

۱۰۲۹۸: اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عبد اللہ احمد بن یحییٰ جہری نے ان کو ان کے

والد نے ان کو ابو اللاحج نے اعمش سے اس نے یحییٰ بن وثاب سے اس نے علقمہ سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ لوگوں کو پیسے دیا کرتے

تھے۔ چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا آپ نے ان کو دو ہزار درہم دیئے پھر فرمایا لے لیجئے اس کو اللہ تیرے لئے برکت عطا کرے۔ خبر دار میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم سے پہلے والے لوگ دینار و درہم کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے اور وہ

دونوں تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

۱۰۲۹۹: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد

بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو ستمر بن ریان نے ان کو ابو نصر ہ نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: بے شک یہ دنیا میٹھی ہے خوشنما ہے۔ فرمایا کہ بنی اسرائیل میں دو لمبی عورتیں تھیں اور ایک چھوٹے قد کی تھی، چھوٹے قد والی کے

پاس لکڑی کی چپل تھی اس نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے اندر بہترین کستوری کی خوشبو اندر بھر وادی اور اس کے اوپر ایک گدڑ بنوایا جب وہ مجلس میں

جاتی تو اس کو کھول دیتی تھی۔ (جس کی وجہ سے خوشبو مہکتی۔)

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے شعبہ کی حدیث سے اس نے ستمر سے اور خلیل بن جعفر سے۔

١٠٣٠٣..... أخرجه البخارى فى فرض الخمس باب قوله تعالى : ﴿فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾

کے لئے اس میں برکت دیتا ہے اور بہت سارے دنیاوی گھنے والے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں اس میں جو ان کا نفس خواہش کرتا ہے ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔

۱۰۳۰۵:..... اس کو ابن کثیر نے روایت کیا ہے بن ارفح نے عبید بن جراح سے خولہ بنت قیس سے۔

۱۰۳۰۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املاء اس سے کہا ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابو بکر بن ابوالاسود بصری نے ان کو محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی نے ان کو ان کے والد نے محمد بن حارث بن ابوضرار سے اس نے اپنی پھوپھی عمرہ بنت حارث نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: دنیا خوشنما ہے میٹھی ہے جو شخص اس کے کچھ اس حصے کو پائے جو ملال ہو اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور کتنے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہے۔

۱۰۳۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحق ابراہیم بن محمد طوسی فقیہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد کا رزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو جاج نے ان کو شعبہ بن جاج نے ان کو سعید بن ابراہیم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید سے وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ بہت کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے۔ ہاں مگر یہ کلمات تھے جنہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ ان الفاظ کے ساتھ منع میں۔ (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین وان هذا المال حلو خضر فمن اخذه بحقه بورک له فیہا وایاکم

والتماذج فانہ الذبح.

جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی فہم عطا کرتے ہیں اور بے شک یہ مال دنیا شیریں ہے ہر بھرا اور خوشنما ہے۔ جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی اور پچنا تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف و خوشامد سے بے شک یہ فتنہ اور ہلاکت ہے۔

۱۰۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اسنہانی نے ان کو ابو سعید بن ابراہیم نے ان کو ابو داؤد نے ان کو عثمان بن ابوشیمہ نے ان کو ابو قدامہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو جریر بن عبد الحمید نے ان کو منبرہ نے ایک آدمی سے سنا ماریس سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مصعب بن سعد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم لوگوں پر تنگدستی کے فتنے سے زیادہ خوشنما کے فتنے سے خوف زدہ ہوں اور فکر مند ہوں۔ اور بے شک تم لوگ تنگ دستی کے فتنے اور آزمائش میں بھی مبتلا کئے جاؤ۔ پس تم صبر کرنا اور بے شک یہ دنیا میٹھی ہے اور سرسبز و خوشنما ہے۔

۱۰۳۰۹:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے اور ابو عبد اللہ حافظ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن ابوبطوی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابو صالح نے۔

اس امت کا فتنہ مال ہے

”ح“ ہمیں خبر دی ابو ذر محمد بن عبد الرحمن بن ابوالحسن بن ابوالقاسم واعظ نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن یسوی نے ان کو فضل بن محمد

(۱۰۳۰۵)..... أخرجه أحمد (۳۶۴/۶) من طریق عمر بن کثیر بن ارفح۔ بہ

(۱۰۳۰۶)..... عزاه ابن حجر فی الإصابة (۱۳۵/۸) إلی بن أبی عاصم و عبد اللہ بن أحمد فی زیادات الزہد و ابن مندہ من طریق خالد

بن سلمہ۔ بہ

شعرانی نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبد الرحمن بن جبیر بن نصر نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی فتنہ ہوتا تھا اور بے شک میری امت کا فتنہ مال ہوگا دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔

اور اس کو بھی لیث بن سعد وغیرہ نے نقل کیا ہے معاویہ بن صالح سے۔

۱۰۳۱۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق نیشاپوری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنث نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: بے شک اہل دنیا کا حساب یہی مال ہے اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا کے نزدیک شرافت یہی مال ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس امت کے لئے چند چیزوں پر خوف محسوس کرنا

۱۰۳۱۱: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عمر بن اسماعیل سائغ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو عثمان نے ان کو مسعود بن سعد نے ان کو زید بن ابو زیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک شدید ترین اس کا جو میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر۔ تین بار فرمایا: وہ ہے عالم کا پھسلنا اور غلطی کرنا۔ اور منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑا وجدالی کرنا۔ اور دنیا جو تمہاری گردنوں کو توڑ دے گی۔ پس تم اپنے نفسوں پر تہمت دھرو گے۔

اسی طرح روایت کیا ہے اس کو جعفر بن محمد بن شاکر نے اور احمد بن زبیر بن حرب نے ابو غسان سے اور روایت کی گئی ہے۔

محمد بن رزق اللہ سے اس نے ابو غسان مالک بن اسماعیل سے پس کہا کہ عبد اللہ بن عمرو سے۔

۱۰۳۱۲: ہمیں حدیث بیان کی امام ابو لطیف سہل بن مہمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے ان کو ابو بکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی نے ان کو یحییٰ بن محمد شامی نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے ان کو مالک بن اسماعیل نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔ اور کہا ہے کہ مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک وہ چیز میں جس چیز کا اپنی امت پر شدید ترین خوف محسوس کرتا ہوں اس کے بعد باقی الفاظ برابر ہیں اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰۳۱۳: اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو ابو محمد بن مانی سلمیٰ نے یعنی نیشاپوری نے ان کو خبر دی ثمیم نے زید بن ابو زیاد سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ خوفناک چیز جس کا میں اپنی امت پر خوف کھاتا ہوں۔ تین بار فرمایا۔ پھر اس کو ذکر کیا اس نے اسی کی مثل۔

۱۰۳۱۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن سنان قزاز نے ان کو محمد بن بکر برسانی نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن اصم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے اوپر فقر و محتاجی کا خوف نہیں رکھتا ہوں بلکہ میں تمہارے بارے میں کثرت مال کی طلب اور اس طلب میں ایک دوسرے پر

سبقت لے جانے کے تگ دو سے ڈرتا ہوں۔ میں تمہارے بارے میں غلطی اور گناہ سے نہیں ڈرتا ہوں بلکہ تمہارے اوپر ڈرتا ہوں تمہد سے اور قصد اغلاط کام کرنے سے۔

۱۰۳۱۵..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن علی بن محمد مرقی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو یزید بن وہب جہنی نے ان کو ابوزر نے وہ کہتے ہیں ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو ڈان کھا گئی ہے یعنی قحط سالی کھا گئی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تم لوگوں پر ڈان کے علاوہ چیز کا زیادہ خطرہ ہے تمہارے اوپر وہ ہے دنیا جو تمہارے اوپر اونڈیل دی جائے گی اے کاش کہ میری امت کے لوگ سونا نہ پہنتے (یعنی نہ استعمال کرتے) اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے یزید سے۔ لکڑ بگڑ۔ بجو۔ کفتار۔ ڈان۔ قحط سالی۔

۱۰۳۱۶..... ہمیں خبر دی ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن محمد بن سعید بن مسعود سکری نے نسیا پور میں اور ابو احمد حسین بن علوشا اسد آبادی نے وہاں پر۔ دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک قطیعی نے ان کو ابو علی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی نے ان کو ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی نے ان کو خینوۃ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو ہانی نے ان کو ابو علی نے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے سنا تھا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ لوگ آپ کو نماز میں کھڑے نہ ہو سکنے کی وجہ بیان کرتے یعنی جوان کو بھوک لاحق ہوتی تھی وہ زیادہ تر اہل صفہ تھے۔ یہاں تک کہ دیہات کے لوگ ان کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ مجنون اور دیوانے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر فارغ ہو جاتے تھے تو ان کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں انعامات ہیں تو تم یہ چاہتے کہ تمہارا فقر اور فاقہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ فضالہ نے کہا ہے کہ اس دن میں رسول اللہ کے ساتھ تھا۔

تہہ بند کا گردنوں کے ساتھ بندھا ہوا ہونا

۱۰۳۱۷..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مبشر بن مکسر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حازم نے ہبل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں حاضر ہوتے تھے اس حال میں کہ ان کی چادریں یعنی تہہ بند ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے۔

۱۰۳۱۸..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہبل بن سعد نے وہ کہتے ہیں عہد رسول اللہ میں عورتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ سجدوں سے اپنے سر نہ اٹھایا کریں اس وقت تک جب تک کہ مرد حضرات اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہ پر نہ بیٹھ جایا کریں۔ یہ ان کی چادریں تنگ اور چھوٹی ہونے کی وجہ سے حکم ہوا تھا۔

۱۰۳۱۹..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو القاسم طبرانی نے ان کو معاذ بن شنی نے اور یوسف بن قاضی نے ان کو ابن کثیران کو سفیان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ہبل بن سعد نے وہ کہتے ہیں مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ تہہ بند چھوٹے ہونے کی وجہ سے ان کی گردنوں میں بندھے ہوتے تھے لہذا عورتوں سے کہا گیا تھا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھایا کرو یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

بخاری نے ان کو روایت کیا ہے صحیح محمد بن کثیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان سے۔

۱۰۳۲۰..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن شاہ کرنے ان کو محمد بن سابق نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں البتہ تحقیق اصحاب صفہ ستر آدمی تھے جن کے اوپر اوڑھنے کی چادریں تک نہیں ہوتی تھیں۔

۱۰۳۲۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو العباس میکالی نے ان کو عبدان جو الیبتی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو زید بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی بشر بن عبد اللہ نے واثلہ بن اسقع سے وہ کہتے ہیں کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا۔ ہم لوگوں میں سے کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں تھا جس کے اوپر مکمل کپڑا موجود ہو مگر دو غبار اور میل سے ہماری کھالوں کے اوپر پسینے کی وجہ سے تہہ جمی ہوئی تھی۔

۱۰۳۲۲..... ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ثعلبی نے ان کو ولید بن عبد اللہ خصمی نے ان کو خیمہ سلیمان بن حیاء نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ میں فقراء نمازیوں میں سے اہل صفہ میں سے تھا۔ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا حال ہوگا میرے بعد تمہارا جب تم لوگ گندم کی روٹی کھی (تیل) کے ساتھ پیٹ بھر کر کھاؤ گے۔ اور تم قسم قسم کے کھانے کھاؤ گے اور قسم قسم کے کپڑے زیب تن کرو گے۔ تم لوگ آج کے دن بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہو گے؟ ہم نے کہا کہ اس وقت بہتر ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم لوگ آج بہتر ہو۔ حضرت واثلہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر بہت زیادہ ایام نہیں گذرے تھے کہ ہم پیٹ بھر کر گندم کی روٹی کھی کے ساتھ بھی کھانے لگے اور رنگ رنگ کے کھانے بھی کھائے اور قسم قسم کے کپڑے بھی پہنے اور ہم سوار یوں پر بھی سوار ہونے لگے۔

اسلام کے مہمان

۱۰۳۲۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابو جعفر محمد بن بغداد نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو عمر بن ذر نے ان کو مجاہد نے یہ کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے (معبود مشکل کشا حاجت روا) بے شک میں اپنے کلیجے کو (پیٹ کو) بھوک کی وجہ سے زمین کے ساتھ لگا لیتا تھا یعنی پیٹ کے بل زمین پر پڑا رہتا تھا اور میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ انہوں نے اگے حدیث کو ذکر کیا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ اصحاب صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ گھر کی طرف ٹھکانہ پکڑتے تھے نہ مال کے ساتھ (یعنی ان کا نہ گھر نہ تھا نہ مال متاع تھا۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب صدقہ آجاتا تو آپ ان کے پاس بھیج دیتے تھے آپ اس میں خود کچھ بھی نہیں لیتے تھے نہیں کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس بدیہ آجاتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے تھے اور ان کو بھی اس میں شریک کرتے تھے۔

۱۰۳۲۴..... اور حدیث کو ذکر فرمایا ہم نے اس کو مکمل طور پر کتاب دلائل النبوة میں نقل کیا ہے بخاری نے اس کو صحیح میں ابو نعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۲۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبد اللہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوہریرہ بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ نے یعنی نصری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا وہ جب مدینے میں آتا تھا تو اس کا اگر کوئی جاننے والا موجود ہوتا تو اس کے پاس چلا جاتا تھا اگر نہ ہوتا تو وہ اصحاب صفہ کے پاس آجاتا تھا یہ کہتے ہیں کہ میں خود بھی اصحاب صفہ کے پاس اترتا تھا میں نے ایک آدمی کے پاس دوستی کر رکھی تھی وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہمارے اوپر ایک مارجاری کرتے تھے دو آدمیوں کے درمیان یہ کھجوریں ہوتی تھیں۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کا سلام پھیرا تو ہم میں سے

ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہمارے پیٹوں کو گرمی سے جلا کے رکھ دیا ہے اور ہم سے حیف پھٹ گئے ہیں۔ حیف کپڑے کی چادریں ہوتی تھیں جو یمنی چادروں کے مشابہ ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف مائل ہوئے اور اس پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے اللہ کی حمد ثنا کی۔ پھر آپ نے اپنی قوم کی تکلیف کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ حتیٰ کہ میں اور میرا دوسرا ساتھی دس دن سے زیادہ اس طرح رہے کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے بریر کے سوا کچھ نہ تھا۔ اور بریر پہلو کے درخت کا پھل ہوتا تھا (یعنی پیلو) لہذا ہم لوگ اپنے انصاری بھائیوں کے پاس پہنچے ان لوگوں کے پاس بھی کھانے کے لئے سب سے بڑی چیز کھجوریں تھیں۔ ان لوگوں نے ہمیں اس میں ازراہ ہمدردی شریک کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں ضرور کھلاتا۔ لیکن تم لوگ شاید ایسا زمانہ پاؤ گے۔ جو شخص تم میں سے اس وقت کو پا لے گا اس وقت تم لوگ کعبے کے غلاف کے مثل لباس پہنو گے۔ اور صبح و شام تمہارے پاس کھانے کے تھال اور لگن آیا کریں گے۔ اس کے سوا دیگر راویوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ آج تم لوگ آپس میں محبت کرتے ہو اور تم اس وقت ایک دوسرے سے بغض رکھو گے۔ بعض تمہارا بعض کی گردنیں مارے گا۔

دنیا اپنے ختم ہونے کا اعلان کر چکی

۱۰۳۲۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بھل بن زیاد قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے اس نے اس اضافے کو بھی ذکر کیا ہے اور اسی مفہوم کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے۔
۱۰۳۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ”ح“ نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سن بن سفیان نے ان کو شبان بن فرح نے دونوں نے کہا۔
ان کو خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو خالد بن عمیر عدوی نے وہ کہتے ہیں عقبہ بن غزو ان نے ہم لوگوں کو خطبہ دیا اور اس نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا اما بعد بے شک دنیا اپنے ختم ہو جانے کا اعلان کر چکی ہے۔
اور پیچھے لوٹ کر برابر آ چکی ہے، نہیں باقی رہ گیا اس میں سے مگر جیسے انڈیلا ہوا پانی جسے دھوکہ برتن میں سے کوئی شخص بچا ہوا پانی گردیتا ہے۔ بے شک تم لوگ اس دنیا سے ایسے دار کی طرف لوٹنے والے ہو جس کو زوال نہیں ہے لہذا جب تمہیں موت آئے تو خیر کے ساتھ دنیا سے منتقل ہو جاؤ۔

بے شک انہوں نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر اس میں گرایا جائے گا وہ ستر سال تک اس میں نیچے گرتا جائے گا اور جہنم کی گہرائی معلوم نہیں کر سکیں گے۔ اللہ کی قسم تم لوگ جہنم کو ضرور بھرو گے پھر تم حیران ہو گے۔ اور اس نے ہمارے لئے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اور اس کی مسافت چالیس سال کی ہوگی۔ اور اس پر ایک ایسا دن ضرور آئے گا کہ وہ جہنم کی وجہ سے اور انبہ کی وجہ سے تنگ ہو چکا ہوگا۔ البتہ تحقیق میں دیکھتا تھا اپنے آپ کو سات میں سے ساتواں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن کے پاس کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہوتا مگر درختوں کے پتے یہاں تک کہ ہماری باچھیں خشک ہو گئی تھیں۔ چنانچہ میں نے ایک چادر نیچے سے اٹھائی اور اس کو نیچے سے پھاڑ کر دو حصے کر کے ایک حصہ میں نے لیا اور دوسرا حصہ سعد بن مالک کو دے دیا۔ میں نے ایک حصے کے ساتھ تہہ بند

باندھا اور دوسرے کے ساتھ سعد نے تہہ بند باندھا۔

مگر آج تو یہ حال ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو ہم میں سے کوئی آدمی نہیں رہتا مگر کسی نہ کسی شہر کا امیر اور حکمران بن چکا ہوتا ہے۔ اور میں بے شک اللہ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ میں اپنے دل میں عظیم بن جاؤں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہو جاؤں۔ بے شک حالت یہ رہی ہے کہ نہیں گذری کوئی نبوت ہرگز مگر تبدیل ہو گئی حتیٰ کہ آخری انجام اس کا بادشاہت ہی بنی میرے بعد تم لوگ امیروں اور حکمرانوں کو آزماؤ گے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا صحیح میں شیبان بن فروخ سے۔

۱۰۳۲۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے ان کو عمرو بن سواد عامری نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ بکر بن سوادہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ یزید بن رباح ابو فراس مولیٰ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے اس کو حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب تمہارے لئے روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کون سی قوم ہو گے؟

عبد الرحمن نے کہا۔ ہم ایسے کہیں گے جیسے اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اس سے مختلف ہو گے تم لوگ ایک دوسرے سے رغبت کرو گے۔ پھر تم ایک دوسرے کے ساتھ سفر کرو گے پھر تم ایک دوسرے سے نفرت کرو گے۔ پھر باہم بغض رکھو گے۔ یا اس کی مثل فرمایا تھا پھر تم لوگ مہاجرین کے ٹھکانوں میں چلے جاؤ گے۔ پھر تم لوگ بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کرو گے۔ مسلم نے اس کو عمرو بن سواد سے روایت کیا ہے۔

روم و فارس کے فتح کی بشارت

۱۰۳۲۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ہارون بن ابراہیم امام نے ان کو زید بن حباب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی موسیٰ بن عبیدہ نے۔ ان کو خبر دی عبد اللہ بن عبیدہ نے عروہ بن زبیر سے یہ کہ مصعب بن عمیر آئے اور ان پر جو چادر تھی وہ ان کا جسم چھپانے کے لئے ناکافی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے آپ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی تھی سب نے اس کو جب دیکھا تو شرم سے ان کے سر جھک گئے ان کے پاس بھی اس قدر کپڑا تو نہیں تھا جس سے اس کا تن ڈکھنے کے لئے اس کو دے سکتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف تحسین فرمائی کہتے ہیں کہ اس نے سلام کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ میں نے اس کو دیکھا ہے اپنے والدین کے پاس قریش کے نوجوانوں میں سے اس کے والدین کے نزدیک اس کی مثل کوئی جس کا وہ اکرام کریں۔ اور اس کو آرام دیں۔

چنانچہ وہ یہاں سے اللہ کی رضا کی تلاش میں نکلے تھے اور رسول اللہ کی نصرت کے لئے نکلے تھے۔ خبردار اگر تم لوگ دنیا کو اس قدر جانو جتنا میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اچاٹ ہو کر راحت محسوس کریں۔ خبردار تمہارے اوپر ایک خاص وقت آئے گا کہ تم لوگ روم کو اور فارس کو فتح کر لو گے لہذا صبح کو تم ایک پوشاک پہنو گے تو شام کو دوسری پہنو گے اور صبح کو تمہارے پاس کھانے کا بھر ابرتن الگ آئے گا اور شام کو الگ۔

۱۰۳۳۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو عبد اللہ بن عبیدہ نے ان کو عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ جانتے ہو تے دنیا کو جتنا کہ میں

جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے اور اٹھ جاتے اور اچاٹ ہو جاتے۔

اہل صفہ کے بارے میں آیت شریفہ کا نزول

۱۰۳۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظؓ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن حافظ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابوبکرؓ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعلمش نے مجاہد سے اس نے عبد اللہ بن سخرہ سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ کونے میں کوئی باقی ایسے نہیں رہا تھا ہر شخص خوش حال اور تروتازہ تھا بے شک کم تر درجے کی آدمی کو بھی یہ سہولت حاصل تھی کہ وہ اس کو پینے کے لئے میٹھا پانی میسر تھا اور سایہ حاصل رہنے کے لئے میسر تھا اور کم درجہ کا انسان بھی گندم کی روٹی کھاتا تھا۔ یقینی بات ہے کہ یہ آیت اہل صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا في الارض ولكن الله ينزل ويقدر ما يشاء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق فراخ کر دیتا تو زمین پر بغاوت کرتے لیکن اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اتارتا ہے۔

یہ اس لئے ہیں کہ انہوں نے یہ کہا تھا کاش کہ ہمارے ایسے ایسے ہوتا یعنی انہوں نے دنیا کی تمسخر کر لی تھی۔

۱۰۳۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ بن ابوسرہ نے اور محمد بن اسماعیل نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو حیوۃ نے کہ اسنے سنا عمر بن حریت وغیرہ سے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

ولو بسط الله الرزق لعباده لبغوا في الارض ولكن الله ينزل بقدر ما يشاء.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے رزق کشادہ کر دیں تو زمین پر سرکشی کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ

جس قدر اندازے کے مطابق چاہتے ہیں اتارتے ہیں۔

یہ اس لئے ہوا کہ انہوں نے کہا تھا کاش کہ ہمارے لئے اس قدر رزق ہوتا۔ گویا کہ انہوں نے دنیا کی تمنا اور آرزو کی تھی۔

۱۰۳۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابوالحسن عبد الملک بن عبد الحمید میمون نے اور ابو جعفر محمد بن اسماعیل صائغ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی روح بن عبادہ نے ان کو عوف نے حسن سے یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل صفہ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو شدید حالت میں دیکھا۔ صائغ نے اپنی حدیث میں کہا کہ اہل صفہ وہ لوگ تھے جو ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ جاتے تھے جن کا نہ گھر بار ہوتا نہ کنبہ قبیلہ نہ مال متاع (صرف ایمان و اسلام سے آراستہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے) پھر جب ان کی حاجت و ضرورت مسلمانوں پر سامنے آتی۔ تو کوئی مسلمان ان میں سے ایک آدمی کو ساتھ لے جاتا کوئی دو کو لے جاتا۔ کوئی تین آدمیوں کو لے جاتا ان میں سے جو باقی بچ جاتے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لے جاتے اور جو کچھ گھر میں موجود ہوتا ان کو کھلاتے اس کے بعد ان کا ٹھکانہ اور دن رات آرام کی جگہ مسجد کا صفہ ہوتا۔ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ آج بہتر ہو یا اس وقت بہتر ہوں گے جب صبح کو ایک پوشاک پہنو گے اور شام کو دوسری پوشاک صبح کو ایک کھانا کھاؤ گے شام کو دوسرا کھانا ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آج بھی بہتر ہیں اور اس وقت آج سے زیادہ بہتر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم آج کے دن بہتر ہو اس دن سے۔

۱۰۳۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عباس دوری نے اور حسن بن مکرم نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی سعید بن عامر نے ان کو عبد اللہ بن عمر عمری نے ان کو ربیعہ نے عطاء سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیسے ہو گے اس وقت جب صبح کو تمہارے پاس کھانے کے ایک تھال آئیں گے

اور شام کو دوسرے؟ تم اس دن بہتر ہو گے یا آج بہتر ہو؟ لوگ بولے ہم اس وقت بہتر ہوں گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ آج بہتر ہو۔

۱۰۳۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو غیرہ خراسانی نے ان کو ربیع بن انس نے ابو العالیہ سے اس نے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کو بشارت دے دو بلندی اور اونچے مرتبے کی نصرت کی اور تمکین فی الارض (دھرتی پر پنپنے کی) اور ان میں سے جو بھی آخرت کا عمل دنیا کمانے کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے

۱۰۳۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی احمد بن جعفر قطعی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابو المغیرہ نے ان کو صفوان بن عمر نے ان کو شریح بن عبید نے ان کو ابو مالک اشعری نے جب ان کو وفات آن پہنچی تو فرمایا اے اشعریوں کی جماعت تم میں سے جو موجود ہے وہ ان تک بات پہنچا دے جو موجود نہیں ہیں۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ اور ناگواری آخرت کی مٹھاس ہے۔

۱۰۳۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن زید صانع نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے اور عبد العزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمر و نے مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے اس نے ابو موسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہذا تم اس چیز کو ترجیح دو جو باقی رہے گی اس چیز پر جو فنا ہو جائے گی۔ یعنی آخرت کو دنیا پر۔

جس کی فکر دنیا کی فکر ہو

۱۰۳۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو حاجب نے یعنی ابن محمد نے ان کو شعبہ نے..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن حسن بن نورک رحمہ اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبد الرحمن بن ابان نے اپنے والد سے اس نے زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: جس شخص کی فکر دنیا کی فکر ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے پر اگندہ کر دیتے ہیں اور اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں۔ اور دنیا میں سے اس کو وہی کچھ دیتے ہیں جو اس کے لئے لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کی ہو۔ اللہ اس کے دل میں تمنا پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے معاملے مجتمع کر دیتے ہیں اور اس کے پاس دنیا رسوا ہو کر آتی ہے۔ اور یہ اول کے مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب وہ آخرت کو محبوب رکھے گا تو دنیا کی طلب میں مبالغہ کرے گا۔ اور یہ دنیا کا اضرار ہے۔ پھر اس کے پاس اس میں سے اسی قدر دنیا آئے گی جو اس کے لئے لکھ دی گئی ہے۔ اللہ کی مشیت سے.....

جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ رکھتا ہو

۱۰۳۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد صیرفی نے ان کو احمد بن عبد اللہ نرسی نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو عمران

بن زائدہ بن ضیط نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو خالد والبی نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

من کان یرید حرث الآخرة نزدلہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منها وما لہ فی الآخرة من نصیب۔
جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی میں اضافہ کریں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کو اس میں سے دے دیں گے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو اپنے آپ کو میری عبادت کے لئے فارغ کر لے میں تیرا سیدہ غنا سے بھر دوں گا۔ اور تیرے فقر کو روک دوں گا۔ اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو تیرے محل کو شغل سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بھی نہیں روکوں گا۔
۱۰۳۲۰..... جو شخص فکر و غم کو ایک آخرت کا فکر و غم بنا دے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی فکر دنیا سے کفایت کرتے (یعنی اس کی دنیا کی ضرورت پوری کر دیتے ہیں) اور جو شخص گونا گوں قسم کی فکریں اپنالے اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ دنیا کی کون سی وادیوں میں ہلاک ہو جائے۔

فکر آخرت

۱۰۳۲۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن احمد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو محارب بن نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ان کے دادا یعنی ابو عمرو بن نجید نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے ان کو ابو مسہر نے ان کو ابو معاویہ نے اسماعیل سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جس وقت بندے کا مطمع نظر دنیا ہی رہ جائے اللہ اس پر اس کی ضروریات کو پھیلا کر عام کر دیتے ہیں اور اسکے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتے ہیں لہذا وہ صبح کو بھی فقیر ہوتا ہے اور شام کو بھی فقیر ہی ہوتا ہے۔ اور جس شخص کی فکر فکر آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی دل میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں لہذا وہ صبح کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو غنی ہوتا ہے۔ یہ الفاظ سلمیٰ کی روایت کے نہیں۔

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو

۱۰۳۲۲..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن نمد دوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عباس نے ان کو ابو حصین نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غنی کثرت مال اور عزت سے نہیں ہوتا بلکہ غنی دراصل دل کا غنی ہوتا ہے۔

اور ابن اعرابی کی ایک روایت میں ہے یقینی بات ہے کہ اصل غنی ہونا دل کا غنی ہونا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں احمد بن یونس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

۱۰۳۲۳..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع مکی نے۔ ان کو سفیان نے ان کو ابو الزناد نے ان کو عبد الرحمن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ غنی ہونا کثرت عزت سے نہیں ہوتا لیکن غنی ہونا دل کے غنی ہونے سے ہوتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۳۴۲: ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابو صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے یہ کہ عبد الرحمن بن جبیر بن نصیر نے اس کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد جبیر بن نصیر سے اس نے ابو ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ذر کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کثرت مال غنا (غنی ہونا) ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ یہی تو غنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مال کی کمی فقر و غربت ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ یہی فقر و غربت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں معاملہ اس طرح نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حقیقی غنا دل کا غنا ہے اور حقیقی فقر دل کا فقر ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا قریش کے ایک آدمی کے بارے میں کہ کیا تم فلاں شخص کو پہچانتے ہو؟

میں نے کہا کہ جی ہاں یا رسول اللہ آپ نے پوچھا کہ تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے بتایا کہ اچھا ہے جب کسی سے کچھ مانگے تو اس کو مل جاتا ہے اور جب ملنے آئے تو لوگ اس کو بٹھاتے ہیں۔ کہتے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک دوسرے اصحاب صفہ کے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا کہ کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیر تک اس کی تعریف تو صیف کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس شخص کو پہچان لیا۔ میں نے کہا جی ہاں میں اس کو جانتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم ان کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا وہ مسکین آدمی ہے اہل مسجد میں سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے خیر و بھلائی ہے پورے اہل زمین میں سے۔ مثل آخر کے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا اس کو ایسے نہیں دیا جاتا جیسے آخری آدمی بعض سے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ خیر اور مال عطا کیا جائے تو وہ اس کا اہل ہے اور اگر اس سے صرف نظر کر لی جائے تو وہ تحقیق نیکی تو عطا کیا گیا ہے۔

۱۰۳۴۵: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو صانیع نے وہ محمد بن اسماعیل ہے ان کو مقبری نے ان کو سعید بن ابویوب نے ان کو شریک بن شریک نے ان کو ابو عبد الرحمن جنبلی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جو مسلمان ہو گیا اور ضرورت کا رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اس کو قناعت دے دی اسی پر اللہ نے جو اس کو دیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابو بکر بن ابوشیبہ سے اس نے عبد اللہ بن یزید سے۔

کامیاب اشخاص

۱۰۳۴۶: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابویحییٰ عبد الکریم نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سعید بن عبد العزیز بن عبد الرحمن بن سلمہ جمحی نے اس نے سنا عبد بن عمرو ابن العاص سے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ میں نے اس کو لکھ لیا تھا مجھے اچھی لگی تھی پھر میں نے اس کو جب حفظ کر لیا تو اس کو مٹا دیا۔ فرمایا تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جو مسلمان ہو گیا اور اس کا رزق بقدر ضرورت ہو اور اس نے اسی پر صبر کیا۔

۱۰۳۴۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن حنبل نے ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں،

فلنحیئہ حیا طیبہ

ہم فلاں کو پاکیزہ حیات عطا کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ وہ قناعت کرنے والا ہوتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ یوں دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے قناعت عطا فرما اسی کے ساتھ جو آپ نے مجھے رزق دیا اور میرے لئے اسی میں برکت ڈال دے اور اس میں سے ہر چیز کے غائب ہو جانے اور ختم ہو جانے کے وقت اس کی جگہ بہتر عطا فرما۔

۱۰۳۲۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد بن مالویہ نے ان کو عمرو بن زرارہ کلابی نے ان کو جریر نے قابوس بن ظبیان سے ان کو ان کے والد نے ابن عباس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا جس وقت انہوں نے اپنے رب سے ہم کلامی کی تھی۔ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرے گا۔ پھر انہوں نے پوچھا تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والا کون ہے۔ فرمایا کہ جو شخص اپنے نفس کے خلاف فیصلہ دے جیسے دوسرے لوگوں کے خلاف فیصلہ دیتا ہے۔ پھر پوچھا کہ اے میرے رب تیرے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ غنی ہے؟ فرمایا کہ جو شخص میرے دیئے ہوئے پر خوش رہے۔

۱۰۳۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ اعمش نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو خثیمہ زہری بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے عمارہ بن قعقاع سے اس نے ابو زرہ سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللهم اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ تو ال محمد کے رزق بقدر تحفظ حیات بنا (یعنی جس کو کھا کر بس زندہ رہ سکیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد اللہ بن محمد سے اس نے محمد بن فضیل سے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے اور اس نے اس کو روایت کیا ہے ائج سے اس نے ابواسامہ سے۔ اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کس طرح تھی کتاب دلائل النبوة میں۔ اور اس کتاب میں اور ان دنوں کے علاوہ بھی۔

۱۰۳۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ربیع سے اس نے حذیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص خرچ کے اعتبار سے۔

وہ ہے جو کم ذمہ داریوں والا ہو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ خفیف الحاذکون ہوتا ہے۔ فرمایا وہ شخص کہ جس کا گھربار بھی نہ ہو اور اولاد بھی نہ ہو۔

رواد بن جراح اس روایت کرنے میں متفرد ہے یہ مستقلانی ہے سفیان ثوری سے روایت کرتا ہے۔

قابل رشک شخص

۱۰۳۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے "ابو ہلال بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہلال بن عمرو بن ہلال ابو غالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ

رشتہ کرنے کے قابل وہ شخص ہے خفیف ذمہ داریوں والا ہو (جس کی اہل و عیال کی ذمہ داری نہ ہو یا ہلکی پھلکی ہو) جس کو نماز قائم رکھنے کا کامل حصہ اور بہرہ حاصل ہو۔ اور جس کا رزق بقدر کفایت ہو اور وہ اسی پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائے اور اپنے رب کی عبادت احسن طریقے سے کرے اور لوگوں میں گناہ آدمی ہو۔ جس کی موت اس کے ساتھ جلدی کرے، جس کے مددگار کم ہوں جس کو رونے والے بھی کم ہوں۔

۱۰۳۵۲: اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ بن زحر نے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دنیا کس قدر کافی ہے

۱۰۳۵۳: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم نے ان کو ان کے دادا محمد بن عبد الکریم عبدی نے ان کو ثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے ان کو دیکین بن ربیع نے ان کو عدی بن ثابت النزاری نے۔ ان کو سالم بن ابو الجعد نے ان کو ثوبان نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کس قدر دنیا کافی رہے گی؟ فرمایا: صرف اس قدر جو تیری بھوک چھپا دے۔ اور تیرا ستر ڈھک دے۔ اور اگر تیرا گھر ہو تو وہ تجھ پر سایہ کر دے بس یہی کافی ہے۔ اور اگر تیری سواری ہو جس کے اوپر سواری کرے تو بس بہتر ہے۔

ابو احمد نے کہا کہ ہشیم بن عدی انتہائی ضعیف ہے۔ اور وہ صرف حسن بن عمراۃ سے عدی بن ثابت سے ہی پیچھا نا جاتا ہے۔

۱۰۳۵۴: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن خالد بن عبد الملک نے ان کو ان کے چچا ولید بن عبد الملک نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو عدی بن ثابت نے۔ اس نے اس کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ مالینی کی کتاب میں ربیع کے درمیان رکین تھا۔ اور صحیح اور درست ربیع بن رکین بن ربیع ہے۔

۱۰۳۵۵: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے ان کو احمد بن اسحق ابو الحسن سرحسی نے ان کو محمد بن عبد الکریم مروزی نے ان کو ثیم بن عدی نے ان کو شعبہ نے اور رکین بن ربیع نے اس کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر تیرا گھر جو تجھے چھپائے اور سواری جس پر تو سواری کرے۔

۱۰۳۵۶: اور اس کو روایت کیا ہے اس کے ماسوائے احمد بن اسحق نے اور رکین بن ربیع اور ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن سعید مروزی نے ان کو احمد بن اسحق بن ابراہیم نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے مگر اس نے سواری کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں یہ کہا ہے کہ اگر گھر ہو جو تجھے چھپائے تو بس۔

۱۰۳۵۷: اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو صانع نے اور ابو یحییٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو حسن بن ابو جعفر نے ان کو لیث نے عبید اللہ سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے دوستوں میں سے سب سے زیادہ رشتہ کرنے کے لائق وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو نماز میں کامل بہرہ رکھتا ہو جو اپنے رب کی اطاعت کرتا ہو اور اس کی عبادت احسن طریقے سے کرتا ہو اور لوگوں میں گم نام شخص ہو۔

راوی کہتا ہے ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ دنیا میں سے کس قدر کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ اس قدر جو تیری بھوک کا سد باب کر دے۔ اور تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرا گھر ہو جس میں تو ٹھکانہ حاصل کر سکے تو بس یہی کافی ہے۔ اور اگر تیرے پاس سواری کا جانور ہو

جس پر تو سوار ہوتا ہو تو وہ بہتر ہے اور تہہ بند سے اوپر جو کچھ ہے۔ اور سوکھی روٹی کا ٹکڑا اور دیوار کے سائے سے زائد جو کچھ ہے قیامت کے دن بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔

۱۰۳۵۸:..... ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم مزکی نے ان کو موسیٰ بن عبد المؤمن نے ان کو عبد اللہ بن ہانی عقیلی نے ان کو ابو ہانی بن عبد الرحمن نے ان کو ابراہیم بن ابو عبدہ نے ام درداء سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جسمانی طور پر عافیت عطا کیا جائے۔ اور اپنی چراگاہ یعنی جگہ اور ٹھکانے کے اعتبار سے امن میں ہو اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہو تحقیق اس کو دنیا نے جگہ دے دی۔

اے ابن آدم تجھے اس قدر کفایت کرے جو تیری بھوک کا سامان کر دے جو تیرے ستر کو ڈھک دے اور اگر تیرے پاس گھر ہو جو تجھے چھپائے اور تحفظ دے تو بس یہ کافی ہے اور اگر سواری ہو جس پر تو سواری کرے تو وہ ضرور رکھے۔ بے شک روٹی اور مٹکے کا پانی کافی ہے۔ اور ستر ڈھکنے کے ماسوا جو کچھ ہو اس کا تجھے حساب دینا ہو گا۔

۱۰۳۵۹:..... ہمیں خبر دی استاذ ابو اسحاق اسفرائی نے ان کو احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عبد اللہ بن ہانی بن عبد الرحمن عقیلی نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۰۳۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو نصر محمد بن علی بن محمد فقیہ نے اور ابو بکر بن حسن قاضی بنے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو میں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابو بکر زاہری نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم تیرے پاس جو کچھ ہے وہ تیرے لئے کافی ہے۔ اور آپ وہ تلاش کر رہے ہو جو تجھے گمراہ کر دے گا۔ اے ابن آدم نہ تو قلیل کے ساتھ آپ قناعت کر کے بھوکے مریں گے اور نہ ہی کثیر کے ساتھ آپ شکم سیر ہوں گے۔ اے ابن آدم جب تجھے تیرے بدن میں سلامتی حاصل ہو تیرے ٹھکانے میں تجھے امن حاصل ہو اور تیرے پاس تیرے آج۔ کے دن کی روزی موجود ہو تو پھر دنیا پر خاک ہو۔ یعنی ہلاکت ہو۔

۱۰۳۶۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن محمد شعیبی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یزید نے ان کو ابو یحییٰ بزار نے ان کو ابو مصمہ حزان بیہقی نے ان کو عصمہ بن سلیمان واسطی نے ان کو سلام نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خالد بن مہاجر نے ان کو ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت آپ اپنے گھر میں امن میں ہوں اور جسمانی اعتبار سے عافیت میں ہوں اور آپ کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو تو پھر (زیادہ) دنیا (طلب کرنے پر) خاک ڈالو۔

۱۰۳۶۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے بطور املاء کے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو سرج بن یونس نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عبد الرحمن نے یعنی ابن ابوشمیلہ نے ان کو ان کے والد نے اس نے سلمہ سے یعنی ابن عبید اللہ بن محض نے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے بل میں (ٹھکانے اور گھر میں) امن والا ہو اپنے وجود اور جسم میں خیر و عافیت دیا گیا ہو۔ اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی موجود ہو پس گویا کہ دنیا نے اس کے لئے کفایت کر لی (یعنی اتنی بہرہ دنیا سے کافی ہے) اس باب کے تحت یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۳۶۳:..... تحقیق بخاری نے اس کو ذکر کیا ہے غیر جامع میں بشر بن مرحوم سے اس نے مروان بن معاویہ سے اس نے عبد الرحمن بن ابو ابوشمیلہ انصاری سے اس نے سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اور یہ نہیں کہا کہ اپنے والد سے اور سلمہ سے اور اسی طرح اس کو کہا ابو عیسیٰ نے۔

ہمیں خبر دی ابو جعفر مستملی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو نصر احمد بن محمد بن خالد نے ان کو احمد بن محمد بن خلیل بزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو بشر بن مرحوم نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۳۶۴:..... اور اسی طرح کہا ہے تاریخ میں عبدالرحمن بن ابوشمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبداللہ بن محسن نے ان کو ان کے والد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۳۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سلیمان بن اشعث نے ان کو عبداللہ بن عبد الجبار خباری نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حمید مزکی نے ان کو ان کے والد نے معاویہ بن حمیدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دنیا میں سے کس قدر کفایت کرے گا۔ (آپ نے فرمایا) اگر گھر ہو تو یہ تو ضروری ہے اور اگر (سواری) کا جانور گدھا وغیرہ ہو تو وہ بھی ضرور باندھ اور اگر روٹی اور پانی کے لئے مٹی کا برتن ہو تو (بس اسی قدر دنیا کا اسباب کافی ہے) اور ستر ڈھکنے کے علاوہ جو کچھ ہے اس کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا۔

۱۰۳۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن احمد بن حمدان نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حرمہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبدالغفار زدی نے ان کو ابویحییٰ وقار اور ابلی ہارون بن سعید بن ثمیم نے ان کو ابن وہب نے ان کو ماضی بن محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ جب بھوک کی خواہش شدت اختیار کر جائے تو لازم کرنے ایک روٹی اور مکے کے پانی کا ایک گھونٹ یا سادہ پانی ازر حرمہ کی ایک روایت میں ہے۔ جب بھوک کا کتا (یعنی خواہش) ایک روٹی کے ساتھ اور سادہ پانی کے ایک گلاس کے ساتھ روکا جاسکے تو پھر دنیا پر اور اہل دنیا پر ہلاکت ہو۔

ضرورت سے زائد اسباب کا بروز قیامت حساب ہوگا

۱۰۳۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حریت بن سائب نے ان کو حسن نے ان کو حمران نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو چیز ابن آدم سے فاضل اور زائد ہو۔ سوکھی روٹی کا ٹکڑا۔ اور کپڑا جو اس کی شرم گاہ ڈھک دے اور گھر جو اس کو چھپائے بس اس کے سوا جو کچھ ہے وہ حساب ہے۔ قیامت کے روز اس کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ چنانچہ حمران سے پوچھا گیا آپ کو کیا ہوا کہ آپ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کیونکہ وہ بڑے خوش لباس تھے۔ فرمایا کہ دنیا نے مجھے جھکا دیا ہے۔ یہ الفاظ حدیث حربی کے ہیں۔

(۱۰۳۶۶)..... أخرجه ابن عدی (۲۴۲۵/۶)

(۱۰۳۶۷)..... أخرجه أحمد والترمذی (۲۴۴۴) وقال: صحيح والحاكم (۳۱۲/۴) وصححه ووافقه الذهبي والطبرانی في الكبير

(۱/۹۱ رقم ۱۴۷) من طریق حریت. به.

تین چیزوں کا حساب نہیں

۱۰۳۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن علی بن زیاد نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد مدنی نے ان کو اسحاق بن راہویہ نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ہشام بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تین چیزیں ہیں جن کا بندے سے حساب نہیں لیا جائے گا کپڑے کا ٹکڑا جس کے ساتھ انسان اپنی شرم گاہ چھپاتا ہے۔ اور روٹی کا ٹکڑا جس کو کھا کر وہ اپنی کمر مضبوط کرتا ہے۔ اور مخصوص سایہ جس کے ساتھ وہ سایہ حاصل کرتا ہے۔ یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔ یہ مرسل ہے مگر اس مفہوم میں جید اور عمدہ ہے اور ساتھ روایت کے لئے شاہد ہے۔

بہترین رزق

۱۰۳۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو سعید حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ان کو سعد بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: کہ بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ اور مخفی ہو اور بہتر رزق وہ ہے جو پورا ہو جائے۔ حضرت سعد سے مروی سابق صحیح حدیث میں مایکفی سے یہی مذکورہ چیز مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ غنی کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۳۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطعی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو بکر حنفی نے عبد الکبیر بن عبد المجید سے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عامر بن سعد نے کہ ان کے بھائی عمر حضرت سعد کے پاس آئے اپنی بکریوں کے ساتھ جو مدینے سے باہر تھیں سعد نے جب ان کو دیکھا تو فرمایا۔ کہ میں اس مال سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جب وہ آگیا تو اس نے کہا اے ابا جان کیا آپ یہ پسند کرتے ہیں آپ اپنی بکریوں میں چرواہے ہوتے اور لوگ مدینے میں اس مال کی ملکیت میں جھگڑا کریں؟ چنانچہ حضرت سعد نے اپنے بیٹے عمر کے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ چپ ہو جا۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ متقی پر ہیزگار غنی آدمی کو اور پوشیدہ آدمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عباس بن عبد العظیم سے اس نے ابو بکر حنفی سے۔

دنیا سے محبت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بھری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو یعلیٰ بن عبیدہ نے ان کو اعمش نے..... اور ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبیدہ بن عبیدہ نے ان کو معتمر

(۱۰۳۶۸)..... أخرجه عبد الله بن أحمد بن حنبل في الزهد (۶۳) بتحقيق من طريق بشر بن الحارث عن عيسى بن يونس. به.

(۱۰۳۶۹)..... أخرجه أحمد (۱/۱۷۲ و ۱۸۰ و ۱۸۷) من طريق أسامة بن زيد. به.

(۱۰۳۷۰)..... أخرجه مسلم في الزهد (۱)

نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خثیمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مشتبہ امور ہوں گے لہذا تم لوگ اپنے اوپر سنجیدگی اور متانت کو لازم کر لینا۔ بے شک ایک آدمی تم میں سے اگر خیر میں رہ کر کسی کے تابع اور پیچھے بھی رہے تو یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ شر میں رہتے ہوئے سردار ہو۔

۱۰۳۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو عمرو بن عبید تیمی عثمی نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ تمہارے خلاف تو میں اس طرح مدعو کی جائیں گی جیسے ایک قوم کھانے کے اوپر بلائی جاتی ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا کہ کیا یہ کیفیت ہماری قلت اور تعداد میں کمی کی وجہ سے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ جھاگ ہوں گے جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے۔ تمہارے دلوں میں کمزوری واقع کر دی جائے گی۔ اور تمہارے دشمن کے دل سے تمہارا رعب کھینچ لیا جائے گا اور یہ سب کچھ تمہاری دنیا سے محبت اور موت سے کراہت اور ناپسندی کی وجہ سے ہوگا یہ اسی طرح مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت اور تحقیق ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے روایت کیا ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے بطور مرفوع روایت کے۔

دو فرشتوں کا اعلان کرنا

۱۰۳۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو شیبان بن عبد الرحمن نے قتادہ سے اس نے خلیل بن عبد اللہ عصری سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں طلوع ہوتا ہرگز کسی بھی دن کا سورج مگر اس کے دونوں پہلوں کے ساتھ دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ دونوں اعلان کرتے ہیں اور وہ دھرتی پر رہنے والی تمام مخلوقات کو سنواتے ہیں جن وانس کے سوا۔ اے لوگو! تم آ جاؤ اپنے رب کی طرف بے شک جو چیز قلیل ہو اور کفایت کرے وہ بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو کثیر ہو اور غافل کر دے اور غروب نہیں ہوتا کوئی سورج ہرگز مگر اس کے دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو اعلان کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اے اللہ خرچ کرنے والے کو خرچ کر دینے کے بعد مزید عطا فرما اور روک کر رکھنے والے کا مال تلف اور ضائع فرما۔

جو شخص دنیا کو حاصل کرے

۱۰۳۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو محمد حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو حجاج بن فراعہ نے ان کو مکحول نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے۔ راوی کہتے ہیں کہ قبیصہ کی ایک روایت میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مرفوع بیان کیا ہے۔ اور کہا کہ وکیع کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

(۱۰۳۷۲)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۹۹۲)

تنبيه: في مسند الطيالسي العيسى بدلاً من العشمي وهو خطأ والصحيح العشمي وانظر الجرح والتعديل (۲۴۷/۶)

(۱۰۳۷۳)..... أخرجه الحاكم (۲/۳۴۴ و ۳۴۵) من طريق قتادة وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۰۳۷۴)..... أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۱۱۰/۳) من طریق الفضیل بن عیاض عن سفیان الثوری. به.

دنیا کو طلب کرتا ہے۔ حلال طریقے پر ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوئے۔ ایک دوسرے سے کثرت اور بڑھوتری کرتے ہوئے ریاکاری کرتے ہوئے وہ شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر شدید ناراض ہوگا۔ اور جو شخص دنیا کو حلال اور جائز طریقے پر طلب کرتا ہے۔

سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے عیال اور بچوں کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا۔ اور چمکتا ہوا ہوگا۔

اور اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابو عمر رازی نے ثوری سے جیسے ہم نے اس کو روایت کیا ہے وکیع کی روایت میں۔

۱۰۳۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے حجاج بن فراعہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں اس کو مرفوع ہی خیال کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص دنیا کو حلال طریقے پر طلب کرے سوال اور بھیک سے بچنے کے لئے اور اپنے اہل کے لئے سعی کرنے کے لئے اور اپنے پڑوسی پر شفقت کرنے کے لئے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل روشن ہوگا اور جو شخص دنیا کو طلب کرے فخر کرنے اور ایک دوسرے پر زیادہ مال جتانے کے لئے اور ریاکاری کرنے کے لئے وہ اللہ کو ملے گا اس حال میں کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

جنت سے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی چیزیں

۱۰۳۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے زید سے اور عبد الملک بن عمیر سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز نہیں جو تم لوگوں کو جنت کے قریب کر سکے اور تمہیں جہنم سے دور کر سکے مگر میں نے تم لوگوں کو اس کا حکم دے دیا ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم لوگوں کو جہنم کے قریب کر دے اور تمہیں جنت سے دور کر دے مگر میں نے تم لوگوں کو اس سے منع کر دیا ہے۔ اور بے شک جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ بے شک کوئی ذی روح ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا پورا حاصل کرے گا اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو اور رزق کو طلب کرنے میں اختصار سے کام لو اور خوبصورت طریقے سے کام لو اور رزق کی تاخیر ہونا تم لوگوں کو اس بات پر نہ اکسادیں کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں کے ساتھ طلب کرنے لگ جاؤ۔ بے شک جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو صرف اور صرف اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے ساتھ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ اللہ کی راہ میں ہے

۱۰۳۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبد اللہ نے ان کو روح بن عمرو نے ان کو ایوب نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک گھاٹی سے ہم لوگوں پر ایک جوان نمودار ہوا ہم نے جب اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو ہم لوگوں نے کہا اگر یہ نو جوان اپنے شباب

(۱۰۳۷۶)..... أخرجه ابن أبي شيبة (۲۲۷/۱۳) عن محمد بن بشر عن إسماعيل بن أبي خالد. به وليس فيه (زید)

وأخرجه البغوي (۳۰۵/۱۳) من طريق إسماعيل بن أبي خالد عن زید وعبد الملک بن عمیر. به.

(۱۰۳۷۷)..... الصحيح رباح وهو ابن عمرو القيسي أبو المهاجر الزاهد الكوفي (الجرح ۵۱۱/۳)

اور جوانی کو اور اپنی تازگی کو اور قوت کو اللہ کی راہ میں لگا دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ گفتگو سن لی۔ اور فرمایا: اللہ کی راہ صرف یہی نہیں جو قتل ہو جائے بلکہ جس نے والدین کے لئے سعی کی بس وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے عیال کے لئے سعی کی وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے اور جس نے اپنے نفس کے لئے سعی کی تا کہ اسے پاک رکھے وہ بھی اللہ کی راہ میں ہے۔ اور ہاں جس نے سعی کی محض مال و دولت بڑھانے کے لئے وہ شیطان کی راہ میں ہے۔

دنیا میں زندگی بچانے کی بقدر روزی کی خواہش

۱۰۳۷۸: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو نفیع نے وہ ابو داؤد ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابو داؤد نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی صاحب دولت مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا کاش کہ وہ ایسا ہوتا کہ اس کو دنیا میں صرف بقدر زندگی بچانے کے روزی دی جاتی۔ اور یعلیٰ کی ایک روایت میں ہے۔ نہیں کوئی ایک انسان خواہ وہ غنی ہو یا فقیر ہو مگر وہ عنقریب قیامت کے دن یہ پسند کرے گا اور چاہے گا کہ وہ دنیا میں زندگی بچانے کی مقدار روزی دیا جاتا۔

فقراء مہاجرین دولت مندوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

۱۰۳۷۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو ابو ہانی خولانی نے کہ اس نے سنا ابو عبد الرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عمرو بن العاص کے پاس گئے جب کہ میں ان کے پاس پہلے سے موجود تھا انہوں نے کہا اے ابو محمد اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قدرت نہیں رکھتے نہ خرچہ نفقہ ہے نہ سواری ہے نہ مال و متاع ہے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو واپس آ جانا ہمارے پاس۔ ہم تمہیں وہ کچھ دیں گے جو اللہ تمہارے لئے مقدر کرے گا۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہارا معاملہ بادشاہ سے ذکر کر دیں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال سبقت لے جائیں گے۔

لہذا ان لوگوں نے کہا بے شک ہم لوگ صبر کریں گے ہم کسی شئی کا سوال نہیں کریں گے۔

۱۰۳۸۰: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن الحارث نے ان کو ابو عثمانہ معافری نے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا طبقہ اللہ کی مخلوق میں سے جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین ہوں گے جن کے ساتھ پل باندھے گئے جن کے ذریعے مشکلات سے تحفظ حاصل کیا گیا جب ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے تو اس کی ضرورت اور خواہش اس کے سینے میں رہ جاتی ہے جس کو وہ پورا نہیں کر سکتا۔

۱۰۳۸۱: ہمیں خبر دی ابو منصور احمد بن علی دمغانی نے اور ابو الحسن علی بن عبد اللہ خسر و گردی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی محمد بن حسین رازی کا ندی نے ان کو ابو ذر عذرازی نے ان کو علی بن بحر نے ان کو قتادہ بن فضیل نے اس نے سنا ابو حاضر

سے وہ حدیث بیان کرتے تھے وضین بن عطاء سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ میری امت کے فقراء دولت مندوں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابہ کرام نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ ہمارے لئے ملان کی تعریف کیجئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے۔ میلے کچیلے کپڑوں والے ہیں۔ جن کو گھر کی دہلیز پر آنے کی اجازت نہیں دی جاتی جو کھاتے پیتے گھرانوں کی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے دھرتی کی تمام مشرقوں اور مغربوں میں۔ ان کو ہر ایسی چیز دی جاتی ہے جو ان پر وبال و پریشانی ہوتی ہے اور ان کو ہر وہ چیز نہیں دی جاتی جو ان کا حق ہے۔

۱۰۳۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو جعفر بن محمد صانع نے ان کو قبصہ مٹے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: کہ فقراء جنت میں اغنیاء سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔

جنت میں فقراء کی کثرت ہوگی

۱۰۳۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو ابو رجاء نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن محمد کعبی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو مسلم بن زریر نے ان کو ابو رجاء نے ان کو عمران بن حصین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت والے زیادہ تر فقراء تھے۔ اور عوف کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر اہل جنت فقراء تھے۔ اس کے بعد دونوں روایات متفق ہو گئی ہیں۔ میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا میں نے دیکھا کہ اکثر اہل جہنم عورتیں ہی تھیں اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اس نے عثمان بن اثیم سے اس نے عوف سے اور اسی طرح اس کو کہا ہے عبد الوارث نے ایوب سے اس نے ابو رجاء سے اس نے عمران سے۔ امام بخاری نے کہا۔ اور کہا صحیح نے اور حماد بن نجیح نے ابو رجاء سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

زیادہ تر اہل جہنم عورتیں ہیں

۱۰۳۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن نجیح نے اور صحیح بن جویریہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو رجاء عطار دی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اہل جنت فقراء اور مساکین تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر اس میں عورتیں تھیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو شہب کی حدیث سے اس نے ابو رجاء سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۰۳۸۳)..... (۱) سقط من (۱)

أخرجه البخاری فی النکاح (۸۹) وقال فی الرقاق (۱۶) تعلیقاً تابعه ایوب وعوف وقال صحیح یعنی ابن جویریہ وحماد عن ابی رجاء عن ابن عباس وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۴)

(۱۰۳۸۴)..... أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۳) وانظر البعث والنشور للمصنف (۲۱۵) بتحقیقی.

۱۰۳۸۵: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو ابورجاء عطار دی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم میں دیکھا تو میں نے دیکھا کہ زیادہ تر اہل جہنم عورتیں تھیں اور میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر اہل جنت میں مساکین تھے۔

۱۰۳۸۶: اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابوالاشہب نے اور جریر بن حازم نے اور مسلم بن زریر نے اور حماد بن نجیع نے اور صخر بن جویریہ نے ان کو ابورجاء نے ان کو عمر بن حصین نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جنت فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر ڈالی تو اکثر اہل جہنم عورتیں تھیں۔

۱۰۳۸۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک دیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر جو لوگ اس میں داخل ہوئے وہ فقراء تھے اور اسحاب جہد و مشقت رکے ہوئے تھے۔ اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اکثر جو اس میں داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث سلیمان سے۔

خسارے والے لوگ

۱۰۳۸۸: ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین نے کوفہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو کعب بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابو ذر نے وہ کہتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کعبہ کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا:

ہم الاخسرون ورب الکعبۃ

وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم۔

کہتے ہیں کہ میں آیا حتیٰ کہ میں بیٹھ گیا میں زیادہ دیر نہ بیٹھا بلکہ میں اٹھ کھڑا ہوا پھر میں نے کہا آپ کے اوپر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ۔ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ اکثر لوگ ہیں ہاں مگر جو شخص ایسے ایسے مال کو (اللہ کے واسطے لوٹائے) اپنے آگے اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور وہ لوگ بہت کم ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر بن ابوشیبہ سے اس نے وکیع سے۔

اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

(۱۰۳۸۵)..... أخرجه مسلم (۲۰۹۷/۴) من طریق سعيد بن أبي عروبة. به.

(۱۰۳۸۶)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۸۳۳)

(۱۰۳۸۷)..... أخرجه المصنف في البعث (۲۱۳) بنفس الإسناد وقال أخرجه البخاري ومسلم في الصحيح من حديث سليمان وزاد معتمر وغيره عن سليمان وزادوا فيه في أهل الجحد (إلا من كان من أهل فقد أمر به إلى النار) وانظر البخاري (۳۹/۷ و ۱۳۱/۸) ومسلم (۲۰۹۶/۴)

(۱۰۳۸۸)..... أخرجه مسلم (۶۸۶/۲)

درہم و دینار کے بندہ کے لئے ہلاکت ہے

۱۰۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ بصری نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک ہو دینار کا بندہ اور چادر و کملی کا بندہ اور درہم کا بندہ اگر اس کو دے دیا جائے تو خوش ہو جائے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جائے ہلاک ہو جائے اور سر کے بل گرایا جائے اور جس وقت کا ناشا چھ جائے تو کاٹنا نہ نکالا جائے؟ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عمرو بن مرزوق سے۔

دنیا سے رغبت کی ممانعت

۱۰۳۹۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو حمزہ نے ایک آدمی سے بنو طی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے بتقر سے یعنی مال اور اولاد میں کثرت تلاش کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۱۰۳۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے اس کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو ابو بدر نے ان کو سلیمان بن مہران نے وہ اعمش ہیں۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اسمعیل نے ان کو احمد بن عبید الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن وحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غررہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے اعمش سے اس نے شمر بن عطیہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبد اللہ سے۔ اور ابو بدر کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین اور جائیداد نہ حاصل کرو ورنہ دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔

ابو معاویہ نے زیادہ کیا اور ابن نذیر نے اپنی روایت میں۔ عبد اللہ نے کہا کہ:

وبراذان وما براذان وبالمدینة وما بالمدینة.

ایک خادم اور ایک سواری

۱۰۳۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو حدیث بیان کی زائدہ نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبد الرحمن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو

(۱۰۳۸۹)..... أخرجه البخاری (۴۱/۳) الجہاد باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللہ.

(۱۳۰۹۰)..... أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۳۸۰)

(۱۰۳۹۱)..... أخرجه الترمذی (۲۳۲۸) وقال حسن والحاکم (۳۲۲/۳) من طریق الأعمش. به.

وصححه ووافقه الذہبی.

وقوله: وبراذان ما براذان وبالمدینة أخرجه ابن ابی شیبہ (۲۴۱/۱۳) و (براذان) وكان بالمدینة.

منصور نے ان کو شقیق نے ان کو سمرہ بن سہم نے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہاشم بن عقبہ میرے پاس مہمان بنے جب کہ ان کو تیر کا زخم لگ چکا تھا۔ چنانچہ معاویہ اس کی مزاج پرسی کے لئے داخل ہوئے تو یہ رو پڑے۔ معاویہ نے پوچھا کہ آپ کیوں روئے ہیں؟ کیا درد نے آپ کو بے قرار کر دیا ہے؟ یا دنیا پر آپ رورہے ہیں؟ کہ اس میں سے اچھی اور عمدہ چیز چلی گئی ہے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ یا دنیا پر حرص کی وجہ سے۔ ان میں سے کوئی بات نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا۔ میں نے یہ چاہا کہ میں اس عہد کی تابعداری کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا۔ شاید کہ تو بہت سارا مال پالے جو لوگوں میں تقسیم کیا جانا ہوگا۔ تو (اس میں سے) یعنی جمع مال میں سے جو تیرے لئے کافی ہوگا وہ ہے ایک نوکر اور ایک سواری۔ چنانچہ میں نے پالیا اور میں نے جمع کر لیا (یعنی دونوں چیزیں حاصل کیں۔)

۱۰۳۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق سعانی نے ان کو ابو عمرو ضریری بصری نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو ابوسنان نے ان کو مولی معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ! دنیا میں سے کس قدر کافی ہوتی ہے؟ فرمایا کہ ایک خادم جو تیری خدمت کرے۔ اور ایک سواری جس پر آپ سواری کریں اور رزق تو اللہ کے ذمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نہیں رکامیں نے دوسری مرتبہ اعادہ کیا دو مرتبہ۔

دنیا میں سامان مثل مسافر گھڑ سوار کے ہونا چاہئے

۱۰۳۹۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو ضبیل بن اسحاق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو حمید بن حمید نے ان کو حسن نے کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے اور وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا اے ابو عبد اللہ کس چیز نے آپ کو رو لایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تم لوگوں کی محبت میں رورہا ہوں۔ اور نہ ہی تمہاری دنیا میں رغبت میں رورہا ہوں بلکہ میں تو رورہا ہوں اس عہد پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ عہد کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ چاہئے کہ ہو تم سے ایک انسان کے لئے کافی دنیا میں سے مثل سامان مسافر گھڑ سوار کے ہے۔ (یعنی جیسے وہ صرف اور صرف جان بچانے کا سامان رکھتا ہے۔)

۱۰۳۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعلمش نے ان کو ابوسفیان نے اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس داخل ہوئے ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے اور وہ رو پڑے لہذا سعد نے پوچھا کہ اس کو کس چیز نے رو لایا اے ابو عبد اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حالانکہ وہ آپ سے راضی تھے اور آپ ان کے پاس حوض کوثر پر جا کر ملیں گے اور آپ اپنے دوستوں سے بھی ملیں گے لہذا سلمان نے فرمایا کہ میں موت کے خوف سے نہیں رورہا ہوں اور نہ ہی دنیا پر حرص کرنے کے لئے بلکہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک عہد کیا تھا۔ اور عہد کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ چاہئے کہ تم میں سے ایک انسان کے گزارہ کرنے کی مقدار دنیا میں سے مثل سامان گھڑ سوار کے ہو۔ ارد گرد اس انداز کے۔

سو اس کے نہیں کہ زیادہ زیادہ یہ ہو کپڑا ڈھونے کا گھڑ اور ایک پیادہ (تھال) اور ایک وضو کرنے کا لوٹا۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے ان سے کہا اے ابو عبد اللہ آپ بھی ہمیں کوئی وصیت کیجئے ہم آپ کے بعد اس پر عمل کریں گے انہوں نے فرمایا: اے سعد اللہ کو یاد کرنا اپنے فکر و غم کے

وقت جب آپ فکر و غم میں واقع ہو جائیں۔ اور اللہ کو یاد کرنا اپنے ہاتھ کو استعمال کرتے وقت جب آپ کوئی چیز تقسیم کرنے لگیں اور اللہ کو یاد کرنا اپنے فیصلے کے وقت جس وقت آپ کوئی فیصلہ کرنے لگیں۔

۱۰۳۹۶: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عمر قطرانی نے اور عبد الرحمن بن خلف نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت سلمان کے پاس ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے گئے تھے جا کر ان سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ آپ کو خوشخبری ہونی چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں اور وہ آپ سے راضی تھے۔ سلیمان نے کہا کیسے اے سعد حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے تمہارے ایک آدمی کے لئے اپنا گزارہ کرنے اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے دنیا کے مال متاع میں سے ایک گھڑ سوار مسافر کے زاد سفر کی مقدار ہونا چاہئے:

حتی یلقانی ولا ادری ما هذه الا ساود حولی فیکتاجمیعاً

یہاں تک کہ وہ مجھ سے مل جائے مجھ سے ملاقات کرے اور میں نہیں جانتا کہ میرے ارد گرد یہ کیا کیا کالے ناگ ہیں۔

سعد کہتے ہیں کہ بن کر ہم سب رو پڑے۔

۱۰۳۹۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو شریح نے اور اسحاق بن اسماعیل نے ان کو عثیم نے منصور سے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں جب سلمان کو وفات آن پہنچی تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا اے ابو عبد اللہ حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں فرمایا کہ میں دنیا پر گھبرانے کے لئے نہیں رویا ہوں بلکہ اس لئے رویا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے عہد لیا تھا ہم نے وہ عہد چھوڑ دیا تھا انہوں نے ہم سے عہد لیا تھا کہ دنیا میں سے ہمارے ایک انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے صرف اتنا ہونا چاہئے جتنا ایک گھوڑے پر سوار مسافر کا زاد سفر ہوتا ہے۔ جب حضرت سلمان کا انتقال ہو گیا تو ان کے تر کے کو دیکھا گیا تو وہ صرف تیس درہم مالیت کا سامان تھا۔

دولت مندوں کے پاس آمد و رفت پسندیدہ نہیں

۱۰۳۹۸: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو حسن بن حماد نے ان کو ابراہیم بن عیینہ نے ان کو صالح بن حسان نے ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی رو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہو۔ اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو میرے پیچھے آ کر تو پھر آپ کو چاہئے کہ دنیا کے اسباب میں سے ایک سوار مسافر کے زاد سفر کی مقدار آپ کو کافی رہنا چاہئے اور تم دولت مندوں کے پاس آنا جانا نہ کرنا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی

۱۰۳۹۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اسم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو حسن بن حماد نے اس نے مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے احمد بن یحییٰ

(۱۰۳۹۶) فی الحلیۃ (۱/۱۹۵) من طریق ابی سفیان عن اشیاخہ عن سعد. بہ.

(۱۰۳۹۷) انظر الترغیب للأصبہانی (۴/۴۱) بتحقیقی.

طلوانی سے حسن بن حماد کو فی وراق سے اور روایت کیا ہے اس کو ابو یحییٰ حمانی صالح سے۔ اس پر اختلاف کیا گیا۔ پس کہا گیا کہ مروی ہے اس سے صالح سے اسی طرح ہشام سے اس نے اپنے والد سے۔ اور کہا گیا کہ اس سے اور صالح سے اس نے عروہ سے بذاتہ۔ اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے صالح سے اس نے عروہ سے۔

۱۰۴۰۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبد اللہ نے عامر بن ربیعہ کے بیٹوں میں سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن عبد الوہاب نے ان کو واقدی نے ان کو ابن جریج نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی مزاج پر سی کرنے کے لئے گئے تھے لہذا ہم نے کہا خوش ہو جائیے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض کوثر پر جائیں گے انہوں نے کہا کہ کیسے خوش ہو سکتا ہوں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ حقیقت یہ ہے تمہارے ایک آدمی کو دنیا میں سے گھڑ سوار مسافر کے زاد سفر کی مثل کافی رہے گا۔ اور وہ کیسے ہوگا۔ یعنی وہ اس سے اپنے مکان مراد لے رہے تھے۔

۱۰۴۰۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن متری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بشار نے ان کو سفیان بن غیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ لوگوں نے حضرت خباب بن ارت کی عیادت کی انہوں نے ان سے کہا کہ آپ تو خوش ہو جائیے اے عبد اللہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حوض پر جائیں گے۔ خباب نے کہا یہ کیسے ہوگا؟ اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے اپنے گھر کے نیچے کے پوشن اور اوپر کی منزل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ سو اس کے نہیں کہ تم میں سے کسی بھی ایک انسان کو دنیا میں سے صرف اسی قدر کافی ہوگا مثل سامان سوار کے۔

۱۰۴۰۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اؤل سے وہ کہتے کہ ہم لوگ حضرت خباب کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی ہم لوگ اس سے اللہ کی رضا چاہتے تھے لہذا ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا۔

پس ہم میں سے وہ شخص بھی تھا جو دنیا سے گذر گیا مگر اس نے اپنے اجر اور معاوضے میں سے کچھ بھی نہ کھایا ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے جنگ احد کے دن شہید کر دیئے گئے اور صرف ایک چادر چھوڑ گئے تھے تو ہم لوگ اس کے ساتھ جب ان کی میت کے پیر ڈھکتے تھے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ اور جب ہم ان کا سر ڈھکتے تھے تو ان کے پیر ظاہر ہو جاتے تھے لہذا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی کہ ہم اس کا سر ڈھک دیں اور ہم اس کے پیروں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں اور ہم میں سے بعض وہ بھی ہیں جن کا ثمرہ بڑھا ہے اور وہ اس کو بدیہ اور تحفہ دیتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے۔

۱۰۴۰۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے اپنے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا حضرت ابو درداء نے حضرت سلمان کی طرف لکھا اے بھائی مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایک خادم خرید کیا ہے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دور نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ بندے سے جب تک وہ خادم نہیں رکھتا۔ جب وہ خادم رکھ لیتا ہے تو اس پر حساب و کتاب واجب ہو جاتا ہے اور بے شک ام درداء نے مجھ سے خادم مانگا تھا اور میں ان دنوں آسودہ حال بھی تھا مگر میں نے اس کو ناپسند کیا تھا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حساب کی بات سن رکھی تھی۔ اور اے بھائی جان کون میرے لئے اور تیرے لئے سفارش کرے جب قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم

سے منہ پھیر لیا۔ کیا آپ حساب سے نہیں ڈرتے اور اے بھائی جان۔ آپ صرف صحبت رسول پر نہ اترائیے اس لئے کہ ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے۔ اللہ جانے ہم لوگوں کو کن کن چیزوں سے سابقہ پڑے گا۔

۱۰۴۰۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور ابو محمد بن ابو حامد مقرئ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ثابت بنانی کے پاس ان کے گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے ہمارے سامنے حضرت سلمان کا۔

حضرت ابو درداء کی طرف خط پڑھا۔ اس میں یہی کلام کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے معالج مقرر کر لیا ہے اگر آپ کو فائدہ ہوتا ہے تو یہ بہتر بات ہے۔ اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے خادم مقرر کر لیا ہے تو بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ بندہ اللہ سے دور نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ اس سے جب تک خادم مقرر نہیں کرتا جب کر لیتا ہے تو اس پر حساب لازم ہو جاتا ہے۔

دنیا کے ساتھ اپنے آپ کو آلودہ کرنا

اسی طرح کہا تھا حضرت سلمان نے ابو درداء سے۔

۱۰۴۰۵..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو الحسین نے بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے دونوں نے کہا ان کو ابن ابوالدینا نے ان کو سرج بن یونس نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عراق بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں تم سب سے مجلس کے اعتبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر ہوں گا۔

قیامت کے دن۔ یہ اس لئے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے بے شک تم میں سے مجلس کے لحاظ سے مجھ سے قریب تر وہ ہوگا جو دنیا سے اس کیفیت کے ساتھ نکلے جیسے میں اس کو دنیا میں چھوڑ کر جاؤں۔ اور بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم نہیں کوئی ایک تم میں سے مگر ہر ایک نے تم میں سے کسی قدر اپنے آپ کو دنیا کے ساتھ آلودہ کر لیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نشست

۱۰۴۰۶..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو صالح نے ان کو حلوانی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن ولید نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر نے فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اس عہد پر مرے جس پر اس نے مجھ سے عہد کیا۔ اور ابو درداء نے فرمایا اور ابو ذر نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

قیامت کے دن نشست کے لحاظ مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو دنیا سے اسی صورت پر نکلے گا جس بیت پر میں تم کو دنیا میں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔

رنج و غم کی گھاٹی

۱۰۴۰۷..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبید کندی نے ان کو محمد بن الحنفیہ نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو حارث بن سالم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر سے

فرمایا تھا بے شک ہم لوگوں کے آگے ایک گھائی ہے سخت رنج و غم والی ہے اس سے سلامتی کے ساتھ نہیں گذر سکیں گے مگر ڈھیلے پیٹ والے (یعنی بھوکے رہنے والے) ابو ذر نے کہا میں انہیں میں سے ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس ایک دن رات کی روزی ہے؟ اس نے بتایا کہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو واقعی خالی پیٹ رہنے والوں میں سے ہے۔

۱۰۴۰۸..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سلیمان بن بنت مطر الوراق نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو موسیٰ بن مسلم نے وہ موسیٰ صغیر ہیں ہلال بن سیاف سے اس نے ام درداء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو درداء سے کہا آپ اپنے مہمانوں کے لئے وہ چیز تلاش نہیں کرتے جو لوگ مہمانوں کے لئے کرتے ہیں۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے بے شک تمہارے آگے ایک سخت رنج و غم کی گھائی ہے جس سے بوجھل لوگ گذر نہیں سکیں گے۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس گھائی کے لئے ہلکا پھلکا رہوں۔

۱۰۴۰۹..... ہمیں خبر دی استاذ ابو اسحق اسفرائینی نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو مطین نے ان کو عبد الحمید بن صالح نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو موسیٰ صغیر نے اس نے اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ ابو درداء سے مروی ہے انہوں نے ابو درداء سے کہا کہ کیا ہوا آپ نہیں طلب کرتے جیسے فلاں کرتے ہیں انہوں نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح دینا

۱۰۴۱۰..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی بن حامد بن محمد رفاء نے ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو عبد اللہ بن صالح مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبید اللہ بن زحر نے ان کو علی بن زید نے ان کو قاسم نے ان کو ابو امامہ باہلی نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ پر یہ پیش کیا ہے کہ وہ میرے لئے مکہ کی پتھر ملی زمین کو سونا بنادے تو میں نے کہا ہے نہیں اے میرے رب۔ بلکہ میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں۔ میں جب شکم سیر ہوں گا تو تیرا شکر کروں گا اور تیری حمد کروں گا۔ اور جب بھوکا ہوں گا تو تیری بارگاہ میں گڑ گڑاؤں گا اور آپ کو پکاروں گا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک نے یحییٰ بن ایوب سے اس روایت کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۱۱..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان مرادی نے ان کو ابن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبید بن حنین نے انہوں نے سنا عبد اللہ بن عباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عمر بن خطاب سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی چیز بچھی ہوئی نہیں تھی اور آپ کے سر کے نیچے سر ہاندا رکھا ہوا تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اور آپ کے پیر کے قریب رنگا ہوا چمڑا رکھا ہوا تھا اور آپ کے سر کے قریب ایک مشک لٹکی ہوئی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشانات دیکھے (یہ منظر دیکھ کر) میں رو دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے رولایا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قیصر و کسری (دولت کے اس

(۱۰۴۰۸)..... أخرجه الحاكم (۵۷۳/۳ و ۵۷۴) و أبو نعیم (۲۲۶/۱) من طریق أبي معاوية. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۱۰)..... أخرجه الترمذی (۲۳۴) من طریق يحيى بن أيوب. به وقال حسن وعلی بن یزید یضعف فی الحدیث وسبق فی الشعب

برقم (۱۲۶۷)

(۱۰۴۱۱)..... أخرجه البخاری فی التفسیر (۶۶) والنکاح (۱۰۶) واللباس (۳۱) ومسلم فی الطلاق (۵)

معیار پر ہیں جس پر وہ ہیں) اور آپ یا رسول اللہ اس حال میں ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر کیا آپ خوش نہیں ہیں اس بات پر ان کے لئے صرف دنیا ہی دنیا ہو اور آپ کے لئے آخرت ہو۔
اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۱۲:..... اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثور کی ایک روایت میں ابن عباس سے انہوں نے عمر سے اس حدیث میں ہے فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کی امت پر رزق کی وسعت کر دے۔ اللہ نے اہل فارس و اہل روم کے لئے بھی تو وسعت کر رکھی ہے۔ حالانکہ وہ لوگ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ ابن خطاب کیا تم شک میں مبتلا ہو؟
وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے لئے ان کی نفیس اور ستھری چیزیں دنیوی زندگی میں ان کے لئے جلدی دے دی گئی ہیں۔
ہمیں خبر دی ہے ابو محمد سکروی نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عبید اللہ سے اسی کے ساتھ۔

۱۰۴۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر البستی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ابو سعید یحییٰ بن سلیمان جعفی نے مصر میں ان کو حدیث بیان کی عمرو بن عثمان بن سعید جعفی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے چچا ابو مسلم عبید اللہ بن سعید بن مسلم جعفی نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عبد اللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا وہ اپنے بالا خانے میں۔ یعنی اوپر والے کمرے میں تھے۔ وہ ایسے تھا جیسے کہ کبوتر کا ڈرہا ہو آپ چٹائی پر سو رہے تھے جس کی وجہ سے چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں یہ کیفیت دیکھ کر رو دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عبد اللہ آپ کو کس بات نے رولا یا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قیصر و کسریٰ موئے ریشم باریک ریشم حریر و دیباہ پر لیتے ہیں اور آپ (اللہ کے رسول ہوتے ہوئے) چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ مت روانہ کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہے لیکن میری مثال اور دنیا کی مثال ایک سوار کی جو کسی درخت تلے اترتا ہے پھر چل پڑتا ہے اور اس درخت کو وہیں چھوڑ دیتا ہے۔
۱۰۴۱۴:..... اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو صالح بن مالک نے ان کو عبید اللہ بن مسلم عجلی نے جو اعمش کے چلانے والے خادم تھے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: پھر اس نے اس روایت کو مذکورہ روایت کے مفہوم کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور تیرے لئے آخرت ہو۔ میری مثال اس آدمی جیسی ہے جو شدید گرمی کے دن کسی درخت کے پاس گذرتے ہوئے اس درخت تلے سایہ حاصل کرنے کی عرض سے رک جائے پھر جب ٹھنڈا ہو جائے تو کوچ کر کے چلا جائے۔

۱۰۴۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن یعقوب نے

(۱۰۴۱۲)۔ أخرجه البخاری فی الأدب (۱۲۱) تعلیقاً وقال ابن ابی ثور عن ابن عباس۔

ومسلم فی الطلاق (۵)

(۱۰۴۱۵)۔ أخرجه الترمذی (۲۳۷۷) وابن ماجہ فی الزہد (۳) من طریق المسعود۔ بہ۔

وقال الترمذی: حسن صحیح۔

ان کو حسن بن علی بن عوفان نے ان کو زید بن حباب نے۔ ان کو حدیث بیان کی مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابراہیم نے علقمہ بن قیس سے ان کو ابن مسعود نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے آپ اٹھے تو چٹائی نے آپ کے جسم پر نشان ڈال دیئے تھے۔ ابن مسعود نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ہمیں حکم دیتے کہ ہم آپ کے لئے کچھ بچھا دیتے اور ہم کچھ کر لیتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہے میرے لئے اور دنیا کے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا سروکار ہے) میری اور دنیا کی مثال تو محض اس سوار جیسی ہے جو کسی درخت تلے سایہ حاصل کرتا ہے پھر اس کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

مجھے دنیا سے کیا تعلق

۱۰۴۱۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابو جعفر احمد بن علی حراز نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے ان کو محمد بن فضیل نے اپنے والد سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر جانے کی بجائے باہر سے واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس نے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے فاطمہ کے دروازے پر پردہ لٹکا ہوا دیکھا اس لئے واپس آ گیا تھا مجھے دنیا سے کیا تعلق؟ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ پردہ نقش و نگار دار تھا۔ علیؓ نے جا کر فاطمہؓ سے یہ بات کہی تو اس نے کہا کہ ابا جان جیسے حکم کریں میں وہی کر لوں گی اس پردہ کا۔ پھر علیؓ نے جا کر حضور سے بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو بنی فلاں کے پاس بھیج دو ان کو اس کی ضرورت ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابو جعفر محمد بن جعفر ہے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے کہا یہ کہ یوں آپ نے فرمایا تھا کہ فلاں اہل بیت کے پاس بھیج دو ان کو ضرورت ہے۔

۱۰۴۱۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ ثمالی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عمرہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا تعلق اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن درخت کے نیچے لحظ بھر سایہ حاصل کرے پھر اس کو چھوڑ کر چلا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل کارہن سہن

۱۰۴۱۸: ہمیں خبر دی ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن جدہ نے ان کو حدیث بیان کی سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے مطلب سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بچھونا تھا جو پرانا تھا اور کھردرا بھی میں نے چاہا کہ میں اس پر دوسرا بچھونا یا پوش بچھا دوں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ نرم بن جائے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے اور دیکھا تو پوچھا کیا ہوا یہ؟

اے عائشہ..... میں نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے دیکھا کہ آپ کا بستر پرانا اور سخت ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ آپ کے لئے نرم بستر بن جائے۔ آپ نے فرمایا اس کو مجھ سے ہٹا دو۔ اللہ کی قسم میں اس کے اوپر نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ تم اس کو لٹاؤ۔ فرماتی ہیں کہ میں نے اوپر سے وہ اٹھالیا جو میں نے بنایا تھا۔

۱۰۴۱۹: ہمیں خبر دی ابو اہل محمد بن نصر وہ مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنبل نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عارم ابو نعمان نے

ان کو ثابت بن یزید نے اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ بنی نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن جناب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کئی کئی راتیں خود بھی بھوکے رہتے تھے اور آپ کے گھر والوں کے پاس رات کا کھانا نہیں ہوتا تھا۔ (جب کہ ان کا کھانا کوئی پر تکلف نہیں ہوتا تھا بلکہ) روٹی ان کی جو کی ہوتی تھی۔

اور عارم کی ایک روایت میں ہے آپ بھوکے رات گزارتے تھے۔ عشاء کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا۔ جب کہ ان کی عام روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۱۰۴۲۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اخق بن ابراہیم نے اور قتیبہ بن سعید نے۔ اسحاق نے کہا کہ ہمیں خبر دی اور قتیبہ نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے والوں نے گندم کی روٹی سے کبھی مسلسل تین راتیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ وفات دے دیئے گئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق سے اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور اس مفہوم میں تحقیق کئی روایات باب طعام میں گزر چکی ہیں۔

۱۰۴۲۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن بن شریقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں شععی سے وہ مروان سے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے۔ کہ اس نے سیدہ عائشہ کی کھانے پر دعوت کی تھی۔ تو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بہت کم وقت ایسا ہوتا ہے کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاتی جب بھی کھالوں تو مجھے رونا آتا ہے پھر میں روتی ہوں۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس حالت کو یاد کرتی ہوں جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو چھوڑ کر گئے تھے۔ پس اللہ کی قسم ہے کبھی گندم کی روٹی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو مرتبہ پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

۱۰۴۲۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن غزیہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو نضر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ مہینہ مہینہ مسلسل گزرتا تھا اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں دیا جلانے کے لئے یا کسی اور ضرورت کے لئے آگ کی ایک چنگاری بھی نہیں دیکھتے تھے۔

۱۰۴۲۳: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو شیبان نے ان کو عبد العزیز بن مسلم نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا کہ سیدہ عائشہ سے سنا کہ رسول پر مہینہ مہینہ گزرتا تھا ان کے پاس جلانے کے لئے دیا نہیں ہوتا تھا۔

۱۰۴۲۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن بن صواف نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن ضبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو علی بن عیاش نے اور حسین بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن مطرف نے ان کو ابو حازم نے ان کو عروہ

(۱۰۴۱۹) أخرجه الترمذی (۲۳۶۰) وابن ماجه فی الأطعمه (۴۹) عن عبد اللہ بن معاویہ الجمحی. به وقال الترمذی حسن صحیح.

(۱۰۴۲۴) أخرجه أحمد (۸۶/۶) عن علی بن عیاش ومحمد بن حسین. به.

بن زبیر نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں ہمارے اوپر تین تین چاند گذر جاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی آگ نہیں جلتی تھی میں نے کہا اے خالہ کہ تم لوگ پھر کس چیز پر زندگی گزارتے تھے۔ فرمانے لگی دو سیاہ چیزوں پر ایک پانی اور دوسری کھجوریں۔

۱۰۴۲۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یوسف سعید نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو محمود بن یزید نے ان کو شقیق بن ابراہیم نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو کیا تکلیف پہنچی ہے فرمایا کہ بھوک۔ کہتے ہیں کہ میں خوف زدہ ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرو نہیں اس لئے کہ قیامت کے دن کی شدت بھوکے رہنے والے کو نہیں پہنچے گی کیونکہ وہ دنیا میں حساب لے لیا گیا ہوگا۔

۱۰۴۲۶: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو جاجی نے ان کو محمد بن بشر عکبری نے مصر میں ان کو محمود بن یزید خراسانی نے ان کو محمد بن عبد اللہ شیبانی نے ان کو شقیق بن ابراہیم بلخی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ پھر میں روپڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رو۔

احمد بن عبد اللہ شیبانی وہ جو یباری ہے وہ ان لوگوں میں تھا جو حدیث وضع کرتے تھے۔

یہ روایت ایک اور طریق سے مروی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ وہ سفیان ثوری سے وہ ابراہیم بن ادھم سے۔

۱۰۴۲۷: ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو محمد بن یوسف ہروی نے دمشق میں ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن جندی نے ان کو سفیان نے ابراہیم بن ادھم سے اس نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے۔ کہ میں روپڑا تو آپ نے فرمایا کہ مت رو۔

۱۰۴۲۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسین جرشی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو کھیل بن اسلم عدوی نے ان کو حدیث بیان کی یزید بن ابی منصور نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس نے ابو طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو دو پتھر اٹھائے۔

۱۰۴۲۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو عمر بن مطر نے ان کو ابو بکر جعفر بن محمد مستفاض فریابی نے ان کو ابو جعفر نقیلی نے ان کو زہیر نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ نہیں تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کہا تھا کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ نہیں بھرتے تھے۔ کیا تم لوگ اس سے کم تر پر راضی نہیں ہو سکتے ہو۔ رنگ رنگ کھجوریں۔ اور مکھن۔ اور رنگ۔ کپڑے پہننا۔

۱۰۴۳۰: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے اور عبد اللہ بن ایوب نے دونوں نے کہا ان کو ابو الولید طلیسی نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو محمد بن عبد اللہ نے یہ کہ انس نے ان کو حدیث بیان کی سیدہ فاطمہ رسول اللہ

(۱۰۴۲۸) أخرجه الترمذی (۲۳۸۱) من طریق سیار بن حاتم۔ بہ۔

وقال غریب لا نعرفه إلا من هذا الوجه

(۱۰۴۲۹) أخرجه الترمذی (۲۳۷۲) من طریق سماک بن حرب۔ بہ۔

وقال : صحیح

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیسا ٹکڑا ہے اے فاطمہ اس نے عرض کیا یہ روٹی کا ٹکڑا ہے میں نے روٹی پکائی تھی لیکن میرا دل نہیں مانا اکیلے کھانے کو بلکہ میں یہ ٹکڑا آپ کے پاس لے کر آ گئی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لے کر کھالیا اور فرمانے لگے فاطمہ یہ تین دن بعد پہلا طعام ہے جو تیرے ابا کے پیٹ میں اتر رہا ہے یہ الفاظ عبد اللہ کی روایت سے ہیں۔

زیادہ مال رکھنے والے بروز قیامت غریب ہوں گے

۱۰۴۳۱: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابو رومی نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے زید بن وہب سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں عشاء کے وقت چل رہا تھا ہم لوگ احد پہاڑ کی طرف دیکھنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر میں نے کہا بلیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ اگر احد پہاڑ سونے کا بن کر میرے پاس آ جائے میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ وہ سونا ایک رات بھی میرے پاس رک جائے مگر اس میں سے ایک دینار بھی رک جائے جس کو میں نے دین کے لئے محفوظ رکھا ہو۔ مگر یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں میں ایسے ایسے لوٹاؤں گا۔ اس طرح اور اس طرح یعنی دائیں بائیں اور اپنے آگے۔ اس کے بعد آگے چلے اور چل کر فرمایا کہ زیادہ زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن غریب تر ہوں گے ہاں مگر وہ شخص جو اس طرح اور اس طرح لوٹائے۔ یہاں ابو معاویہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے دائیں بائیں اور سامنے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور جماعہ نے ابو معاویہ سے۔

اس کو نقل کیا ہے بخاری نے کئی طرق سے اعمش سے۔

۱۰۴۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد عبد العزیز بن عبد الرحمن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید نے ان کو احمد بن شعیب نے ان کو میرے والد نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ خوشی ہوگی کہ مجھ پر تین رات نہ گذرنے پائیں اور میرے پاس اس میں سے کوئی شئی ہو (یعنی سب اللہ کے بندوں میں تقسیم کر دوں) مگر صرف اسی قدر کہ جس کو میں دین کے لئے محفوظ کر کے رکھوں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں احمد بن شعیب سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن زیادہ کی روایت سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۴۳۳: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے اور ابن ابی حنین نے اور علی بن عبد العزیز نے آخرین میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو نعیم نے اسماعیل بن ابی الصفر سے وہ کہتے ہیں کہ میں حدیث بیان کی ہے ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھ دینار پہنچے آپ نے ان کو تقسیم کر دیا چھ دینار باقی بچ گئے وہ مجھے آپ نے کسی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس رکھوا دیئے رات جب کسی اہلیہ کی باری کے دن رات کو سونے لگے تو آپ کو نیند نہ آئی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے چھ دینار کا کیا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم لوگوں نے فلاں فلاں سے پاس رکھوا دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لے کر آؤ۔ لائے گئے تو آپ نے پانچ انصار کے گھروں میں وہ تقسیم کر دیئے اس کے بعد فرمایا کہ اپنے

اہل خانہ سے کہ اس باقی حصے کے ساتھ آپ لوگ فائدہ اٹھاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اسی بات کا حرص تھا (جو میں نے کر دیا ہے) اس کے بعد آپ آرام سے سو گئے۔

۱۰۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ابو سلمہ منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی بکر بن نصر نے ان کو موسیٰ بن جبر نے ان کو ابولامہ نے وہ کہتے ہیں ایک دن میں اور حضرت عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی حالت میں دیکھتے جب وہ بیمار ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس چھ دینار تھے۔ موسیٰ بن جبر کا کہنا ہے کہ یا سات دینار تھے چنانچہ اللہ کے نبی نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں مصروف ہو گئی یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو صحت عطا کی۔ پھر آپ نے مجھ سے ان چھ دینار کے بارے میں پوچھا؟ کہ کیا تم نے وہ چھ یا سات دینار تقسیم کر دیئے تھے تو میں نے بتایا کہ نہیں اللہ کی قسم نہیں کہ مجھے تو آپ کی بیماری نے مصروف کر دیا تھا کہتی ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوا لئے پھر ان کو توڑ دیا اور فرمایا کیا گمان کیا جاتا اللہ کے نبی کے بارے میں اگر (میرا وصال ہو جاتا) اور اللہ سے مل جاتا اور یہ دینار میرے پاس ہوتے۔

اس بارے میں ایک روایت ابو سلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے بھی ہے۔

۱۰۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلام نے ان کو عمر بن سعید بن ابوالحسین نے ابن ابوملیکہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عقبہ بن حارث نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر عصر سے واپس لوٹے مگر بڑی تیزی کے ساتھ لوٹے اور اپنی بعض بیسیوں کے پاس داخل ہوئے کچھ اس انداز سے کہ آپ کے جلدی جلدی داخل ہونے سے لوگوں کو حیرانی ہوئی پھر باہر آ گئے اور آ کر لوگوں کے چہرے کے وہ تاثرات آپ نے دیکھے جو آپ کے جلدی کرنے کی وجہ سے پیدا ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سونے کی ڈلی یاد آ گئی تھی جو میرے پاس پڑی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ ڈلی ہمارے پاس رات گزارے میں نے جا کر اس کے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

۱۰۴۳۶:..... ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عمرو بن سعید ابن ابوالحسین نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عقبہ بن حارث نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر جلدی جلدی نکل گئے (جب واپس آئے تو) پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ جلدی سے کیوں چلے گئے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سونے کی ڈلی تھی میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات کو میرے پاس رہ جائے۔ اس کے علاوہ دیگر نے کہیں لفظ کا اضافہ کیا ہے۔ کہ میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابو عاصم سے۔

۱۰۴۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی حسن بن علی بن عفان نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابن نمیر نے ان کو اعلمش نے ان کو شقیق نے مسروق سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دینار کوئی درہم نہیں چھوڑا تھا نہ کوئی اونٹ اور نہ ہی کسی شے کی کوئی وصیت کی تھی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر سے اس نے ابن نمیر سے۔

(۱۰۴۳۵)..... أخرجه البخاری فی الزکاة (۲۰) والصلاة (۳۰۹) من طریق عمر بن سعید بن أبی حسین. به.

(۱۰۴۳۶)..... أخرجه البخاری فی الاستئذان (۳۶) عن أبی عاصم النبیل.

(۱۰۴۳۷)..... أخرجه مسلم فی الوصایا (۶)

۱۰۴۳۷..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن جنید وفاق نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو علی بن حسین نے اور عاصم نے ذر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بوقت وفات) کوئی دینار۔ کوئی درہم کوئی غلام کوئی بکری اور کوئی اونٹ کچھ نہیں چھوڑا تھا۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

۱۰۴۳۸..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کو جہیز میں یہ سامان دیا تھا۔ ایک کمر۔ ایک مشک اور ایک تکیہ چمڑے کا جس کے اندر اذخر نام کی گھاس بھری ہوئی تھی۔

۱۰۴۳۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے۔ ان کو حدیث بیان کی ربیع بن سلیمان نے ان کو ابن دہب نے ان کو سلیمان بن بالال نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو مطلب بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں سارے عرب کے بہترین انسان کے پاس داخل ہوا تمام مسلمانوں کے سردار کے پاس کہ رات کے اول حصے میں دلہن بننے والی خاتون نے رات کے آخر حصے میں چکی پر آٹا پیسا تھا۔ یہ سیدہ ام سلمہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں داخل ہوئی تھی کہ بیوہ تھی۔

بھوک وفاق پر اجر و ثواب

۱۰۴۴۰..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیر و یہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو ہانی الخولانی نے یہ کہ ابو علی عمرو بن مالک الجبلی نے اس کو حدیث بیان کی ہے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ان سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ مرد نماز میں قیام نہ کر سکتے تو وہ گر جاتے تھے بھوک کی وجہ وہ لوگ اصحاب صفہ میں سے تھے یہاں تک کہ دیہاتیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجنون اور دیوانے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھا کر پھرتے تو ان کی طرف چلے جاتے تھے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا اگر آپ لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ کاش کہ تمہارا فاقہ اور بھوک اور زیادہ ہوتی۔ کہتے ہیں کہ فضالہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تھا میں اس دن آپ کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۱..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابوسرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو خبر دی ابو ہانی نے یہ کہ ابو علی عمرو بن مالک نے ان کو خبر دی ہے کہ اس نے سنا فضالہ بن عبید سے وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کچھ لوگ قیام نہ کر سکتے اور گر جاتے تھے بھوک کی وجہ سے اور وہ لوگ اصحاب صفہ تھے اعراب نے لگے کہ یہ لوگ مجنون ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو ان لوگوں کے پاس لوٹ جاتے تھے ایک آپ ان کی طرف لوٹے اور فرمایا: اگر تم لوگ جان لیتے جو کچھ تمہارے لئے اجر اللہ کے پاس ہے تو تم یہ پسند کرتے کہ تمہاری حاجت اور غربت اور زیادہ ہوتا۔ فضالہ

(۱۰۴۳۸)..... أخرجه النسائي في الكلح (۸۱) وابن ماجه في الزهد (۱۱) من طريق عطاء بن السائب. به.

(۱۰۴۴۰)..... أخرجه الترمذی (۲۳۶۸) من طريق حیوة بن شریح.

وقال الترمذی: صحیح.

(۱۰۴۴۱)..... انظر الحديث (۱۰۳۱۶)

کہتے ہیں کہ میں اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۱۰۴۴۲..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسین اور ابو زکریا بن ابواسحاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن دہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عمرو بن حارث نے ابوسعید سے یہ کہ ابوسعید خدری نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی حاجت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کیجئے اے ابوسعید بے شک فقر و غربت اس شخص کے ساتھ جو مجھ سے محبت کرتا ہے وادی کے اوپر سے سیلاب جس تیزی کے ساتھ نیچے آتا ہے اس سے بھی تیز اور جلدی اس کے پاس آتا ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ پہاڑ کے اوپر سے اس کے نیچے کی طرف میری کتاب میں تھا سعید بن ابوسعید سے۔

۱۰۴۴۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو دینار بن احمد سجری نے بغداد میں ان کو ابو مسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے تھے اور ان کے پاس دو نقش دار کپڑے تھے انہوں نے اس پر بلغم تھوک دیا پھر وہ کہنے لگے (اپنے آپ کو) ٹھہر ٹھہر ابو ہریرہ سوتی کپڑے میں بلغم تھوکتے ہو۔ میں نے خود کو اس وقت بھی دیکھا تھا کہ میں منبر رسول سے لے کر سیدہ عائشہ کے حجرے تک بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ اور کوئی آنے والا آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ کر دیکھتا اور یہ خیال کرتا کہ میں مجنون ہوں (یعنی مجھ پر پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ میرے ساتھ کوئی جنون اور دیوانہ پن نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ میں تو بھوک سے نڈھال ہو کر گرتا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلیمان بن حرب سے۔

۱۰۴۴۴..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحاق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو محمد بن ہلال نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن گھر سے نکلا مجھے بھوک نے ہی نکالا تھا۔ میں مسجد میں آیا میں نے اصحاب رسول کے کچھ افراد کو وہاں پایا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اس وقت تمہیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے بتایا کہ مجھے تو صرف اور صرف بھوک نے باہر نکالا ہے۔ وہ بولے ہمیں بھی اس وقت بھوک نے باہر نکالا ہے۔ پھر ہم لوگ اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کس چیز نے باہر گھر سے نکالا؟ ہم نے بتایا کہ ہمیں صرف بھوک ہی لے آئی ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھال منگوایا اس میں کھجوریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کو ہم میں سے صرف دو دو کھجوریں دیں اور فرمایا کہ یہ کھجوریں کھاؤ اور اوپر سے پانی پی لو یہ تمہیں آج سارا دن کافی رہیں گی۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دانہ کھجور کا کھایا اور ایک دانہ چھپا لیا اپنی گود میں۔ میں نے جب وہ دانہ اٹھایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا لہذا آپ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ نے کھجور کیوں اٹھائی ہے میں نے بتایا کہ وہ میں نے اپنی امی کے لئے اٹھائی ہے آپ نے فرمایا اسے کھا جائیے میں آپ کو اور دو کھجوریں دے دیتا ہوں۔

۱۰۴۴۵..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو صدقہ بن خالد نے اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار شکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبد اللہ ترقفی نے ان کو محمد بن مبارک نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو یزید بن ابومریم دمشقی نے ان کو ابو عبد اللہ مسلم بن مشکم نے ان کو عمرو بن غیاثان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے دعا کرتے ہوئے عرض کی اے اللہ جو شخص مجھ پر ایمان لے آیا ہے اور میرے ساتھ

تصدیق کی ہے اور جس نے یہ جان لیا ہے کہ جو کتاب میں لے کر آیا ہو وہ تیری طرف سے حق ہے۔ تو اس کے مال کو کم کر دے۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے میرے ساتھ تصدیق نہیں کی ہے جس نے یہ بھی نہیں جانا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے۔ تو اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور اس کی عمر کو لمبا کر دے اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے ابو عبد اللہ سے۔ مسلم بن مشکم نے یہ نہیں کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رزق میں برکت کی دعا

۱۰۴۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو غسان بن برزین نے ان کو سیار بن سلامہ ریاحی نے بنو تمیم سے اس نے براء سلیمی سے اس نے بنو عبس سے اس نے نقادہ اسدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری کرنے کے لئے اپنی اونٹنی دے دے۔ اس شخص نے دینے سے انکار کر دیا۔ نمائندے نے آ کر خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے آدمی کے پاس بھیج دیا۔ اس کے پاس بندہ پہنچا تو اس نے اونٹنی بھیج دی یہ شخص کھینچ کر اونٹنی کو لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو دعا فرمائی اے اللہ اس سواری میں برکت عطا فرما۔ اور جس نے اس کو بھیجا اس میں بھی برکت دے جو شخص لے کر آیا تھا اس نے عرض کی کہ جو لے کر آیا ہے اس کو بھی آپ دعا میں شامل فرما لیجئے۔ آپ نے فرمایا جو لے کر آیا ہے اس میں بھی برکت عطا فرما۔ یا وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے اونٹنی کا دودھ نکالا اور میں نے خوب دودھ نکالا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اس شخص کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے یعنی جس پہلے شخص نے منع کیا تھا۔ اور اونٹنی والے کے لئے یہ دعا کی اے اللہ اس کا رزق ایک ایک دن کا بنا دے۔ یحییٰ بن حسان بن زرین نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے۔

۱۰۴۳۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان نے ان کو مصحح بن ہلقام نے ان کو حدیث بیان کی قیس بن ربیع نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میری امت میں سے وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر کھڑا ہو کر کوئی سوال کر لے دینار کا یا درہم کا یا کسی بھی شئی کا تو تم میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں عزت دار سمجھتے ہوئے اس کو کچھ نہیں دے گا۔ حالانکہ وہ اللہ کی بارگاہ میں اس قدر مقرب ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کی حفاظت فرماتے ہیں

۱۰۴۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو اسحاق بن محمد فروی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی عباس غنبری نے ان کو محمد

(۱۰۴۳۶)..... أخرجه ابن ماجه فى الزهد (۸) عن عبد الله بن معاوية الجمحي عن غسان بن برزین. به. وأخرجه المصنف من طريق

الطيالسي (۱۲۵۱)

(۱۰۴۳۷)..... أخرجه أحمد فى الزهد (۶۶) بتحقيقى من طريق سالم. به.

پہچانا جب شام ہوئی تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ فرشتے نے شیطان کی طرف ہاتھ بڑھا کر اس کو قتل کر دیا۔ اس عابد نے اس سے کہا کہ میں نے ایسا ظلم کبھی نہیں دیکھا۔

کہ آپ نے ناحق اس کو قتل کر دیا ہے حالانکہ وہ تو ایسا نیک تھا ایسا تھا ایسا تھا۔ پھر وہ عابد اور وہ فرشتہ ساتھ ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ وہ دونوں ایک بستی میں اترے تو بستی والوں نے ان کو اپنے پاس بطور مہمان کے ٹھہرایا اور ان کی مہمانی کی مگر اس فرشتے نے ان لوگوں کا ایک چاندی کا برتن اٹھالیا۔ پھر وہ ساتھ ساتھ چل دیئے پھر وہ دوسری بستی میں جا کر اترے ان لوگوں نے اس کو ٹھہرایا بھی نہیں اور نہ ہی ان کی انہوں نے ضیافت کی مگر اس فرشتے نے وہ برتن ان کو دے دیا۔ لہذا اس عابد نے کہا اس سے کہ جن لوگوں نے ہمیں ٹھہرایا اور ہماری ضیافت کی آپ نے ان کا تو برتن اٹھالیا۔

اور جنہوں نے ہمیں ٹھہرایا بھی نہیں اور ہماری ضیافت بھی نہیں کی آپ نے ان کو وہ برتن دے دیا۔ لہذا آپ میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔ اس نے کہا کہ بہر حال میں نے جس کو قتل کر دیا تھا۔ وہ شیطان تھا۔ وہ تمہیں فتنے میں واقع کرنا چاہتا تھا۔ اور جن کا میں نے برتن لے لیا تھا۔ وہ نیک لوگ تھے وہ برتن چاندی کا تھا ان لوگوں کے لئے وہ مناسب نہیں تھا۔ (اس لئے ان سے اٹھالیا تھا تاکہ وہ اس کو استعمال نہ کریں) اور یہ لوگ فاسق ہیں یہ اس کے استعمال کے زیادہ مستحق ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ فرشتہ اوپر آسمان کی طرف چلا گیا۔ اور یہ عابد اس کو دیکھتا رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا اور برا ہونے کی نشانی

۱۰۴۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو حسین بن محمد بن موسیٰ ابوعلی قاضی نے ان کو ہمزہ بن محمد کاتب نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے کہ حضرت عمر بن خطاب نے کہا کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مجھے کیسے معلوم ہو سکے گا کہ میرے لئے اللہ کے ہاں کیا کچھ ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ جو چیز آپ دنیا میں سے طلب کرتے ہیں وہ آسانی کے ساتھ آپ کو مل جاتی ہے اور اگر کوئی چیز آخرت کی مانگتے ہیں تو وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے تو سمجھ لو کہ آپ خراب حالت پر ہیں۔ اور جس وقت دنیا کی کوئی چیز طلب کرتے ہیں وہ آپ کے لئے مشکل ہو جاتی ہے۔ اور امور آخرت میں سے کوئی چیز طلب کرتے ہیں تو وہ آپ کے لئے آسان ہو جاتی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ اچھی حالت پر ہیں یہ روایت اسی طرح منقطع آئی ہے۔

۱۰۴۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعلمش نے ان کو خثیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ بے شک آدمی کوئی امر طلب کرتا ہے تجارت سے ہو یا امارت میں سے یہاں تک کہ جب اس پر تنگی ہو جاتی ہے اس کے دل میں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ساتوں آسمانوں کے اوپر یاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ میرے فلاں بندے کے پاس جاؤ اور جا کر اس سے یہ معاملہ اور یہ امر ہٹا دو میں اگر اس کے لئے اس امر کو آسان کر دوں تو میں اس کو اس کے ساتھ جہنم میں داخل کر دوں گا۔ فرمایا کہ وہ آکر اس کو اس سے ہٹا دیتا ہے۔

۱۰۴۵۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن احمد نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن رومی نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا یعنی اس کو ناپسند کرتا ہے تو اس کے لئے فرشتے کو کہتا ہے اس کو مالدار کر دے وہ جب اس کو مالدار کر دیتا ہے تو وہ خود بخود عاجزی کرنے کو اور دعا مانگنے کو بھول جاتا ہے۔

صاحب دنیا کی مثال

۱۰۴۵۷: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہلال بن محمد ثعلبی نے کوئی نے میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو ہلال بن حق نے ان کو سعید جریری نے اور حسن بن ذکوان نے ان کو حسن بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا شخص جو پانی کے اوپر چلے مگر اس کے قدم تر ہوں گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا تو کوئی نہیں ہو سکتا جس کے قدم تر نہ ہوئے ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دنیا کی یہ مثال ہے وہ بھی گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔ مذکورہ راویوں کے علاوہ دیگر نے اس کو مرسل کیا ہے حسن سے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے داؤد طائی سے کہ اس نے کہا کہ دنیا انکار کرتی ہے کہ وہ حاصل ہو جائے مگر معاملہ گڈ نہ کر کے۔

۱۰۴۵۷: (مکرر ہے) اور ابو حازم سے مروی ہے کہ فرمایا تھوڑی سی دنیا بھی آخرت کے کثیر حصے سے مشغول اور غافل کر دیتی ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

۱۰۴۵۸: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن الدنیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ام کو ابو داؤد خضریٰ نے ان کو سفیان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ اور مال جو ہے اس میں بڑی بیماری ہے لوگوں نے پوچھا کہ مال کی بیماری کیا ہے فرمایا ہے کہ فخر کرنے اور اترانے سے سلامتی میں نہیں رہ سکتا لوگوں نے پوچھا کہ اگر سلامتی سے رہ جائے تو؟ فرمایا کہ پھر اس کو درست کرنا اس شخص کو ذکر اللہ سے غافل کر دیتا ہے۔

دنیا آخرت کے مقابلے میں

۱۰۴۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مستورد بنی فہر کے بھائی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ اللہ کی قسم نہیں ہے دنیا آخرت کے مقابلے میں مگر مثل اس کے جو تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈبو کر اٹھالے۔ اس کو چاہئے کہ غور کرے انگلی کیا کچھ دریا میں سے لے کر نکلی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے اسماعیل سے۔

۱۰۴۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن قیس نے ابراہیم بن مہاجر بن قیس بن ابو حازم نے اس نے مستورد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا لوگوں نے آپس میں آخرت کا مذاکرہ کیا بعض نے کہا کہ بہر حال دنیا آخرت تک پہچانے والی ہے۔ اسی میں عمل انسان کرتا ہے اسی میں نماز ہوتی ہے اسی میں زکاۃ ہوتی ہے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ آخرت جنت میں پہچانے والی ہے اور بھی لوگوں نے کچھ نہ کچھ کہا جو اللہ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا آخرت کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے کوئی شخص دریا میں پیدل چلے اور اس میں اپنی

انگلی ڈبو دے جو کچھ انگلی اس میں سے نکالے گی پس وہی دنیا ہے۔

۱۰۴۶۱: ہمیں خبر دی ابو احمد عبد اللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابی اویس نے ان کو مالک نے علاء بن عبد الرحمن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔

۱۰۴۶۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو ابو المثنیٰ نے قعنبی نے ان کو عبد العزیز بن محمد نے علاء سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیہ سے اس نے عبد العزیز سے۔

دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے

۱۰۴۶۳: ہمیں خبر دی حاکم ابو عبد اللہ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں مجھے فضیل بن عیاض سے یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مطلب بیان کیا کہ دنیا مؤمن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے۔ فرمایا کہ یہ قید ہے دنیا کی لذات اور شہوات کو ترک کرنے کی وجہ سے بہر حال جو شخص نہ دنیا کی لذات کو چھوڑے نہ ہی شہوات کو اسکے لئے یہ کون سی قید ہے؟

۱۰۴۶۴: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن محمود عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانی نے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی ہے اللہ تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اور ابن یوسف کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہے انس بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر و قیمت نہیں رکھتی

۱۰۴۶۵: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسین بن صفوان برومی نے ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن ابوالدنیانے ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے زکریا بن منظور بن ثعلبہ بن ابومالک سے ان کو ابو حازم نے اہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں گذرے آپ نے ایک مردار بکری پڑی ہوئی دیکھی جس کی ایک ٹانگ پھولنے کی وجہ سے اٹھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس بکری کو دیکھ رہے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر بے قدر و قیمت ہے لوگوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک جتنا یہ اپنے مالک کے آگے حقیر ہے اور دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی ہوتی تو کافر کو اس میں سے ایک گھوٹ کے برابر پینے کے لئے بھی نہ دیا جاتا۔

(۱۰۴۶۲) - أخرجه مسلم (۲۲۷۲۳) وسنن بقرہ (۹۷۹۷)

(۱۰۴۶۳) - أخرجه البخاری فی فضل الانتصار (المناقب) رقم ۱۹

(۱۰۴۶۵) - أخرجه ابن ماجہ فی الزہد (۳) من طریق زکریا بن ثعلبہ

۱۰۳۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبد الحمید بن سلیمان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ہبل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا اللہ کے نزدیک مجھ کے ایک پر کے برابر قدر و قیمت رکھتی تو کافر کو اس میں ایک گھونٹ پینے کو ہی نہ دیا جاتا۔

۱۰۳۶۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی موسیٰ بن حسن نے ان کو قعنبی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو القاسم جعفر بن محمد ابراہیم مرسانی نے مکہ میں ان کو ابو حاتم محمد بن ادیس رازی نے ان کو عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب نے ان کو سلیمان بن بلال نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض راستوں سے داخل ہو کر بازار میں داخل ہوئے وہاں آپ ایک مرے ہوئے بکری کے بچے کے پاس سے گزرے آپ نے اس کے کان کو ہاتھ لگا کر فرمایا کون تم میں سے اس کو ایک درہم کے بدلے میں لے گا ان لوگوں نے کہا ہم تو اس کو کسی شے کے بدلے میں بھی نہیں لیں گے ہم اس کو کیا کریں گے؟ انہوں نے کہا تم پسند کرو گے کہ یہ تمہارا ہو؟ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ زندہ ہوتا تو بھی اس میں عیب تھا۔

اب تو یہ مرا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم البتہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر ہے جتنا یہ تمہارے نزدیک بے قدر ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قعنبی سے۔

۱۰۳۶۸: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو خالد بن خدش نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبد العزیز بن ابو حازم نے ان کو ان کے والد نے عبد اللہ بن بولاس نے اس نے اپنے والد سے اسحاب نبی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل احمر پر آئے انہوں نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی آپ نے غالباً اس کے کان سے پکڑا اور فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں کے ہاں کوئی عزت رکھتی ہے لوگوں نے کہا اس کی کیا عزت ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ اپنے مالکوں کے آگے بے کار ہے دنیا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ بے قدر و قیمت ہے۔

۱۰۳۶۹: ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو یعقوب بن عبید نے ان کو ابو عاصم نبیل نے ان کو محمد بن عمارہ نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ کی چیز آئی آپ نے گھر سے کوئی ایسی چیز تلاش کی جس کے اندر اس کو رکھ دیں۔ فرمایا اس کو پست جگہ پر رکھ دیں۔ (یا پتھر پر) اگر دنیا اللہ کے نزدیک کسی چیز کے برابر ہوتی تو وہ کافر کو اس میں سے مجھ کے پر کے برابر نہ دیتے مثلاً پس کیا نکلتا ہے ابن آدم سے اگر چہ وہ کتنا اچھا مصالحہ وغیرہ اور نمک استعمال کرے۔ دیکھئے کہ کس چیز کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (یعنی نعمتیں کھاتا ہے اور کیا خارج کرتا ہے۔)

۱۰۳۷۰: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو العباس ضعی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی نے ان کو یزید بن عبد الملک بن یزید بن خصیفہ نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا مجھ کے پر کے برابر ہوتی اللہ کے نزدیک تو وہ اس میں سے شرک کو کچھ بھی نہ دیتا۔

۱۰۳۷۱: (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو عباس دوری نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو

(۱۰۳۶۶) ... أخرجه الترمذی (۲۲۳۰) من طریق عبد الحمید بن سلیمان، بہ۔

(۱۰۳۶۷) ... أخرجه مسلم (۲۲۷۲/۴)

(۱۰۳۶۸) ... أخرجه ابن قانع کما فی الإصابۃ (۱/۴۳ و ۱/۴۴) من طریق عبد العزیز بن أبی حازم، بہ۔

ابو جعفر نے ان کو سعید مقبری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی اللہ کے نزدیک چیز میں تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

دنیا کی حقیقت

۱۰۴۷۱: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالد نیا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے ان کو عبد اللہ بن نجدہ حوطی نے ان کو بقیہ بن والد نے ان کو ابوالحجاج مہری نے ابو میمونہ نخعی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے کے ڈھیر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا آ جاؤ دنیا کی طرف اور آپ نے وہاں سے ایک کپڑے کی دھجیاں اٹھائی جو بوسیدہ ہو چلی تھیں اسی کوڑے پر اور ہڈیاں جو بوسیدہ ہو چکی تھیں۔ آپ نے (لوگوں کو یہ دکھا کر فرمایا) کہ یہ دنیا ہے۔

۱۰۴۷۲: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے حرب بن ضحاک بن سفیان کلابی نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اے ضحاک آپ کی خوراک کیا ہے؟ اس نے عرض کی کہ گوشت اور دودھ۔ فرمایا کہ اس کے بعد وہ کیا بن جاتا ہے؟ اس نے عرض کی آپ سرکار جانتے ہیں جو کچھ بن جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا جو کچھ بن کر ابن آدم سے نکلتا ہے اللہ کے نزدیک دنیا کی مثال اسی جیسی ہے (یعنی نجاست جیسی)۔

۱۰۴۷۳: ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی میمونہ نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے یونس سے اس نے حسن سے اس نے عتی سے اس نے ابی بن کعب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک ابن آدم کا کھانا دنیا کے لئے ضرب المثل ہے جو کچھ ابن آدم سے نکلتا ہے اگر چہ وہ کیسے ہی نمک اور مصالح استعمال کرے غور کرو کہ پھر وہ کیا ہو جاتا ہے۔

۱۰۴۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو حسن نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اللہ کے نزدیک دنیا کی حقارت رزالت میں سے ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کر دیا تھا۔ (یعنی سبب بن گئی تھی) یہ اسناد ضعیف ہے۔ اور حضرت ابن عباس سے بطور موقوف روایت ان کے قتل کا قصہ مروی ہے وہ یہ ہے کہ بادشاہ کے بھائی کی بیٹی نے اس کے ذبح کرنے کے لئے ٹھانی۔ اس نے ذبح کر دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب بھائی کی بیٹی سے نکاح کرنا حرام ہوا تھا۔ وہ بادشاہ کو پسند کرتی تھی اور یہ اس سے نکاح کرنا چاہتے تھے۔

۱۰۴۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو ابوالزنباع روح بن الفرغ مصری نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو محارب بن عبد الرحمن بن محمد سے اس نے سفیان ثوری سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچانتے ہیں، فرمایا کہ جب مرنے والا مر جاتا تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا کچھ بھیجا ہے؟ اور بنی آدم کہتے ہیں اس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

تین دوست

۱۰۴۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر معروف بن بیاض نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبد الملک بن محمد نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن عجلان نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم کے مال کی اور اس

کے اعمال کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے تین دوست ہوں ان میں سے ایک اس سے کہے کہ تم جب تک زندہ رہو گے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب تم مر جاؤ گے میرا تیرا واسطہ ختم ہو جائے گا۔ نہ میں تیرا اور نہ تو میرا ہو گا یہ اس کا مال ہے اور دوسرا کہے میں اس وقت تیرے ساتھ ہوں جب تک تو قبر تک جا پہنچے جب تم قبر تک پہنچو گے تو نہ میں تیرا اور نہ ہی تو میرا۔ میرا تیرا تعلق ختم ہو جائے گا۔ یہ اس کا بیٹا ہے۔ تیسرا دوست کہے کہ میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں زندہ رہے تو یا مر جائے دونوں حالتوں میں تیرے ساتھ ہوں یہ اس کا عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں بلکہ اعمال کو دیکھتے ہیں

۱۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو بن عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبد الرزاق بن مرزوق نے۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے یزید بن اصم سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے تمہاری صورتوں کی طرف نہ ہی تمہارے مالوں کی طرف بلکہ وہ تو دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف اور تمہارے اعمال کی طرف۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عمرو سے اور ناقد نے کثیر بن ہشام سے۔

۱۰۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو نصر فقیہ نے ان کو ابو عبد اللہ بوشی نے ان کو یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مغیرہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ میں ان کو ابو الحسن احمد بن محمود بن احمد سمعی نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حسن بن عبد الجبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو مغیرہ بن عبد الرحمن نے ان کو ابو زناد اعرج سے اس نے ابو ہریرہ نے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا البتہ ضرور آئے گا ایک موٹا لمبا تڑنگا آدمی قیامت کے دن اور وہ چھڑ کے پد کے برابر وزن نہیں کیا جاسکے گا (یعنی ترازو کے اعمال میں اتنا وزن بھی نہیں ہوگا۔)

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ فلا نقيم لهم يوم القيامة وزناً۔ ہم قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے ترازو ہی نہیں کھڑی کریں گے۔

اور ابن بکیر کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ بے شک البتہ آئے گا (وہ وقت) آدمی پر۔ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ پڑھئے فلا نقيم له يوم القيامة وزناً۔ ہم ان کے لئے قیامت کے دن ترازو ہی نہیں اٹھائیں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ ابن بکیر سے اور محمد بن عبد اللہ سے مروی ہے اس نے ابن مریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا صنعانی سے اس نے ابن بکیر سے۔

اس امت کے بہترین اشخاص

۱۰۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عبد الرحمن بن خلف نے اور قسطنطینی نے دونوں نے کہا کہ ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو زائدہ نے اعمش سے اس نے سلیمان بن مسہر سے اس نے خرشہ بن حر سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے فرمایا کہ مسجد میں آپ سب سے اونچا آدمی دیکھو تیری نظروں میں کہتے ہیں کہ میں نے سب پر اٹھایا تو اچانک دیکھا ایک آدمی پوشاک پہنے لوگوں سے باتیں کر رہا ہے میں نے کہا کہ یہ شخص ہے۔ اپنے سر کو ذرا نیچے کیجئے اور دیکھئے سب

سے چھو نے قد کا آدمی جو تمہیں مسجد میں نظر آئے تیری نظروں میں۔ میں نے دیکھا تو اچانک ایک مسکین ضعیف نظر آیا میں نے کہا کہ یہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ البتہ یہ شخص قیامت کے دن بہتر ہوگا اللہ کے نزدیک زمین کی مٹی سے اس شخص سے۔

۱۰۳۸۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے وہ کہتے ہیں اعمش نے کہا ہے زید بن وہب سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا آپ نے دیکھا ہے۔ (میں نے دیکھا تو) ایک آدمی اپنے دھیان میں ایک حلقے میں بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ خوب ہے آپ نے فرمایا کہ سر کو ذرا نیچے کرو اور مسجد میں سب سے کم تر انسان کو دیکھو میں نے دیکھا تو ایک مسکین ضعیف آدمی مسجد میں سب سے پیچھے تھا میں نے کہا کہ یہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے؟ البتہ یہ مسکین ضعیف بہتر ہے اس جیسے زمین بھری ہوئی لوگوں سے۔ (یعنی یہ مسکین ایک ہو اور اس مالدار جیسے لوگ ساری دنیا بھری ہوئی ہو پھر بھی یہ ایک ان سب سے بہتر ہے۔)

یہ الفاظ حدیث یعلیٰ کے ہیں۔

۱۰۳۸۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن اور قاسم نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو عبد العزیز بن ابو حازم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ کی رائے۔ پھر بولے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کہتے ہیں کہ یہ لوگوں میں سے شریف ترین آدمی ہے یہ اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو اس کو مل جائے کسی کے لئے سفارش کرے تو سنی جائے۔ اگر وہ کوئی بات کرے تو مانی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر دوسرا آدمی گذرا تو آپ نے پوچھا کہ تم لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ وہ بولے یا رسول اللہ یہ فقراء مسلمانوں میں سے ہے یہ تو اس قابل ہے کہ اگر کسی سے رشتہ مانگے تو کوئی نہیں دے گا اگر کسی کے لئے سفارش کرے تو کوئی قبول نہیں کرے گا اگر کچھ کہے تو کوئی بھی نہیں سنے گا۔ فرمایا کہ یہ مسکین۔ اس مالدار جیسے روئے زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ یہ الفاظ حسن کی حدیث کے ہیں۔ اور قاسم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس جیسے بھری زمین کے لوگوں سے بہتر ہے۔ اور یوں نہیں کہا کہ انہوں نے کہا تھا۔ جناب کی رائے۔ (ہی معتبر ہے)۔

اور حسن نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صباح ابو جعفر جرجانی نے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں ابن ابی وائس سے اس نے عبد العزیز سے۔

۱۰۳۸۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بغوی نے ”ح“۔

اور مجھے خبر دی ابو عمرو مقرئ نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو سوید بن سعید بن کوفہ بن میسرہ نے العلماء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے پر اگندہ غبار آلودہ بالوں والے۔ دروازوں سے دور بھگائے ہوئے ایسے (قبول بارگاہ خداوندی میں بھی) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سوید بن مسعود سے۔

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی قسم کو رد نہیں فرماتے

۱۰۴۸۲: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو جعفر بن عبید اللہ بن انس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے، بہت سارے بکھرے بالوں والے غبار آلود جسم والے پوشیدہ پھٹے پرانے لباس والے ایسے بھی (مقبول بارگاہ ایزدی ہوتے ہیں) کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر دعا کر دیں تو وہ ان کی قسم کو پورا کر دے گا۔

۱۰۴۸۳: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن عزیر ایلی نے ان کو سلمہ بن روح نے اس کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے کمزور لوگ ایسے ہیں جن کو لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہیں پھٹے پرانے لباس والے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دے گا۔ ان میں سے ایک تو براء بن مالک بھی ہیں بے شک براء مشرکین کی ایک بھیڑ اور انبوه کے ساتھ ٹکرائے تھے مشرکوں نے مسلمانوں کو بہت دور کر دیا تھا۔

اس لئے لوگوں نے ان سے کہا تھا۔ اے براء بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو اگر آپ اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ تیری قسم پوری کر دے گا۔ لہذا آپ اپنے رب کو قسم دیجئے۔ لہذا براء نے دعا کی کہ اے میرے رب میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ جب مشرکوں سے مڑھ بھیڑ ہو تو ہم فتح یاب ہو جائیں۔ پھر سوس کے پل پر مقابلہ ہوا اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچی۔ لوگوں نے کہا اے براء آپ اللہ تعالیٰ کو قسم دیجئے۔ انہوں نے دعا کی اے میرے مالک جب کفار کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے نبی کے ساتھ لاحق کر دینا۔ اب جب مقابلہ ہوا تو حضرت براء قتل ہو کر شہید ہو گئے۔

۱۰۴۸۴: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو معبد بن خالد نے ان کو حارثہ بن وہب نے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتلا دوں ہر کمزور۔ اور کمزور سمجھا جانے والا انسان (جو کہ ایسا مقبول بندہ ہو کہ) اگر اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دے تو وہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ اور فرمایا کہ اہل جہنم ہر مغرور متکبر اجد جھگڑالو ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا صحیح میں حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

حوض کوثر

۱۰۴۸۵: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو محمد بن مہاجر نے عباس بن سلام نخعی سے یہ کہ عمر بن عبد العزیز نے میرے پاس ابو سلام حبشی کو بھیجا اور میرے پاس خط بھیجا اس نے آ کر کہا کہ میں آپ کے پاس بھیجا گیا ہوں کہ میں حوض کوثر کے بارے میں آپ کے منہ سے حدیث سنوں ثوبان والی حدیث، بس ابو سلام نے کہا کہ میں نے

(۱۰۴۸۲)..... أخرجه مسلم (۲۰۲۳/۴)

(۱۰۴۸۳)..... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۹۱/۴ و ۲۹۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۰۴۸۴)..... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۲۳۸)

ثوبان سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ میرا حوض (اس قدر بڑا ہوگا۔ جیسے) عدن سے لے کر عمان بلقاء کا فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی بڑا۔ اس کے ڈونگے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے (کثرت میں یا چمکنے میں) اس کا پانی شہد سے شیریں تر ہوگا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔

جو شخص ایک بار اس میں سے پی لے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے سب سے پہلے میزے پاس اس پر میری امت کے فقراء اور غریب پہنچیں گے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ بکھرے ہوئے سروں والے میلے کچیلے کپڑوں والے جو مالدار عورتوں سے رشتہ نہیں کر سکتے اور جن کے لئے لوگوں کے بند دروازے نہیں کھولے جاتے کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیزؓ نے کہا اللہ کی قسم میں نے آرام اور نعمتوں میں پروردہ فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا ہے اور اس کے لئے بند دروازے کھول دیئے ہیں ہاں مگر یہ ہے کہ اللہ مجھ پر رحم کر دے گا۔ لامحالہ۔ اور اللہ کی قسم میں اپنے سر میں تیل نہیں لگاتا یہاں تک کہ وہ بکھر جاتا ہے۔ اور میں اپنے کپڑے نہیں دھوتا ہوں یہاں تک کہ جو میرے جسم سے لگے ہوئے ہیں وہ میلے ہو جاتے ہیں۔

اہل جنت کے بادشاہ

۱۰۳۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن عبید فقیہ نے ان کو ابو قریش حافظ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن علی بن حمزہ مروزی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ایوب نے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک اہل جنت کے بادشاہ وہ ہوں گے ہر بکھرے بالوں والا غبار آلود پٹھے پرانے کپڑوں والا (دنیا میں) جو لوگ امراء کے دروازوں پر اجازت مانگیں تو ان کو اجازت نہ ملے۔ اور رشتہ مانگیں تو کوئی ان کو نکاح نہ دے۔ اور جب وہ کوئی بات کہیں تو کوئی ان کی بات پر کان نہ دھرے۔ جن کی دل کی خواہش دل کے اندر ہی کروٹیں لیتی رہے۔ اگر اس کے ایمان کی روشنی پورے اہل زمین میں تقسیم کی جائے تو ان کو پوری ہو جائے۔

۱۰۳۸۷:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد زہد نے ان کو ابو عمر اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ رازی نے ان کو سہل بن زہبہ رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے عوف سے اس نے حسن سے میرا خیال ہے کہ ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت کے مالک۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے علاؤ الدین فرمایا کہ لفظ طلبوا کی بجائے لفظ خطبوا فرمایا۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا اسحاق بن احمد رازی نے اسحاق بن سلیمان سے۔

۱۰۳۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو بکر ربیع بن ان کو حسن بن سفیان نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق رازی نے ان کو احمد بن عمیر بن حوص نے ان کو موسیٰ بن عمر نے ان کو سوید بن عبد العزیز نے ان کو زید بن واقد نے ان کو بشر بن عبد اللہ نے ان کو ابو ادیس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے سرداروں کے بارے میں نہ بتلا دوں (وہ ہے) ہر ضعیف اور کمزور سمجھا ہوا پٹھے پرانے کپڑوں والا جس کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہو اور (اللہ کے نزدیک ایسا مقرب ہو کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے دے تو وہ ضرور پوری کر دے۔

۱۰۳۸۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ہند بنت حارث نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بے دار ہوئے تو وہ فرما رہے تھے۔ لا الہ الا اللہ۔ آج رات کس قدر خزانے اترے ہیں لا الہ الا اللہ۔ اللہ نے کتنے فتنے اتارے ہیں کون جگائے گا جبروں میں رہنے والیوں کو۔ بہت سی ماری عورتیں دنیا میں کپڑے پہننے والی نکلی ہوں گی آخرت میں۔ اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں کسی دوسری وجہ سے اس نے معمر سے۔

ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی کا شان نزول

۱۰۳۹۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے وہ کہتے ہیں کہ اور میں کہتا ہوں۔ کہ یہ آیت۔

ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی۔

اے پیغمبر ان لوگوں کو اپنے پاس نہ ہٹاؤ جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

محمد بن اسماعیل نے کہا تھا۔ کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی مقدم بن شریح نے ان کو ان کے والد نے اپنے والد سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے چھ لوگوں نے کہا تھا کہ یہ لوگ گھٹیا ہیں۔

یعنی جو لوگ (اے محمد) تیرے ساتھ ہیں۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بھی کوئی خیال واقع ہو گیا لہذا یہ آیت نازل ہوئی۔

ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ۔

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹائیے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں جو اسی کی رضا تلاش کرتے ہیں۔

یہ آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الیس اللہ باعلم بالشاكرین تک پڑھی۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں سفیان ثوری کی اور اسماعیل کی حدیث سے۔

۱۰۳۹۱: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو حدیث بیان کی حنظلی نے

ان کو عمرو بن محمد قرشی نے ان کو اسباط ہمدانی نے ان کو کدیبی نے ان کو خباب بن ارت نے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

ولا تطرد الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ۔

کے بارے میں فرمایا کہ اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن فزاری آئے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بال حبشی صہیب رومی اور عمار بن یاسر اور خباب بن ارت کے ساتھ اور دیگر کمزور لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے جب ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا تو ان کو حقیر گردانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ان کے لئے گئے (علیحدہ بیٹھ کر کہا) کہ ہم لوگ یہ پسند کرتے ہیں آپ ہمارے لئے ایک ایسی نشست کا انتظام کریں جس سے عرب ہماری برتری جان سکیں۔ اور عرب کے وفود آپ کے پاس آتے رہتے ہیں اور نام ان غلاموں کے ساتھ بیٹھے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ جب ہم لوگ آیا کریں تو آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھا دیا کریں اور ہمارے پاس سے اٹھا دیا کریں جب ہم چلے جایا کریں تو آپ چاہیں تو پھر ان کے پاس بیٹھ جایا کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی طبعی نرمی اور شرافت کی بنا پر) ان کی بات مان لی انہوں نے کہا کہ اس بات کی تحریر ہمارے لئے لکھ دیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے صحیفہ منکولایا اور لکھنے کے لئے علی کو بلا دیا۔ یہ

مسکین کہتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا:

و لا تطرد الذین یدعون ربہم بالغدا والعشی یریدون وجہہ

اے پیغمبر اپنے پاس سے ان لوگوں کو مت ہٹاؤ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اللہ کی رضا تلاش کرتے ہیں۔ الخ

اس کے بعد اقرع بن حابس اور عیینہ کا ذکر کیا اور فرمایا:

و کذا لک فتننا بعضهم ببعض ليقولوا هؤلاء من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ باعلم بالشا کرین .

ہم اسی طرح ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ آزما رہے ہیں تاکہ یہ لوگ یوں کہیں کیا یہی ہیں

جن پر اللہ نے ہمارے علاوہ احسان کیا ہے کیا اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو خوب نہیں جانتا؟

اس کے بعد فرمایا:

واذا جاء ک الذین یؤمنون بأیاتنا فقل سلام علیکم کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ الخ .

(اے پیغمبر) جب تیرے پاس وہ لوگ آتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں تو کہو تم پر سلامتی ہو

تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لکھ دیا ہے۔ الخ

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس آیت کے نزول کے بعد وہ لکھنے والا صحیفہ) پھینک دیا اور ان لوگوں کو اپنے پاس بلا لیا۔ اور فرمایا کہ:

کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ

کہ تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت کو لکھ دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ اس دن سے ہم نے اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے پھر جب قیام کا ارادہ کرتے تھے تو اٹھ جاتے

تھے اور ہمیں چھوڑ دیتے تھے۔ لہذا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغدا والعشی یریدون وجہہ ولا تعد عیناک عنهم .

آپ اے پیغمبر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھا کریں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی کی رضا طلب کرتے ہیں

اور آپ ان سے اپنی نگاہیں نہ ہٹایا کریں اور آپ اشرف کے ساتھ بیٹھئے۔

مگر:

و لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا

اور مت ماننے بات اس شخص کی ہم نے جس کے دل کو اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔

یعنی اقرع اور عیینہ۔ کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے ان کے لئے دینی زندگی کی مثال بیان فرمائی۔ اور دو آدمیوں کی مثال (سورہ کہف میں) لہذا

اسی طرح ہم پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے جب وہ ساعت پوری ہو جاتی تھی جب اٹھنا چاہتے تھے تو ہم لوگ اٹھ جاتے تھے

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ جاتے یہاں تک کہ آپ خود اٹھ جاتے۔

اس امت کے وہ لوگ جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا

۱۰۴۹۲: ہمیں خبر دی محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ سلمیٰ نے ان کو ان کے دادا اسماعیل بن نجید نے اور محمد بن بن محمد بن احمد بن اسحاق حافظ

نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی محمد بن اسحق بن خزیمہ نے ان کو بشر بن ہلال صوفی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے معلیٰ بن زیاد سے اس نے علاء بن

بشیر سے اس نے ابو اسد بن ابی سے اس نے ابو سعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت میں تھا جس میں ضعیف مہاجرین تھے اور بعض ان کے بعض سے چپ رہا تھا ننگے ہونے کے ڈر سے اور ایک تلاوت کرنے والا ہمارے سامنے تلاوت کر رہا تھا ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے جب قرأت کرنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہا اور پوچھا کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قاری ہمارے سامنے قرأت کر رہا تھا اور ہم اس کی قرأت سن رہے تھے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کر دیئے ہیں جن کے بارے میں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ان کے ساتھ ٹھہروں۔ کہتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنے آپ کو ہمارے اندر سکون و آرام دیں پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسے ہو جاؤ (یعنی حلقہ بناؤ) لہذا لوگوں نے حلقہ بنا لیا جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو نہیں پہچانتے تھے۔ کہتے ہیں کہ وہ سب کمزور مہاجرین تھے لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جاؤ اے غریب مہاجرین مکمل کامیابی کے ساتھ قیامت کے دن تم لوگ جنت میں دولت مندوں سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہو گے جس کی مقدار پانچ سو سال ہوگی۔

۱۰۴۹۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو رملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے اور حدیث بیان کی ابو ہانی حمید بن ہانی نے اس نے سنا ابو عبد الرحمن حبلی سے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے پاس آئے اور میں ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بولے اے ابو محمد! اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اللہ کی قسم ہم لوگ کسی شئی پر قادر نہیں ہیں نہ خرچے پر نہ سواری پر نہ ہی سامان و اسباب پر قدرت رکھتے ہیں۔ عبد اللہ نے ان سے کہا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر تم لوگ چاہو تو ہمارے پاس واپس لوٹ کر آنا ہم تمہیں اتنا کچھ دیں گے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پسند کرے گا اور اگر تم لوگ چاہو تو ہم بادشاہ سے تمہارا تذکرہ کرتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو تم صبر کرو بے شک میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بے شک فقراء مہاجرین دولت مندوں سے قیامت کے دن چالیس سال کی مقدار سبقت لے جائیں گے تو لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بے شک ہم لوگ صبر کر کے رک جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابو محمد میں فقراء مہاجرین میں سے ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تیرا گھر بار اور بیوی بچے ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ انہوں نے کہا تو دولت مندوں میں سے ہے۔ اس نے کہا کہ میرا تو نوکر بھی ہے فرمایا پھر تو بادشاہوں میں سے ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو طاہر سے اس نے ابن وہب سے۔

۱۰۴۹۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤلفۃ القلوب آئے (یعنی جن کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہا مال دے دیا کرتے تھے) عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس۔ اور مالدار لوگ وہ بولے یا رسول اللہ! آپ اگر مسجد کے بیچ میں بیٹھا کریں۔ اور ان لوگوں کو ہم سے دور کر دیا کریں۔ اور جبوں والی روحوں کو۔ اس بات سے ان کی مراد ابو محمد، سلیمان اور فقراء مسلمانوں سے تھی اور ان دنوں ان پر ان کے بچے تھے اور ان کے سوا ان پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں ہوتا تھا۔ اگر آپ ایسے کریں تو ہم آپ کے پاس بیٹھا کریں گے اور آپ سے باتیں کیا کریں گے اور آپ سے کچھ سیکھا کریں گے۔ لہذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي. تا. اعتدنا للظالمين نارا.

کہ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ نارا تک۔ یعنی ان کو آگ سے ڈرایا۔

لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان سب سے خیریت پوچھنے لگے اور سب کے پاس انفرادی طور پر گھسہرے لگے یہاں تک کہ مسجد کے آخر تک پہنچے اور وہ سب اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نہیں مارا یہاں تک کہ مجھے حکم دے دیا کہ میں خود کو اپنی امت کی ایک قوم کے ساتھ روک رکھوں تمہارے ساتھ جینا ہے اور تمہارے ساتھ ہی مرنا ہے۔

ضعیف اور کمزوری کے سبب رزق دیا جانا

۱۰۴۹۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے۔ اور مجھے خبر دی ابو الحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو محمد بن عثمان بن نفوحی نے ابو الجہا ہر دمشقی نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ابو عبد اللہ بجرانی سے اس نے قاسم ابو عبد الرحمن سے اس نے سعد بن وقاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں مری جان ہے نہیں مدد کئے جاتے تم اور نہیں رزق دیئے جاتے تم مگر ضعیفوں اور کمزوری کے سبب سے۔

۱۰۴۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد الرحمن محمد بن عبد اللہ تاجر نے اس نے ابو حاتم رازی سے اس نے انصاری سے اور ہوزہ بن خلیفہ سے دونوں نے کہا کہ ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے اسامہ بن زید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا اور دیکھا تو زیادہ تر جو اس میں داخل ہوئے وہ مسکین لوگ تھے اور میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں جو داخل ہوئے وہ عورتیں تھیں۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں جیسے مفہوم ہے۔

دنیا کو دین پر ترجیح نہ دی جائے

۱۰۴۹۷:..... ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق مؤذن نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم بن فضل باثی نے ان کو ابو ہریرہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو حسین بن علی بن اسود نے ان کو ابو اسامہ نے عمر بن حمزہ عمری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی نافع بن مالک ابو بکر نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لا الہ الا اللہ۔ بندوں کو اللہ کی ناراضگی سے روکتا ہے جب تک وہ دنیا کے صفقے کو اپنی دین پر ترجیح نہ دیں۔ اور جب اپنی دنیا کے صفقے کو اپنے دین پر ترجیح دیں پھر کہتے ہیں لا الہ الا اللہ تو اللہ فرماتا ہے تم جھوٹ کہتے ہو۔ ۱۰۴۹۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو سعد زاید نے ان کو ابو سعید احمد بن ابوبکر بن عثمان حیرتی نے ان کو حسن بن سفیان شیبانی نے ان کو حسن بن علی بن اسود عجلی نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جب وہ اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح دیں۔ چہ کہیں گے لا الہ الا اللہ تو یہ ان پر واپس مار دیا جائے اور اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا کہ تم جھوٹے ہو۔

۱۰۴۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اخط صناعانی نے ان کو علی بن عیاش نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابو ہریرہ نے ان کو ابو شجرہ نے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے گا کوئی ایک جہی اللہ کو لا الہ الا اللہ کی گواہی کے ساتھ کہ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جب تک وہ اس کے ساتھ نہیں ملاوٹ نہ کرے تین بار آپ نے اس کو دھرایا۔ پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ جو کہ لوگوں سے آخر میں سے تھا۔ میرے ماں باپ آپ سے اوپر قربان جائیں یا رسول اللہ غیر کو اس میں کیسے ملائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور اس کو ترجیح دینا اور اس کو ملانا جمع کر دینا اور ان کے ساتھ

خوش ہو جانا اور سرکشوں والے عمل کرنا۔

اللہ نے جب سے دنیا کو بنایا اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

۱۰۵۰۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ہے سرتج بن یونس نے ان کو عبد الوہاب بن عطاء نے اس نے موسیٰ بن یسار سے ان کو خبر پہنچی ہے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ جل شانہ نے ایسی کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی جو اس کے نزدیک دنیا سے زیادہ ناپسندیدہ ہو اور بے شک اس نے جب سے اسے پیدا کیا ہے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں ہے۔

دنیا کی محبت ہر گناہ کا اصل ہے

۱۰۵۰۱..... اس نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے سرتج بن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباد بن عوام نے ہشام سے یا عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی محبت ہر گناہ کی اصل ہے۔

شر تین باتوں کے تابع ہے

۱۰۵۰۲..... کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سرتج بن یونس نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے اس نے سلیمان بن حبیب سے اس نے ابو امامہ باہلی سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ابلیس کے لشکر اس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ایک نبی بھیجا گیا ہے اور اس نے اپنی امت اور پارٹی بنالی ہے۔ ابلیس نے پوچھا کہ یہ بتا کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں لشکروں نے بتایا کہ جی ہاں پسند کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر وہ سب کے سب پسند کرتے ہیں تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے اگر وہ بتوں کی عبادت نہ بھی کریں میں ان کے پاس صبح کو شام کو آؤں گا۔ تین چیزوں کے ساتھ۔ مال کو ناحق طریقے سے حاصل کرنا۔ اور ناحق طریقے پر خرچ کرنا، اور حق پر خرچ کرنے سے روک لینا اور شر پورے کا پورا نہیں تین باتوں کے تابع ہے۔

۱۰۵۰۳..... ہمیں اس کی خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبدید نے ان کو علی بن محمد بن مروان نے ان کو ابراہیم بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مروان بن معاویہ فزاری نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو سلیمان بن حبیب قاضی عمر بن عبد العزیز نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو امامہ باہلی سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا تھا۔

دنیا ہاروت و ماروت کے جادو سے زیادہ پُر اثر ہے

۱۰۵۰۴..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ابو حاتم رازی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے عیینہ بن ابوجحیم سے اس نے ابو درداء رہاوی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بچ کر رہو بے شک وہ ہاروت و ماروت سے زیادہ جادو اثر ہے۔ (ایک دوسرا مفہوم ہے) دنیا سے ڈرو بے شک اس نے تو ہاروت و ماروت پر بھی اپنا جادو چلا دیا تھا۔ اور دیگر نے کہا کہ یہ مروی ہے ہشام سے اس کی اسناد کے ساتھ اصحاب رسول کے ایک آدمی سے۔

(۱۰۵۰۴)..... قال العراقي في تخريج الأحياء (۳/۱۷۷)

رواه ابن أبي الدنيا والبيهقي في الشعب من طريقه من رواية أبي الدرداء الرهاوي مرسلاً قال الذهبي : لا يدري من أبو الدرداء قال : وهذا منكر لأصل له.

رزق میں تاخیر نہ سمجھو

۱۰۵۰۵: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ہلال سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رزق میں تاخیر نہ سمجھو بے شک شان یہ ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کو اس کا رزق نہ پہنچ جائے لہذا رزق کو طلب کرنے میں اختصار و خوبصورت طریقہ اختیار کرو یعنی حلال طریقے پر لینا اور حرام طریقے کو ترک کرنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکینیت کو پسند فرمانا

۱۰۵۰۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن نمیر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو سلیمان بن خالد نے بن یزید بن مالک نے اپنے والد سے اس نے عطاء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید خدری سے وہ فرماتے تھے۔ اے لوگو تمہیں تنگ دستی اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم رزق غیر حلال طریقے پر طلب کرنے لگ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا۔ اے اللہ مجھے اپنی طرف فقیر اور محتاج بنا کر مارنا اور مجھے غنی و مالدار بنا کر نہ مارنا اور مجھے مسکینوں کی جماعت میں قیامت کے دن اٹھانا بے شک بد بختوں کا بد بخت ہوگا وہ شخص جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائیں گے۔

۱۰۵۰۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ثابت بن محمد ابو اسماعیل زاہد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ مجھے زندہ رکھنا مسکینی کی حالت میں اور مجھے موت بھی دینا مسکینی کی حالت میں اور قیامت کے دن مجھے اٹھانا بھی مسکینوں کے گروہ میں۔ سیدہ عائشہ نے سوال کیا کیوں یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا بے شک وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ مسکینوں کی تھالی واپس نہ لو نانا اگر چہ کھجور کا آدھا دانہ ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ مساکین سے محبت و شفقت کرنا۔ اور ان کو قریب کرنا بے شک اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن اپنے قریب کر دیں گے۔

۱۰۵۰۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عقبہ نے یزید بن اسرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی سے سنا وہ کہتے تھے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ اس نے ایک دینار یا ایک درہم چھوڑا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو داغ دینے والی چیزیں ہیں۔ جاؤ اپنے ساتھی پر جنازہ پڑھ لو۔ میں نے کہا ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ وہ اپنے تئیں زاہد اور فقیر سمجھتا تھا جب کہ تھا نہیں۔

فقر مؤمن کے لئے تربیت ہے

۱۰۵۰۹: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کی سفیان نے عبد الرحمن بن زیاد سے اس نے سعید بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ فقر زیادہ آراستگی اور زینت ہوتا

(۱۰۵۰۷) أخرجه الترمذی (۲۳۵۳) من طریقہ ثابت بن محمد العابد الکوفی۔ بد و سبق برقم (۱۲۵۳)۔

(۱۰۵۰۸) أخرجه أحمد (۱۳۸/۱) من طریق جعفر بن سلیمان۔ یہ

(۱۰۵۰۹) کنز العمال (۱۶۶۵۳)

ہے مؤمن پر گردن کے ہار سے جو گھوڑے کے ماتھے پر سجا ہوا ہو۔

۱۰۵۰۹: (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو بکر ریونجی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبد اللہ موصلی نے ان کو معانی بن کوموسیٰ بن عبیدہ بن کو قاسم بن مہران نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اپنے مؤمن بندے کو جو فقیر ہونے کے باوجود مانگنے سے بچنے والا ہو اور عیالدار ہو۔

اللہ تعالیٰ جس کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے

۱۰۵۰۱۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام مضباء تھا۔ اس سے کوئی سبقت نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ ایک دیہاتی آیا ایک جوان اونٹ پر سوار تھا وہ مضباء سے سبقت کر گیا۔ مسلمانوں پر یہ بات گراں گذری۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہروں پر اداسی دیکھی تو وہ بولے یا رسول اللہ مضباء پیچھے رہ گئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ پر لازم ہے (حق ہے) کہ دنیا میں سے جس چیز کو اونچا کرتا ہے اس کو نیچا بھی کرتا ہے۔

۱۰۵۱۱: ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی نے ان کو ابو بکر بن حب نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان نے ان کو وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر بن ابو اویس نے سلیمان بن بلال سے وہ کہتے ہیں کہ یحییٰ نے کہا ہمیں خبر دی ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصویٰ ایسی تھی کہ جب اس کو دوڑ کے مقابلے میں ڈالا جاتا تو وہ سب سے آگے نکل جاتی تھی چنانچہ اونٹوں میں اس کا مقابلہ کر دیا گیا تو وہ ان سے ہار گئی۔ اور مسلمانوں پر یہ بات دل شکنی اور اداسی کر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگ جس چیز کو اونچا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو نیچے کر دیتا ہے۔

دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ ملعون ہے

۱۰۵۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق سراج نيساپوری نے ان کو عبد اللہ بن جراح قھستانی نے ان کو ابو عامر عقدی نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ولید نے جشاش نے ان کو عبد اللہ بن جراح قھستانی نے ان کو عبد الملک بن عمرو نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکر نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا لعنتی ہے جو پتھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اس میں سے جو پتھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ وہ ملعون نہیں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے مہران بن ابو عمرو نے ثوری سے اس نے محمد بن منکر سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۵۱۳: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو ابن حمید نے ان کو مہران بن ابو عمرو نے

(۱۰۵۰۹) مکرر، أخرجه ابن ماجه في الرهد (۵) عن عبد الله بن يوسف الجبيري عن حماد بن عيسى عن موسى بن عبيدة، به

(۱۰۵۱۰) أخرجه أحمد (۱۰۳/۳) من طريق ابن أبي عدي عن حميد، به

(۱۰۵۱۲) أخرجه المصنف في الرهد (۲۴۴) من طريق عبد الله بن الجراح، به

وقال أبو يعقوب في الحلية (۱۵۷/۳) غريب من محمد بن محمد بن النوري تغرد به عبد الله بن الجراح

وقال في (۹۰) غريب عن النوري تغرد به عبد أبو عامر العقدي و انظر الرهد لأحمد بن حنبل (۱۵۴) بتحقيق

اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور یہ ابودرداء سے معروف ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو دبری نے ان کو عبد الرزاق نے ثور سے اس نے خالد بن معدان سے اس نے ابودرداء سے وہ کہتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اللہ کے ذکر تک پہنچائے۔

جوز بردستی دنیا میں گھسے وہ جہنم میں ڈالا جائے گا

۱۰۵۱۳:..... (مکرر ہے) ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم عبدوی حافظ نے بطور املاء کے اور ابو ہریرہ احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے بطور قرأت کے۔ اور ابو عبد الرحمن سلمی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو واسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو یحییٰ بن سعید ان کو عبد اللہ بن عمر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبد الرحمن اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زبردستی (یعنی تکلیف اٹھا کر) دنیا میں گھسے وہ زبردستی جہنم میں بھی ڈالا جائے گا۔

ابو حازم نے کہا اس کے ساتھ حفص بن عمر مہرقانی یحییٰ بن سعید سے ان کا تفرد ہے۔

۱۰۵۱۴:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو حدیث بیان کی ان کے دادا یعنی ابو عمرو نے ان کو سراج نے ان کو ابو ہمام نے ان کو حسین بن عیسیٰ حنفی نے ان کو حکم بن ابان نے ان کو عمرہ نے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں۔ تمہیں کوئی انسان زیادہ اچھا نہ لگے اگر وہ نماز روزہ کرتا ہو۔ بلکہ یہ دیکھو کہ وہ دنیا سے کس قدر دور بھاگتا ہے، یہ موقوف ہے۔

دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا

۱۰۵۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ثمر بن عطیہ نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبادہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا۔ علیحدہ کرو اس میں سے جو کچھ اس میں سے اللہ کے لئے ہے۔ لہذا علیحدہ کیا جائے گا (یعنی جو کچھ دنیا کا حصہ اللہ کے لئے ہوگا) اور باقی ساری دنیا کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۱۰۵۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدینار نے ان کو عباس بن یزید بصری نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اور کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ۔ (کہا جائے گا) کہ ڈال دو باقی ساری دنیا کو آگ میں۔

۱۰۵۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو عبد الصمد نے بن علی بن محمد بن مكرم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سہل بن ہبل نے ان کو عبد اللہ بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ابو العالیہ سے اس نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کرتا ہے اور اس کی فکر اور اس کا غم غیر اللہ کے لئے ہوتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کو اپنے سے دور فرمانا

۱۰۵۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینار نے ان کو حدیث بیان کی ابو علی عبد الرحمن طائی نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو عبد الواحد بن زید نے ان کو حدیث بیان کی اسلم کوفی نے کئی مرتبہ حضرت زید بن ارقم

سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ منگو الیا لہذا اپنی اور شہد لا کر پیش کیا گیا جب انہوں نے اس کو پینے کے لئے منہ سے قریب کیا تو وہ رو پڑے اور روتے رہے یہاں تک کہ حاضرین مجلس بھی رونے لگے۔ وہ تو رو کر چپ ہو گئے مگر صدیق خاموش نہ ہوئے پھر پلٹ کر رونے لگے۔ یہاں تک کہ حاضرین نے خیال کیا کہ وہ سوال بھی نہیں کر پار ہے۔ کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا۔ پھر لوگوں سے پوچھا۔

اے خلیفہ رسول آپ کو کس بات نے رولایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو اپنے آپ سے ہٹا رہے ہیں اور دفع کر رہے ہیں جب کہ میں نے آپ کے پاس کسی شئی کو نہیں دیکھا تھا۔ لہذا میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس کو اپنے آپ سے ہٹا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہی دنیا تھی جو میرے لئے شکل تبدیل کر کے آئی تھی میں نے اس سے کہا ہے کہ تو مجھ سے دور ہو جا پھر میں اپنی حالت پر لوٹ آیا ہوں اس نے کہا ہے کہ اگرچہ آپ مجھ سے چھٹکارا پائے ہیں مگر جو لوگ تیرے بعد ہوں گے وہ مجھ سے چھٹکارا اور ربانی ہرگز نہیں پاسکیں گے۔

زاہد اور متقی کون ہیں

۱۰۵۱۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن احمد بن اسحاق براز نے بغداد میں وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عمرو بن العاص سے سنا وہ مصر میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ آپ لوگوں کی سیرت تمہارے نبی کی سیرت سے کس قدر دور ہو چکی ہے۔ وہ تو دنیا سے زاہد نہیں بلکہ ازہد تھے بے رغبت ترین تھے (یعنی سب سے زیادہ بے رغبت تھے دنیا سے۔) اور آپ لوگ سب لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۵۲۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو حدیث بیان کی ابن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی ابو کریب نے ان کو محارب بن ابی نعیم نے ان کو عاصم احول نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہاں ہیں زاہد لوگ تارک الدنیا اور آخرت سے رغبت کرنے والے۔ انہوں نے اس کو نبی کریم کی قبر اور ابو بکر صدیق اور عمر کی قبر دیکھا کر کہا کہ ان لوگوں سے پوچھئے (یعنی ان لوگوں کے بارے میں پوچھئے)۔

۱۰۵۲۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی عبد الرحمن بن صالح نے ان کو عبد الرحمن بن محمد محارب بن ابی نعیم نے ان کو عبد الملک بن صفوان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت حسن کے بارے میں خبر ملی ہے وہ کہتے ہیں اؤں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے بہتر کون ہے فرمایا کہ:

ازہد کم فی الدنیا وارغبکم فی الاخرۃ.

جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہو اور تم میں سے آخرت کے لئے سب سے زیادہ رغبت کرنے والا ہو۔

۱۰۵۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں۔ ان کو ابو جعفر احمد بن عبید بن ناصح نے ان کو خالد بن عمر قرش نے ان کو سفیان ثوری نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس مالکی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو خالد بن عمرو نے ان کو سفیان نے ابو حازم سے اس نے سہل بن سعد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

آدمی کو نصیحت فرمائی کہ تم دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تمہیں محبوب بنائے گا، اور لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے بھی تو بے رغبت ہو جا لوگ تم سے محبت کریں گے۔ خالد بن عمر ضعیف ہے۔

۱۰۵۲۳: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن احمد بن ولید نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو حازم مدنی نے اس نے سہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جب وہ عمل کروں مجھے اللہ محبوب بنا لے اور لوگ بھی مجھے محبوب بنالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے مال سے تو بے رغبت ہو جا لوگ تجھے محبوب بنالیں گے۔

۱۰۵۲۴: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو احمد بن عدی حافظ نے میں نہیں جانتا کہ میں ابن کثیر کی روایت کے بارے میں کیا کہوں جو ثوری سے ہے یعنی یہی حدیث بے شک محمد ابن کثیر تو ثقہ ہے قوی ہے اور یہ حدیث ثوری سے منکر ہے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہے زافر سے اس نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابن عمر سے میں نے کہا کہ حدیث محمد بن کثیر میں محمد بن احمد کا تفرّد محمد بن احمد بن ولید بن بردال انطاکی۔

اس وقت کا آغاز زہد سے ہوا تھا

۱۰۵۲۵: ابوقنادہ سے روایت کی گئی ہے اس نے ثوری سے مثل حدیث خالد قرشی کے۔ اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواسحاق شیرازی نے ان کو ابو عروبہ نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو محمد بن ابوقنادہ نے ثوری سے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۵۲۶: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن امام نے ان کو سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے اس نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر یہی کہ تحقیق اس نے اس کو مرفوع روایت کیا ہے۔ فرمایا کہ اس امت کا آغاز اول زہد اور یقین کے ساتھ اصلاح پذیر ہوا تھا (اور اچھا ہوا تھا) اور اس کا آخر بخل اور آرزو سے ہلاک ہوگا

۱۰۵۲۷: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد بن عدی صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ابو بکر سراج نے ان کو حسن بن حماد سجاده نے ان کو عمرو بن ہاشم نے جویر سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو یعلیٰ حمزہ بن عبد العزیز بن محمد صیدلانی نے ان کو محمد بن حیان حمدویہ نے ان کو ابو بکر جبائی نے ان کو محمد بن مندرہ نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو ابو مالک جنبی نے جویر سے اس نے ضحاک سے اس نے ابن عباس سے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے سرگوشی کی اس سرگوشی میں یہ تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تصنع اور بناوٹ کرنے والوں نے دنیا میں زہد جیسی کوئی تصنع اور بناوٹ نہیں کی۔ اللہ کا قرب ڈھونڈھنے والوں نے ورع و پرہیزگاری جیسا تقرب حاصل نہیں کیا ان چیزوں سے پرہیز جو ان پر حرام ہیں۔ اور عابدوں نے میرے خوف سے روئے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب اے ساری مخلوق کے

(۱۰۵۲۶)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲۱۳۹/۶)

تنبیہ: فی الکامل: قال صالح: (آمن أول الخ وهو خطأ والصحيح قال: (صلح أمر أول -)

(۱۰۵۲۷)..... أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۰/۱۲) رقم (۱۲۶۵۰) من طریق أبي مالک الحنبی. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۲۰۳/۸) فیہ جویر وهو ضعیف جداً.

معبود و مشکل کشا اور اے روز جزا کے مالک اجلال و بزرگی والے آپ نے ان کے لئے کیا کیا تیار کر رکھا ہے اور آپ نے ان کو کیا جزا دی ہے۔ بہر حال زاہد لوگ جو دنیا میں ہیں، میں نے ان کو اپنی جنت عطیہ کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں جگہ پکڑیں گے جہاں سے چاہیں گے۔ بہر حال پرہیزگار جو ان امور سے پرہیز کریں جو ان پر حرام ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا کوئی بندہ باقی نہیں رہے گا مگر میں اس سے مناقشہ کروں گا حساب لوں گا اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی تفتیش کروں گا مگر پرہیزگاروں سے نہیں کروں گا میں شرم و حیا کرتا ہوں۔ اور ان کو مہلت دیتا ہوں اور ان کو عزت دوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ بہر حال جو لوگ میرے خوف سے رونے والے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے لئے رفیق اعلیٰ ہے ان کے ساتھ اس مقام میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوگا۔ ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

حکمت و فراست

۱۰۵۲۸:..... اور اس کو بھی ابن وہب نے ماضی سے روایت کیا ہے اس نے جویر سے اس نے ضحاک سے اپنی اسناد کے ساتھ۔
۱۰۵۲۹:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حکم بن ہشام نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان نے ان کو ابو فروہ نے ان کو ابو خلاد نے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی ایسے مؤمن کو دیکھو جو دنیا سے بے رغبتی عطا کیا گیا ہے۔ اور کم بولنا بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ کیونکہ وہ شخص فراست اور حکمت کو پا لے گا۔

اور اسی طرح کہا ہے عبد اللہ بن یوسف نے حکم بن ہشام سے۔

۱۰۵۳۰:..... اور کہا ہے احمد بن ابراہیم نے یحییٰ سے کہ اس نے سنا ابو فروہ جذری سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو خلاد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری کہتے ہیں کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۵۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے حمزہ بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم طاقی سے اس نے صفوان بن سلیم سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جائے اللہ تعالیٰ فراست و حکمت اس کے دل میں ٹھہرا دیں گے۔ اور اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں اور اس کی نظر کو دکھاتے ہیں دنیا کے عیب اس کی بیماری اس کی دوا دکھاتے ہیں۔ اور پھر دنیا سے ان کو سلامتی والا صحیح سالم نکالتے ہیں جنت کی طرف۔

یہ حدیث مرسل ہے۔ اور تحقیق ایک اور ضعیف اسناد کے ساتھ بھی مروی۔

۱۰۵۳۲:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن عیسیٰ مستملی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن جعفر حبال رازی نے ان کو احمد بن صباح نے ان کو بشر بن زاذان نے ان کو عمر بن صبح نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بے رغبتی کرتا دنیا سے کوئی بندہ مگر اللہ تعالیٰ حکمت و دانائی کو اس کے دل میں ثبت کر دیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ اس کی زبان کو بلواتے ہیں۔ اور اس کو دنیا کے عیب اس کی بیماری اور اس کا علاج دکھا دیتے ہیں۔

(۱۰۵۲۹)..... أخرجه ابن ماجه (۳۱۰۱) عن هشام بن عمار . به .

وقال البوصیری فی الزوائد : لم یخرج ابن ماجه لأبی خلاد سوى هذا لحدیث ولم یخرج له أحد من اصحابه الكتب الخمسة شبا

(۱۰۵۳۱)..... عزاه الزبیدی فی المتحاف (۳۲۹/۹) إلی ابن أبی الدنیا فی ذم الدنیا .

(۱)..... فی ن : (عمرة)

تنبیه : فی المتحاف (صفوان بن أبی سلیم) بدلاً من (صفوان بن سلیم)

(۱۰۵۳۲)..... یثیر بن زاذان له ترجمة فی الجرح (۲ رقم ۱۳۴۸)

اور اس کو دنیا سے سالم دار اسلام کی طرف لے جاتے ہیں۔

۱۰۵۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی دحیم شیبانی نے ان کو ابو زبیر منجی نے اور اس کا نام احمد بن محمد بن عمر ہے اس نے روح بن ابوروح سے ان کو بشیر نے اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ واطلق بھالسانہ۔ اور عمر بن صبیح کئی طرح ضعیف ہے۔

۱۰۵۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبیدہ حافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو مسمر عبدالاعلیٰ بن مسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو یحییٰ بن سعید بن ابان بن سعید بن عاص نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو فروہ نے ابو خلاد سے اور ان کو صحبت رسول حاصل تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو گے وہ دنیا میں زہد اور بے رغبتی عطا کیا گیا ہے اور کم گوئی بھی تو اس کے قریب ہو جاؤ بے شک وہ حکمت و دانائی عطا کر دیا گیا ہے۔

تین خصلتیں

۱۰۵۳۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اس میں تین خصلتیں پیدا کر دیتے ہیں۔ دین کی سمجھ۔ دنیا سے بے رغبتی اور اپنے عیبوں پر نظر۔

دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو راحت دیتا ہے

۱۰۵۳۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ہشتم بن خالد بصری نے ان کو ہشیم بن جمیل نے ان کو محمد بن مسلم نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو راحت دیتا ہے۔ اور دنیا میں رغبت کرنا فکر و غم کو طوالت دیتا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔ اور ایسے ہی اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۵۳۷:..... اور اس کو بھی روایت کیا ہے فضیل بن عیاض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور منقطع روایت کے۔ مگر یہ دوسرے طریق سے بطور موصول روایت مروی ہے۔

۱۰۵۳۸:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ جزری نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی صہیب بن محمد بن عباد نے ان کو یحییٰ بن محمد عبدی نے ان کو اشعث بن یزید نے ”ح“۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن محمد بن ابراہیم بن فضل نے ان کو ابو زید احمد بن صالح جوہری نے نیساپور میں ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو یحییٰ بن بسطام اشعث نے ان کو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک دنیا سے بے رغبت ہونا قلب و بدن کو آرام دیتا ہے۔

۱۰۵۳۹: ہمیں خبر دی ابو الحسین نے ان کو حسین نے ان کو عبد اللہ نے ان کو حمرون بن سعد مؤذن نے ان کو نصر بن اسماعیل نے موسیٰ صغیر سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے تعجب انتہائی تعجب ہے اس شخص کے لئے جو زندگی کے دار کی تصدیق کرتا ہے اور وہ دار غرور کے لئے سعی کرتا ہے۔ یہ روایت بھی مرسل ہے۔

۱۰۵۴۰: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ابو زبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ زندہ رہیں جب تک چاہو بے شک آپ مریں گے اور محبت کریں جس سے چاہیں محبت کرنا بے شک آپ اس کو چھوڑ دیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ اسی عمل کو پالیں گے۔

مومن کا شرف

۱۰۵۴۱: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفاہروی نے ان کو ابو محمد جعفر بن احمد بن نصر حافظ نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابو حازم سے اس نے اہل بن سعد ساعدی سے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل امین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ محبت کریں جس سے چاہیں بے شک آپ اس کو چھوڑ جائیں گے اور آپ عمل کریں جو چاہیں بے شک آپ کو اسی کا بدلہ دیا جائے گا اور آپ زندہ رہئے جب تک چاہیں بے شک آپ انتقال کر جائیں گے۔ اور جان لیجئے کہ مومن کا شرف اس کارات کو قیام کرنا (تہجد کی نماز پڑھنا) ہے اور اس کی عزت لوگوں سے اس کا مستغنی ہونا ہے۔

۱۰۵۴۲: اور اس کو روایت کیا ہے ابو زرعہ رازی نے عیسیٰ بن صبیح سے اس نے زفر بن سلیمان سے اس نے محمد بن عیینہ سے اس نے ابو حازم سے اس نے ایک بار کہا ابن عمر سے اور ایک بار کہا اہل بن سعید سے۔

اپنے نفس کو مردوں میں شمار کیا جائے

۱۰۵۴۳: ہمیں خبر دی ابو سعد بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو خالد بن خدش نے اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے دونوں نے کہا کہ ان کو حماد بن زید نے ان کو لیث نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میزے جسم کے حصے سے پکڑ کر فرمایا اے عبد اللہ بن عمر دنیا میں ایسا ہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا جیسے کہ تم راستہ کو عبور کرنے والے ہو۔ اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کر۔ خالد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ مجاہد نے کہا ہے کہ پھر مجھ سے کہا عبد اللہ بن عمر نے اے مجاہد جب تم صبح کرو تم اپنے نفس سے شام کی بات نہ کرو اور جب تم شام کرو تو اپنے نفس سے صبح کی بات نہ کرو۔ اور اپنی حیات سے اپنی موت کے لئے کچھ لے اور اپنی صحت سے اپنی بیماری کے لئے۔ بے شک آپ نہیں جانتے اے عبد اللہ کل صبح تیرا نام کیا ہوگا (عبد اللہ یا اس کی میت)۔

۱۰۵۴۴: ہمیں خبر دی ابو المقری نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو سلام نے یعنی ابو الاحوص نے ان کو ابو اسحاق نے نفع کے ایک کونچے سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ان کی وفات پہنچ چکی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنی تھی وہ فرما رہے تھے۔ اللہ کی عبادت اس طرح کیجئے گویا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ اس کو نہیں دیکھ رہے ہیں تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچا کر رکھئے کیونکہ وہ قبول شدہ ہوتی ہے۔ جو شخص تم میں استطاعت رکھے کہ وہ تم میں سے دو نمازوں میں حاضر ہوا کرے عشاء اور صبح کی تو وہ ضرور ایسا کرے اگرچہ گھٹنوں کے بل ہی کہی۔

عقل مند وہ ہے جو مابعد الموت کے لئے تیاری کرے

۱۰۵۴۵: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو علی رفا نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عون بن عمارة عبدی نے ان کو ہشام بن حسان نے ثابت سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں مجھے بی بی ام سلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا خادم ہے انس آپ اس کے لئے دعا فرمائیے یہ عقل مند ہے اور وہ بغیر لباس ہے یا رسول اللہ اگر آپ دیکھیں کہ آپ اس کو کپڑا پہنائیں دو کپڑوں سے جن کے ساتھ وہ جسم ڈھانپ لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقل مند وہ ہوتا ہے جو مابعد الموت کے لئے عمل کرے۔ اور عاری وہ ہوتا ہے جو دین سے عاری ہو اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت والی زندگی۔ اے اللہ انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ عون بن عمارة ضعیف ہے اور اس روایت کے لئے شاہد ہے حدیث شداد بن اویس سے اپنے بعض الفاظ میں۔

۱۰۵۴۶: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے اس کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ابو بکر بن ابو مریم غسانی نے ان کو ضمیر بن حبیب نے ان کو شداد بن اویس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقل مند وہ ہوتا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور مابعد الموت کے لئے عمل کرتا ہے۔ اور عاجز وہ ہوتا ہے جس کا نفس اپنی خواہشات کے تابع ہوتا ہے۔ پھر بھی اللہ پر امیدیں قائم کرتا ہے۔

میت کے لئے دعا

۱۰۵۴۷: ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن عبد اللہ نخعی نے انکو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبد اللہ ابن محمد یعنی ابن شیبہ نے ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو ابو جہاء نے عبد اللہ بن واقد ان کو محمد بن مالک نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں ہم جب قریب پہنچے تو حضور نے قبر پر مٹی ڈالی میں گھوم کر آپ کے سامنے آیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہو گئی پھر فرمایا۔ کہ میرے بھائیو اس جیسے دن کے لئے بس تیاری کرو۔

۱۰۵۴۸: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا بشر بن ولید کندي نے ایک کتاب سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو جہاء ہروی عبد اللہ بن واقد نے محمد بن مالک سے اس نے براء بن عازب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کے بعض حصے میں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت دیکھی تو فرمایا کہ کس وجہ سے یہ لوگ جمع ہیں کسی نے بتایا یہ کوئی قبر کھود رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا گئے اور اپنے اصحاب کے سامنے جلدی سے گئے اور قبر پر پہنچ گئے اور اس پر آپ نے مٹی ڈالی براء کہتے ہیں کہ میں نے سامنے آ کر دیکھا آپ رو رہے تھے حتیٰ کہ مٹی گیلی ہو گئی آپ کے آنسو سے۔ اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا

(۱۰۵۴۶) أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۱۱۲۲)

(۱۰۵۴۷) أخرجه ابن ماجه (۴۱۹۵) من طريق إسحاق بن منصور. به.

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده ضعيف قال ابن حبان في الثقات: محمد بن مالک لم يسمع من البراء ثم ذكره عن الضعفاء.

اے میرے بھائیو اس جیسے منظر کے لئے دعا کرو۔

عقل مند مؤمن وہ ہے جو موت سے پہلے موت کی تیاری کرے

۱۰۵۴۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عمرو بن عون نے اسماعیل بن عیاش سے اس نے عطاء بن عقبہ سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمنوں میں سے سب سے زیادہ عقل مند وہ ہیں جو ان میں سے سب سے زیادہ ذکر کرنے والے ہیں اور موت کے لئے سب سے زیادہ بہتر تیاری کرتے ہیں وہی لوگ عقل مند ہیں۔

۱۰۵۵۰: ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ”ح“

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسین قاضی نے اور ابو عثمان سعید بن محمد بن عبدان نے اور ابو سعید بن ابوعمر و اور دیگر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن سعد بن کثیر بن عوف نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو حدیث بیان کی مالک بن انس نے اپنے چچا اسماعیل بن مالک سے اس نے عطاء بن ابورباح سے اس نے عبد اللہ بن عمر سے کہ ایک آدمی نے کہانی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کون سا مؤمن افضل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔ پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مؤمن عقل مند ہے۔ فرمایا کہ جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرے اور ان میں سے اس کے لئے بہتر تیاری کرے وہ لوگ عقل مند ہیں۔ پانچ خصلتیں ہیں اے مہاجرین کی جماعت اگر وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان کو پاؤ۔ جس قوم میں بدکاری و بے حیائی غالب ہو کر غالب اور ظاہر ہو جائے ان میں طاعون اور وبائی امراض عام ہو جاتے ہیں اور ایسی بیماریاں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں۔ اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط سالی میں اور سخت مشقت میں مبتلا اور بادشاہ کے ظلم میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان سے رحمت کی بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر چوپائے جاندار نہ ہوتے تو بالکل ان کو بارش نصیب نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کیا گیا عہد توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے لہذا جو کچھ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ بھی ان سے چھین جاتا ہے۔ اور جن لوگوں کے حکم ان کتاب اللہ اور قرآن کے ساتھ فیصلے نہیں کرتے اور اللہ نے اس میں ان کے لئے جو آتا ہے اس کو نہیں اپناتے تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آپس میں جھگڑا اور فساد برپا کر دیتے ہیں۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں مگر یہ ہے کہ مصری کی حدیث میں ہے کہ کہا عبد اللہ نے پانچ صفات ہیں تا آخر حدیث تک۔

۱۰۵۵۱: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو بکر احمد کامل قاضی نے ان کو عبد الملک بن محمد نے ”ح“۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حمزہ بن عباس عقیبی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن ناصح نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو منصور نے ربیع سے اس نے طارق بن عبد اللہ محارب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے طارق موت سے پہلے موت کے لئے تیاری کیجئے۔

۱۰۵۵۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن جعفر و رکابی نے ان کو حدیث بیان کی عدی بن فضل نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے اس نے قاسم بن عبد اللہ رحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ایوب سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔ فمن یرد اللہ ان یرہدہ یشرح صدرہ للاسلام اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اسلام کے لئے اس کا سینہ کھول دیتا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور جب سینہ میں داخل

ہو جاتا ہے سینہ کشادہ ہو جاتا ہے سوال کیا گیا یا رسول اللہ کیا اس کے لئے کوئی علم ہے جس سے اس کی پہچان ہو سکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں دھوکے والے گھر سے علیحدگی اور ہمیشہ والے گھر کی طرف رجوع و انابت اور موت کے آنے سے قبل موت کے لئے تیاری کرنا۔

۱۰۵۵۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبد اللہ بن بکر قاضی نے ان کو ہانی مولیٰ عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر ٹھہرتے تھے تو روتے تھے حتیٰ کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی۔

ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ جنت کو یاد کرتے ہیں اور جہنم کو یاد کرتے ہیں مگر آپ نہیں روتے اور قبر کو دیکھ ہی کر رونے لگ جاتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کہ بے شک قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منازل میں۔ اگر اس سے نجات ہو گئی تو مابعد اس سے آسان ہوگا اور اگر یہاں سے نجات نہ ہوئی تو مابعد اس سے بہت برا ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے جو بھی ہیبت ناک مناظر دیکھے ہیں قبر ان سب سے زیادہ وحشتناک ہے۔

۱۰۵۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینار نے ان کو حسن بن محبوب وغیرہ نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے اسحاق بن سلیمان رازی نے ابو جعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا سے بے رغبت ہونے اور آخرت میں راغب ہو جانے کے لئے موت کا تذکرہ کرنا کافی ہے۔

کامیابی کے لئے دنیا سے بے رغبتی

۱۰۵۵۵:..... اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اسم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو جعفر رازی سے اس نے ربیع بن انس سے۔ اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ آدمی کو دنیا سے بے رغبت ہونے والا اور آخرت میں رغبت کرنے والا ہونے کے لئے موت کو یاد کرنے والا ہونا کافی ہے۔

۱۰۵۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عمرانیس دلال نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو ربیع بن بدر نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو عمار یعنی ابن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ موت نصیحت کرنے والا (واعظ کافی ہے) اور غنی ہونے کے لئے یقین ہونا کافی ہے۔ اور مشغولیت کے لئے عبادت ہی کافی ہے۔

۱۰۵۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح النمطی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن سلمہ نے ام حبیبہ جہینہ سے وہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چوپائے مولیٰ موت کو اس قدر جائیں جیسے بنو آدم جانتے ہیں تو آپ موئے جانور کو نہ کھائیں۔

لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز

۱۰۵۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی آبادی نے ”ح“

اور ہمیں خبر دی ابو بکر فورک نے ان کو قاضی ابو بکر احمد بن محمود بن خرزاد اھوازی نے ان کو موسیٰ بن اسحاق اور محمد بن جعفر ققات نے ان کو منجاب بن حارث نے ان کو ابو عامر اسدی نے ان کو عبد اللہ بن عمر عمری نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو توڑ دینے والی خیر کو کثرت کے ساتھ یاد کرو۔ بے شک شان یہ ہے کہ نہیں ہوگا کثیر میں مگر اس کو قلیل کر دے گا اور نہ ہی قلیل میں مگر اس کو کفایت کرے گا۔

۱۰۵۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن محمد غصائری نے ان کو ابو بکر محمد بن یحییٰ مؤلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہشام بن علی عطاری نے ان کو عثمان بن طلوت نے ان کو علاء بن محمد نے محمد بن عمرو سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لذات کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو لوگوں نے پوچھا کہ لذتوں کو ہلاک کرنے والی چیز کیا ہے فرمایا کہ وہ موت ہی ہے۔

۱۰۵۶۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان بن حسن نجاد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن علی اور معاذ بن ثنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے ان کو عبد العزیز بن مسلم نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو جو اس کو تنگی میں یاد کرتا ہے اس پر وسعت ہو جاتی ہے اور جو اس کو فراخی میں یاد کرتا ہے اس پر تنگی ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے حیا

۱۰۵۶۱: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجده نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن زکریا نے ریاد بن اسحاق اسدی سے ان کو حدیث بیان کی صباح بن محمد بن ابو حازم بکلی نے مرہ ہمدانی مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے حیا کرو جس طرح اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کہ ہم لوگ اللہ سے حیا کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے حیا کرتا ہے جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے اس کو چاہئے کہ وہ سر کی حفاظت کرے اور اس میں جو کچھ ہے۔ اور اس کو چاہئے کہ وہ پیٹ کی حفاظت کرے اور پیٹ جس کو حادی ہے اور مشتمل ہے اور چاہئے کہ موت کو یاد کرے اور بوسیدہ ہونے کو۔ اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو شخص یہ کام کرتا ہے وہ اللہ سے حیا کرتا ہے جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔

۱۰۵۶۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی ابو اسحاق ابراہیم آدمی نے سعید بن عبد الحمید بن جعفر سے ان کو علی بن ثابت نے ان کو وزاع بن نافع نے ان کو سالم بن عبد اللہ بن عمر نے ان کو ام الممنذر نے وہ کہتی ہیں کہ ایک شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف جھانک کر فرمایا تھا: اے لوگو کیا تم اللہ سے نہیں شرماتے؟ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ وہ کچھ جمع کرتے ہو جس کو کھاتے نہیں ہو۔ اور تم آرزوئیں وہ کرتے ہو جس کو تم پائیں سکتے ہو اور عمارتیں وہ بناتے ہو جو تم آباد نہیں کر سکتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

۱۰۵۶۳: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیہ نے ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو

عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو ابان بن ابو عیاش نے۔ ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جد عاؤثی پر بیٹھے بیٹھے خطبہ دیا۔ اور اپنے خطبے میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو ایسے (لگتا ہے) جیسے کہ اس دنیا میں حق (ہمارے) اوپر لازم نہیں ہے (ہمارے) ماسوا اور غیروں پر واجب کیا گیا ہے۔ اور جیسے کہ موت (ہمارے لئے نہیں) ہمارے ماسوا اور غیروں پر لکھ دی گئی ہے۔

گویا کہ وہ لوگ جو رخصت ہو گئے ہیں اموات میں سے وہ سفیر بھیجے ہوئے ہیں۔ (مردوں کے آگے پہنچ کر ہم ایسے غافل ہو جاتے ہیں جیسے کہ) یہ تھوڑے عرصے بعد واپس ہمارے پاس آ جائیں گے۔ ہم لوگ خود ان کو قبروں میں دفن کرتے ہیں پھر ان کے مال و متاع اور تر کے کو ایسے کھاتے ہیں جیسے ہم ان کے پیچھے ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہم ہر نصیحت بھول جاتے ہیں۔ اور ہم ہر خطرے سے امن میں اور محفوظ ہو جاتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کا اپنے پیسوں پر نظر کرنا اس کو دوسروں کی عیب بینی سے مصروف کر دیتا ہے۔ اور وہ مال کو خرچ کرتا ہے جس کو اس نے غیر معصیت میں کمایا تھا اور اہل فقہ و دانش سے میل جول رکھتا ہے اور اہل ذلت و گناہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے آپ کے نزدیک کم عزت دار ہے۔ حالانکہ اس کے اخلاق اچھے ہیں اور اس کا باطن اصلاح پذیر ہے۔ اور اپنے شر سے لوگوں کو بچاتا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے، اور اپنے فاضل مال کو خرچ کرتا ہے۔ اور فاضل و غیر ضروری بات چیت سے رک جاتا ہے۔ اور اس کے دائرہ عمل اس کے لئے سنت کافی ہوتی ہے وہ اس کو چھوڑ کر بدعت کی طرف نہیں جاتا۔

اس روایت کے ساتھ ابان کا تفرد ہے۔ اور تحقیق حدیث کے آخر میں بعض الفاظ ایک مسری کی حدیث میں ہیں۔

اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو

۱۰۵۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن قرشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن مصفی نے ان کو محمد بن حمیر نے ان کو ابو بکر بن ابومریم نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں اسامہ بن زید بن ثابت نے مہینے بھر کے لئے سودینار کے بدلے میں ایک غلام خرید کیا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا آپ لوگ حیران نہیں ہوتے اس بات پر کہ اسامہ نے مہینے بھر کے لئے غلام خریدا ہے طول آرزو کی وجہ سے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ نہیں ہسکتی میری دونوں آنکھیں پس میں گمان کرتا ہوں کہ دونوں میری پلکیں مل جائیں گی اور ملتے ہی میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جو نہیں آنکھ اٹھاتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ جیسی ہی میں نظر نیچے کروں گا میں قبض کر لیا جاؤں گا۔ اور میں جب بھی لقمہ منہ میں لیتا ہوں میں یہی گمان کرتا ہوں کہ میں جیسے ہی اس کو نگلوں گا اس کے ساتھ ہی میری موت ہو جائے گی۔ اے آدم زاد اگر تم عقل رکھتے ہو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو کیونکہ جو تمہیں وعدہ ملا ہوا ہے وہ آنے والا ہے۔

۱۰۵۶۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیانے ان کو علی بن جعد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو سلیمان بن فروخ نے نہاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ زائد کون ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ شخص جو قبر کو نہیں بھوتا اور گل جانے بوسیدہ ہو جانے کو نہیں بھولتا اور دنیا کی زینت کی زیادتی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کو ترجیح دیتا ہے جو باقی رہے اس پر جس کی ضرورت نہ ہو اور ہمیں گنتا آئندہ کل کو اپنے ایمان میں سے اور اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرتا ہے۔

موت کے ساتھ بری دوستی

۱۰۵۶۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو یعقوب بن یوسف مولیٰ بنی اسد نے ان کو ابو ہریرہ محمد بن ایوب واسطی نے ان کو ابو ابراہیم تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا راشد ابو الجودی سے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کل صبح کو اپنی مہلت مدت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔ یہ مجہول اسناد ہے اور ایک اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

۱۰۵۶۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن ابو اوزی نے ان کو احمد بن عبیدہ کدی نے ان کو محمد بن ایوب کلانی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ابو الحواری نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے آنے والی صبح کو اپنی مدت مہلت میں سے شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بری دوستی کی۔

۱۰۵۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو جعفر آدمی محمد بن یزید نے ان کو سفیان نے محمد بن ابان سے اس نے زید سلیمی سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ میں کوئی غفلت کی کیفیت محسوس کرتے تھے یا دھوکہ کمانے کی تو ان میں بلند آواز سے پکارتے تھے تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم و دائم اور لازم اور ملزوم ہونے والی یا شقاوت کے ساتھ یا سعادت کے ساتھ۔

ہر شخص کی حد و انتہاء

۱۰۵۶۹: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو ابراہیم بن عمر صنعانی نے ان کو وضین بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں میں غفلت محسوس کرتے تھے موت سے۔ تو تشایف لاتے اور دروازے کی دونوں چوکنوں کو پکڑ کر کھڑے ہوتے۔ پھر تین مرتبہ آواز دیتے۔ اے لوگو تمہارے پاس موت آچکی ہے قائم و دائم اور لازم۔ موت آچکی ہے اپنے سامان کے ساتھ۔ آرام و راحت کو بھی لائی ہے۔ اور تکلیف اور کراہت کو۔ اور مبارک ہے وہ رحمن کے ولیوں اور دوستوں کے لئے۔ جو دار خلد میں سے ہیں جن کی سعی اور رغبت دنیا میں اسی دار خلد کے لئے تھی۔ خبردار بے شک ہر دوڑنے والے کے لئے ایک حد اور انتہاء ہوتی ہے۔ اور ہر سعی کرنے والے کی آخری حد اور انتہاء موت ہے، جو کہ سابق بھی ہے اور مسبوق بھی۔

حیات سے موت بہتر ہے

۱۰۵۷۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جعفر بن احمد بن ابراہیم مقری نے۔ مکہ مکرمہ میں ان کو ابو عوف نے عبد الرحمن بن مرزوق سے اس نے روح بن عبادہ سے اس نے ابن جریج سے اس نے ابو الحوشب سے اس نے زرعہ بن عبد اللہ بیاض سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان حیات کو پسند کرتا ہے حالانکہ موت اس کی ذات کے لئے بہتر ہوتی ہے اور انسان مال کی کثرت پسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی میں اس کا حساب کم سے کم ہوتا ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۵۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابو احمد حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ نے اپنی اصل کتاب میں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن سعید مدخل ضراء نیساپوری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کے دادا سے یعنی ابو امامہ سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ موت کو اور اس کے فاصلے

کو دیکھ لیتے تو آپ آرزو اور اس کے دھوکے سے نفرت کرتے۔

ابوبکر نے کہا کہ میں نے اس آدمی سے اس حدیث کے سوا کوئی دوسری حدیث نہیں لکھی۔

سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کی جائے

۱۰۵۷۲..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن شنی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو محرز بن ہارون نے اعرج سے ان کو ابو ہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو اسماعیل بن زکریا کو فی نے ان کو محرز بن ہارون تیمی مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعرج سے وہ ذکر کرتے ہیں ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات چیزوں سے پہلے اعمال کے ساتھ جلدی کرو، ہمیں انتظار کر رہے تم مگر فقر بھولانے والے کا یا غنی سرکش بنانے والے کا یا مرض خراب کر دینے والے کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیار کرنے والی موت کا یا مسیح دجال کا اور وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔ یا قیامت کا اور قیامت تو سب سے زیادہ دہشت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

اور ابن عبدان کی روایت میں ہے یا دجال کا بے شک وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے یا قیامت کا۔

۱۰۵۷۳..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسان بن فیروز نے ان کو عنبسہ بن سعید نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو مع مقبری نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ ہمیں انتظار کرنا ایک تمہارا مگر سرکشی کرنے والے غنی کا یا بھلوادینے والے فقر کا یا خراب کر دینے والے مرض کا یا تباہ کرنے والے بڑھاپے کا یا تیاری کرانے والی موت کا یا مسیح دجال کا پس وہ بدترین انتظار کیا ہوا ہے۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں ہے کہ یا دجال کا انتظار کر رہے ہو پس دجال بدترین غائب ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتے ہو اور قیامت سب سے زیادہ ہیبت ناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

۱۰۵۷۴..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلمہ بن شیبہ نے ان کو ہبل بن عاصم نے ان کو محمد بن ابومنصور نے ان کو حدیث بیان کی یوسف بن عبد الصمد نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کے ساتھ جلدی کرو کمزور کر دینے والے بڑھاپے سے یا جھپٹنے اور تباہ کر دینے والی موت سے یا روک دینے اور بند کر دینے والی بیماری سے یا مایوس کرنے والی تاخیر سے۔

۱۰۵۷۵..... ہمیں خبر دی ابوسعید مائینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن شہریار نے ان کو ابو ہریرہ محمد بن فراس نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو ابوالعوام نے قتادہ سے اس نے مطرف سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اولاد آدم کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس کے پہلو میں اور دل میں ننانوے آرزوئیں اور خواہش ہیں اگر اس کی آرزوئیں اس سے رو جائیں تو وہ بڑھاپے میں واقع ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

جو جلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے

۱۰۵۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابوالد نیا نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ابو النضر ہاشم بن قاسم نے ابو عقیل ثقفی سے اس نے برد بن سنان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکیر بن فیروز سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے۔

جو شخص ڈرتا ہے وہ اول حصے رات میں چلتا ہے۔ اور جو جلدی چلتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ خبردار بے شک اللہ تعالیٰ کا سامان قیمتی ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے۔ میں نے کہا کہ اسی طرح کہا ہے برد بن سنان نے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ اس کو ایسے کہا ہے ابو یسیٰ ترمذی نے اپنی کتاب میں کہ یزید بن سنان۔

۱۰۵۷۷:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کیا ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص خوف کرتا ہے وہ اول شب میں چلتا ہے اور جو جلدی چلتا ہے منزل پر جلدی پہنچتا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے خبردار اللہ کا سامان جنت ہے آچکی ہے کاپنے والی پیچھے آ رہی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آگئی ہے ان تمام ہلاکتوں کے ساتھ جو اس کے اندر ہیں۔

موت تباہی مچانے والی ہے

۱۰۵۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو ضمام بن اسماعیل نے موسیٰ بن وردان نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنو عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں اور موت لوٹ اور تباہی مچانے والی ہے اور قیامت وعدے کا وقت ہے۔

اور حضرمی کی روایت میں ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! اے بنی عبد مناف! اے بنو قصی میں ڈرانے والا ہوں۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث کو روایت کیا ہے۔

۱۰۵۷۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عمرو بن محمد غفیری نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی سے اس نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رات کی ایک چوتھائی گزر جاتی تو آپ نکلتے اور آواز لگاتے تھے اذکر اللہ کو یاد کرو لوگو اللہ کو یاد کرو آچکی ہے کاپنے والی پیچھے آنے والی ہے اس کے پیچھے آنے والی موت آگئی ہے اپنی تمام ہلاکت سامانیوں کے ساتھ۔

جو شر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ ندامت کی کھیتی کاٹے گا

۱۰۵۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو عمرو رزجاہی نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو اخیق بن بہلول انباری نے ان کو

(۱۰۵۷۶)..... أخرجه الترمذی (۲۴۵۰) من طریق ابن النضر، بہ.

وقال حسن غریب لا نعرفه إلا من حدیث ابی النضر و الحدیث سبق برقم (۸۸۱)

(۱۰۵۷۷)..... أخرجه الحاكم (۳۰۸/۳) من طریق سفیان، بہ.

ہشتم بن موسیٰ مروزی نے ان کو عبد الصمد بن حصین بن ترجمان نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے حارث سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کرام قیادت کرنے والے (قائد) ہیں۔ اور فقہاء (فہم رکھنے والے) سردار ہیں۔ ان کی ہم نشینی اضافی چیز ہے تم لوگ شب و روز کی گزرگاہ پر کم ہو چکے اجلوں پر ہو۔ تمہارے اعمال بھی محفوظ کئے جا چکے ہیں اور موت تمہارے پاس اچانک آن دھمکے گی جو شخص خیر کی کھیتی کاشت کرے گا وہ خیر ہی کو کاٹے اور حاصل کرے گا اور جو شخص شر کی کھیتی کاشت کرے گا ندامت کی کھیتی کو کاٹے گا۔ ہم نے اس کو روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے۔ اس قول سے (کہ غیر مرفوع) یہی محفوظ ہے۔

دو خوف کی باتیں

۱۰۵۸۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی احمد بن عبد الاعلیٰ نے ان کو ابو جعفر مکی نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے جمعہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے اور وعظ تلاش کرنے شروع کئے۔ اس تلاش نے مجھ کو دیا لہذا میں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک شخص کو لازم پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں اس سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے اپنے خطبے میں جمعہ کے دن۔ اے لوگو بے شک تم لوگوں کے پاس ایک علم ہے۔ لہذا تم لوگ اپنے علم تک پہنچو (یا تمہارے پاس عمل ہے تم اپنے عمل تک پہنچو) تمہارے لئے ایک حد اور انتہاء ہے تم اس اپنی انتہاء تک پہنچو۔ بے شک مؤمن دو خوف کی باتوں میں مبتلا ہوتا ہے ایک تو اس کو خوف ہوتا ہے گزرے ہوئے وقت کا کہ اس کو نہیں معلوم ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ اور دوسرے اس مدت کے بارے میں خوف ہوتا ہے جو زندگی ابھی باقی ہوتی ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اس میں کیا کرے گا۔ لہذا انسان کو اپنے لئے سامان سفر خوب تیار کرنا چاہئے۔ اور اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے اور اپنے شباب اور جوانی سے بڑھاپے سے پہلے۔ اور صحت میں سے بیمار ہونے سے پہلے بے شک تم لوگ آخرت کے لئے بنائے گئے ہو۔ اور دنیا تمہارے لئے بنائی گئی ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے موت کے بعد کوئی مہلت نہیں ہے۔ اور دنیا کے بعد کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے سوائے جنت کے یا جہنم کے میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اپنے لئے اور تم سب کے لئے۔

پچاس صدیقوں کا ثواب

۱۰۵۸۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو حسان بن عمران نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب پر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کر دے۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کر دے۔

کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اندھا پن دور کر دے اور اس کو بینا کر دے مگر وہ شخص جو دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور اس میں آرزو کو مختصر کر دے اللہ تعالیٰ اس کو علم سیکھے بغیر علم عطا کر دے گا۔ اور ہدایت لئے بغیر ہدایت عطا کر دے گا۔ خبر دار عنقریب

(۱۰۵۸۰) (۱) فی الأصل (قال : ثنا) (۲) فی ن : (عبد العزیز بن الحسین)

(۱۰۵۸۱) (۱) فی ن : (عملاً) (۲) فی ن : (عملکم)

(۱۰۵۸۲) أخرجه أبو نعیم فی الحلیۃ (۱۳۵/۸) من طریق إبراہیم بن الأشعث . بہ

وقال أبو نعیم : لا أعلم رواہ بهذا اللفظ إلا الفضیل عن عمران وعمران یعد فی أصحابہ الحسن لم یتابع علی هذا الحدیث .

تمہارے بعد ایسی قوم ہوگی کہ ان کے لئے حکومت و بادشاہت راس نہیں آئے گی مگر قتل اور جبر کے ساتھ۔ اور نہیں ہوگا غنی ہونا مگر بخل کرنے اور فخر کرنے کے ساتھ اور نہیں ہوگی محبت مگر دین سے نکل جانے اور خواہش نفس کے اتباع کے ساتھ خبردار جو شخص تم میں سے اس زمانے کو پالے پس وہ صبر کرے فقر پر حالانکہ وہ قادر ہو غنی بنے اور مالدار بنے پر اور وہ صبر کرے بغض اور نفرت پر حالانکہ وہ قادر ہو محبت پر اور وہ صبر کرے ذلت پر حالانکہ وہ قادر ہو عزت پر۔ یہ سب کچھ نہ برداشت کرے مگر اللہ کی رضا کے لئے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پچاس صد یقوں کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

حب دنیا سے متعلق روایات

۱۰۵۸۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے اسحاق بن اسماعیل سے اس نے روح بن عبیدہ سے اس نے عوف سے اس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً دنیا کی مثال پانی کے اوپر پیدل چلنے والے کے جیسی ہے کہ کوئی اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ پانی میں پیدل چلے اور اس کے قدم گیلے بھی نہ ہوں۔ (یعنی دین میں رہنے والا کسی نہ کسی قدر ضرور دنیا سے آلودہ ہوتا ہے۔)

۱۰۵۸۴: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو سلمہ یعنی ابن شیبہ نے کہ اس نے حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن مبارک سے اس نے محمد بن نصیر حارثی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے دلوں کو دنیا کے تذکروں میں مصروف نہ رکھو۔

۱۰۵۸۵: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو عصمہ بن فضل نے ان کو حارث بن مسلم رازی نے لوگ ان کو ابدالوں میں سے شمار کرتے تھے۔ وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ جو شخص صبح کرے اور اس کی سب سے بڑی فکر دنیا ہو وہ اللہ سے نہیں ہے (یعنی اللہ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔)

۱۰۵۸۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن بشریہ نے ان کو ابو یحییٰ بزار نے ان کو سلیمان بن یحییٰ نے ان کو وہب بن راشد نے ان کو فرقہ سنجی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص صبح کرے اور وہ مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے اور ما قبل والی کی بھی۔

دنیا کے طلب گار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعجب

۱۰۵۸۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبید بن عتبہ کندی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن یعلیٰ نے ان کو حمید اعرج نے ان کو عبد اللہ بن حارث نے ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس غافل پر تعجب کرتا ہوں جس سے غفلت نہیں برتی جاتی۔ (یعنی بندہ غافل ہوتا ہے اور اللہ اس کا پورا پورا خیال کرتا ہے) اور میں تعجب کرتا ہوں اس پر جو دنیا کی آرزوئیں کر رہا ہے اور موت اس کی تلاش میں ہے اور میں اس شخص سے تعجب کرتا ہوں جو منہ پھاڑ کر ہنستا ہے مگر نہیں جانتا کہ اس سے رب راضی ہے یا ناراض ہے۔

۱۰۵۸۸: ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبد اللہ رزجاہی نے ان کو ابو احمد عبد اللہ بن عدی حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو ہشام بن یونس نے ان کو یحییٰ بن یعلیٰ سلمیٰ نے علاوہ ازیں انہوں نے کہا اور وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع کرتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میں دنیا کے طالب پر تعجب کرتا ہوں موت جس کی تلاش میں ہے اور مجھے اس غافل پر بھی تعجب ہے جس سے رب غافل نہیں ہے اس کے بعد

انہوں نے اس کا مابعد ذکر کیا۔

موت کا منظر بہت شدید ہے

۱۰۵۸۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے کثیر بن زید سے اس نے حارث بن ابو یزید سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی آرزو نہ کیا کرو۔ بے شک اس کا منظر بہت شدید ہوتا ہے۔ بے شک سعادت کی بات ہے کہ اللہ کسی شخص کی عمر لمبی کر دے اور پھر اس کو انابت اور رجوع کرنے کا مادہ بھی عطا کرے۔

ایمان کی حقیقت

۱۰۵۹۰: ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل ماسرجسی نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو حسن بن عبد الصمد قہندری نے ان کو ابو صلت ہروی نے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو ثابت نے انس بن مالک سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے نکلے اور انصار کا ایک نوجوان آپ کے سامنے آ گیا اس کو حارثہ بن نعمان کہتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی اے حارثہ؟ اس نے جواب دیا میں صبح کی ہے اس حال میں کہ میں سچا اور برحق مؤمن ہوں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھ لیجئے آپ کیا کہہ رہے ہو؟ بے شبہ ہر برحق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور تیرے ایمان کی حقیقت (کیا؟) کہتے ہیں کہ اس نے جواب دیا میں دنیا سے اچاٹ اور بے رغبت ہوں۔ میں اپنی رات جاگ کر گزارتا ہوں اور دن پیا سارہ کر گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو دیکھتا رہتا ہوں اپنے سامنے اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس میں ایک دوسرے سے کیسے مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کو بھی دیکھتا ہوں کہ وہ کس طرح جہنم میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا آپ نے یہ سب کچھ دیکھا ہے دومرتبہ اس کو پکا کیا پھر فرمایا کہ یہ ایسا بندہ ہے کہ اللہ نے اس کے دل میں ایمان کو روشن کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن گھڑ سواروں میں اعلان کیا گیا اے اللہ کے مجاہد و سوار ہو جاؤ پس گویا کہ یہی حارثہ پہلا سوار تھا جو سوار ہو گیا اور یہ پہلا شہسوار جو شہید کر دیا گیا چنانچہ اس کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ مجھے میرے بیٹے کے بارے میں خبر دیجئے کہ حارثہ کہاں ہے اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس کو نہ روؤں گی اور اگر وہ جنت میں نہیں ہے بلکہ جہنم میں ہے تو میں جب تک جیوں گی اس کو روتی رہوں گی دنیا میں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ اے ام حارثہ یہ جنت کوئی ایک نہیں ہے بلکہ جنات تو بہت ساری ہیں حارثہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے۔ فرمایا کہ بڑھیا واپس لوٹی تو ہنستی ہوئی جا رہی تھی اور کہہ رہی تھی بس بس حارثہ کافی ہے تیرے لئے۔ ایسے ہی کہا راوی نے حارثہ بن نعمان۔

۱۰۵۹۱: تحقیق ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو علی بن فضیل بن محمد بن عقیل نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو زید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن یزید سکسکی نے سعید بن ابولہلال سے اس نے محمد بن ابوجحیم نے حارث بن مالک سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گذرے تو آپ نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کس حال میں صبح کی ہے۔ اے حارثہ! اس نے کہا کہ میں نے اس طرح صبح کی ہے کہ میں پکا مؤمن ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سوچ لو کیا کہہ رہے ہو کہ ہر حق شئی کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا نفس دنیا سے نفرت کرتا ہے اور ایسے ہوتا ہے کہ جیسے میں اپنے رب کے عرش کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اور ایسے لگتا جیسے میں اہل جنت کو سامنے دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے کو کس طرح مل رہے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے میں اہل جہنم کو بھی سامنے دیکھ رہا ہوں

کہ وہ کس طرح اس میں باہم شور کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھ گیا تم کے رہو تین بار یہ فرمایا۔ یہ قصہ حارث بن مالک کے بارے میں مروی ہے۔ اور کبھی حارث کہا جاتا ہے۔ اور ماں کا قصہ حارث بن نعمان کا ہے۔

۱۰۵۹۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق دہری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان کو صالح بن ہمار نے اور جعفر بن برقان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث سے کہا تھا حارث بن مالک سے تم کو کیا ہوا ہے حارث بن مالک یا یوں کہا تھا۔ اے ہمارے اس نے جواب دیا یا رسول اللہ میں مؤمن ہوں آپ نے پوچھا کہ سچا مؤمن؟ اس نے کہا کہ سچا مؤمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر حق کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تیرے مؤمن ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرا نفس دنیا سے ہٹ چکا ہے میں راتوں کو شب بے داری کرتا ہوں اور دن کو پیاسا رہتا ہوں بس گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کو سامنے دیکھ رہا ہوں۔

جب اس کو لایا جائے گا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپس میں مل رہے ہیں۔ اور گویا کہ میں اہل جہنم کا بھوکنا اور شور کرنا سنتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ ایسا مؤمن ہے کہ اللہ نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

فصل:..... زہد اور قصر اہل کے بارے میں جو مفہوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں مذکور ہے جو ہم نے اب تک ذکر کیا ہے اسی مفہوم میں جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس کا ذکر یعنی احادیث کے بعد زہد کے بارے میں آثار کا ذکر

خطبہ صدیق اکبر

۱۰۵۹۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو احمد بن عمران نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن فضیل نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اس نے عبد اللہ قرشی سے اس نے عبد اللہ بن حکیم سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ اور یوں فرمایا۔

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم اسی کی حمد و ثنا کرو اس لئے کہ وہی اس کا اہل ہے۔ اور امید و خوف کی ملی جلی کیفیت پیدا کرو اور مسلمانوں کے ساتھ چمے رہنا بھی ساتھ ملاؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے اندر حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی صفت پر تعریف فرمائی ہے۔

انہم کانوا یسار عون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورہبا وکانوا لنا خاشعین۔
کہ بے شک وہ لوگ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے اور وہ ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہمارے لئے عاجزی کرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک تم لوگ صبح بھی اور شام بھی آرزو میں گزارتے ہو حالانکہ اس کا علم تم سے غیب کر دیا گیا ہے۔ اگر تم لوگ اس بات کی طاقت رکھو کہ تمہاری زندگی کی مہلتیں اللہ کے لئے عمل کرنے میں گزریں تو ایسا ضرور کرو یا درکھو تم اس کی ہرگز طاقت نہیں رکھو گے مگر اللہ تعالیٰ کی عنایت کے ساتھ لہذا جلدی کرو ان مہلتوں میں جو تمہیں حاصل ہیں اس سے قبل کہ تمہاری زندگیاں پوری ہو جائیں پھر تمہیں وہ تمہارے بدترین اعمال کی طرف لوٹنا پڑے بے شک کچھ تو میں ایسی تمہیں جنہوں نے اپنی مہلتیں اور زندگیاں اپنے سوا دوسروں کے لئے کر رکھی ہیں میں آپ لوگوں کو روکتا ہوں کہ تم ان جیسے بنو چنا تم چنا تم پھر چنا اور بچنا بے شک تمہارے پیچھے ایک مسلسل طلب کرنے والی چیز لگی ہوئی ہے جس کی

رفتار بہت ہی تیز ہے۔ یعنی موت۔

خطبہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۰۵۹۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو عبد اللہ بن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو عبد الرحمن بن اسحق نے ان کو عبد اللہ بن عبید قرشی نے ان کو عبد اللہ بن حکیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں صدیق اکبر نے خطبہ دیا۔ انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا کی جس طرح وہ اس کا حق دار ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تم اسی کی حمد و ثنا کیا کرو جیسے وہ اس کا حق دار ہے۔ اور امید و بیم کی کیفیت کو ملا لو بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی اسی وصف پر تعریف فرمائی ہے۔

انہم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغبا ورہبا وکانوا لنا خاشعین۔

بے شک وہ بھلائیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

پھر جان لو اللہ کے بندو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفسوں کو اپنے حق کے ساتھ رہن رکھ دیا ہے اور اسی پر تم سے عہد و میثاق لئے ہیں۔ اور اللہ نے تم سے قلیل فانی کو کثیر باقی کے بدلے میں خریدا اور یہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے۔ اس کا نور بھی نہیں بجھے گا۔ اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے تو اسی کے نور سے روشنی حاصل کرو۔ اور اللہ کی کتاب کی نصیحت قبول کرو اور اسی کتاب اللہ سے روشنی حاصل کرو۔ تاریک دن کے لئے حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور تمہارے اوپر عزت والے منشی اور لکھنے والے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں۔ وہ سب جانتے ہیں کچھ تم عمل کرتے ہو۔ پھر تم جان لو اللہ کے بندو۔ بے شک تم لوگ صبح بھی کرتے ہو اور شام بھی کرتے ہو ایک مہلت کے اندر جس کا علم تم لوگوں سے چھپایا گیا ہے۔ اگر تم لوگ ایسا کر سکتے ہو کہ تمہاری مہلت کی مدتیں اس طرح گذریں کہ تم اللہ کے اعمال کو رہے ہو تو ایسا ضرور کرو۔ مگر یہ بھی تم ہرگز نہیں کر سکتے ہو مگر اللہ کی توفیق ارزانی کے ساتھ۔ لہذا تم اپنی مہلتوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ اس سے قبل کہ تمہاری مہلت کی مدتیں پوری ہو جائیں۔ اور تمہیں تمہارے بدتر اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بے شک کچھ اقوام ایسی ہیں جو اپنی مہلت کی مدتوں کو دوسروں کے لئے ضائع کر دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہیں میں تمہیں منع کرتا ہوں کہ تم لوگ ان جیسے نہ بننا چننا تم چننا اور بچنا پھر بچنا۔ بے شک تمہارے پیچھے جلدی جلدی تلاش کرنے والی (موت) ہے جس کی رفتار بہت تیز ہے۔

۱۰۵۹۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو سرتج بن یونس نے ان کو ولید بن مسلم ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکر نے یہ کہ ابو بکر صدیق اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے۔ کہاں ہیں خوبصورت اور چمکتے رخساروں والے لوگ کہاں ہیں اپنے شباب پر اترانے والے کہاں بادشاہ جنہوں نے شہر بسائے تھے اور ان کے حفاظتی قلعے اور فصلیں بنائی تھیں کہاں ہیں وہ لوگ کہ غلبہ اور کامیابی میدان جنگ میں جن کے قدم چومتی تھی ان کے اعضاء بکھر گئے ہیں جب زمانے نے ان کے ساتھ بخل اور تنگ دلی دکھائی لہذا وہ قبروں کے اندھوں میں چھپ گئے لوگو بچو..... بچو..... پھر بچو.....

۱۰۵۹۶: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صانع نے ان کو حسن بن علی نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو عبد الواحد بن زید نے اس کو اسلم کوفی نے ان کو مرہ ظہیب نے زید بن ارقم سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے پانی مانگا چنانچہ ان کے پاس پانی کا برتن آیا گیا اس میں پانی اور شہد ملا ہوا تھا انہوں نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر اس کو ہٹا لیا اور رو پڑے اس قدر کہ ان کو دیکھ کن کے ساتھی بھی رو پڑے۔ ساتھی چپ کر

گئے مگر وہ چپ نہیں ہوئے اس کے بعد انہوں نے اپنی چادر کے ساتھ اپنے چہرے کو صاف کیا اور روئے یہاں تک کہ لوگ ان کے بات کرنے سے مایوس ہو گئے پھر انہوں نے اپنی آنکھوں کو پونچھا اب لوگوں نے ان سے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کس بات نے آپ کو رالایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے ہیں مگر میں نے آپ کے پاس کسی کو نہ دیکھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا چیز تھی جو آپ ہٹا رہے تھے حالانکہ میں نے تو کسی چیز کو آپ کے قریب نہیں دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دنیا تھی جو میرے سامنے شکل بنا کر آئی تھی اور اس نے اپنی کمر میری طرف جھکا لی تھی میں نے اس سے کہا ہے مجھ سے دو رہٹ جا اس نے کہا خبردار اللہ کی قسم اگر آپ مجھ سے نجات پا گئے تو مجھ سے وہ لوگ نجات نہیں پا سکیں گے جو آپ کے بعد ہوں گے۔ میں نے آج اسی بات کو یاد کیا ہے تو مجھے ڈر لگا کہ وہ مجھے بھی لاحق نہ ہو جائے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۵۹۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے انہوں نے سنا ابو حازم سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنی مولات نمیرہ سے اس نے سنا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے عورتوں کو دوسرے چیزوں نے تباہ کیا ہے ایک سونا اور دوسری زعفران (یعنی میکب اور فیش نے)۔

۱۰۵۹۸: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابوالدینا نے ان کو سرتج نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے حوشب سے اس نے حسن سے یہ کہ حضرت سلمان فارسی حضرت ابو بکر کے پاس آئے ان کی بیماری میں ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت سلمان نے کہا آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا تمہارے اوپر دنیا فتح ہونے والی ہے تم اس میں سے نہ لینا مگر ضرورت کی حد تک اور یقین جانئے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ اس کی پناہ میں خیانت نہیں کرتا کہ وہ تمہیں منہ کے بل آگ میں پھینک دے۔

۱۰۵۹۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو اسحاق بن حسن نے ان کو حسن بن اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے یہ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ اس شعر کو پڑھتے تھے۔

لا يزال يغى حبىا كونه

وقد يرجو الفتى الرجاء يموت دونه

ہمیشہ انسان اپنے محبوب کو طلب کرتا رہتا ہے اور کبھی جوان آرزو کرتے کرتے اسی کے پیچھے جان دے دیتا ہے۔

۱۰۶۰۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو عمرو بن علی بن بحر بن کثیر السقاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ جناب شعبہ میرے پاس آئے جب انہوں نے مہدی کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا۔ اور آ کر کہا کہ مجھے موسیٰ جہنی کی کوئی روایت بیان کیجئے تاکہ میں وہ مہدی کو سناؤں۔ کہا محمد بن محمد بن رجاء نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو حفص نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو موسیٰ جہنی ابو بکر بن حفص نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ اپنے والد کے پاس آئیں جب وہ موت کے ساتھ مقابلہ کر رہے تھے (یعنی موت کے وقت) جب انہوں نے ان کی روح سینے میں پہنچی ہوئی محسوس کی تو اس شعر سے تمثیل کیا۔

اماوى ما يغنى الشراء عن الفتى

اذا خرجت يوماً وضاق بها الصدر

کسی مرد کو مال کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دیتی جب کسی دن روح نکلنے پر آتی ہے اور اس کے ساتھ سینہ گھٹتا ہے۔
دیگر راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ عائشہ کے کسی شعر کو سن کر صدیق اکبر نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمانے لگے۔ بلکہ

جاءت مسکرت الموت بالحق ذالک ما كنت منه تحيد
موت کی سختی اور بیہوشی یقینی ہے یہی ہے وہ جس سے آپ بھاگتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۰۶۰۱: ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبد الملک بن محمد بن ابراہیم زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن رجا نے ان کو محمد بن اسحاق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو جعفر بن برقان نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے اپنے بعض عاملوں کی طرف خط لکھا اس تحریر کے آخر میں یہ بات لکھی تھی کہ تم اپنے نفس کا نرمی کے وقت محاسبہ کیا کرو شدت اور سختی کے حساب سے قبل، کیونکہ جو شخص نرم حالات میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے سخت حساب سے پہلے اس کا انجام رجوع و رضاء کی طرف اور رشک کی طرف ہوتا ہے۔ اور جس کو اس کی زندگی اس کی خواہشات کے ساتھ غافل اور مشغول رکھتی ہے اس کا انجام حسرت و ندامت ہوتا ہے۔ تو جو تمہیں نصیحت دی جائے اس کو قبول کرو تا کہ آپ ان امور سے خود رک سکیں جن سے منع کیا جاتا ہے (یعنی جو ممنوع ہیں)۔

۱۰۶۰۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عثمان عجل نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو شععی نے مسروق سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب نکلے اور آپ کے اوپر سوتی لباس تھا لوگوں نے آپ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا جس شئی کی طرف دیکھا جا رہا ہے مگر اس کی ظاہری تازگی ہے جو اللہ نے بنائی ہے اور انسان مال سے محبت کرتا ہے اور اولاد سے محبت کرتا ہے حالانکہ اللہ کی قسم دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی سانس۔

۱۰۶۰۳: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابو جعفر آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ساسفیان ثوری سے انہوں نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ شعر اکثر کہتے رہتے تھے۔

لا یغرنک عشاء ساکن

قد توافی بالمنیات السحر

پر سکون وقت عشاء سے ہرگز دھوکہ نہ کھانا کبھی کبھی ٹھیک سحر کے وقت بھی موت آ لیتی ہیں۔

۱۰۶۰۴: فرمایا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی ابو علی طائی محاربی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو ابو معشر نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہر معاملہ میں سنجیدگی اور تاخیر بہتر ہے سوائے آخرت کے معاملے کے۔

۱۰۶۰۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو مصعب بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت عمر نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب سے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ ایسے کپڑے پہنیں جو آپ کے موجودہ کپڑوں سے نرم ہوں۔ اور اگر آپ ایسا کھانا کھایا کریں جو آپ کے موجودہ کھانے سے زیادہ نفیس اور عمدہ ہو تو کیا زیادہ بہتر نہیں ہوگا؟ اللہ نے رزق میں بڑی وسعت عطا کر دی ہے۔ اور مال بھی

زیادہ کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس بارے میں آپ کی مخالفت کروں گا۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے؟ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت و سختی کا سامان کیا تھا۔ بار بار یہ کہتے رہے حتیٰ کہ سیدہ حفصہؓ کو انہوں نے رلایا اور ان سے کہا میں نے آپ سے یہ بات کہہ دی ہے بے شک میں اللہ کی قسم اگر میں یہ کر سکوں کہ میں ان کی شدت والی زندگی میں اپنے آپ کو شریک کر سکوں تو میں ضرور کروں گا تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو پا لوں۔

۱۰۶۰۶: وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو علی بن اسحاق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے اپنے بھائی سے مصعب بن سعد سے یہ کہ سیدہ حفصہؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ یہ کپڑے نہ پہنئے بلکہ اس کے بعد راوی نے یزید بن ہارون والی روایت ذکر کی ہے۔

۱۰۶۰۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن بشر عبدی نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نعمان نے مصعب بن سعد بن ابوقاس سے انہوں نے حفصہ بنت عمرؓ سے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا تھا اے امیر المؤمنین آپ کے اوپر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر اپنے یہ دو کپڑے مہین لیں اور آپ اگر عمدہ اور نفیس کھانا کھائیں کیونکہ اللہ نے آپ کے اوپر زمین فتح کر دی ہے اور اس کے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے۔ ان کے والد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس بات میں اختلاف کروں گا کیا آپ جانتی نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں شدت اور سختی پائی تھی چنانچہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آنے والی تکلیفوں کو ایک ایک کر کے ذکر کرنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے حفصہؓ کو رو لادیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہلے آپ سے کہہ دیا تھا۔ میرے دو دوست تھے دونوں ایک راستے پر چل گئے ہیں۔ اگر میں ان کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلوں تو وہ راستہ مجھے ان کے طریقے سے دور لے جائے گا۔ بے شک میں دونوں کی زندگی کی شدت میں خود کو شریک کرنا چاہتا ہوں تا کہ میں ان کی پسندیدہ زندگی کو اپنا سکوں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابوبکر صدیقؓ کی پسندیدہ زندگی کو پاسکوں۔

۱۰۶۰۸: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبد اللہ بصری نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا اے لوگو تم لوگ کتاب اللہ کے سانچے اور حفاظت کے برتن بن جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اللہ سے ایک ایک دن کا رزق مانگو تمہارے اوپر یہ ناپسندیدگی نہ ہو کہ وہ تمہارے واسطے زیادہ کیوں نہیں کرتا۔

۱۰۶۰۹: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابوالدنیاء نے ان کو محمد بن نانج نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو محمد بن مسرہ تستری نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ دنیا سے زہد اور بے رغبتی قلب و بدن کے لئے راحت و سکون ہے۔

خطبہ فاروق اعظم

۱۰۶۱۰: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعدی بن فریح نے ان کو عبید اللہ بن محمد عمری نے ان کو عبد العزیز اویسی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن اخی شہاب نے میرا گمان ہے کہ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے اس نے ابو ہریرہؓ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو خطبہ میں یوں کہتے تھے تم میں سے وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے خواہش نفس سے طمع اور الج اور غصب و غصے سے حفاظت کر لی بات میں سچائی کے بغیر کوئی خیر نہیں ہے۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے وہ گناہ کرتا ہے اور جو گناہ کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ چچاؤ تم اپنے آپ کو گناہوں سے یعنی رب کی نافرمانی سے۔ ایسا بندہ مٹی سے بنا ہوا اس کو رب کی نافرمانی زیب نہیں دیتی وہ

مٹی ہی ہو کر رہے گا۔ وہ آج زندہ ہے تو کل صبح میت ہو گا دن بہ دن عمل کرو (یعنی روزانہ عمل کرو) اور مظلوم کی بددعا سے بچو، اور اپنے نفسوں کو مردوں میں شمار کرو۔ اس کو اسی طرح روایت کیا ہے جماعت نے اویسی سے اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے۔

۱۰۶۱۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو خبر دی عبد الرزاق نے معمر سے اس نے زہری سے انہوں نے کہا کہ صدقے کے اونٹوں میں سے ایک جانور رسی تڑوا کر نکل گیا حضرت عمر نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا۔ پھر لوگوں کو بلایا۔

چنانچہ حضرت عباس نے ان سے (ازراہ مذاق کہا) اگر آپ اس کو یوں ہی ہمارے لئے عطا کر دیتے تو کیا ہو جاتا حضرت عمر نے اس سے کہا اللہ کی قسم بے شک ہم لوگ اس مال کے لئے (استعمال کی کوئی گنجائش اور کوئی راستہ) نہیں پاتے اس کے سوا کہ یہ حق کے مطابق لیا جائے اور حق میں ہی استعمال کیا جائے اور حق میں دینے سے نہ روکا جائے۔

خطبہ عثمانی

۱۰۶۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ محمد بن حلف بن صالح کو فی تیمی نے مجھے لکھا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعب بن ابراہیم تیمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے سیف بن عمر اسدی نے بدر بن عثمان سے اس نے اپنے چچا سے وہ کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جو زندگی کا آخری خطبہ دیا تھا جماعت میں یہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو دنیا اس لئے عطا کی ہے تاکہ اس کے ذریعہ آخرت کو طلب کرو۔ یہ تمہیں اس لئے عطا نہیں کی کہ آپ لوگ اسی کی طرف ہی جھک جاؤ اور مائل ہو جاؤ یقینی بات ہے کہ دنیا فنا ہو جائے گی اور آخرت باقی رہے گی، تمہیں فانی چیز اترانے میں مبتلا نہ کر دے۔ اور نہ ہی وہ تمہیں ہمیشہ اور باقی رہنے والی چیز سے غافل کر دے۔ جو چیز باقی رہے گی اس کو اس چیز پر ترجیح دو جو فنا ہو جائے گی بے شک دنیا ختم ہو جائے گی۔ اور لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جانا ہے۔ لہذا اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سے ڈرنا ڈھال ہے اس کے عذاب سے اور اس کی طرف سے وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو غیر سے اور اپنی جماعت اور وحدت کو لازم پکڑو اور گروہ نہ بنو۔

واذکروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا الخ

اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی

پھر تم اس کی نعمت کے ساتھ بھائی بھائی ہو گئے۔ (دو آیات کے آخر تک)۔

قول علی المرتضیٰ

۱۰۶۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن احمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ان کو زبید یامی نے ان کو مہاجر عامری نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ ڈر کی بات جس کے بارے میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس کی اتباع ہے۔ اور لمبی آرزو کرنا ہے۔ بہر حال خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے روک دیتا ہے اور جب کہ لمبی لمبی آرزو کرنا آخرت کو بھلوادیتا ہے۔

۱۰۶۱۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ علی بن عبد اللہ عطار نے بغداد میں ان کو علی بن حرب موصلی نے سنہ ۲۶۰ دو سو ساٹھ میں موصل شہر میں ان کو حدیث بیان کی وکیع نے سفیان سے اس نے عطاء بن سائب سے ان کو ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفے میں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا اے لوگو بے شک سب سے زیادہ ڈر کی بات جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ ہے لمبی لمبی آرزو کرنا اور خواہش نفس کی اتباع کرنا۔ بہر حال لمبی آرزو آخرت کو بھلوا دیتی ہے اور خواہش نفس کی اتباع کرنا حق سے بھٹکا دیتی ہے۔ خبردار بے شک دنیا بیٹھ پھیر کر جانے والی ہے اور آخرت سیدھی آنے والی ہے۔ اور دونوں کے لئے مخصوص لوگ ہیں لہذا آپ لوگ اپنا آخرت بنو اپنا دنیا نہ بنو۔ آج (دنیا میں) عمل ہی عمل کرنا ہے حساب و کتاب نہیں ہے مگر کل حساب و کتاب ہی ہوگا عمل کوئی نہیں ہوگا۔

اور تحقیق روایت کیا ہے محمد علی بن ابی علی نے اور وہ ضعیف ہے یہی الفاظ اس کی دو سندوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۶۱۵..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن ابی ہاشمی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد ابن علی سے اس نے اپنے والد علی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح فرمایا۔

خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں

۱۰۶۱۶..... اور ہمیں خبر دی ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم بن فضل محمد بن ابراہیم بن فضل مکی نے ان کو احمد بن محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو عمر نے ان کو علی بن ابی علی نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سب سے زیادہ خوف کی بات جو میں اپنی امت کے بارے میں ڈرتا ہوں وہ خواہش نفس اور لمبی لمبی آرزوئیں کرنا ہے۔ خواہش نفس تو حق سے رکاوٹ بنتی ہے اور لمبی آرزوئیں کرنا آخرت کو بھلوا دیتا ہے۔ اور یہ دنیا کوچ کر کے جانے والی ہے اور آخرت کوچ کر کے آنے والی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے خاص لوگ ہیں۔ اگر تم لوگ استطاعت رکھو کہ تم دنیا والے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو بے شک تم لوگ آج دارالعمل میں ہو جہاں حساب و کتاب بالکل نہیں ہے اور تم کل دارالحساب میں ہو گے وہاں عمل بالکل نہیں ہوگا۔

دونوں سندوں کے الفاظ برابر ہیں ہاں روایت جعفر بن محمد میں ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تم لوگ اہل آخرت میں سے ہو اور اہل دنیا میں سے نہ بنو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۰۶۱۷..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو جعفر دینوری نے ان کو عبد العزیز یعنی ابیسی نے ان کو علی بن ابی علی لہمی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے اسی کی مثل۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے اگر تم استطاعت رکھو کہ تم اپنا آخرت بنو اور اپنا دنیا نہ بنو تو ایسا ضرور کرو لہمی اسی کے ساتھ متفرد اور اکیلا ہے اور قوی نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقیقت دنیا سے متعلق روایات

۱۰۶۱۸..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن زکریا بزار نے ان کو فدیک بن سلمان نے ان کو محمد بن سوقہ نے شعبی سے اس نے حارث سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خیرات اور نیکیوں کی طرف لپکتا ہے۔ اور جو جہنم پسند ہوتا ہے وہ شہوات و لذات سے دور بھاگتا ہے۔ اور جو شخص موت کا انتظار کرتا ہے اس پر لذات بے مزہ ہو جاتی ہیں اور جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اس پر مصیبتیں ہلکی اور بے اثر ہو جاتی ہیں۔

۱۰۶۱۹:..... اور اس کو روایت کیا ہے عبید اللہ و صافی نے ابن سوقہ سے اس نے حارث سے اس نے علی سے ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن خلیل بن ابراہیم اصفہانی نے ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حکم عمری نے ان کو عبید اللہ و صافی نے ان کو محمد بن سوقہ نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۲۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضعی نے ان کو جحشی نے ان کو علی بن ابو علی ہاشمی نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے علی بن ابوطالب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم لوگ آج کے دن گھر دوڑ کے مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور آئندہ کل صبح دوڑ کے مقابلے کا فیصلہ ہوتا ہے دوڑ میں جیت جنت کا حاصل کر لینا ہے۔ اور دوڑنے کی آخری حد جہنم ہے۔ اللہ کی عفو و درگزر کرنے سے تم نجات پا سکتے ہو، اور اسی کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکتے ہو اور تم لوگ اپنے اپنے اعمال کے ساتھ ایک دوسرے سے تقسیم اور جدا ہو گے۔ علی بن ابی علی اس میں متفرد ہے۔

۱۰۶۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو قاسم بن مہدی نے ان کو ابو مصعب نے ان کو حدیث بیان کی علی بن ابو علی لہی نے ان کو محمد بن منکدر نے انہوں نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ تم لوگ آج مقابلے کے میدان میں اترے ہوئے ہو اور صبح کل ہار جیت کا فیصلہ ہونا ہے۔ اس نے مذکور کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۶۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو ہارون بن عبد اللہ نے اور علی بن مسلم نے دونوں نے کہا ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حضرت علی بن ابوطالب سے کہا اے ابو الحسن آپ ہمارے سامنے دنیا کی حقیقت بیان کیجئے۔

حضرت علی نے پوچھا کہ لمبی بات کروں یا مختصر کروں۔ لوگوں نے کہا کہ مختصر آیتائے۔ انہوں نے جواب دیا۔

حلالها حساب، و حرامها النار

اس میں سے جو کچھ حلال ہے اس کا ارتکاب کرنے پر حساب دینا پڑے گا اور جو کچھ حرام ہے اس کا ارتکاب کرنے سے جہنم ملے گی۔ (اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام جہنم ہے۔)

۱۰۶۲۳:..... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن ابوالدنیاء نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو سلیمان بن حکم بن عوانہ نے ان کو عتبہ بن حمید نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی قبیسہ بن جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب نے فرمایا۔ جو دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے مصیبتیں اسی پر آسان ہو جاتی ہیں۔ اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے۔ اس راوی کے علاوہ دیگر نے یہ الفاظ اضافہ کئے ہیں اور جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ شہوات و لذات سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص جہنم سے ڈرتا ہے وہ حرام کردہ چیزوں سے واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۰۶۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو بکر اشعری نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان داری نے ان کو نعیم بن حماد نے ان کو سلیمان بن حکم نے اس نے طویل حدیث میں ذکر کیا ہے ایمان کی تفسیر میں۔

(۱۰۶۱۹)۔ (۱) فی ن: (الصوفی)

(۱۰۶۲۳)۔ (۱) فی ن: (عن) (وہو خطا)

وسلیمان بن الحکم بن عوانة له ترجمة في الجرح (۱۰۷/۴)

قال يحيى بن معين: ليس بشيء

۱۰۶۲۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو ہبل بن شعیب نے ان کو عبد الاعلیٰ بن نوف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی المرتضیٰ سے وہ فرماتے تھے۔

مبارک بادی ہے دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں اور آخرت میں رغبت کرنے والوں کے لئے یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی زمین کو پلنگ اور اس کی مٹی کو بستر بنالیا ہے۔ اور اس کی مٹی کو خوشبو بنالیا ہے اور کتاب اللہ کو اپنی شناخت اور پہچان بنالیا ہے اور اللہ کو پکارنے اور مانگنے کو اور ہنی بنالیا ہے۔ اور دنیا کو لازمی طور پر ترک کر دیا ہے۔ مسیح بن مریم علیہما السلام کی بیچ اور طریق پر۔

۱۰۶۲۶: کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل بن ابراہیم ملوی نے ان کو ابو شجاع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ اما بعد حقیقت ہے کہ دنیا کی مثال سانپ جیسی ہے کہ جس کا کاٹنا تو بظاہر معمولی سا ہوتا ہے مگر زہر اس کا مار دیتا ہے لہذا دنیا میں سے جو کچھ آپ کو اچھا لگے اس سے منہ پھیر لیں اس لئے کہ اس میں سے بہت کم ہی تیرے ساتھ رہے گا۔ اور اپنے آپ سے اس کے فکر و غم کو اتار پھینکئے اس لئے کہ اس کے فرق کا آپ کو بھی یقین ہے بلکہ جو کچھ اس کے لئے ہو اس سے کنارہ کش ہو جائیے بے شک صاحب دنیا اس میں بہت ہی کم کبھی مطمئن ہوتا ہے سرور و خوشی کی جانب۔ اس میں سے مکروہ اور ناپسندیدہ چیز کو نگاہیں اونچی کر کے دیکھئے۔ والسلام ہم نے حضرت علی کے جمیع اقوال دنیا کے بارے میں اور اس سے بے رغبتی کے بارے میں۔ اس کے فضائل میں ذکر کر دیئے ہیں۔

۱۰۶۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ جب حضرت عمر شام میں گئے۔ اور علاقے کے معززین اور فوج کے کمانڈروں نے ان سے ملاقات کی تو حضرت عمر نے پوچھا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کون؟ فرمایا کہ ابو عبیدہ۔ بتایا گیا کہ ابھی وہ بھی آپ سے پاس آتے ہیں۔ چنانچہ اتنے میں وہ بھی اونٹنی پر سوار ہو کر آن پہنچے جس کے ناک میں ٹکیل رسی کی ڈلی ہوئی تھی انہوں نے حضرت عمر کو سلام کیا پھر انہوں نے آپس میں کوئی سوال جواب کئے اس کے بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ ہم لوگوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ فرمایا کہ وہ آہستگی سے آپس میں باتیں کرتے کرتے ان کے گھر پر جا پہنچے حضرت عمر کو ان کے گھر میں سوائے ان کی ایک تلوار ایک ان کی کمان اور اونٹ کے پالان کے اور کوئی شئی نظر نہ آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا۔ اگر آپ کچھ سامان لے لیتے تو بہتر ہوتا یا ایسی ہی کوئی بات کہی جس کے جواب میں حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین بے شک یہ چیزیں ہمیں سوال و جواب و حساب و کتاب تک پہنچا دے گی۔ یا مقتل کا وہ و ہلاکت کا وہ تک پہنچا دے گا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسی سال تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

۱۰۶۲۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو عمر نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر پیٹ بھر کر کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے خواہ کتنا ہی ان کے لئے اچھا کھانا کیوں نہ تیار کر لیا جاتا اور کتنا زیادہ ہوتا مگر وہ کم ہی کھاتے تھے۔ ایک مرتبہ ابن مطیع ان کے پاس آئے وہ ان کی طبع پرسی کرنے آئے تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا جسم نحیف و کمزور ہو چکا ہے انہوں نے ان کی اہلیہ سے کہا کیا آپ ان کے لئے کوئی نفیس اور عمدہ چیز نہیں تیار کر دیتیں تاکہ ان کی صحت بحال ہو جائے۔ انہوں نے جواب دیا، ہم تیار کر دیتے ہیں مگر یہ سب کو بلا لیتے ہیں گھر میں سے کسی کو نہیں رہنے دیتے اور نہ ہی کسی بھی موجود شخص کو سب کو بلا کر ساتھ کھلا دیتے ہیں۔ آپ ان سے اس بارے میں بات کر کے دیکھیں۔ چنانچہ ابن مطیع نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن اگر آپ کوئی عمدہ

چیز کھانے کی تیار کروالیں تاکہ آپ کی صحت بحال ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ میری عمر کے اسی سال گذر چکے ہیں میں نے اسی سال میں ایک بار بھی کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یا یوں کہا کہ میں نے صرف ایک بار پیٹ بھر کر کھایا تھا۔ اور تم آج کہتے ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھاؤں جب کہ میری عمر میں سے نہیں باقی رہ گیا مگر انتہائی مختصر وقت۔

ان آثار کی مثل حضرت ابن عمر سے اور دیگر سے باب الطعام میں روایات گذر چکی ہیں۔

۱۰۶۲۹: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن قادم نے ان کو اسماعیل بن ابو خادم نے ان کو قیس بن ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ سعد بن مالک نے کہا اگر ساری دنیا ایک آدمی کے لئے جمع کر لی جائے پھر وہ اس کے چار پڑے ہوئے حصوں کے پاس سے گذرے تو اس کا نفس یہ چاہے گا کہ وہ ان کو بھی اٹھالے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا جو اس کے پاس بیٹھا تھا کہ وہ ان حصوں کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں وہ آدمی آپ کو ہی سمجھتا ہوں۔

فتنہ کا خوف

۱۰۶۳۰: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالفتح نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سعد نے اشعث سے اس نے رجاء بن حیوۃ سے وہ کہتے ہیں حضرت معاذ نے فرمایا بے شک تم لوگ غربت و بد حالی کے فتنے میں مبتلا کئے گئے تھے پس تم نے صبر کیا اور میں تمہارے اوپر خوف کرتا ہوں غربت و بد حالی کے فتنے کا اور اس سے زیادہ جو میں تمہارے اوپر ڈرتا ہوں وہ عورتوں کی طرف سے ہے جب وہ سونے کے کنگن پہنیں گی اور یمن کے تنگ کپڑے یا گلوبند۔ سینہ بند وغیرہ۔

اور شام کا دوپٹہ۔ غنی کے پیچھے یا گانے کے پیچھے جائیں گی۔ اور فقر و غربت کو اس چیز کی تکلیف دہی کی جو وہ نہیں رکھتا ہوگا۔ اس کو بھی روایت کیا ہے ابو عثمان نہدی نے حضرت معاذ سے۔

۱۰۶۳۱: اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابو قلابہ نے متعدد لوگوں سے کہ فلاں شخص کے ساتھ کچھ اصحاب رسول گذرے تو اس نے ان سے کہا کہ آپ لوگ مجھے کوئی وصیت کرو چنانچہ وہ اس کو وصیت کرنے لگے اور حضرت معاذ بن جبل ان کے آخر میں تھے وہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے۔ اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے انہوں نے کہا کہ لوگ (ہمارے ساتھ) آپ کو وصیت کر رہے ہیں۔ (انشاء اللہ) وہ اس کام میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ اور میں بھی ابھی آپ کے معاملے کو چند کلمات میں جمع کرتا ہوں۔ جہاں جئے۔ آپ کے لئے اپنے دنیا کے حصے کو حاصل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے جب کہ آپ اپنے آخرت والے حصے کے زیادہ محتان ہیں۔ لہذا اپنے اپنی آخرت والے حصے کو حاصل پہلے کیجئے۔ وہ ہمیں بلند کردے گا تیرے دنیا کے حصے کے مقابلے میں پھر اس کو منظم اور محفوظ کر دیجئے۔ تیرے ساتھ ہی رہے گا آپ جہاں کہیں بھی رہیں گے۔

۱۰۶۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو بارون بن عبد اللہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عون بن معمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل کی مجلس میں لوگ ان کے اصحاب آتے تھے۔ حضرت معاذ ان کو فرماتے تھے۔ اے میاں تم میں ہر شخص آدمی ہے لہذا اللہ سے ڈرو اور تم لوگ دیگر لوگوں سے اللہ کی طرف بوقت کے باؤ۔ اور اپنے نفوس کو اللہ کی طرف جلدی کرو یعنی موت۔ اور تمہیں چاہئے کہ تم اپنے گھروں میں رہو اس بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ تمہیں جی بھی نہ جانتا ہو۔

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۶۳۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبد الرحمن مانی کوئی نے ان کو احمد بن حاز نے ان کو ابو زیاد عبد الرحیم بن عبد الرحمن محارب نے ان کو مبارک بن فضالہ نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم دانا اور عقلمند تھے وہ نیکی کرتے تھے۔ پاکیزہ رزق کھاتے تھے، ضرورت سے زائد کو آگے کے لئے بھیجتے تھے اہل دنیا سے ان کی دنیا کے بارے میں مناقشہ اور اعتراض نہیں کرتے تھے دنیا کی ذلت و بجز سے گھبراتے نہیں تھے اس میں سے صاف ستھری لیتے تھے مکر اور میلی چھوڑ دیتے تھے اللہ کی قسم اگر وہ جو نیکی کرتے تھے وہ کبھی ان کے دلوں میں فخر و بڑائی پیدا نہیں کرتی تھی۔ اور ان کے دلوں میں کبھی کوئی برائی چھوٹی نہیں ہوتی تھی شیطان جس پر ان کو امر کرتا۔

۱۰۶۳۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی زہری نے ان کو عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے منور بن مخرمہ نے کہا۔ البتہ کچھ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ تمہاری مجالس کو دیکھتے تو تم کو ان سے شرم و حیا آ جاتی۔

۱۰۶۳۵: اس کو ابن مبارک نے روایت کیا اوزاعی سے اس نے زہری سے اس نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں مسور بن مخرمہ نے کہا کہ لوگوں نے قبروں کی زیارت کی اگر وہ مجھ کو دیکھتے تمہارے ساتھ تو تم ان سے شرم کرو گے۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن عبدوی نے ان کو حاتم بن محبوب قرش نے ان کو حسین بن حسن مروزی ان کو ابن مبارک نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۰۶۳۶: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینا نے ان کو عبد الرحمن بن صالح نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو عبد الرحمن بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ نماز کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور روزوں کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اور الجہاد کے اعتبار سے بھی زیادہ ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ وہ تم لوگوں سے بہتر تھے لوگوں نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے اے ابو عبد الرحمن فرمایا کہ وہ لوگ تم سے دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور تم سے آخرت میں زیادہ راغب تھے۔

دنیا وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہ ہو

۱۰۶۳۷: وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی سرتج بن یونس نے ان کو عبد الواحد نے مالک بن مغول سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو۔ اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کو عقل نہیں ہوتی۔

۱۰۶۳۸: فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابوالدینا نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبس نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو ابوسیمان نصیبی نے ان کو ابوالحق نے زرعد سے اس نے عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دنیا اس کے لئے گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی مال نہ ہو اور اس کو وہی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں ہوتی۔

انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے

۱۰۶۳۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابو خالد نے ان کو اسماعیل نے یعنی ابن ابو خالد نے ان کو اشعث نے ابو عبیدہ سے وہ کہتے ہیں حضرت عبد اللہ نے فرمایا تم میں سے جو طاقت رکھتا ہو کہ وہ اپنا خزانہ آسمانوں میں رکھے جہاں نہ اس کو چور پاسکے نہ اس کو دیمک لگا سکے (تو ضرور کر لے) بے شک ہر انسان کا دل اس کے خزانے کے پاس ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۰: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن یعقوب نے حمیدی سے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے اس نے اپنے بھائی سے اس نے ابو عبیدہ سے اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا تم میں سے جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے خزانے کو اپنی جگہ رکھے جہاں اس کو چور نہ پہنچ سکے اور اس کو دیمک بھی نہ کھائے تو ضرور ایسا کر لے۔ حمیدی نے کہا ہے کہ قزاری ہے ہمارے لئے اپنے بھائی کا نام اشعث ذکر کیا تھا۔

کوئی گھر حسرت و افسوس سے پر نہیں ہوتا

۱۰۵۴۱: ہمیں خبر دی ابو علی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عبد اللہ نے ان کو اسرائیل نے ابو اسحق نے اس نے ابو الاحوص سے اس نے عبد اللہ سے انہوں نے فرمایا بے شک ہر سکون کے ساتھ پریشانی بھی ہوتی ہے۔ اور کوئی گھر حسرت و افسوس سے پر نہیں ہوتا مگر قریب ہے کہ اس کے متبادل سے بھی بھر جائے۔

۱۰۶۴۲: ہمیں خبر دی احمد بن حسن اور محمد بن موسیٰ سے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق ان کو ابو الحوار نے ان کو اسرائیل نے اس نے مذکور کو ذکر کیا کہ ان دونوں نے کہا۔ مگر اس کے ماسوا سے بھرتا ہے۔

باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان

۱۰۶۴۳: ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو شقیق نے ان کو عبد الرحمن بن ثروان نے ان کو ہزیل بن شرییل نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی دنیا کا نقصان کرتا ہے لہذا باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کر لو۔

۱۰۶۴۴: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن منیب نے ان کو نضر نے ان کو قرہ بن خالد نے "ح" اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو علی بن بندار نے ان کو فضل بن حباب نے ان کو سلمہ بن ابراہیم نے ان کو قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صبح کرتا تم میں سے کوئی ایک آدمی مگر وہ مہمان ہوتا ہے۔ اور اس کا مال ادھار اور مانگا ہوا ہوتا ہے۔ حقیقت ہے کہ ہر مہمان کو بچ کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ادھاری مانگی ہوئی چیز واپس کرنی ہوتی ہے اس کے اصل مالک کی طرف۔ یہ الفاظ ہیں سلمیٰ کی حدیث کے۔

۱۰۶۴۵: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عتھر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عرفجہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سورہ مسح اسم ربک الاعلیٰ

سنانے کی درخواست کی۔ وہ جب اس آیت پر پہنچے بل تؤثرون الحیاة الدنیا (بلکہ تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو) تو انہوں نے تلاوت بند کر کے اپنے ساتھیوں کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا۔ ہم لوگوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دے رکھی ہے۔ ہم نے تو جہنم نہیں دیکھی۔ نہ اس کا گرم کھولتا ہوا پانی دیکھا ہے۔ نہ اس کا گلے میں پھنسے والا کھانا دیکھا ہے نہ اس کا پانی دیکھا ہے لہذا آخرت ہم سے سمٹ گئی ہے لہذا ہم نے دنیا کو آخرت پر پسند کر لیا ہے لہذا انہوں نے فرمایا بلکہ یہ دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یا، کے ساتھ۔

بہترین و بدترین لوگ

۱۰۶۳۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو عبید اللہ بن شمیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے ہمیں خبر ملی ہے کہ حضرت ابو ذر فرمایا کرتے تھے حالانکہ وہ حضرت معاویہ کی مجلس میں ہوتے تھے البتہ تحقیق ہم نے پہچان لیا ہے تمہارے بہترین لوگوں کو تمہارے بدترین لوگوں میں سے۔ اور البتہ ہم تمہارے ساتھ زیادہ جاننے والے ہیں گھوڑوں کی نعل لگانے والوں کو۔ چنانچہ ایک آدمی نے کہا اے ابو ذر کیا آپ غیب جانتے ہیں؟ تو حضرت معاویہ نے فرمایا چھوڑیے شیخ کو پس شیخ جان چکے ہیں تم میں سے اس شخص کو جو ہم میں سے بہترین ہے۔ اے ابو ذر۔ انہوں نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت ہے اور تم میں سے آخرت کے بارے میں سب سے زیادہ تم میں سے رغبت کرنے والا وہ ہے جو غلام آزاد کرتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جو ذکر کو ترک نہیں کرتے۔ اور نماز کو تاخیر سے ادا نہیں کرتے انہوں نے پوچھا کہ ہم میں سے بدترین کون ہیں۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر زیادہ رغبت کرنے والے تم میں سے اور آخرت سے زیادہ بے رغبتی کرنے والے جو غلام آزاد نہیں کرتے اور نماز میں تو آتے ہی آخر میں ہیں۔

حب دنیا کا علاج

۱۰۶۳۶: (مکرر ہے) فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابو ذر داء فرمایا کرتے تھے۔ کیا میں تم لوگوں کو تمہاری بیماری اور تمہارے علاج کے بارے میں نہ بتا دوں۔ بہر حال آپ لوگوں کی بیماری تو حب دنیا سے تمہارا علاج ذکر اللہ ہے۔

دو درہم کے مالک کا حساب

۱۰۶۳۷: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن عباس مزکی نے ان کو ابو سعید عبید بن کثیر تمہارے کوفے میں۔ ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ شدید ہوگا۔

۱۰۶۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد صنعانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہمام بن منبہ نے ان کو لیث بن ابوسلم نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرے میں آیا میں نے وہاں پر بیس ہزار روپے منافع کمایا۔ مگر نہ تو میں اس سے زیادہ خوش ہوا نہ ہی اترا یا۔ اور میں دوبارہ بھی اسی کا اعادہ کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ میں نے حضرت ابو ذر سے سنا وہ کہتے تھے قیامت کے دن دو درہم کے مالک کا حساب ایک درہم کے مالک سے زیادہ سخت ہوگا اور ایک درہم والے کا حساب دو درہم والے سے ہلکا ہوگا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۴۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیاء نے ان کو سرجی نے ان کو یونس بن ہارون نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو محمد بن منکر نے وہ کہتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تین سو دینار بھیجے اور کہا کہ آپ اس رقم کے ساتھ اپنی حاجات پوری کرنے میں مدد لیجئے۔ وہ اس وقت شام کے ملک میں تھے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا: یہ رقم آپ ان کے پاس واپس لے جائیے۔ ہم سے زیادہ غنی کوئی نہیں ہے اللہ کے ساتھ۔ ہمارے پاس بس صرف ایک سایہ ہے جس کے نیچے سر چھپاتے ہیں اور تین بکریاں ہیں جو شام کو ہمارے پاس آ جاتی ہیں اور ایک خادمہ ہے جو رضا کارانہ طور پر ہماری خدمت کرتی ہے اس کے بعد اس سے زیادہ ہونے پر خوف کھاتا ہوں۔

۱۰۶۵۰: فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بنی نے وہ کہتے ہیں کہ قریش کے ایک نوجوان حضرت ابوذر کے پاس داخل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا دنیا سوا ہو گئی ہے لوگوں نے اس کو ناراض کر دیا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا نسبت حقیقت ہے کہ مجھے ہر ہفتے بھر کے لئے ایک صاع غلہ کافی ہے اور روزانہ پانی کا ایک گھونٹ کافی ہے۔

۱۰۶۵۱: فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبد اللہ نے ان کو زیاد بن ایوب نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حفص بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر کے گھر میں ملاقات کے لئے داخل ہوئے تو ان کے گھر میں اپنی نظر گھمانے لگے اور پوچھنے لگے اے ابوذر آپ لوگوں کا گھر کا سامان کہاں ہے۔ انہوں نے فرمایا ہمارا دوسرا گھر ہے ہم اپنا اچھا اچھا سامان وہاں بھیج دیتے ہیں۔ اس شخص نے (بات نہ سمجھی اور) کہا کہ آپ یہاں جب تک ہیں تو یہاں بھی تو سامان ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی گھر کا مالک ہمیں اس گھر میں نہیں رہنے دے گا۔

تین شخصوں پر حیرت

۱۰۶۵۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نصیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو بکر احمد بن محمد بن ابوالموت نے بطور املاء کے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ انشج نے ان کو معاویہ بن قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت سلمان فارسی نے فرمایا:

تین شخصوں نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے حتیٰ کہ مجھے انہوں نے ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو دنیا کی امیدیں اور آرزوئیں کرنے والا ہے حالانکہ موت اس کو تلاش کر رہی ہے۔ دوسرا وہ شخص جو غافل اور بے خبر رہتا ہے حالانکہ اس سے کوئی غافل نہیں ہے بلکہ وہ سب کی نظروں میں ہے۔ تیسرا وہ شخص جو ہستار ہوتا ہے حالانکہ اس کو نہیں پتہ کہ اس کا رب اس سے ناراض ہے یا راضی ہے۔

اور تین شخصوں نے مجھے غم اور حزن و ملال میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ان باتوں نے مجھے رولا دیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور صحابہ کرام کی جدائی۔ یا یوں کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فراق اور ان کے احباب کا فراق۔ حماد کو شک ہے۔

دوسری بات قیامت کا ہولناک منظر اور تیسری چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر پیش ہونا۔ مجھے نہیں معلوم کیا میرے لئے جنت کی طرف حکم ہو گا یا جہنم کی طرف۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا استغناء

۱۰۶۵۳: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو بھل بن ابان قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت سلمان فارسی کو خط لکھا کہ آپ مجھے یہاں آ کر لیں۔ چنانچہ سلمان ان سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہو گئے جب حضرت عمر کو ان کے پہنچنے کی اطلاع مل گئی تو آپ نے اپنے احباب سے کہا کہ یہ حضرت سلمان فارسی تشریف لائے ہیں میرے ساتھ چلو ہم چل کر ان کو ملتے ہیں۔ حضرت عمر آگے جا کر ان سے ملے اور ان کو گلے سے لگایا اس کے بعد حضرت عمر اور حضرت سلمان دونوں مدینے میں واپس آ گئے۔ چنانچہ حضرت عمر نے ان سے پوچھا اور کہا بھائی جان۔ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت ملی ہے جس بات کو آپ مجھ سے ناپسند کرتے ہوں جو آپ نے مجھے نہ بتائی ہو؟ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا: اگر آپ مجھ سے سخت تاکید کے ساتھ نہ پوچھتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ مجھے آپ کے بارے میں خبر ملی ہے جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ اپنے دسترخوان پر بیک وقت کھی بھی اور گوشت بھی جمع کرتے ہیں یعنی دونوں چیز کھانے کے لئے ایک ہی وقت میں استعمال کرتے اور کراتے ہیں (اور دوسری مجھے یہ بھی خبر ملی ہے) (جس کو میں ناپسند کرتا ہوں) کہ آپ کے پاس دو پوشاکیں ہیں ایک پوشاک آپ گھر میں پہنتے ہیں اور دوسری پوشاک پہن کر آپ باہر نکلتے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا اس کے سوا بھی کوئی بات مجھ سے آپ کو ناپسند ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ یہی کافی ہے۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آئندہ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت جعفر نے فرمایا کہ پوشاک سے مراد ازار اور رداء ہے۔

۱۰۶۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقرئ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اس نے ابو عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے آغاز اور ابتداء بھوکے ہونے کی حالت سے کی تھی تو اسی بھوک میں چلنے لگے تھے۔ اور کھانا تو ایسے تھا جیسے پہاڑ کا (پر رکھا ہوا) پیالہ۔ اور ایک آدمی حضرت سلمان کے پہلو میں بیٹھا تھا وہ کہتا ہے اے عبد اللہ! کیا آپ دیکھتے نہیں اللہ نے جو خیر و مال کھول دیا ہے (اور عطا کر دیا ہے) کیا آپ دیکھتے نہیں رہے اللہ نے جو موطا فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان نے ان سے کہا جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں جو کچھ آپ کو اچھا لگ رہا ہے یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے؟ (مگر سن لیجئے کہ) اس مال میں سے ایک ایک دانے کا حساب بھی دینا ہوگا۔ اس کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے سیار سے۔

شیطان کے چوزے

۱۰۶۵۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا تھا تمہی نے ابو عثمان سے اس نے سلمان سے کہ اہل بازار میں تم پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ بننا بے شک اس میں شیطان کے انڈے بھی ہوتے ہیں اور اس کے بچے بھی۔ اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ تم بازار میں پہلا داخل ہونے والا اور آخری نکلنے والا نہ ہونا بے شک اس میں شیطان کے چوزے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کے جھنڈے کا مرکز بھی۔

(مراد ہے کہ بازار میں بقدر ضرورت جا کیں اور جلدی وہاں سے واپس نکل آئیں کیونکہ وہ خالص دنیا کمانے کی جگہ ہے اور اللہ سے منافل رہنے کی جگہ ہے) (جہاں وہ رہے)۔

مسلمانوں کا بہترین معبد

۱۰۶۵۶۔۔۔۔۔ اور ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ثور بن یزید سے اس نے سلیم بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ مسلمان کا بہترین گھر جا اور معبد و خلوت خانہ اس کا اپنا گھر ہے اسی میں رہ کر وہ اپنی نظر اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے۔ اور تم لوگ بچاؤ اپنے آپ کو بازاروں سے بے شک وہ لغو اور بے کار کام کرواتی ہیں اور غافل کر دیتی ہیں۔

مسجد ہر متقی کا گھر ہے

۱۰۶۵۷۔۔۔۔۔ ہمیں خبر دی ابو نصر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن عمرو یہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن مقدم صنعانی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کی طرف لکھا۔ اما بعد۔ آپ غنیمت سمجھئے اپنی صحت کو اور اپنی فرصت کو اس وقت سے پہلے کہ آپ کے ساتھ کوئی مصیبت آن پڑے جس کو بٹنے اور واپس کرنے کی لوگوں میں سے کسی کو استطاعت نہ ہو۔ اے بھائی۔ مصیبت زدہ مؤمن کی دعا کو۔ اور اے میرے بھائی چاہئے کہ آپ کا گھر آپ کی مسجد ہونا چاہئے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے۔ مسجد ہر متقی انسان کا گھر ہے (یعنی اس کے رات گزارنے کی جگہ ہے۔)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے اس شخص کے لئے مساجد جن کے گھر ہو اگر تے ہیں۔ روح کی اور راحت کی ضمانت اور پل صراط پر سلامتی کے ساتھ عبور کی ضمانت سے رب کی رضامندی تک۔

اور اے میرے بھائی یتیم کو اپنے سے قریب تر کیجئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرئے اور اس کے ساتھ شفقت اور نرمی کیجئے۔ اپنے گمانے میں سے اس کو کھلائیے اس بات سے آپ کا دل نرم ہوگا اور آپ کی حاجت پوری ہوگی۔

اے میرے بھائی اپنے آپ کو دنیا کا مال جمع کرنے سے بچاؤ جس کا شکر ادا نہ کیا جائے بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرما رہے تھے۔ قیامت کے دن اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے اپنے مال کے بارے میں اللہ کا حکم مانا تھا۔ اور اس کا مال اس کے سامنے ہوگا۔ جب بھی وہ پل صراط پر ٹھوکر کھانے لگے گا اس کا مال اس کو کہے گا آپ چلتے رہئے آپ نے میرے بارے میں اللہ کا حق ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اس مالدار کو لایا جائے گا جس نے مال کے معاملہ میں اللہ کی اطاعت نہیں کی تھی جب کہ مال اس کے کندھوں کے اوپر لدا ہوا ہوگا جب بھی وہ پل صراط کے اوپر ٹھوکر کھانے لگے گا۔ اس کا مال اس سے کہے گا تیرے لئے ہلاکت ہو تم نے میرے بارے میں اللہ کا حق کیوں نہ ادا کیا تھا۔ بس وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ ہلاکت اور تباہی کو آواز دے گا اور بلائے گا۔

اور اے میرے بھائی مجھے یہ بھی خبر ملی ہے کہ آپ نے اپنے لئے ایک نوکر خرید لیا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ بندہ اللہ سے توقع رکھتا ہے اور اللہ بندے کا خیال رکھتا ہے جب تک وہ خادم مقرر نہیں کرتا جب وہ خادم رکھ لیتا ہے اس کے ذمہ حساب و کتاب لگ جاتا ہے۔ بے شک ام درداء نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں اس کے لئے ایک خادم خرید کر لوں اور مجھے اس کی استطاعت بھی تھی۔ مگر میں قیامت کے حساب سے ڈر گیا۔

اے میرے بھائی اور آپ کے لئے لازم ہے کہ ہم آنے والے کل کے بارے میں اللہ سے ڈریں کہ ہمارے ذمے کوئی حساب نہ رہے اور

بے شک ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہیں گے اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ زمانہ ہمارے ساتھ کیا کیا گل کھلائے گا۔
 ۱۰۶۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو احق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ان کے ایک دوست نے یہ کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی کی طرف خط لکھا۔ پھر معمر نے اس کو مذکورہ مفہوم میں ذکر کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ ہے کہ اے میرے بھائی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ نرمی کر کے ڈھیلا نہ چھوڑیں بے شک ہم لوگوں نے رسول اللہ کے بعد طویل زمانے تک زندہ رہنا ہے ہمیں اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں کیا کچھ پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

جس چیز کی آرزو کی جائے

۱۰۶۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو نافع بن عمر صبحی نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے کہا کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا اور وہ علماء میں سے تھے۔ آپ لوگ آرزوئیں کرتے ہو اور مال جمع کرتے ہو۔ اور جس چیز کی آرزو کرتے ہو اس کو تم حاصل نہیں کر سکتے ہو۔ اور جس مال کو جمع کرتے ہو اس کو کھا نہیں پاتے ہو۔

۱۰۶۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد مقرئ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین یزید بن معاویہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ان کی بیٹی درداء کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کو منع کر کے درداء کا نکاح کسی اور سے کر دیا۔ حضرت ابو درداء سے کسی نے پوچھا کہ آپ یزید کو منع کر کے فلاں سے نکاح کر رہے ہیں لہذا حضرت ابو درداء نے فرمایا:

ابو درداء کی بیٹی کے بارے میں آپ لوگوں کا خیال ہے جب اس کے سر کے اوپر (دوہی خادم) خولجہ سہرا کھڑے ہوں گے اور وہ ایسے گھروں میں نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی جس سے اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی اس دن اس کا دین کہاں رہے گا؟
 (فائدہ) اس روایت میں اہل علم کے لئے بہت سی عبرتیں اور نصائح موجود ہیں خصوصاً یہ کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ابن معاویہ کے مال پر اعتراض تھا کردار پر نہیں) مترجم۔

۱۰۶۶۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن ابوالدینیا نے ان کو محمد بن ادریس حنظلی نے ان کو معلى بن اسد ثنی نے ان کو عبد العزیز بن مختار نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بالال بن سعد تميمی نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ حضرت ابو درداء نے دنیا کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا دنیا ملعون ہے اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر جو کچھ اللہ کے لئے ہے یا جس کے ساتھ اس کی رضا ڈھونڈی جائے۔

۱۰۶۶۲: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن جیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء نے اپنے کچھ احباب کی طرف خط لکھا اما بعد بے شک میں آپ کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دنیا میں بے رغبتی کرنے کی اور اس میں رغبت کرنے کی جو اللہ کے پاس ہے۔ بے شک آپ نے اگر ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ سے محبت کریں گے آپ کے اس چیز میں رغبت کرنے کی وجہ سے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور لوگ آپ سے محبت کریں گے ان کی دنیا کو آپ کے ان کے لئے چھوڑنے کی وجہ سے۔ والسلام

۱۰۶۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو عمر بن سعید بن سلیمان قرشی نے ان کو سعید بن بشر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا اے ابن آدم آپ اپنے قدموں تلے زمین کو روندتے رہتے ہیں پھر تھوڑے عرصے کے بعد وہی تیری قبر ہوگی اے ابن آدم آپ ایام یعنی دنوں کی طرح ہیں۔ جب بھی ایک دن گزر جاتا ہے۔ تو تیرا کچھ حصہ چلا جاتا ہے۔ اے ابن آدم بے شک آپ ہمیشہ سے اپنے بڑھاپے کی عمر میں ہیں جب سے آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہے۔ (یعنی اس وقت سے بوڑھے ہونا شروع ہو گئے ہیں۔)

پراگندہ ولی سے پناہ

۱۰۶۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو عمرو بن ابوسلمہ نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہہ رہے تھے کہ حضرت ابودرداء اپنی دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من تفرقة القلب۔ اے اللہ میں پراگندہ دلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ دل کا تفرقہ اور پراگندہ ہونا کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بندہ یہ چاہے کہ میرے لئے ہر گھر مکان اور ہر جگہ میں مال ہی مال رکھا ہوا ہو۔

نیکی پرانی نہیں ہوتی

۱۰۶۶۵:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو القاسم حنفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حارث بن محمد نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو قاسم بن معن نے اعمش سے اس نے عبد اللہ بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور یقین کرو کہ بے شک قلیل مال جو تمہیں کفایت کرے وہ ایسے کثیر مال سے زیادہ بہتر ہے جو تمہیں غافل کر دے اور یقین جانئے کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

مظلوم کی بددعا سے بچا جائے

۱۰۶۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبد الرحمن نے ان کو عاصم نے ابو وائل سے ان کو ابودرداء نے کہ آپ اللہ کے لئے عمل اس طرح کیجئے جیسے کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہوں۔ اور اپنے نفس کو مرنے والوں میں شمار کیجئے اور اپنے آپ کو مظلوم کی بددعاؤں سے بچائیے بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر چڑھ جاتی ہیں جیسے کہ وہ آگ کی چنگاریاں ہیں۔

۱۰۶۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسحاق بن حسن کارزی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن وئیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے اسماعیل بن عبید اللہ سے اس نے ام درداء سے یہ کہ ابودرداء کو جب موت آن پہنچی تو وہ فرما رہے تھے۔ کون عمل کرے گا میرے اس دن کے مثل دن کے لئے کون عمل کرے گا میری اس ساعت کی مثل وقت کے لئے کون عمل کرے گا میرے اس طرح پڑے ہونے کے وقت کے لئے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

وَنَقْلِبَ افْتَدَتْهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ اُولَ اَمْرَةٍ.

ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو پلٹ دیں گے جیسے کہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ ایمان نہیں لائے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا خشیت الہی

۱۰۶۶۷:..... ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اہم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں تھے حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا اے انس آئیے ہم ایک لفظ اپنے رب کا ذکر کریں اور دوسرے لوگ (دنیا کی) باتیں کر رہے تھے۔ وہ لوگ اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ جیسے ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان و کلام سے کھال اتار دے (یا کھال کو رنگ کر درست کر دے گا) پھر ابو موسیٰ نے فرمایا اے انس نہیں بھولے ہیں لوگ مثل مظاہر کی۔ اس نے کہا کہ دنیا نے اور اس کی شہوات نے اور شیطان نے غفلت کی ہے ابو موسیٰ نے کہا نہیں (یوں بات نہیں ہے کہ) دنیا نے غفلت کی ہے اور آخرت کو غائب کر دیا ہے۔ خبردار اللہ کی قسم! اگر لوگ آخرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے (تو حق سے) عدول نہ کرتے اور نہ بٹتے۔

۱۰۶۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو محمد بن اسماعیل بصری نے ان کو محمد بن کثیر ثقفی نے ان کو ابو علی بیرونی نے ان کو یونس بن حابس نے ان کو ابو اوریس نے وہ کہتے ہیں کہ (حضرت ابو موسیٰ) نے روزے رکھے اس قدر کہ سوکھ کر تنکا ہو گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ حضرت اگر آپ اپنے نفس کو آرام دیتے تو بہتر ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کہ بہت مشکل ہے بہت دور ہے (یعنی میں ایسا نہیں کروں گا) اس لئے کہ صحت مند اور طاقتور گھوڑا (مقابلہ دوڑ میں) ہار جاتا ہے اور فرمایا کہ۔ بسا اوقات (انسان صحیح سلامت) اپنے گھر سے نکلتا ہے (مگر) آپ کا پیر (پھسل جاتا ہے) اور جہنم والے پل پر تو گزرنے کا راستہ بھی نہیں ہے۔

۱۰۶۶۹:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح بن موسیٰ اطلحی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں اشعری نے اپنی موت سے قبل شدید محنت اور جہد و جہد کی تھی۔ ان سے کسی نے کہا کہ کاش کہ آپ اس قدر محنت کرنے سے رک جاتے اور کچھ اپنے نفس کے ساتھ نرمی کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں جب کوئی گھوڑا چھوڑا جاتا ہے تو وہ اپنے ہدف اور انتہاء کو پہنچ کر ہی رکتا ہے۔

اور اس کے پاس جس قدر طاقت ہوتی ہے وہ پوری پوری لگا دیتا ہے۔ میری عمر کی مہلت جس قدر باقی رہ گئی ہے وہ باقی بہت کم ہے۔ وہ ہمیشہ اسی حالت پر قائم رہے حتیٰ کہ انتقال کر گئے۔

جو شخص مر کر راحت پا گیا وہ مردہ نہیں ہے

۱۰۶۷۰:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو اسحاق نے ان کو کوکب نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب بن ثابت نے ان کو ابو الطفیل نے وہ کہتے ہیں حدیفہ نے فرمایا۔

لیس من مات فاستراح بمیت..... انما المیت میت الاحیاء.

جو شخص مر کر راحت اور چھٹکارا پا گیا وہ میت نہیں ہے۔ درحقیقت میت وہ ہے جو جیتے جی مردہ ہو (یعنی بے کار بے ہمت ہو)۔

ان سے کہا گیا اے ابو عبد اللہ زندوں میں میت کون ہوتا ہے۔ فرمایا وہ ہوتا ہے جو نہ تو اپنے دل سے معروف کو جانے نہ منکر کو اپنے دل سے جانے۔

بروز قیامت دنیا کو بڑھیا کی شکل میں لایا جائے گا

۱۰۶۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابو احق ابراہیم بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا ادھیڑ عمر سیاہ و سفید بالوں والی نیلی آنکھوں والی اس کے دانت سامنے ظاہر ہوں گے منہ کھلا ہوا ہوگا وہ مخلوقات کو نگاہیں اٹھا کر دیکھے گی۔ پس کہا جائے گا کیا تم لوگ اس کو پہچانتے ہو۔ لوگ کہیں گے اللہ کی پناہ اس سے کہ ہم اس کو پہچانیں۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ وہی دنیا ہے جس پر تم قربان ہوتے رہتے تھے اور ایک دوسرے کے گلے کاٹتے تھے اور جس کے لئے تم ایک دوسرے سے قطع رحمی کرتے تھے اور ایک دوسرے سے حسد کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھتے تھے اور دھوکہ کھاتے تھے۔ پھر وہ جہنم میں ڈال دی جائے گی۔ پھر وہ بڑھیا چننے گی اے میرے رب میرے پیروکار کہاں ہیں اور میرے گروہ والے کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے تابعداروں کو اور اس کے گروہ والوں کو اسی کے ساتھ لاحق کر دو۔

۱۰۶۷۲:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالدینا نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۰۶۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن قدامہ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو ابو وکیع نے ان کو ابواسحاق نے ان کو سعید بن حبیب نے ان کو ابن عباس نے کہ یہ آیت۔

بل یرید الانسان لیفجر امامہ

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ بھیجے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ گناہ مقدم اور توبہ مؤخر کرے۔

۱۰۶۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو جعفر قزاز نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ابن مبارک نے فرمایا کہ مسعر سے مروی ہے اس نے قیس بن مسلم سے اس نے طارق بن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ جناب کی عیادت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی موت کی خبر دینے والے انہوں نے کہا اے ابو عبد اللہ آپ کے بھائی ہیں (اصحاب رسول) کل آپ ان کے پاس ہوں گے اس بات پر آپ کو بشارت ہو وہ رو پڑے لوگوں نے کہا کہ ان پر خاص حالت طاری ہو گئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں کسی گھبراہٹ اور بے صبری میں مبتلا نہیں ہوں بلکہ تم لوگوں نے کچھ ایسے لوگوں کا ذکر کر ڈالا ہے اور ان کو تم نے میرا بھائی کہہ دیا ہے۔ بے شک وہ لوگ تھے جو اپنے اپنے اجر و ثواب لے کر جا چکے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میرا ثواب ان اموال کا نہ ہو جن کا انکار کر دیا جائے۔ بوجہ اس کے جو ہمیں پہنچا ہے ان لوگوں کے بعد۔ (یعنی ہم نے جن اعمال کا بعد میں ارتکاب کیا ہے۔)

اللہ کے ہاں درجات میں کمی

۱۰۶۷۵:..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو ابو داؤد نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو محمد بن ادریس نے ان کو مسعر نے بیان کی مذکور کی مثل۔

۱۰۶۷۶: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو محمد بن علی نے وہ ابن زید صالح ہیں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ جس بندے کو دنیا سے کچھ پہنچتا ہے (یعنی وہ دنیا میں سے کچھ کو حاصل کرتا ہے) تو اللہ کے نزدیک اس کے درجات میں کمی ہو جاتی ہے اگرچہ وہ اس پر مہربان ہوتا ہے۔

۱۰۶۷۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن محمد مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد رازی نے ان کو عبد الصمد صالح مروزی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں نہیں دیا جاتا کوئی شخص کچھ دنیا میں سے مگر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ لیجئے اس سے ذیل حرص اور اس سے دو گنا شغل و مصروفیت اور اس سے دو گنا غم و فکر۔ اور نہیں دیا جاتا کوئی شئی دنیا میں سے مگر اس کی آخرت کے حصے میں سے کم کر دیا جاتا ہے پس قسم ہے اللہ کی نہیں جاتا کچھ بھی مگر تیری ہی جیب سے لہذا اگر آپ چاہیں تو اس کو کم کریں چاہیں تو زیادہ کریں۔

۱۰۶۷۸: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو دقتی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عمرو بن میمون نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی آیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور اس نے آ کر بتایا کہ حضرت زید بن حارثہ فوت ہو گئے ہیں اور ایک لاکھ تر کہ چھوڑ گئے ہیں (حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ تو چھوڑ گئے ہیں مگر یہ ایک لاکھ) اس کو نہیں چھوڑے گا (مطلب ہے کہ ان کو اس کا حساب دینا ہوگا۔)

اعمال باقی رہتے ہیں

۱۰۶۷۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیانے ان کو عبد الرحمن بن صالح نے مالک بن مغول سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ویران جگہ کے پاس سے گزرے تو حضرت ابن عمر نے مجھ سے کہا اے مجاہد اس ویران جگہ سے پوچھئے اے ویرانے کیا کیا ہے تیرے رہنے والوں نے۔ پھر حضرت ابن عمر نے مجھے خود ہی جواب دیا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

۱۰۶۸۰: وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو قبیسہ نے ان کو سفیان نے حبیب بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ایک ویران شدہ بستی کے پاس سے گزرے تو کہنے لگے اے ویران شدہ بستی تیرے باسی کہاں ہیں پھر خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں اور ان کے اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

عبرت

۱۰۶۸۱: فرماتے ہیں کہ اور ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ہارون بن عبد اللہ نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر کے پاس سے گزرے جس کے باسی مر چکے ہوں تو اس کے پاس رک جاتے تھے اور فرماتے تھے افسوس ہے تیرے ان مالکوں کے لئے جو تیرے وارث بنے ہیں انہوں نے اپنے گزر جانے والے بھائیوں کے ساتھ تیرے کردار اور تیرے روپے سے عبرت کیوں نہ حاصل کی۔

کامیاب شے

۱۰۶۸۲: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبد الملک دقتی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو

محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو واقد لیشی نے کہا ہم نے اعمال کا تحقیقی جائزہ لیا تو ہم نے طلب آخرت کے لئے دنیا سے زہد و بے رغبتی سے زیادہ مکمل اور کامیاب شئی کوئی نہیں پائی۔

۱۰۶۸۳:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ابو مسہر نے ان کو سعید بن عبد العزیز نے وہ کہتے ہیں کہا ابو واقد نے ایمان کے اخلاق پر زہد ہونے سے زیادہ اثر انداز ہونے والی ہم نے کوئی چیز نہیں پائی۔

۱۰۶۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو عثمان زہد و اعظ نے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ شیرازی نے مصر میں۔ ان کو احمد بن محمد بن فرح نے ان کو سعید بن ہاشم نے ان کو دحیم نے وہ کہتے ہیں ابن مبارک نے فرمایا کہ عبد الوہاب بن ورد سے مروی ہے اس نے سالم بن بشیر سے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے مرض میں رو پڑے تھے ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رو لایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں کہ سفر بعید ہے اور میرے پاس سامان سفر بہت قلیل ہے میں ایسی چڑھائی پر جا رہا ہوں جس کا ڈھلوان یا جنت ہو گا یا جہنم اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی چیز کی طرف مجھے لے جایا جائے گا۔

۱۰۶۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن حکم نے ان کو عبد اللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابویوب نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے ان کو عبد الرحمن بن جیرہ نے ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے فرمایا۔ خیر و بھلائی کے کاموں کی عادت بناؤ اور اپنے آپ کو سواف کی عادت سے بچاؤ (یعنی ہاں ہاں کر لیں گے۔ یا اچھا کل کر لیں گے۔)

دنیا آخرت کو تباہ کرنے والی ہے

۱۰۶۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو ابو ہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو معاذ بن اسد نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو شعبہ نے سماک سے اس نے ابو ربیع سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے گوہر کے ڈھیر کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کو لے ڈوبنے والی ہے۔

۱۰۶۸۷:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل نے ان کو حوطی نے ان کو خبر دی شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو ابو الربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے فرماتے تھے یہ کوڑے خانے تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کی ہلاکت و تباہ گاہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زندگی

۱۰۶۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے اور ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن بن بشران نے ان دونوں نے کہا۔ ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہشام نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے اپنی چادر پر کھنکھار ڈالا پھر اس کو مسل دیا۔ اور فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے جس نے ابو ہریرہ کو سوتی کپڑے میں تھوکنے دیئے۔ میں نے اپنا وہ وقت بھی دیکھا ہے کہ میں سیدہ عائشہ کے حجرے اور منبر رسول کے درمیان بیہوش ہو کر گر جاتا تھا کوئی گزرنے والا گزرتا اور وہ میرے سینے پر بیٹھ جاتا اور میں اپنا سر اٹھا کر اس سے یہ کہتا کہ مجھے وہ تکلیف نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں یہ محض بھوک کی وجہ سے ہے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے حدیث ابوب سے اس نے ابن سیرین سے۔

۱۰۶۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو الخیر جامع بن احمد محمد آبادی نے وہاں پر ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے وہاں پر ان کو عثمان بن سعید زہری نے

ابو الریح نے ان کو حماد بن ایوب نے ان کو محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ان کے جسم پر دو منقش سوتی چادریں تھیں انہوں نے اس میں بلغم گرایا اور پھر فرمانے لگے ٹھہر ٹھہر ابو ہریرہ تو کپڑوں میں بلغم تھوکتا ہے۔ قسم خدا میں نے اپنے آپ کو اس وقت بھی دیکھا ہے کہ میں منبر رسول اور سیدہ عائشہ کے حجرے کے درمیان بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا بھوک کی وجہ سے کوئی گذر نہ والا میرے پاس سے گذرتا تو میری گدی پر اپنا پیر رکھ لیتا۔ اور لوگ یہ کہتے کہ یہ پاگل ہے (اس کو جنوں اور پاگل پن کا دورہ پڑ گیا ہے) حالانکہ مجھے کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوتا تھا۔ اور سلمان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ میں بیہوش ہو کر گر جایا کرتا تھا منبر رسول سے لے کر حجرۃ عائشہ تک کوئی آتا تو وہ اپنا پیر میری گردن پر رکھ لیتا اور وہ یہ خیال کرتا تھا کہ مجھے جنون ہو گیا ہے حالانکہ مجھے بھوک کے علاوہ کوئی جنون وغیرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سلمان بن حرب سے اس نے حماد سے۔

۱۰۶۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جریری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عثمان نحددی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم فرمائیں مجھے سات دانے ملے ان میں سے ایک بغیر گٹھلی والی تھی (خسی تھی) مجھے ان میں سے وہ زیادہ پسندیدہ تھی کیونکہ وہ میری داڑھوں کو بہت اچھی لگتی تھی۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مسند سے اس نے حماد بن زید سے۔

۱۰۶۹۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد سوسی سے اس نے ابو سعید بن ابوعمر سے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو خبر دی اوزاعی نے ان کو ابن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا تھا وہ اپنی بیٹی کو فرما رہے تھے بیٹی سو نا نہ پہننا میں تمہارے اوپر جہنم کی آگ کے شعلوں سے ڈرتا ہوں۔ ۱۰۶۹۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل سے اس نے ابو ہبل بن زیاد سے اس نے اسماعیل قاضی سے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابن عون نے ان کو عبید بن باب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ کے پاس تھے انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ بتایا کہ بازار جاتا ہوں۔ ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم موت خرید سکو تو اسے ضرور خرید کر لینا۔

خیر کے کام

۱۰۶۹۳: ہمیں خبر دی ابو الفوارس حسن بن احمد بن ابو الفوارس نے بغداد میں اور ابو احمد بن حسین بن علوش اسدی آبادی نے وہاں پر دونوں نے کہا ہمیں خبر دی احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی نے ان کو ابو علی بشر بن موسیٰ نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شریح بن شریح نے اس نے سنا ابو عبد الرحمن جبلی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ البتہ کوئی خیر کا کام جو ہم آج کے دور میں کرتے ہیں وہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے ہوئے اس سے دھڑلے عمل سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے کیونکہ ہم جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت ہمیں آخرت کی فکر لگی ہوتی تھی ہم دنیا کا خیال بھی نہیں کرتے تھے اور میں آج کے دور میں ہمیں دنیا نے اپنی طرف مائل کر لیا ہے۔

ابن آدم اور اس کے موت سے بھاگنے کی مثال

۱۰۶۹۴: ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن ہبل نے ان کو اسحاق بن ریح

اجزہ عطار نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کی مثال اور اس کی موت سے بھاگنے کی مثال لومڑ اور زمین کی سی ہے۔ کہ جیسے زمین کا اس پر قرض ہو اور اس کو زمین میں بل کھودنے کی ضرورت ہو اور وہ کسی بل میں چھپ جائے اور جب وہ اوپر کو سر اٹھا کر دیکھے جب اس کو بارش بھی آن گھیرے تو زمین اس سے کہے کہ اے لومڑ میرا قرض دے دے۔ مگر وہ بھاگ کر کسی اور سرخ اور بل میں گھس جائے پھر اس سے نکل کر کسی اور اسی جیسے سرخ میں گھس جائے مگر جہاں جائے زمین سے بچنے کا اس کو کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح ابن آدم بھی ہے کہ اس کے پاس بھی موت سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جہاں بھی منہ کرے موت سے نہیں بچ سکتا کہیں بھی اس کے لئے جائے فرار نہیں ہے۔ یہ روایت موقوف ہے اور یہ مرفوع طور پر بھی مروی ہے مگر محفوظ نہیں ہے۔

۱۰۶۹۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو حامد احمد بن ابو خلف اسفرانی نے وہاں پر ان کو محمد بن یزید بن مسعود نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو معاذ بن محمد ہذلی نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو ابوالحسن نے سمرہ بن جندب سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو موت سے فرار اختیار کرے لومڑے جیسی ہے جس کو زمین قرض کے لئے طلب کرے اور لومڑا اس سے بچنے کے لئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دے حتیٰ کہ جب بھاگ بھاگ کر تھک جائے تو اپنے سرخ میں گھس جائے اور اس کو بارش بھی مجبور کر دے تو زمین قرض مانگنا شروع کر دے لہذا وہ اس بل سے نکل کر بھاگے اور مجبور ہو جائے حتیٰ کہ اسی حالت میں بھاگتے بھاگتے گر کر اس کی گردن ٹوٹ جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

۱۰۶۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے۔ مسعر نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے زیاد بن علاقہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے اللہ کی قسم البتہ میں چاہتا ہوں کہ میں یہ ستون ہوتا۔ (یعنی حساب و کتاب سے بچ جاتا۔)

دورائیں

۱۰۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر بن ابوموسیٰ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن ہاشم نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو یونس بن یزید نے زہری سے اس نے انس بن مالک سے دونوں نے کہا کیا میں آپ کو نہ بتاؤں دو دنوں اور دو راتوں کے بارے میں کہ ان جیسی کبھی مخلوقات نے نہ دیکھی ہیں نہ کبھی سنی ہیں پہلا تو وہ دن جب تیرے پاس بشارت دینے والا آئے گا اللہ کی طرف سے یا تو اللہ کی رضا کے ساتھ یا اس کی ناراضگی کے ساتھ۔ اور دوسرا وہ دن جب آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے اور تیرا اعمال نامہ سامنے آئے گا یا تو دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں۔ اور ایک وہ رات جب پہلی رات میں قبر میں گزارتا ہے اس سے پہلے اس جیسی رات نہیں گذری ہوتی اور دوسری وہ رات جس کی صبح کو قیامت قائم ہو جائے گی اور اس کے بعد پھر کوئی رات نہیں ہوگی۔ اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۱۰۶۹۸:..... تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے اپنی اصل کتاب میں مگر اس نے اس کی اسناد میں یونس بن یزید کا ذکر نہیں کیا۔ اور فرمایا کہ زہری سے مروی ہے وہ اس کو حضرت انس بن مالک تک پہنچاتے تھے اور یہ اسی طرح زیادہ مناسب اور بہتر ہے واللہ اعلم۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

۱۰۶۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو ابوعبد الرحمن مقری نے ان کو موسیٰ بن علی

نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سنا عمرو بن العاص سے وہ مصر میں خطبہ دے رہے تھے۔ فرما رہے تھے۔ تم لوگوں کی سیرت کس قدر بعید ہے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے بہر حال وہ سب لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور بہر حال تم اس میں سب لوگوں سے زیادہ رغبت کرنے والے ہو۔

۱۰۷۰۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبد الواحد نے اسد آباد میں ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن قاسم بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں امام شافعی نے فرمایا اے ربیع تم زہد اور ترک دنیا کو اپنے اوپر لازم کر لو پس البتہ زہد زہد پر اس سے زیادہ خوبصورت لگتا ہے جس قدر کہ خوبصورت جوڑا خوبصورت لڑکی کو جتنا ہے۔

فصل: غیر ضروری محلات بنانے اور گھر بنانے کی مذمت

۱۰۷۰۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد حمصی نے ان کو بشر بن شعیب بن ابو حمزہ ان کو ان کے والد شعیب نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے کہ اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ تعمیرات کرنے اور مکان بنانے میں ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ اور ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگیں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو الیمان سے اس نے شعیب سے۔

۱۰۷۰۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد عبد الرحمن بن ابراہیم مقری نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابو صادق احمد بن محمد عطار نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو اپنا گھر بنا رہا تھا میں نے حضرت کی طرف دیکھا تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے آپ نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے ہاتھ سے اپنا گھر بنایا تھا جو مجھے بارش سے بچاتا اور مجھے دھوپ سے سایہ بھی فراہم کرتا تھا اس کے بنانے میں اللہ کی مخلوق میں سے کسی نے بھی میری اعانت اور امداد نہیں کی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو نعیم سے اس نے اسحاق سے۔

۱۰۷۰۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محافر بن مورع نے ان کو اعمش نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن یوسف بن عمرو نے انہوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو السفر نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے اور ہم لوگ اپنا گھر یا اپنی جھونپڑی درست کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ ہماری جھونپڑی ہے گر رہی ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا اس امر کو (دنیا کے معاملے کو) مگر اس سے زیادہ غلت والا ہے یہ ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور محاضرہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گذرے جب کہ میں اور میرے والد اپنے گھر کو ٹھیک کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اے عبد اللہ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ہمارا ٹھکانہ ہے گر رہا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معاملہ (دنیا) اس سے کہیں زیادہ غلت والا ہے جو تم لوگ

سمجھ رہے ہو۔

اس کو ابو داؤد نے نقل کیا ہے سنن میں اور اس کو روایت کیا ہے حفص نے اعمش سے۔ کہ میں اپنی دیوار کو گارے سے لپ رہا تھا میں بھی اور میرے والد بھی۔

ہر عمارت بروز قیامت اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی

۱۰۶۰۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو خبر دی ابراہیم بن محمد بن حاطب قرشی نے ان کو ابو طلحہ اسدی نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اچانک آپ کی نظر ایک اونچے قبة یعنی گنبد پر پڑی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کے اصحاب نے بتایا کہ یہ فلاں انصاری جوان کا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور دل ہی دل میں غصہ کرنے لگے حتیٰ کہ جب وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس نے لوگوں میں سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اس نے پھر سلام کیا۔ پھر کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اس سے منہ پھیرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ آپ کے چہرے پر دیکھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بار بار منہ پھیرنا بھی۔ تو اس نے اس بات کی شکایت آپ کے اصحاب سے کی۔ اور کہا کہ میں اللہ کی قسم نہیں سمجھ سکا کہ مجھے کیا ہو گیا اور میں نے کیا کر لیا ہے (کیوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟) لوگوں نے اس کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تھے انہوں نے آپ کا قبة (گنبد) دیکھا تھا۔ آپ نے ہم سے پوچھا تھا کہ یہ کس کا ہے؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا تھا کہ فلاں انصاری کا ہے۔ چنانچہ وہ انصاری صاحب جاتا ہے اور جا کر اس قبة کو گرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو زمین کے برابر کر دیتا ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر ایک دن نکلے تو وہ گنبد آپ کو نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس قبة کا کیا ہوا؟ جو اس جگہ بنا ہوا تھا۔ اس صحابی نے کہا۔ ہمارے اس دوست نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پھیرنے کی ہم لوگوں سے شکایت کی تھی۔ ہم نے اس کو وجہ بتا دی تھی۔ اس نے جا کر اس کو توڑ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار بے شک ہر عمارت قیامت کے روز اپنے مالک کے لئے وبال ہوگی مگر مال مگر مال۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۱۰۷۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو ابو خثیمہ نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عمید اللہ بن عمیر نے ان کو ابو طلحہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا مدینے کے راستوں میں سے ایک راستے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اینٹوں کا بنا ہوا ایک گنبد دیکھا تو پوچھ لیا کہ یہ کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں شخص کا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہر حال ہر عمارت اس کے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال ہوگی مگر جو عمارت مسجد کی ہو یا فرمایا کہ مسجد کا بناء ہو۔ پھر ایک دن گذرے تو وہ گنبد نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ وہ گنبد کہاں گیا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ حضور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اس کی خبر اس کے مالک تک پہنچ گئی تھی لہذا اس نے اسے گرا دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔

۱۰۶۰۶:..... اور اس کو روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے ان کو محمد بن ابوزکریا تمیمی نے اور کہا گیا کہ اس سے مروی ہے اس نے محمد بن جابر بن ابوزکریا سے اس نے عمارت اس کے سامنے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمارت کے بارے میں۔

۱۰۷۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابی عمر و دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس بن یعقوب نے ان کو عباس دوری نے ان کو شبابہ بن سواد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی قیس بن ربیع نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبة کے پاس سے گزرے جو تعمیر کیا گیا تھا آپ نے پوچھا کہ یہ کس نے بنوایا ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ فلاں نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بنا و بال ہوگی اپنے بنانے والے کے لئے قیامت کے دن سواء مسجد کے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس متعلق شخص تک پہنچ گئی لہذا اس نے اس قبة کو گرا دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گزرے اور اس کو گرا ہوا پایا تو آپ کو وہ بات بتائی گئی جو کچھ اس کے مالک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں بات سن کر کیا تھا لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس فلاں شخص پر رحم فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

عمارت ضرورت سے زائد ہو تو وہ بوجھ ہے

۱۰۷۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو علی بن جعد نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نفقہ جو مسلمان خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل و عیال پر۔ اپنے دوست پر اور اپنے مویشی پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں مگر جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ مگر مسجد کی عمارت پر جو خرچ کرے اس پر اجر ملتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر تعمیر بقدر ضرورت ہو۔ فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس کا نہ اس کے لئے ثواب ہے اور نہ ہی اس کے لئے وبال ہے پس اگر وہ عمارت ضرورت سے زیادہ ہو اس میں اس کے لئے بوجھ ہی ہے اس کے لئے اس میں اجر نہیں ہے۔

۱۰۷۰۹:..... فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابوالدنیاء نے ان کو ابراہیم بن راشد نے ان کو ابوربیعہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو حمزہ نے ان کو ابراہیم نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہر خرچہ جو مسلمان اس کو خرچ کرتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے اہل و عیال پر اور اپنے دوست پر اور اپنے چوپائے پر اس پر اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ ہاں جو عمارت پر خرچ کرتا ہے اس پر اجر نہیں ملتا۔ سوائے تعمیر مسجد جس کے ساتھ اللہ کی رضا طلب کی جائے۔ میں نے کہا ابراہیم سے آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر عمارت بقدر ضرورت ہو تو فرمایا کہ اس پر نہ اجر ہوگا نہ گناہ ہوگا۔

۱۰۷۱۰:..... ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن فراس مکی نے ان کو جعفر بن محمد سوسی نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ضحاک نے ان کو حمزہ نے میمون سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کو عمارت بنائے اس سے زیادہ جو اس کی ضرورت ہو تو وہ اس پر وبال ہوگی قیامت کے دن۔

۱۰۷۱۱:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابواسحق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دہلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن یزید صانع نے ان کو مسیب بن واضح نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد العزیز بن عبد الرحمن بن سہل دباس نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید مکی نے ان کو مسیب بن واضح نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ضعیف بن محمد خطیب نے ان کو ابو بکر بن حباب محمد بن احمد نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبید نے ان کو حدیث بیان کی ابو جعفر احمد بن عبد اللہ صیاد نے ان کو مسیب بن واضح نے ان کو یوسف بن اسباط نے ان کو سفیان بن سلمہ بن کھیل نے ان کو ابو عبیدہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کر سکے اس کو قیامت کے دن یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ اس کو ساتوں زمینوں سمیت اپنے سر پر

اٹھالے اور مکی کی ایک روایت میں ہے جو شخص کوئی عمارت بنائے اس سے بڑھ کر جو اس کو کفایت کرے اس کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سمیت اٹھانے کی تکلیف دی جائے گی۔

عمارت بنانے پر خرچ کرنے میں کوئی فضیلت نہیں

۱۰۷۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسن عقیف بن محمد بن شہید خطیب بوشنجی نے ان کو ابو بکر بن حب نے بخارا میں ان کو ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید قرشی نے ان کو عمر بن یحییٰ بن نافع ثقفی نے ان کو عبد الحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ہر وہ جو بندہ کوئی چیز خرچ کرتا ہے اللہ کے ذمے ہے اس کے بعد اس کی جگہ اور دینا۔ مگر وہ خرچ جو وہ عمارت بنانے میں کرتا ہے یا گناہ کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔ (اس میں اس کی جگہ مزید اس کو دینے کی ذمہ داری اور ضمانت اللہ تعالیٰ کے ذمے نہیں ہے۔) اور اس کو سور بن صلت نے بھی ابن المنکدر سے روایت کیا ہے۔

۱۰۷۱۳: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سعد بن منصور نے ان کو صالح بن مالک خوارزمی نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے اور جو چیز انسان اپنی ذات پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کے لئے صدقہ لکھا جاتا ہے اور وہ مال جس کے ذریعے وہ اپنی عزت بچاتا ہے اس کے بدلے میں بھی اس کے لئے ایک صدقہ لکھا جاتا ہے۔ اور ہر وہ خرچ جو مؤمن کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے پیچھے اور دینے کی ضمانت ہے۔ ہاں مگر اس پر ضمانت نہیں جو کچھ کسی گناہ کے کام میں خرچ کرے یا کسی عمارت بنانے میں خرچ کرے۔

ہم لوگوں نے حضرت ابن منکدر سے پوچھا کہ اے ابو عبد اللہ اس جملہ سے آپ کی کیا مراد تھی کہ وہ مال جس کے ذریعے انسان اپنی عزت کی حفاظت کرے تو اس کے بدلے میں اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو انسان شاعر کو اور زبان دراز کو دے (اپنی بھو اور برائی کرنے سے بچنے کے لئے)۔

۱۰۷۱۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدینا نے ان کو ابو علی حسن بن عرفہ عبدی نے ان کو حدیث بیان کی زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے اس نے شیب بن بشر سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ خرچ کرنا درست ہے جو انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ ہاں مگر یہ عمارت وغیرہ پس بے شک اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۷۱۵: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد الرحمن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شہید نے اسماعیل بن ابو خالد سے اس نے قیس بن ابو حازم سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت خباب بن ارت کے پاس ان کی بیمار پری کرنے کے لئے گئے جب کہ ان کو کئی داغ دیئے جا چکے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے وہ دوست جو اسلام لے آئے تھے وہ دنیا سے گزر گئے مگر دنیا نے ان کا کچھ نہ بگاڑا اور ہم لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہمیں وہ کیفیت لاحق ہو گئی ہے کہ ہم اس کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتے سوائے مٹی کے بعد ہم لوگ دوبارہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گئے تو وہ دیوار بنا رہے تھے فرمانے لگے کہ مسلمان کو ہر عمل میں اجر دیا جائے گا جہاں بھی وہ خرچ کرے۔ مگر اس چیز میں اجر نہیں ملے گا جس کو وہ اس مٹی میں خرچ کرے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت مانگنے سے منع فرمایا تھا تو میں اس کو مانگتا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم بن ابویاس سے اور تحقیق یہ ان سے مروی ہے اور دیگر سے بھی بطور مرفوع روایت کے نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

۱۰۷۱۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبدی نے ان کو بزار احمد بن عمرو نے ان کو ابو کریب نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اسماعیل نے قیس سے اس نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کے پاس گئے تو وہ اپنی دیوار بنا رہے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے بے شک آدمی کو اس کے ہر خرچے میں اجر ملے گا مگر جو کچھ وہ اس مٹی میں خرچ کرے (اس میں نہیں ملے گا)۔

امام احمد نے فرمایا: اس روایت کو مرفوع کرنا غریب ہے اس اسناد کے ساتھ۔

۱۰۷۱۷: اور تحقیق روایت کیا گیا ہے علی بن یزید سے اس نے قاسم سے اس نے ابو امامہ سے اس نے خباب سے بطور مرفوع روایت کے اور وہ اس اسناد کے ساتھ زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۷۱۸: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو اخطی بن ابراہیم مقری نے غزہ میں ان کو محمد بن ابوالسری نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبد الرحمن نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے اور ہشام نے حسن سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ناحق مال جمع کرتا ہے اللہ اس کو پانی اور کچھڑ پر مقرر کر دیتا ہے اور لگا دیتا ہے۔ یعنی تعمیر پر لگا دیتا ہے۔

محمد بن عبد الرحمن تسری نے اپنے شیوخ سے بقیہ سب مجہول ہیں۔

مال میں بے برکتی

۱۰۷۱۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی گئی ہے سعید بن سلیمان واسطی نے ان کو عبد الاعلیٰ بن ابوساور نے خالد احول سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لئے اس کے مال میں بے برکتی ڈال دیتا ہے تو اس کو پانی اور کچھڑ ڈال دیتا ہے۔

۱۰۷۲۰: اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابوالدینار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبد المتعال بن ظالب قنطری نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خالد بن حمید نے ان کو سلمہ بن سرج نے ان کو یحییٰ بن محمد بن بشر انصاری نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ سستی یا بے قدری کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنا مال تعمیر میں خرچ کرتا ہے یا فرمایا تھا کہ پانی اور کچھڑ میں۔

۱۰۷۲۱: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو حکیم انصاری نے ان کو حرمہ نے ان کو ابن وہب نے اس نے ذکر کیا ہے اسی حدیث کو اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مال کو خرچ کرنا ہی تعمیر میں بے شک نہیں ہے۔

مال حرام سے تعمیرات

۱۰۷۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد اللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابو القاسم علی بن حسین بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس بن مسیب ضعی نے اصفہان میں ان کو معاویہ بن یحییٰ نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابن عمر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تعمیر میں مال حرام لگانے سے بچو کیونکہ مال حرام ویرانی کی اساس اور بنیاد ہے۔

اینٹ پر اینٹ

۱۰۷۲۳: ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبد اللہ ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے اور ابو القاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن خزیمہ نے ان کو عبد الجبار بن علاء عطار نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں رکھی کوئی اینٹ کسی اینٹ پر اور نہیں کاشت کی کوئی کھجور جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن عبد اللہ سے اس نے سفیان سے۔

۱۰۷۲۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو قتیبہ سالم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو نعیم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ تو کچی اینٹیں ایک دوسرے کے اوپر رکھی تھیں نہ ہی کچی اینٹیں (یعنی نہ کوئی کچی عمارت بنائی تھی نہ ہی کچی عمارت) اور نہ ہی کسی ایسی عمارت پر کوئی چھت ڈالی تھی بلکہ وہ تو آبادی سے جا کر ویرانے میں ملتے تھے۔

۱۰۷۲۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو الحسن اسحاق بن احمد کا ذی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کی بیماری کے ایام میں حسن بصری نے ان کی عیادت کی وہ بخاری کی حالت میں ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے اور تمہیں اور ہمیں جنت میں داخل فرمائے۔ یہ علامت ہے۔ یا کہا کہ اعلانیہ نیکی ہے اگر تم صبر کرو اور صدقہ اور تم اپنے رب سے ڈرو۔ اس بات کے ساتھ تم یہ سلوک نہ کرنا کہ اس کان سے سنو اور دوسرے کان سے نکال دو۔ پس بے شک حال یہ ہے کہ اللہ کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس نے آپ کو صبح کرتے بھی دیکھا اور شام کرتے بھی دیکھا۔ اللہ کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عمارت نہ بنائی اور نہ ہی کوئی چھت وغیرہ بنائی۔ اللہ کی پناہ اللہ کی پناہ۔ پھر اسی کی حفاظت اسی کی حفاظت۔ تحقیق تمہارے پہلے والے لوگوں کو اس نے ختم کر دیا اور تم لوگ ایذا دیئے جا رہے ہو۔

۱۰۷۲۶: ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عیسیٰ بن سنان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز کوئی عمارت نہیں بنواتے تھے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں مشیت یہ ہے کہ وہ دنیا سے چل بے تھے مگر انہوں نے اینٹ پر اینٹ رکھی تھی اور نہ ہی کانے پر کانہ رکھا تھا (یعنی نہ دیواریں بنائیں نہ چھت بنائی) (نہ ہی دیواروں کو پشتہ لگایا)

۱۰۷۲۷: ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو شعیب بن حباب نے ان کو ابو العالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے ایک کمرہ بنایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔ اور اس کی قیمت کے برابر قیمت اللہ کی راہ میں خرچ کرو پیچھے اور تین بار فرمایا کہ اس کو گرا دیجئے۔

۱۰۷۲۸: فرمایا کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن مبارک نے ان کو خبر دی حفص بن نصر سلمیٰ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میری امی نے یہ کہ عمران بن حصین اوپر بنانے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور وہ جب بھی اوپر کوئی کمرہ یا بالا خانہ بناتے تو اس کو سامان رکھنے کے اسٹور کے طور پر استعمال کرتے تھے حفص نے کہا ہے کہ یہ بات وہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو اوپر سے دیکھیں۔

۱۰۷۲۹: فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو سوار بن عبد اللہ نے ان کو مرحوم بن عبد العزیز نے ان کو قعقاع بن عمر نے وہ کہتے ہیں احنف بن قیس اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور اوپر سے انہوں نے اپنے پڑوسی کو دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ عیب عیب میں اپنے پڑوسی کے اوپر

بغیر اجازت کے داخل ہوا ہوں آج کے بعد میں کبھی بھی اس گھر کی چھت پر نہیں چڑھوں گا۔

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا

۱۰۷۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلمحہ نے اس نے عبد الرحمن بن ابورافع نے یا کہا کہ ابن رافع نے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ ہے جو یہ کہتا رہتا ہے آج کون ہے جو قرض دے دے آنے والی کل صبح کو اس کو مل جائے گا اور دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ہے وہ یہ کہتا ہے کہ اے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے اور عطا فرما اور اللہ کی راہ سے خرچ روکنے والے کے مال کو ضائع فرما اور ایک دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ یہ کہتا ہے اے لوگو! اپنے رب کے پاس جاؤ بے شک وہ مال جو قلیل ہو مگر پودا پڑ جائے وہ اس مال سے بہتر ہے جو کثیر ہو مگر مالک کو غافل بنادے اور ایک فرشتہ دروازے پر یہ کہتا ہے اے اولاد آدم بچے جنومٹی میں دفن کرنے کے لئے اور عمارتیں بناؤ ویران اور تباہ کرنے کے لئے۔

۱۰۷۳۱: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو مسعود بن عبد اللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عمرو بن زارہ نے ان کو بکار زیدی صاحب موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ابو حکیم مولیٰ زبیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ (آپ نے فرمایا) ہر صبح کو جب بندے صبح کرتے ہیں تو ایک چیخ والا فرشتہ چیخ کر اعلان کرتا ہے اے لوگو مٹی کے لئے بچے جنوفا کرنے کے لئے مال جمع کرو۔ اور تباہ اور ویران کرنے کے لئے عمارتیں بناؤ۔

گھروں پر پردے لٹکانا

۱۰۷۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیسہ بن عقبہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن جہمان نے سفینہ ابو عبد الرحمن نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسے گھر میں داخل ہو جس میں پردے لگائے گئے ہوں۔ (یا جس پر کپڑوں کے ٹکڑے لگائے گئے ہوں۔)

۱۰۷۳۳: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید بن طہمان نے ان کو سفینہ بن ابو عبد الرحمن نے کہ حضرت علی نے ایک آدمی کی ضیافت کی اور اس کے لئے کھانا تیار کروایا اتنے میں سیدہ فاطمہ بنت رسول زوجہ علی نے کہا اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کھانے پر بلا لیتے تو بہت ہی اچھا ہوتا وہ ہمارے ساتھ کھا لیتے حضرت علی نے ان کو دعوت دے دی آپ تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی دونوں چوکنوں پر ہاتھ رکھ کر اندر دیکھا اور گھر کے کونے میں سرخ پردہ لگا ہوا دیکھا۔ لہذا وہیں سے آپ واپس چلے گئے۔ سیدہ فاطمہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر علی سے کہا آپ پیچھے پیچھے جائیے اور پوچھئے کہ آپ کیوں واپس چلے گئے ہیں انہوں نے جا کر پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے مناسب نہیں ہے کہ میں ایسے گھر میں داخل ہوں جو پردوں سے ڈھکا ہوا ہو۔

۱۰۷۳۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بلہ بن ابوالدنیاء نے ان کو اسحاق بن اسماعیل نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حریش بن مائب نے وہ کہتے ہیں نے سنا حضرت حسن سے وہ کہتے ہیں میں ازواج رسول کے گھروں میں

داخل ہوتا تھا حضرت عثمان کی خلافت میں اور میں ان کی چھتوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتا تھا۔ پشم اور بالوں کے ٹاٹ باہر سے ڈلے ہوئے تھے۔
 ۱۰۷۳۵:..... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسحاق بن اسماعیل بن ابوالخارث نے ان کو محمد بن مقاتل نے ان کو ابن مبارک نے ان کو داؤد بن قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجرے دیکھے تھے جو کھجور کی چھڑیوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔
 میں خیال کرتا ہوں کہ حجرے کا عرض حجرے کے دروازے سے گھر کے دروازے تک چھ۔ سات ہاتھ تھا اور اندر کا محفوظ حصہ پندرہ ہاتھ اور میرے خیال میں اس کی بلندی آٹھ نو ہاتھ ہوگی یا اسی کے قریب قریب ہوگی کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تو وہ مغرب کی طرف تھا (یعنی دروازے کا رخ مغرب کی جانب تھا۔)

دنیا کی تزئین و آرائش

۱۰۷۳۶:..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حضرت حسن بن صباح نے فرمایا ہمیں خبر دی سفیان نے احوص بن حکیم نے اس نے راشد بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابودرداء نے حمص شہر میں ایک کیف یا خانہ اور بیت الخلا بنایا ہے حضرت عمر نے لکھا اما بعد اے مکر تعمیر کرنے والے کیا آپ کے لئے اس میں ضرورت پوری کرنے کی کفایت نہیں تھی جو کچھ رومیوں نے بنا رکھے ہیں دنیا کی تزئین و آرائش میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ویران کرنے کا حکم دیا جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ حمص سے دمشق شہر منتقل ہو جائیے سفیان ثوری کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ان کو یہ سزا دی تھی۔

۱۰۷۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ آپ کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو ضمیر نے ان کو ابن شوذب نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں حضرت ابودرداء نے حضرت ابودرداء کے پاس سے گذرے اور وہ ایک گھر بنا رہے تھے وہ ان کے پاس سے گذر گئے مگر ان پر انہوں نے سلام نہ کیا پھر حضرت ابودرداء ان کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا بھائی لگتا ہے کہ آپ کسی فتنے میں واقع ہو گئے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اگر میں آپ کے پاس سے گذرتا اور آپ اپنے گھر والوں کی کسی ضرورت پوری کرنے میں لگے ہوتے تو مجھے یہ بات زیادہ پسند آتی اس سے جس کام کو کرتے ہوئے میں نے آپ کو دیکھا۔

تعمیرات و آرائش سے متعلق روایات

۱۰۷۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقرئ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے اپنی بساط کے مطابق گھر بنایا ان کے ہاں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے فرمایا آپ یہ کیا گھر تعمیر کر رہے ہیں؟ اللہ نے جس کے ویران ہونے یا کرنے کا حکم دیا ہے اگر میں آپ کو کسی نجاست میں لتھڑا ہوا دیکھ لیتا تو وہ اس سے زیادہ پسند ہوتا جو میں نے اس وقت آپ کو دیکھا ہے۔ حضرت ابودرداء جب اس کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو فرمانے لگے کہ میں اپنی اس عمارت پر ایک چیز کہتا ہوں۔

بیت داراً ولست عامرہا. ولقد علمت اذ بنیت این داری.

میں نے گھر تو بنا ڈالا ہے مگر میں اس کو آباد نہیں کر سکتا اس لئے کہ میں جانتا ہوں جب میں نے بنایا ہے۔ کہ میرا گھر کہاں ہے۔

۱۰۷۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو الفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء بن ہلال نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبید اللہ بن عمرو نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے رجاء بن حیوة سے اس نے

درداء سے سوائے اس کے نہیں کہ علم، علم سیکھنے سے آتا ہے اور علم و حوصلہ بردبار بننے سے آتا ہے۔ اور جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسی کو ملتی ہے اور جو شخص شر سے بچنے کی کوشش کرتا تو بھی اس سے بچایا جاتا ہے۔ تین شخص درجات کی بلندی کو نہیں پہنچ سکتے۔ وہ شخص جو غیب کی خبریں دیتا ہے۔ (کاہن) یا قسمت کا حال بتاتا ہے (قسمت کے تیر نکالنے والا) اور وہ شخص جو بدشگون پکڑتے ہوئے سفر سے واپس آ جاتا ہے۔ اور حضرت ابو درداء نے فرمایا۔ اے اہل دمشق اپنے بھائی کا قول سنو جو تمہارے لئے خیر خواہ ہے کیا بات ہے میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم مال جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو اور تعمیر کرتے ہو جس میں تم رہائش نہیں کر سکتے ہو آرزوئیں ایسی کرتے ہو جن کو تم پانہیں سکتے ہو۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے پہلے گزرے ہیں انہوں نے بھی بہت سارا مال جمع کیا تھا۔ اور سخت مضبوط عمارتیں بھی بنائیں تھیں اور لمبی لمبی امیدیں بھی قائم کی تھیں نتیجہ یہ ہوا کہ جمع شدہ مال ہلاکت ثابت ہوا اور ان کے گھر اور ان کے مال غرور اور دھوکہ ثابت ہوئے۔

۱۰۷۴۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالد نیا نے ان کو عبد الرحمن بن یونس نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو اوس بن یزید نخعی نے ان کو ابو درداء نے کہ وہ دمشق سے نکلے تو باہر انہوں نے مقام غوطہ کا مشاہدہ کیا۔ تحقیق اس کی نہریں سیراب کر رہی تھیں۔ درخت لگ رہے تھے محلات بن رہے تھے آپ ان کی طرف چلے گئے اور واپس جا کر وعظ فرمایا اے اہل دمشق (جب وہ لوگ ان کے پاس گئے) فرمایا کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تین بار یہی جملہ فرمایا۔ اس قدر جمع کرتے ہو جس کو تم کھا نہیں سکتے ہو امیدیں وہ قائم کرتے ہو جنہیں تم پانہیں سکتے ہو محل ایسے بناتے ہو جن میں تم سکونت نہیں کر سکتے ہو خبردار تم سے پہلے لوگ ایسے زمانے ہو گزرے ہیں کہ وہ مال جمع کرتے تھے اور اس کی نگہداشت کرتے تھے۔ اور امیدیں باندھتے تھے اور خوب لمبی لمبی آرزوئیں کرتے تھے۔ اور عمارتیں بناتے تھے اور انہیں خوب مضبوط کرتے تھے نتیجہ ان کا جمع کردہ مال ہلاکت بن گیا۔ اور ان کی امیدیں دھوکہ ثابت ہوئیں اور ان کے گھر قبریں بن گئے۔ خبردار قوم عاد کو (دیکھ لو) عدن سے عمان تک کے مالک تھے اس کے درمیان جتنی نعمتیں تھیں اور مال تھے۔ آج مجھ سے قوم عاد کا مال دو درہم کے بدلے میں کوئی ہے جو خرید کر لے؟

۱۰۷۴۱..... ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو محمد بن عبد اللہ مرادی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عبد اللہ بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنے گھر کی بنیاد اٹھا رہے تھے انہوں نے فرمایا کیا دیکھتے ہیں آپ اے ابوالیقظان؟ وہ کہتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ مضبوط عمارت بنا رہے ہیں اور دور کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ تو عنقریب وفات پا جائیں گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا گھر

۱۰۷۴۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر احمد بن سہل نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن معقل نے ان کو حرمہ نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اپنے ہاتھ سے جھونپڑے بناتے تھے اور وہ کسی سے کوئی خدمت وغیرہ قبول نہیں کرتے تھے اور وہ اسی طرح زندگی گزارتے تھے ان کا کوئی گھر وغیرہ نہیں تھا سایہ حاصل کرنے کے لئے وہ درختوں اور دیواروں سے سایہ حاصل کرتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا میں آپ کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے وہ آدمی اسی بات پر بار بار اصرار کرتا رہا اور حضرت سلمان فارسی برابر انکار کرتے رہے یہاں تک کہ اس آدمی نے کہا میں ایسا گھر جانتا ہوں جو اس کو موافق آئے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے سامنے اس کی کیفیت بیان کریں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایسا گھر آپ کے لئے

بناؤں گا کہ آپ جب اس کے اندر کھڑے ہوں تو آپ کا سر اس کی چھت تک پہنچ جائے اور آپ جب اس میں اپنے پیر دراز کریں تو وہ دیوار کے ساتھ لگ جائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں؟ پھر اس شخص نے ایسا ہی بنا دیا۔

۱۰۷۴۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابوالد نیا نے ان کو حسن بن یحییٰ نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے کہا سلمان فارسی سے کیا آپ اپنے لئے کوئی گھر نہیں بناتے؟ اے ابو عبد اللہ۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے بادشاہ نہ بنائیے۔ کیا آپ میرے لئے ایسا گھر بنائیں گے جیسے مدائن میں آپ کی حویلی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم آپ کے لئے ایسا گھر بنائیں گے جو سرکنڈوں کا بنا ہوا ہوگا ہم اس کی چھت بردی کی یعنی سرکنڈے کی یا ترکل چٹائی کی ڈالیں گے۔ آپ جب کھڑے ہوں تو آپ کے سر کو لگے اور آپ جب سوئیں تو آپ کے سر پیروں سے دیواریں ٹکرائیں۔ حضرت سلمان نے فرمایا: گویا کہ آپ میرے دل میں رہتے ہیں (یعنی بالکل میں بھی یہی چاہتا ہوں)۔

۱۰۷۴۴: ہمیں اس کی خبر دی سند عالی کے ساتھ ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی غانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ مجھے بادشاہ مت بنائیے کیا میرے لئے مدائن میں اپنی حویلی جیسا گھر بنائیں گے۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ و تابعین کی رہائش

۱۰۷۴۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے اس نے کہا کہ لوگوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم سے کہا اے روح اللہ کیا ہم آپ کے لئے گھر نہ بنادیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں ہاں سائل سمندر پر بنائیے۔ لوگوں نے کہا کہ جب پانی آئے گا تو اس کو تو وہ لے جائے گا۔ فرمایا پھر تم کہاں بنانا چاہتے ہو کسی پل کے اوپر؟

۱۰۷۴۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سعید مؤذن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم تاجر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن سلمہ بن زیاد سے وہ کہتے ہیں احمد بن حرب ایک آدمی کے پاس گذرے وہ گھر بنا رہا تھا انہوں نے پوچھا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرے لئے ہے انہوں نے فرمایا کہ کب تک؟

۱۰۷۴۷: ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد سعید نے ان کو ابو العباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن حرب نے ان کو حماد بن سلیمان نے ان کو صالح مری نے ان کو جعفر بن زید نے ان کو ابو درداء نے کہ حضرت ابو درداء ویران شدہ شہروں کے دروازوں پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔ اے شہر تو کہاں ہے؟ تیرے رہنے والے کہاں ہیں؟ تیرے مالک کہاں ہیں؟ پھر آپ وہاں سے اس وقت تک نہ جاتے جب تک خود رونہ لیتے اور دوسروں کو رولانہ لیتے۔

۱۰۷۴۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالد نیا نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعیب بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا اگر آپ اپنے لئے کوئی گھر بنالیں تو بہتر ہوگا۔ انہوں نے فرمایا ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں ان کے پرانے ہمارے لئے کافی ہیں۔

۱۰۷۴۹: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی عبد الرحمن بن صالح نے ان کو محمد بن بن فضیل نے ان کو عطاء بن سائب نے میسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم نے کوئی گھر نہیں بنایا تھا ان سے کسی نے کہا کیا آپ گھر نہیں بناتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں

اپنے بعد دنیا میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑنا چاہتا جس کے ساتھ میں یاد کیا جاؤں۔

۱۰۷۵۰: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو مجاہد بن موسیٰ نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن المہاجر رقی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کے اندر پچاس کم ہزار سال تک بالوں کے بنے ہوئے ایک گھر میں رہے۔ ان سے کہا جاتا تھا کہ اے اللہ کے نبی گھر بنائیے۔ وہ کہتے تھے میں آج مرجاؤں گا میں کل مرجاؤں گا۔

۱۰۷۵۱: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر حسین بن صباح نے ان کو علی بن شقیق نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو وہیب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کانے (سرکنڈوں کا) گھر بنایا تھا۔ ان سے کسی نے کہا کہ آپ اس سے علاوہ کوئی اچھا گھر بنائیے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے مرنا ہے اس کے لئے یہی کافی ہے۔

اسراف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے

۱۰۷۵۲: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو بکر محمد بن ہانی نے ان کو احمد بن شہویہ نے ان کو سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن حرمہ بن عمران نے ان کو کعب بن علقمہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابوسرح نے عرفہ بن حارث کی طرف بندہ بھیجا۔ کیونکہ عبد اللہ نے گھر تعمیر کیا تھا وہ ان سے اس کی تعمیر کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ یہ کام نہ کریں۔ کیونکہ بے شک وہ اس کی گرمی کو نہیں چھپا سکیں گے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ میری اس عمارت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ اگر آپ نے اس کو اپنے مال سے بنایا ہے تو آپ نے اسراف اور فضول خرچی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ لا یحب المسرفین اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ اور اگر آپ نے اس کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے تو پھر آپ نے اللہ کے مال میں خیانت کی ہے۔ اور واللہ لا یحب الخائنین اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا کہتے ہیں ابو مسعود نے سن کر کہا انا لله وانا الیہ راجعون

دو عیب

۱۰۷۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ابن معدان سے۔ کہا سعید بن عامر نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے ابو معدان کو وہ روایت کرتے ہیں عون بن عبد اللہ سے کہ ایک بادشاہ نے اپنا ایک شہر آباد کیا۔ اس کی تعمیر میں اس نے بہت سی دولت اور سرمایہ خرچ کیا۔ پھر اس کے بعد اس نے عام لوگوں کے لئے ایک دعوت کھلانے کا انتظام کیا اور لوگوں کو بلایا اور شہر کے دروازے پر کچھ لوگوں کو بٹھایا کہ وہ ہر اس شخص سے جو ان کے پاس گزرے یہ پوچھیں کہ کیا تمہیں اس میں کوئی عیب اور کوئی کمی اور خرابی نظر آتی ہے؟ لہذا وہ پوچھتے رہے اور سب لوگ گزرنے والے یہ کہتے رہے کہ کوئی عیب نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ان سب کے آخر میں کچھ ایسے نوجوان آئے جن کے اوپر چادریں لپیٹی ہوئی تھیں ان سے پوچھنے والے نے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے بتایا کہ جی ہاں اس میں دو عیب ہیں جو ہم نے دیکھے ہیں لہذا پوچھنے والوں نے ان نوجوانوں کو روک لیا اور بادشاہ کو جا کر اطلاع دے دی کہ کچھ نوجوان یہ کہتے ہیں کہ اس میں دو عیب ہیں بادشاہ نے کہا کہ میں تو ایک عیب بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتا دو عیب کیوں ہیں؟ لاؤ ان کو چنانچہ ان کو پیش کیا گیا بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس میں کوئی عیب دیکھا ہے انہوں نے وہی جواب دیا کہ جی ہاں دو عیب ہیں۔ اس نے کہا میں تو ایک عیب بھی پسند نہیں کرتا دو کیوں رہیں؟ بتائیے وہ کون کون سے ہیں؟ نوجوان نے بتایا کہ ایک تو یہ ہے کہ یہ ویران

ہو جائے گا۔ دوسرا عیب یہ ہے کہ اس کا مالک مر جائے گا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا تم لوگ کوئی ایسی حویلی اور گھر بتا سکتے ہو؟ جو کبھی بھی ویران نہ ہو۔ اور اس کا مالک بھی نہ مرے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں وہ جنت ہے۔ اس نے کہا کہ میرے لئے اس کی دعا کرو اس نے آمین کہی پھر انہوں نے اس کو دعوت دی اور بادشاہ نے ان کی دعوت مان لی۔ اور بادشاہ نے کہا کہ اگر میں تمہارے ساتھ ظاہر اسب کے سامنے نکلوں تو میری حکومت اور مملکت والے مجھے نہیں چھوڑیں گے چنانچہ اس نے ان کو کسی وقت کا وعدہ دیا اس نے خلوت پا کر ان کے ساتھ کوچ کیا اور جا کر ان کے ساتھ عبادت کرنے لگا۔ ایک دن وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک اس کو خیال آیا اور اس نے ان سے کہا کہ سلام علیکم میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ہمارے اندر کوئی عیب دیکھا ہے؟

اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ لوگ میری حالت اور کیفیت کو خوب جانتے ہو جس پر میں تھا لہذا اب تم لوگ اسی کی وجہ سے میرا اکرام کر رہے ہو۔ اسی لئے میں جا رہا ہوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر عبادت کروں اور جا کر رہوں جو میرے حال سے واقف نہ ہوں۔ لہذا وہ ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔

۱۰۷۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ زہد اصفہانی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو بحر بن عبد الحق نے ان کو شریک بن عبد اللہ نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے کہ حجاج بن یوسف نے جب واسط کا قلعہ بنوایا۔ تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس میں عیب کیا ہے؟ لوگوں نے اس سے کہا کہ ہمیں تو اس میں کوئی عیب نظر نہیں آتا ہم آپ کو ایک دوسرے آدمی کے بارے میں بتاتے ہیں جو اس کا عیب سمجھے گا اور آپ کو بتائے گا وہ ہے حضرت یحییٰ بن عمر و کہتے ہیں کہ اس نے نمائندہ بھیجا کہ وہ جا کر ان کو لے آئے ان کے پاس اور وہ اس سے اس کا عیب دریافت کریں۔ چنانچہ وہ لائے گئے انہوں نے دیکھ کر فرمایا کہ اس کی بنیاد و عمارت بھی تیری ملکیت میں نہیں ہے اور تیری اولاد بھی اس میں نہیں رہے گی دوسرے ان کے علاوہ رہیں گے۔ حجاج نے ناراض ہو کر کہا کہ آپ کو یہ بات کرنے کی کیسے جرأت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے علماء پر ان کے علم میں گرفت نہیں فرمائی ہے۔ ولا یکتون اللہ حدیثاً۔ یا کوئی دوسری آیت پڑھی قرآن میں سے۔ لہذا حجاج نے ان کو خراسان کی طرف شہر بدر کر دیا اور ملک بدر کر دیا۔

تعمیرات کے بارے میں اشعار کی تفسیر

۱۰۷۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم یوسف بن صالح نحوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن یحییٰ صولی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن معمر کے پاس ملنے کے لئے گیا تو وہ اس وقت کچھ لوگوں کے ساتھ محو گفتگو تھے اپنے گھر کی تعمیر کے بارے میں جب وہ بات کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے کچھ شعر سنائے۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا سکون اور امن تو میرے دل کے لئے اور اس کی شاخوں اور ٹہنیوں کے لئے اور یہ ایسا گھر ہے جو اپنی تعمیر و آباد ہونے کے باوجود مائل بہ ویرانی ہے۔ اس کو سفید کرتے کرتے اور چمکاتے چمکاتے میرا اپنا چہرہ سیا پڑ گیا ہے اور اس کو آباد کرتے کرتے میری جیب ویران ہو گئی ہے۔

۱۰۷۵۶: فرماتے ہیں کہ کہا ابو القاسم نے اور کہا مجھ سے میرے بعض مشائخ نے کہ اس نے قصر شیرین کی دیوار پر لکھا ہوا یہ شعر پڑھا۔ (اس عمارت کو بنانے والوں نے) اس کو بنایا ہے اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ وہ مرے گئے نہیں حالانکہ ویران ہونے کے لئے انہوں نے عمارت بنائی ہے۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ زمانے سے مطمئن ہو گئے ہیں (یعنی زمانے پر اعتبار کر بیٹھے ہیں۔)

۱۰۷۵۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر

سنائے محمد بن حسن نے اپنے کلام میں سے جن کا مطلب کچھ اس طرح ہے آپ نے اپنے گھر کو انتہائی سعی و جہد کے ساتھ تراشا ہے اور مزین اور آراستہ کیا ہے جیسے کہ تیرے علاوہ دوسرا کوئی بھی تیرے گھر کا مالک نہیں بنے گا (گویا تو ہی ہمیشہ ہمیشہ اس کا مالک بنا رہے گا) حالانکہ انسان تو محض اسی جملے کا رہن ہے کہ عنقریب یہ کروں گا، اور کاش کہ میں ایسا کر لیتا ویسا کر لیتا۔ الغرض خلاصہ بات صرف اتنی ہے کہ وہ سوف اور لیت (جلدی یہ یہ کر لوں گا۔ کاش کہ ایسا ہو جاتا) میں ہی گھرا رہتا ہے۔ وہ شخص کہ ایام اس کے ساتھ گردش کرنے والے ہوں گویا کہ وہ موت کے ساتھ اتر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو نیکی دے جو میرے بعد اس کے انتظام کو سنبھالے اور اور شام اس طرح کرے کہ موت کے لئے جلدی تیاری کرنے والا ہو۔

۱۰۷۵۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد الوہاب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعفر بن عون سے وہ کہتے ہیں کہ مسعر بن کدام سے وہ شعر کہتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ جس شخص نے اپنے گھر کو مضبوط سے مضبوط تر اس لئے بنایا ہے تا کہ وہ اس میں سکونت کرے اس نے قبروں میں جا کر سکونت کر لی اور اپنی حویلی میں سکونت نہ کر سکا۔

۱۰۷۵۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ جر جانی سے وہ اپنے وعظ میں یہ شعر پڑھتے تھے۔ میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ ہر کوئی عنقریب مرجائے گا اور گھر تو ویران ہونے کے لئے ہی تعمیر کئے جاتے ہیں۔ اس ذات کے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہے گا جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہمیشہ رہنے والا ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔

۱۰۷۶۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حلقط نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدنیاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی بدل بن مخبر نے ان کو ہشام بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے اور ہم اس کی جناب میں تھے اللہ رحم فرمائے سابق بریری کو اس حیثیت سے جیسے اس نے یہ فرمایا ہے۔ صبح کو جہنم لینے والے نومولود بچے موت کے لئے سخاوت کرتے ہوئے صبح کرتے ہیں جیسے گھر اور مکان زمانے کے خراب اور ویران کرنے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔

لوگوں نے کیچڑ کو اونچا کر دیا

۱۰۷۶۱: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو علی بن جعد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواسحاق شیبانی نے عباد بن راشد سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضرت حسن (بھری) کے ساتھ باہر نکلے انہوں نے ایک پر شکوہ عمارت پر نظر ڈالی اور فرمایا اے سبحان اللہ ان لوگوں نے کیچڑ و گارے کو اونچا کر دیا ہے اور دین کو نیچے کر دیا ہے خچروں پر سوار ہو گئے ہیں اور باغ حاصل کر لیے ہیں اور کسانوں کے ساتھ مشابہت اختیار کر لی ہیں پس چھوڑیے ان کو (ان کے حال پر) عنقریب جان لیں گے (یعنی ان کو خود ہی پتہ چل جائے گا۔)

محل کے بدلے ایک روٹی

۱۰۷۶۲: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابوالدنیاء نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ قرشی نے ان کو مغیرہ بن عبد اللہ عتکی نے ان کو ابو ہاشم صاحب زعفرانی نے ان کو حسن نے کہ وہ قصر اوس سے گذرے تو پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے لوگوں نے کہا کہ قصر اوس ہے۔ اوس یہ پسند کرے گا آخرت میں کہ اس کو اس محل کے بدلے میں ایک روٹی مل جائے۔

۱۰۷۶۳: فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد نے میں گمان کرتا ہوں بن حسین ان کو عبد اللہ بن محمد تیمی نے ان کو

محمد بن کثیر نے ان کو ان کے شیخ نے کہ حضرت غزو ان کی ایک جھونپڑی ہوا کرتی تھی جب وہ سفر کو جاتے تھے تو اس کو گرا دیتے تھے اور جب واپس آتے تھے اس کو دوبارہ بنا لیتے تھے۔

ایک سوکانے آدمی

۱۰۷۶۴..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن محمد فروی نے ان کو عبد اللہ بن عمر عمری نے ان کو محمد بن ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ دو آدمیوں نے اختلاف کیا زمین کے بارے میں جو دونوں کے درمیان مشترک تھی۔ لہذا زمین نے کہا کہ تم دونوں اپنی اپنی جگہ قائم رہو تحقیق تم دونوں سے پہلے ایک سوکانے آدمی میرے مالک بن چکے ہیں تندرستوں کے علاوہ۔

تعمیرات اور آخرت کا خوف

۱۰۷۶۵..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ از دہان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی ایک درہم بھی کسی بنیاد اور عمارت میں خرچ نہیں کیا۔

۱۰۷۶۶..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ادیس نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن نے ان کو محمد بن حجاج نے یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے مالک بن یخامر سکسکی نے کہ کچھ لوگ اس کی بیمار پرسی کرنے کے لئے آئے اور کہنے لگے جناب آپ کا مکان شہر میں اچھی جگہ پر واقع ہے اگر آپ اس کو توڑ کر دوبارہ اچھا بنالیں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا میاں ہم لوگ مسافر ہیں دو پہر کی نیند اور قیلولہ کرنے لگے ہیں اور اسی لئے یہاں اترے ہیں جب ذرا دن ٹھنڈا ہو اور سہوا چلی ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے میں یہاں کوئی چیز نہیں بناؤں گا بلکہ یہاں سے ایسے ہی کوچ کر جاؤں گا۔

۱۰۷۶۷..... فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو ابراہیم بن اصفہانی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو رمان مرادی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس سے کہا گیا کہ آپ کا گھر تو بوسیدہ ہو چکا ہے وہ فرمانے لگے کہ ہماری بھی شام ہو چکی ہے۔

۱۰۷۶۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابوعمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یزید بن خنیس نے ان کو وہب بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مطیع نے ایک دن اپنے گھر کی طرف دیکھا تو ان کو اس کا حسن اور خوبصورتی پسند آئی تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمانے لگے اللہ کی قسم اگر موت نہ ہوتی تو میں تیرے ساتھ خوش ہو جاتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ قبر کی تنگی کے وقت ہمارا کوئی مددگار نہ ہوگا تو دنیا کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ یہ کہہ کر پھر وہ رو پڑے اور انتہائی شدید روئے یہاں تک کہ ان کی چیخیں نکل گئیں۔

۱۰۷۶۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو عبد اللہ بن مسلم نے ابن زیاد الحمدانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمرو بن ذر سے وہ کہتے تھے کہ ایک نوجوان شخص محلے میں سے ایک حویلی کا وارث بنا اپنے باپ دادا سے اس نے اس کو توڑا پھر گھر بنا لیا اور اس کو مضبوط تر بنایا وہ آباؤ اجداد ان کو خواب میں نظر آئے اور اس سے آکر کہنے لگے۔ شعر جن کا مفہوم کچھ یوں ہے۔ اگر تو زندگی کا طمع رکھتا ہے تو تو اپنی اس حویلی کے سابقہ مالکان کو اور اس کے رہائشیوں کو دیکھ کہ وہ مر چکے ہیں۔ اگر تو بزرگوں اور بڑوں کے ذکروں کو محسوس کرے تو دیکھ کہ اس کے رہنے والے اس کو ویران کر گئے ہیں اور یہی شہر وہ چھوڑ گئے ہیں کہ

مر گئے۔ کہتے ہیں کہ اس نوجوان نے صبح کی تو اس نے نصیحت قبول کر لی اور بہت سارے غلط کاموں سے اور ارادوں سے باز آ گیا اور اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۰۷۰: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو ضمہ انس بن عیاض لیشی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن اسلم سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ میں نے دیکھا صبح کو لکڑ بگڑ کو اپنے بچوں کے ساتھ عمالقہ کے ایک آدمی کے سامنے زمین میں اپنی جگہ بنا رہی تھی۔

سریر عوج کا قتل

۱۰۷۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو النضر نے ان کو ابو خثیمہ نے ان کو ابو اسحق ہمدانی نے ان کو نوف نے وہ کہتے ہیں کہ سریر عوج نامی شخص جس کو موسیٰ علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا۔ اس کی چار پائی کی لمبائی آٹھ سو ہاتھ تھی اور ان کی چوڑائی چار سو ہاتھ تھی۔ اور موسیٰ علیہ السلام دس ہاتھ لمبے تھے اور ان کا عصا اور لٹھی دس ہاتھ لمبی تھی۔ اور ان کا اچھلنا اور چھلانگ لگانا بھی دس ہاتھ ہوتی تھی۔ جب وہ چھلانگ لگاتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان کو مارتا تو ان کا ڈنڈا عوج (کافر) کے ٹخنے تک پہنچا تھا لہذا وہ نیل مصر میں گر گیا اور لوگوں نے ایک سال تک اس کو پل بنا دیا تھا لوگ اس کی پشت پر اور پسلیوں پر گزرتے رہے۔

تعمیرات کی اباحت اور جواز

۱۰۷۲: ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو عبد اللہ بن عون نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن محمد بن سیرین نے ایک گھر بنایا اور اس کو آراستہ کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات محمد سے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کسی آدمی پر کوئی گناہ یہ کہ وہ گھر بنائے اور اس کا جمال اور خوبصورتی تیار کرے اور یہ اباحت اور جواز کے درجے میں ہے۔

۱۰۷۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحق صیدلانی نے ان کو احمد بن سہل بن بحر نے ان کو حرمہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ان کو زبان بن قاند نے ان کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی عمارت بنائے بطور ظلم اور ناحق کے نہ ہو اور نہ ہی کسی پر تعدی کرے اس کا اجر اس پر جاری رہے گا جب تک اس سے کوئی فائدہ اٹھاتا رہے گا اللہ کی مخلوق میں سے امام احمد نے فرمایا اگر یہ روایت صحیح ہو تو احتمال رکھتی ہے کہ بنیاد اور عمارت سے مراد دربار اور سرائے وغیرہ مراد ہو۔ اور اس میں بھی اس قدر تعمیر مراد ہوگی جس کی تعمیر انتہائی ضروری ہو جو اس کو گرمی سردی سے بچائے وہ تعمیر مراد نہیں ہے جس کا مقصد محض زینت اور خوبصورتی ہو فقط۔ واللہ اعلم۔

فصل: ترک دنیا

۱۰۷۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن الدنیا نے ان کو ابو مسلم حرانی نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو یونس بن میسرہ جبلی نے وہ فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبتی اور تارک الدنیا ہونا اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لینا اور ان کے استعمال سے رک جانے کا نام نہیں ہے اور نہ ہی مال کو ضائع کر دینے کا نام ہے۔ بلکہ دنیا میں زائد ہونا اور تارک دنیا ہونا یہ ہے کہ جو کچھ اللہ کے قبضے میں ہے اس پر اس سے زیادہ وثوق اور یقین آپ کو ہو جائے جو تیرے اپنے ہاتھ میں ہے اور تیرے قبضے میں ہے۔ اور یہ کہ مصیبت کے وقت تیرا حال اور بغیر مصیبت اور خوشی کے وقت تیرا حال برابر ہو۔ اور حق کے معاملے میں تیری

تعریف کرنے والا اور تیری برائی کرنے والا تیرے نزدیک برابر ہوں۔ (یعنی حق کے معاملے میں تعریف کرنے والے کی تعریف سے اور برائی کرنے والے کی برائی سے آپ بے پرواہ ہو جائیں۔)

۱۰۷۷۵:..... اس کو روایت کیا ہے عمر بن واقد نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ابو اوریس سے اس نے ابو در سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۷۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو یحییٰ بن موسیٰ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے امام زہری سے پوچھا کہ زہد کیا ہے؟ ”ح“

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتیبہ بن سعید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ امام زہری سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ شخص ہے جس کے صبر پر حرام کام غالب نہ آجائے اور جس کے شکر کو حلال چیزوں کا استعمال نہ روکے۔

ابو سعید نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حرام سے صبر کرنا اور رک جانا اور حلال پر شکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف و اقرار کرنا، اور نعمتوں کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنا۔

زہد کی قسمیں

۱۰۷۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدنیاء نے ان کو ابن الحسین نے ان کو مسکین بن عبید صوفی نے ان کو متوکل بن حسین عابد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے فرمایا کہ زہد کی تین اقسام ہیں۔

(۱)..... وہ زہد جو فرض ہے۔

(۲)..... وہ زہد جو فضیلت ہے۔

(۳)..... وہ زہد جو سلامتی ہے۔

زہد فرض حرام چیزوں میں زہد اختیار کرنا ہے۔ زہد فضیلت یا زہد زہد وہ حلال اشیاء میں بے رغبتی کا نام ہے اور زہد سلامتی مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

دنیا سے بے رغبتی کیا ہے؟

۱۰۷۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید بن ابوبکر بن ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ فرماتے تھے کہ یہ بات سچ زہد میں سے ہے کہ دنیا جب تیری طرف آئے تو آپ کو یہ خوف پیدا ہو جائے کہ کہیں یہ آپ کی آخرت کی نعمتوں کے بدلے اور عوض میں تو نہیں (کہ یہ لے کر آپ آخرت کی نعمت سے محروم کر دیئے جائیں) اور جب جب آتی ہوئی پیچھے ہو جائے تو آپ کو یہ خوف لاحق ہو جائے کہ کہیں یہ محرومی تو نہیں ہو رہی اللہ کی نعمت سے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا عطاء کر دے بغیر طمع و لالچ کے اور بغیر نفس کی شدید طلب کے تو اس کو اللہ سے بطور عبادت سمجھنے کے لے لے اور اگر اللہ آپ کو وہ چیز نہ دے تو اس کے برخلاف میں اضافہ نہ ہوگا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آپ اللہ کی رضا کو اور آخرت والے گھر کو ترجیح دیجئے۔ تو اللہ کے ذکر کی حلاوت اور مٹھاس آپ کے دل کی گہرائی میں پیدا ہوگی۔ اور فرمایا کہ حرام میں زہد وہ بے رغبتی کرنا فرض ہے اور مباح چیزوں میں زہد وہ بے رغبتی کرنا فضیلت ہے (اور مستحب ہے) اور حلال میں زہد

و بے رغبتی کرنا قربت ہے۔

۱۰۷۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابراہیم بن یوسف ہسجانی نے ان کو عبد الرحمن بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زید بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک سے ان سے پوچھا گیا تھا کہ زہد من الدنیا۔ دنیا سے بے رغبتی کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ طیب اور حلال طریقے سے کمانا۔ اور امید و آرزو کو مختصر کرنا۔ (خواہش نفس کو چھوٹا کرنا۔)

۱۰۸۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو محمد بن معاذ نے ان کو قبیسہ بن عقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان سے وہ کہتے تھے کہ قرأت اور تلاوت قرآن درست نہیں ہو سکتی یا اصلاح نہیں کر سکتی مگر زہد اور دنیا سے بے رغبتی کے ساتھ۔ اور زندہ لوگوں پر رشک کیجئے محض ان چیزوں کے ساتھ جن پر آپ اموات پر مرنے والوں پر رشک کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے ساتھ محبت کیجئے ان کے اعمال کے مطابق اور اطاعت رب کے وقت ذلیل و عاجز ہو جائیے اور معصیت و گناہ کے وقت اس کی مخالفت و نافرمانی کیجئے۔

۱۰۸۱: ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن ابی السری نے ان کو ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب سے اس نے ابو ثنی اسامیل عافقی نے کہا اس نے سنا عامر بن عبد اللہ تکسعی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو امیہ فرماتے تھے۔ بیشک لوگوں میں سے زہد ترین شخص وہ ہے دنیا سے اس میں حلال اور طیب کمائی کے سوا پسند نہ کرے اور راشی ہو اگرچہ ظاہر نظر میں وہ حرام ہی کیوں نہ ہو۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ رغبت کرنے والا وہ شخص ہے جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس میں کیا کچھ کمایا ہے حلال کمایا یا حرام۔ اگرچہ ظاہر اوہ دنیا سے بہت اعراض کرنے والا ہو۔ اور دنیا میں سب لوگوں سے زیادہ خفی ہو اور سب سے زیادہ درست وہ شخص ہے جو اللہ کے حقوق کو ٹھیک اور درست طریقے پر ادا کرے اگرچہ لوگ اس کو بخیل ہی کیوں نہ کہیں اس کے ماسوا میں۔ اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین شخص وہ ہے جو اللہ کے حقوق کو ادا کرنے میں بخل سے کام لے اگرچہ لوگوں کو اس کے ماسوا میں بڑا خفی کبھی نہ سمجھتے ہوں۔ عامر بن عبد اللہ سے مروی تحریر میں اسی طرح ہے۔ میں اس کو خیال کرتا ہوں عبد اللہ بن عامر۔

۱۰۸۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد نے میں گمان کرتا ہوں ابن الحسین ان کو خالد بن یزید طیب نے ان کو مسلمہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عون بن عبد اللہ بن عقبہ نے کہا اور یحییٰ نے کہا کہ میں اپنے نفس کے بارے کیسے غافل رہ سکتا ہوں حالانکہ موت کا فرشتہ مجھ سے غافل نہیں ہے اور فرمایا کہ میں لمبی امید پر کیسے بھروسہ کر سکتا ہوں حالانکہ اجل میری تلاش میں ہے۔

بد نصیبی کی علامتیں

۱۰۸۳: فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن یزید آدمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عمر بن مسلم نے ان کو محمد بن واسع نے انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں شقاوت و بد نصیبی کی علامت ہیں لمبی امید باندھنا۔ دل کی قساوت و سختی اور آنکھوں کا خشک ہونا (و خوف اللہ سے نہ رونا) اور بخیلی۔

۱۰۸۴: کہتے ہیں کہ کہا ابو بکر نے ہمیں خبر دی طیب بن اسامیل نے اور وہ اللہ کے بہترین بندوں میں سے تھے ان کو خبر دی فضیل بن عیاض نے انہوں نے فرمایا: بے شک بد بختی ہے لمبی امیدیں رکھنا اور بے شک سعادت مندی ہے امید و آرزو کو مختصر کرنا۔

ترک دنیا سے متعلق نصیحتیں

۱۰۷۸۵: فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو ابو محمد سمسار نے ان کو میثب بن واضح نے محمد بن ولید سے اس نے حسن سے انہوں نے فرمایا جب بھی کسی بندے نے طویل آرزو اور امید قائم کی اس نے عمل کو بدتر کر دیا۔

۱۰۷۸۶: وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری نے فرمایا جب آپ کو یہ بات خوش لگے کہ آپ اپنے مرنے کے بعد دنیا کو دیکھیں تو اس کی طرف آپ دیکھنے دوسروں کی موت کے بعد۔

۱۰۷۸۷: فرماتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو محمد نے میرا خیال ہے کہ ابن عثمان نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عامر بن سیاف نے ان کو عبد اللہ بن رزین عقیلی نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری فرماتے تھے اپنے وعظ کے اندر۔ ایک دوسرے سے جلدی کرو اللہ کے بندو ایک دوسرے سے جلدی کرو تمہاری حقیقت صرف چند سانس ہیں اگر وہ رک گئے تو تمہارے وہ اعمال ختم ہو جائیں گے اور منقطع ہو جائیں گے جن کے ذریعے اللہ کے قریب ہونا چاہتے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے اس کو خوش رکھے جو اپنے آپ پر ترس کھاتا ہے اور اپنے گناہوں پر روتا ہے پھر وہ یہ آیت پڑھتے تھے انسانعد لہم عدا یعنی بات ہے کہ ہم ان لوگوں کے لئے خوب شمار کریں گے۔ پھر وہ رو پڑتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخری گنتی تیری سانس کا نکل جانا ہے آخری شمار تیرا اپنے گھر والوں کو داغ فراق دینا ہے اور آخری گنتی تیری قبر میں تیرا دخول ہے۔

۱۰۷۸۸: کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن ابوالدینا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو اسحاق بن منصور سلولی نے ان کو اسباط بن نصر نے سدی سے کہ یہ آیت۔

الذی خلق الموت والحیات لیلو کم ایکم احسن عملاً

یعنی اللہ وہ ذات ہے جس نے پیدا کیا موت اور حیات کو اس لئے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے احسن عمل والا ہے۔ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ کون تم میں سے موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور کون اس کے لئے بہتر تیاری کرتا ہے اور کون اس سے زیادہ شدید خوف اور ڈر رکھتا ہے۔

۱۰۷۸۹: اور ہمیں خبر دی ابو بکر نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو ابو عقیل زید بن عقیل نے ان کو محمد بن ثابت عابدی نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ خلید عصری نے کہا۔ ہم میں سے ہر شخص موت پر یقین رکھتا ہے۔ مگر ان کے لئے ہم نے اس کو تیاری کرتا نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جنت پر یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس کے لئے عمل کرتے نہیں دیکھا۔ اور ہم میں سے ہر شخص جہنم پر بھی یقین رکھتا ہے مگر ہم نے اس سے ڈرتے نہیں دیکھا۔ لہذا تم کس بنیاد پر اور کس چیز پر امید کرتے ہو اور قریب ہے کہ تم موت کا انتظار کر رہے ہو وہ پہلی چیز ہے تمہارے اوپر وارد ہونے والی اللہ کی طرف سے خیر کے ساتھ ہو یا شر کے ساتھ۔ اے میرے بھائیو چلو تم اپنے رب کی طرف چلنا خوبصورت طریقے کے ساتھ۔

دنیا سے قطع تعلق کے متعلق اشعار

۱۰۷۹۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عرب کے تین

اشعار کے ساتھ تمثیل دی جاتی تھی۔

لیس من مات فاستراح بمیت انما المیت میت الاحیاء
حقیقت میں مردہ وہ نہیں ہے جو مر کر جان چھڑا جائے بلکہ مردہ تو وہ ہے جیتے جی مردار ہو۔
۱۰۷۹۱: کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی کہتے تھے۔

وما الدنیا بباقیۃ لحدی ولا حی علی الدنیا بابق
دنیا کسی زندہ کے لئے باقی نہیں رہے گی اور نہ ہی کوئی زندہ دنیا کے (نقشے) پر زندہ رہے گا۔
۱۰۷۹۲: کہتے ہیں کہ وہ یہ بھی فرماتے تھے۔

یسرا الفنی ما کان قدم من تقی اذا علم الداء الذی ہو قاتله

جب کوئی شخص اپنی جان لیوا بیماری کو جان لیتا ہے تو بچنے کی جو بھی صورت آجائے اس سے وہ خوش ہو جاتا ہے۔

۱۰۷۹۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید محمد بن موسیٰ بن قاسم ادیب نے ان کو محمد بن دینار نے ان کو بکر بن دلوہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص دنیا کو اختیار اور مرضی سے نہ چھوڑے دنیا اس کو مجبور کر کے چھوڑ دیتی ہے۔ جس کی موت اس کی زندگی میں اس سے زائل نہ ہو وہ اپنی وفات کے بعد اپنی لعنت سے بٹ جاتا ہے۔

۱۰۷۹۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے بعض شیوخ نے کہا تھا آپ اللہ تعالیٰ کے سچے مچ اور برحق بندے نہیں بن سکتے جب تک آپ اس چیز کو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے اس سے چوری چوری نہ ہٹتے رہیں گے۔

۱۰۷۹۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے ان کو سعید بن محمد شافعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن غزوآن سے وہ ذکر کرتے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ان اشعار سے تمثیل پکڑتے تھے۔

ایفظان یست الیوم ام انت ہائم
وکیف بطیق النوم حیران ہائم
فلو کنت یفظان الغدۃ لحرقت
مدمع عینیک الدموع السواحہم
بل اصحت فی النوم الطویل وقد
دنت الیک امور مفضعات عظامہ
نہارک یا مغرور سہو وغفلۃ
ولیلک نوم والردی لک لازم
یغرک ما یغنی وتشغل بالمی
کما غر باللذات فی النوم حالہ
ویشغل فیما سوف یمکرہ غبہ
کذالک فی الدنیا تعیش البہانہ

آج کیا آپ بیداری میں ہیں یا آپ خواب غفلت میں ہیں حیران پریشان شدید پیا سا انسان کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر آپ صبح کے وقت

بیداری میں ہوتے تو سیاہ آنسو (یا آنکھوں کی سیاہ پتلیوں کے آنسو) تیری آنکھوں کی چھپروں کو جلا دیتے۔ بلکہ آپ طویل نیند میں پڑے ہیں حالانکہ انتہائی ڈراؤنے اور بڑے بڑے خطرناک امور تیرے قریب آچکے ہیں۔ اے فریب خوردہ اور دھوکہ خوردہ انسان تیرا دن بھول اور غفلت میں گذرتا ہے اور تیری رات نیند میں گذرتی ہے (ایسی صورت میں) ہلاکت و تباہی تیرے لئے لازم ہے۔ غیر ضروری امور نے تجھے دھوکے میں واقع کر رکھا ہے اور تو امیدوں اور آرزوں میں مصروف و مگن ہے جیسے حالت نیند میں خواب دیکھنے والا لذات کے ساتھ دھوکہ کھاتا ہے۔ اور سبز باغوں اور سنہرے خوابوں میں مشغول رہتا ہے۔

۔ دنیا میں چوپائے جانور بھی تو اسی طرح زندگی گزارتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سلف اور خلف کے اقوال (اللہ ان سے راضی ہو) زہد کی فضیلت اور تشریح کے بارے میں کثیر ہیں۔ یہ کتاب ان کے تذکرے کی متحمل نہیں ہے ہم نے اسی پر اکتفاء کیا ہے جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب تصنیف کی ہے جو شخص ان کی معرفت کا ارادہ کرے گا انشاء اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا۔

ایمان کا بہتر واں شعبہ

یہ باب ہے غیرت کا

غیرت اور بے غیرتی، بے حیائی اور دیوث وغیرہ کے بارے اسلامی و شرعی نقطہ نظر کیا ہے؟

۱۰۷۹۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے۔ ان کو ابو العباس محمد بن احمد مجہوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ نے ان کو خبر دی ابو سلمہ نے اس نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”بے شک اللہ تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور یہ کہ مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت (بایں وجہ) ہوتی ہے کہ مومن ہر اس کام کا ارتکاب کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر رکھا ہے۔“

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابو نعیم سے۔ اس نے شیبان سے اور ایک دوسرے طریق سے یحییٰ سے بھی نقل کیا ہے۔ ۱۰۷۹۷:..... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران نے۔ ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زید بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی منافقت کا حصہ ہے اور بے غیرت دیوث (دلہ) ہوتا ہے۔“

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی کہ تابعی نے سچ سے صحابی کا واسطہ چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت فرمادی ہے۔ ۱۰۷۹۸:..... اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے اپنے والد مرحوم سے، اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابو سعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے:

الغیرۃ من الایمان

غیرت ایمان میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”مذاء“ یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کا باہم اختلاط ہو۔ یعنی غیر مرد اور غیر عورتیں (غیر محرم مرد و عورتیں باہم جمع ہوں) پھر ان کو تخلیہ اور علیحدگی دے دی جائے کہ ان کا بعض بعض کے ساتھ دل لگیاں کرے۔ (یا اظہار انس و محبت کرے یا بوس و کنار کرے جیسے اس دور میں مغربی اور یہودی تہذیب کے شوگر لوگوں میں رواج ہے)۔ (واضح رہے کہ مذی کو منافقت فرمایا گیا ہے) اور مذاء (مذی کرانے والا) کو دیوث اور بے غیرت بتایا گیا ہے۔ دراصل یہ لفظ المذی کے محاورے سے ماخوذ ہے۔

اور یہ کہا گیا ہے کہ المذی هو ارسال الرجال مع النساء کہ مذی کہتے ہیں مردوں کو عورتوں کے ساتھ چھوڑنے کو اور یہ لفظ مذی اس عربی محاورے سے لیا گیا ہے کہ ایک عرب کہتا ہے:

مذیت الفرس کہ میں نے گھوڑے کو آزاد چھوڑ دیا ہے اور اذا ارسلتها ترعى۔ جب اس کو چراگاہ میں اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ آزادی کے ساتھ گھوم پھر کر خوب چر سکے۔ (گویا کہ مردوں عورتوں) کو بھی ایسے آزاد چھوڑ دینا کہ ایک دوسرے کے ساتھ وہ آزاد ہوں۔ ایک دوسرے کے وجود اور جسم سے قوی طور پر ہویا فعلی طور پر لطف اندوز ہوں۔ یہ انداز اسلام میں اور شریعت محمدی میں ناجائز اور حرام ہے۔ اور یہی اس دور میں آزادی، آزاد اقوام، آزاد خیالی، روشن خیالی، وسعت نظری جیسے پر فریب الفاظ سے تعبیر کی جاتی ہے۔ دراصل یہ یہودیت زدہ ذہن کی اختراع

ہے۔ العیاذ باللہ العظیم۔

حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا. الْخ (سورۃ نور، پارہ ۱۸)

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرمادیجئے اہل ایمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں (شرم و حیا کے ساتھ) نیچی رکھیں

اور اپنی عزتوں (شرمگاہوں) کی حفاظت کیا کریں اور اپنے حسن و خوبصورتی کو ظاہر نہ کیا کریں۔

سوائے ان اعضاء کے جو ان میں (قدرتی طور پر) ظاہر ہیں۔ (مثلاً چہرہ، ہاتھ، پیر)۔

پوری لمبی آیت پڑھنی چاہئے جو اس کی تفصیل ہے۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا الْخ (سورۃ تحریم، پارہ ۲۸)

اے اہل ایمان، اپنے آپ کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے۔

اس مجموعے میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ مرد اپنی بیوی کی حفاظت کرے اور اپنی بیٹی کی بھی غیر مردوں کے ساتھ میل جول سے اور اختلاط سے

اور ان کے ساتھ بے تکلف ہو کر باتیں کرنے سے اور ان کے ساتھ خلوت اور علیحدگی میں رہنے سے۔

تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے

۱۰۷۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اخلق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو

یزید بن زریع نے ان کو عمر بن محمد عمری نے ان کو عبد اللہ بن یسار نے ان کو سالم نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ اپنے والدین کا نافرمان اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورت اور

دیوث آدمی (یعنی اپنی بیوی دوسرے مردوں کو پیش کرنے والا)۔

۱۰۸۰۰:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیشاپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن موسیٰ

بن اعین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ بن اعین کی کتاب دیکھی، اس نے روایت کی عمرو بن حارث سے، اس نے سعید سے یعنی ابن

ابوہلال سے اس نے امیہ سے یعنی ابن ہند سے، اس نے عمرو بن حارث سے اس نے عروہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے، اس نے اپنے والد سے،

اس نے اس کے دادا عمار بن یاسر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت میں داخل نہیں

ہوں گے ہمیشہ کے لئے مردوں میں سے دیوث آدمی، عورتوں میں مردوں کی مشابہت بنانے والی اور دائمی اور عادی شرابی۔ لوگوں نے پوچھا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہر حال دائمی اور عادی شرابی تو ہم نے پہچان لیا ہے۔ ہم جانتے ہیں ان کو مگر مردوں میں سے دیوث کون ہوگا؟ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ اس گھر میں کون داخل ہوا ہے۔ ہم نے پوچھا کہ عورتوں سے رجلہ کون ہوتی

ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہے۔

بے شرم آدمی کی عبادت مقبول نہیں

۱۰۸۰۱:..... میں نے تاریخ بخاری میں پڑھا، عبد الرحمن بن شیبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابن ابوفدیک نے ان کو

حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن یعقوب نے ان کو ابو رزین باہلی نے ان کو خبر دی مالک بن یخام نے، اس نے اس کو خبر دی ہے۔ ان کو خبر دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بے غیرت اور بے شرم آدمی کی کوئی فرضی عبادت یا نقلی عبادت قبول نہیں کریں گے۔ ہم لوگوں نے پوچھا کہ وہ یعنی صقور آدمی کون ہوتا ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ شخص جس کے گھر میں غیر محرم مرد آتے جاتے ہوں۔

۱۰۸۰۲:..... ہمیں خبر دی ابو عمر محمد بن عبد اللہ ادیب نے، ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے غلام بن سلیمان نے ہشام سے، اس نے زینب بنت ام سلمہ سے اس نے ام سلمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور گھر میں ایک مٹھن موجود تھا (بیجزا۔ نامرد) چنانچہ اس بیجزے نے ام المؤمنین ام سلمہ کے بھائی عبد اللہ بن ابوامیہ سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے طائف کا شہر فتح کر دے تو میں آپ کو غیلان کی بیٹی دکھاؤں گا۔ وہ ایسی ہے کہ آگے سے یعنی سامنے سے اس کے چار چار چنٹ اور بل پڑتے ہیں، پیچھے سے (دبر پر) تو آٹھ آٹھ بل پڑتے ہیں۔ (گویا کہ یہ بیجزا اس عورت کے حسن کی اور اس کے سامنے اور پیچھے کے جسم کی صورت کشی کر کے بتا رہا تھا۔) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں سے سن لیا تو ازراہ غیرت و ازراہ شرم و حیاء) آپ نے فرمایا لایدخل هؤلاء علیکم یہ لوگ تم لوگوں کے پاس نہ آیا کریں۔ یعنی علیکم فرمایا علیکن نہیں فرمایا۔ عورتوں کے پاس نہیں بلکہ مردوں کے پاس بھی ان کے داخلے کو رحمت عالم غیرت مجسم نے منع فرمادیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا عثمان بن ابوشیبہ سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دیگر طرف سے ہشام بن عروہ سے کہ امام احمد نے فرمایا کہ پھر وہ غیرت ہم نے جس کو ذکر کیا ہے یقیناً وہ محمود اور قابل تعریف ہوتی ہے۔ جب شک کے موقع پر واقع ہو۔ بہر حال جب کسی آدمی کا دل اس بات پر مطمئن نہ ہو، اس بات سے کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنے بیٹے کے ساتھ خلوت میں رہنے دے یا اپنے بھائی کو اپنی بہن کے ساتھ خلوت میں دیکھے، یہ بات محمود اور پسندیدہ نہیں ہے اور اسی مفہوم میں یہ روایت وارد ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۰۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صفانی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو بن جابر بن عثیک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عزت میں سے ایک غیرت تو وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے اور ایک وہ غیرت بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ جس غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ تو وہ غیرت ہے جو شک کے مقام پر۔ بہر حال جس غیرت کو اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہے وہ غیرت ہے جو غیر شک کے محل میں ہو۔ بہر حال غرور و تکبر جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے وہ غرور اور تکبر اور فخر کرنا ہے جو جہاد اور قتال میں اپنی ذات اور نفس میں کرتا ہے یا صدقہ کرتے وقت بڑائی کرتا ہے اور وہ تکبر اور بڑائی جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ وہ فخر اور تکبر اور اترانا ہے جو فخر اور بڑائی انسان اپنے دل میں رکھتا ہے۔

مکارم اخلاق

۱۰۸۰۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ رازی سے، وہ فرماتے تھے میں حضرت موسیٰ بن اسحاق قاضی کی مجلس میں حاضر ہوا۔ ایک عورت ان کی عدالت میں اپنے شوہر کو لے آئی اور اس نے اس پر دعویٰ دائر کر دیا کہ اس کے اوپر

پانچ سودینار میرا مہر واجب الادا ہے۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس عورت کے وکیل نے کہا کہ میں اپنے گواہ پیش کرتا ہوں جو کہ میں نے کرا آیا ہوں۔ لہذا گواہوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں پہلے کو دیکھوں گا (یعنی اس کو دیکھے بغیر اس کے بارے میں کیسے گواہی دوں؟) اتنے میں وہ کھڑا ہو گیا اور عورت بھی کھڑی ہو گئی (یہ سنتے ہی) اس شوہر نے کہا بہر صورت یہ میری بیوی کو دیکھے گا؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں دیکھے گا۔ اتنے میں اس نے کہا کہ میں بیچ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میرے ذمہ واقعی اس کے مہر کے پانچ سودینار ہیں، سب کے سب خالص سونے کے مشقال ہیں۔ (لہذا یہ اپنے چہرے سے نقاب ہٹا کر غیر مرد کے سامنے) اپنا چہرہ نہ کھولے۔ (اپنے شوہر کی یہ غیرت ملاحظہ کرتے ہی) عورت نے کہا کہ میں اس بیچ (قاضی) کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ بے شک میں نے وہ اپنے مہر کے پانچ سودینار اپنے شوہر کو بطور ہبہ کے بخش دیئے ہیں۔ قاضی نے فیصلہ لکھا کہ یہ واقعہ مکارم اخلاق (اعلیٰ ترین اخلاق کی مثال) کے طور پر لکھ دیا جائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور غیرت کے اندر وہ غیرت بھی داخل ہے جو غیر دین کے لئے کہ جب انسان یہ سن لے کہ کوئی مخالف اسلام و مخالف دین، دین اسلام میں طعن کرتا ہے یا اعتراض کرتا ہے تو وہ بے قرار ہو جائے اور اس ناگوار بات کو برداشت نہ کرے۔

اور اسی غیرت کے باب میں ہے جہاد فی سبیل اللہ کی محافظت کرنے، مشرکین کو دفع کرنے کے لئے مسلمانوں کی غیرت سے اور اس بات کا اندیشہ کرنے کے لئے کہ وہ کہیں دارا اسلام پر غالب نہ آ جائیں۔ لہذا وہ عورتوں اور اولادوں کو گالیاں دیں گے اور ہتک عزت کریں گے۔ پہلے نمبر پر جو چیز فی الجملہ اور مجموعی طور پر اس غیرت میں داخل ہے جو کہ ہر مسلم کے اندر ہونی چاہئے وہ وہی غیرت ہے جو اس کے دین پر ہو۔ حتیٰ کہ وہ اسی دینی غیرت کی وجہ سے گناہوں کے ارتکاب پر برداشت نہ کرے اور تفصیل سے کلام کیا گیا ہے ان فصلوں میں سے ہر فصل پر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی توفیق عطا کرے۔

ایمان کا تہتر واں شعبہ

لغو کام سے (یعنی بے ہودہ اور بے مقصد بات اور کام) سے اعتراض کرنا

(۱)..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلواتہم خاشعون، والذین ہم عن اللغو معرضون
تحقیق مؤمن کامیاب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بے کار کاموں سے اور بے کار بکواس سے گریز کرتے ہیں۔

(۲)..... نیز ارشاد باری ہے:

والذین لایشہدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراماً
رحمن کے بندے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغو بے کار کاموں کے پاس گزرتے ہیں تو شریفانہ طریقہ سے گزر جاتے ہیں۔

(۳)..... نیز ارشاد فرمایا:

واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ

اور وہ جب بے کار بات یا بے ہودہ بکواس سن لیتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

فرمایا کہ لغو سے مراد باطل ہے۔ جس کے ساتھ صحیح ہونے کی نسبت نہیں لگ سکتی۔ اور نہ ہی اس کے کہنے والے کے لئے اس میں کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات بجائے فائدے کے اس کے لئے وبال بن جائے۔ پھر وہ لغویات منقسم ہوتی ہیں۔

ان میں سے بعض تو وہ لغو باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی آدمی اپنے لایعنی اور بے مقصد امور میں کلام کرے جو لوگوں کے ایسے امور ہوں جن میں ان کے راز افشاء کر دے اور ان کی پردہ دری اور عیب پاشی کرے اور ان کے مالوں کو ان کے حالات کو بضرورت ذکر کرے۔ جس کے ذکر کرنے کی اس کو بالکل ضرورت ہی نہ ہو۔ یہ بری عادت ہے۔ جس کی طرف وہ مانوس اور مائل ہو چکا ہوتا ہے۔ جس سے وہ دور ہونا ہی نہیں چاہتا۔

(۲)..... اور لغو باطل میں سے بے ہودہ بک بک کرنا ان چیزوں میں جن کا ذکر کرنا حلال نہیں ہے۔ مثلاً فاجروں اور گناہگاروں، بدکاروں کا ذکر کرنا اور گناہوں کا اور کھیل تماشوں کا ذکر کرنا۔

(۳)..... اور لغو باطل میں سے ہے اپنے جاہلیت والے بڑوں اور باپ دادوں پر فخر کرنا اور بلاوجہ زبردستی ان کی تعریفیں کرنا اور ایسے معاملات کا ذکر کرنا جو بڑائی اور برتری پر مبنی ہوں۔

(۴)..... اور لغو باطل میں سے ہے باطل پرستوں کا ان قصیدوں میں منہمک ہونا جو ان کے پاس ہوتے ہیں اور جیسے وہ اس چیز کو ترجیح دیتے ہیں جو ان کے پاس ہے۔ اس پر جو ان کے ماسوا دیگر لوگوں کے پاس مثلاً جھوٹے دعوے ہوتے ہیں اور بلا دلیل بڑی بڑی باتیں کرنا اور دعوے کرنا۔

(۵)..... اور لغو باطل میں سے ہے ایسے اشعار پڑھنا جو جھوٹی کہانیوں اور جھوٹی ضرب الامثال کے طور پر کہے جاتے ہیں۔

(۶)..... اور اسی لغو باطل میں سے ہے حساب کی مشق و تدریس، حساب کے کلیے جنہیں باطل پرستوں نے (علم الاعداد کے) نقوش کی بابت نقش مثلث، نقش مربع، نقش خمس کے بارے میں وضع کئے ہیں جو کہ ان کے کرنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے نہ دنیا میں نہ آخرت میں (اور ایسے دیگر حساب و کتاب اور فالیں کھولنا اور جھوٹی سچی خبریں دینا) وغیرہ ان لایعنی اور بے کار امور میں مصروف و مشغول ہونا اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ (خلاصہ مطلب یہ ہے کہ) ہر وہ کام جو لغو ہو اس میں مشغول نہیں ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ

ایک مسلمان کے اسلام کا حسن و خوبصورتی اسی میں ہے کہ لایعنی اور بے مقصد اور بے کار کاموں، لغو کاموں کو ترک کر دے۔

اسلام کی خوبی

۱۰۸۰۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابو علی حسین بن علی حافظ نے ان کو ابو عمرو احمد بن محمد جرجی نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ رازی نے ان کو حدیث بیان کی ابوہام محمد بن مجیب نے ان کو عبد اللہ بن عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے اس نے حضرت علی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ

مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر اس کام کو ترک کر دے جو لایعنی اور بے کار ہو۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوہام نے عمری اور صحیح جو ہے وہ مالک سے ہے۔

۱۰۸۰۶:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق مزکی نے، ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے۔

ان کو مالک نے اور عمری نے ان کو ابن شہاب نے ان کو علی بن حسین نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
انسان کے اسلام کے حسن اور خوبصورتی میں سے ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے۔

۱۰۸۰۷: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو ابو نعم
فضل بن دکین ملائی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو صالح بن خباب نے ان کو حسین بن عقبہ نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ بے
شک سب لوگوں میں سے زیادہ گناہگار قیامت کے دن وہ ہوگا جو باطل میں سب سے زیادہ گھستا ہوگا اور زیادہ غور و فکر کرتا ہوگا۔ اسی طرح کہا ہے
سلمان سے۔

۱۰۸۰۸: ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الحمید نے ان کو ابو اسامہ نے اعمش سے ان کو صالح
بن خباب نے ان کو حصین بن عقبہ فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ کہا عبد اللہ نے قیامت کے دن زیادہ زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں سب
سے زیادہ منہمک ہوتا ہوگا۔

لقمان حکیم کی حکمت کا راز

۱۰۸۰۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو علی بن جعفر نے ان کو شعبہ نے
سیار سے وہ کہتے ہیں لقمان حکیم سے کہا گیا کہ آپ کی حکمت کا راز کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں غیر ضروری چیز کے بارے میں پوچھتا نہیں
تھا اور جس کی معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اس کے معلوم کرنے سے تکلف نہیں کرتا تھا۔

مسلمان تین مقامات پر

۱۰۸۱۰: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ
تین خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مسلمان کو تین مقامات پر دیکھا جاسکتا ہے۔ یا تو مسجد کو آباد کر رہا ہوگا یا سایہ حاصل
کرنے کے لئے سر چھپانے کے لئے گھر بنا رہا ہوگا یا اپنے رب کے فضل میں سے رزق تلاش کر رہا ہوگا۔

۱۰۸۱۱: ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو میمون بن ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے
ان کو خلید بن عبد اللہ عصری نے وہ کہتے ہیں کہ مسلمان بس تین کام ہی کرتا نظر آتا ہے یا تو گھر بنا رہا ہوگا جو اس کا سر چھپائے یا مسجد تعمیر کر رہا ہوگا
کوئی ایسی دنیاوی حاجت طلب کر رہا ہوگا جس کے ساتھ وہ گناہگار نہیں ہوتا۔

جامع نیکی

۱۰۸۱۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی صفوان بردغی نے ان کو عبد اللہ بن محمد قریشی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب
نیکیوں کی جامع نیکی اس ج اور فکر کے اندر ہے اور خاموشی اختیار کرنا سلامتی ہے اور باطل میں منہمک رہنا حسرت و ندامت ہے اور جو شخص آخرت کو
اپنے پس پشت ڈال دے اور دنیا کو پیش نظر رکھے وہ کل قیامت کے دن ویل اور ہلاکت کو پکارے گا۔

تین چیزوں سے محرومی

۱۰۸۱۳: ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو طاہر محمد بن اسد بن ہذال نے ان کو عبد الجبار بن یسران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا

سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے جو شخص یقین سے محروم ہو اور جو شخص لایعنی کلام کرتا ہے وہ صدق سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے اعضاء و جوارح کو غیر طاعت الہی میں مشغول رکھتا ہے وہ تقویٰ سے محروم کر دیا جاتا ہے اور کوئی بندہ جب ان تین چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ اعداء کے یعنی دشمنوں کے دفتر میں درج ہو جاتا ہے۔

تین طرح کے ہمنشین

۱۰۸۱۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو علی بن عید نے ان کو موسیٰ بنی نے ان کو خرق مؤذن سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ فرما رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں مصاحب اور ہمنشین تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک نیشمت لانے والا ہوتا ہے اور ایک ان میں سے سلامتی سے بچ رہنے والا ہوتا ہے اور تیسرا ان میں سے ہلاک ہونے والا ہوتا ہے۔ نیشمت لانے والا تو وہ ہوتا ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور اللہ اس کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ بندہ ہوتا ہے جو اپنے نیکی بدی لکھنے والے فرشتوں کو کچھ بھی لکھنے کی رحمت میں نہیں ڈالتا۔ (یعنی نیکی یا بدی کچھ بھی نہیں کرتا) اور ہلاکت میں پڑنے والا وہ ہوتا ہے جو باطل کو اخذ کرتا ہے۔ اپنے نفس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۰۸۱۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن اسحق نے ان کو محمد بن شاذان تیمی نے ان کو ابو عبد الرحمن نحوی نے عبد اللہ بن محمد بن ہانی سے ان کو یوسف بن عطیہ نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ غانم تو وہ ہے جو اللہ کو یاد کرتا ہے اور سالم وہ ہے جو ساکت و خاموش رہتا ہے اور شاجب وہ ہے جو باطل میں منہمک رہتا ہے۔

تین باتیں

۱۰۸۱۶: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین اسمعی نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو حزم قطعی نے ان کو سلیمان بن طرخان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد معتمر نے کہا کہ احنف بن قیس نے کہا۔ میرے اندر تین باتیں ہیں۔ میں ان کو صرف اس لئے بیان کرتا ہوں تاکہ کوئی عبرت پکڑنے والا عبرت حاصل کرے۔ میں ان کے باب پر نہیں آیا۔ یعنی سلاطین کے دروازے پر تا آنکہ میں ان کے پاس بلایا گیا اور میں کبھی دو آدمیوں کے معاملے میں نہیں پڑا۔ تا آنکہ انہوں نے مجھے خود اپنے بیچ میں ڈالا اور میرے پاس سے اٹھ کر جو بھی گیا میں نے اس کو خیر کے ساتھ ہی یاد کیا۔ (یعنی پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہیں کی)۔

۱۰۸۱۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ نے کہا احنف بن قیس سے کہ تیری قوم نے تجھے اپنا سردار کیوں بنالیا ہے؟ حالانکہ تو ان میں کوئی وجہ یا شرف بھی نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں کسی کا معاملہ ہاتھ میں نہیں لیتا تھا یا یوں کہا کہ میں اس چیز کے بارے میں تکلف نہیں کرتا تھا جس چیز میں پڑنے کی کوئی ضرورت مجھے نہ ہوتی تھی اور میں اس معاملے کو ضائع نہیں کرتا تھا جس کی مجھے ذمہ داری دی جاتی تھی۔

غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرنا

۱۰۸۱۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حنظل سے وہ کہتے تھے کہ میں

نے سنا ذوالنون مصری سے، وہ کہتے تھے کہ جو شخص صبح اور درست روی اپناتا ہے آرام میں رہتا ہے اور جو قرب تلاش کرتا ہے وہ مقرب ہو جاتا ہے اور جو شخص نماز قائم کرتا ہے وہ برگزیدہ ہو جاتا ہے اور جو شخص توکل کرتا ہے وہ یقین عطا کر دیا جاتا ہے اور جو شخص لایعنی اور غیر ضروری امور کے لئے تکلف کرتا ہے وہ لازمی اور ضروری امور کو ضائع کر بیٹھتا ہے۔

جنت و جہنم کی فکر

۱۰۸۱۹:..... انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ میں نے ذوالنون مصری سے سنا وہ فرماتے تھے جو شخص دوسرے کے عیبوں پر نظر رکھتا ہے وہ اپنے آپ کے عیوب سے اندھا رہتا ہے اور جو شخص جنت اور جہنم کی فکر کرتا ہے وہ قیل و قال سے مشغول و مصروف رہتا ہے اور جو شخص لوگوں سے دور بھاگتا ہے وہ ان کے شرور سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص شکر کرتا ہے اس کو زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔

جو شخص اللہ کو محبوب رکھتا ہو

۱۰۸۲۰:..... اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ذوالنون بن ابراہیم مصری سے سنا، وہ کہتے تھے جو شخص اللہ کو محبوب رکھتا ہے، بیش سے رہتا ہے اور جو شخص غیر اللہ کی طرف مائل ہوتا ہے وہ بے عزت ہوتا ہے اور احمق آدمی صبح کرتا ہے اور شام کرتا ہے لایعنی اور نلکی شے میں اور عقلمند آدمی اپنے نفس کے خطرات کے بارے میں بہت زیادہ تفتیش کرنے والا ہوتا ہے۔

مؤمن کے لئے یہ چیزیں مناسب نہیں

۱۰۸۲۱:..... ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روزباری نے ان کو ابو محمد بن شاذب واسطی نے مقام واسط میں، ان کو شعیب بن ایوب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو سفیان نے ان کو یونس نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے نفس کو وہ کیسے ذلیل کرے گا؟ فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور مصیبت میں تعرض کرتا ہے جس کی اس پر ذمہ داری نہیں ہوتی۔ اسی طرح مرسل روایت کے طور پر یہ روایت آتی ہے۔

۱۰۸۲۲:..... اور اس کو روایت کیا ہے معمر نے حسن سے اور قتادہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت۔

۱۰۸۲۳:..... اور اس کو حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے علی بن زید سے اس نے حسن سے اس نے جندب بن عبد اللہ سے اس نے حضرت حذیفہ سے بطور مرفوع روایت کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۸۲۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلیٰ حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو حسن نے جندب بن عبد اللہ سے اس نے حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مؤمن کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنے نفس کو کیسے ذلیل کرے گا؟ فرمایا کہ وہ ایسی آزمائش اور امتحان سے تعرض کرے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ سعید بن سیمان نسیتی نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے اور عمر بن موسیٰ شافعی نے حماد بن سلمہ سے۔

ایمان کا چوتھراں شعبہ

جو دو سخاء کا باب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے ان لوگوں کے بارے میں جو اہل ضرورت کے لئے اپنے مالوں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس ارشاد کے ذریعے ان کی تعریف فرماتے ہیں:

(۱).....وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ

تم لوگ اپنے رب کی مغفرت و بخشش کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور وہ اہل تقویٰ کے لئے تیار کی گئی ہے جو لوگ خوشحالی میں اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں (اللہ واسطے) اور (غصے) پر قابو رکھتے ہیں۔

(۲).....نیز ارشاد فرمایا:

هٰدِيٍّ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
قرآن اہل تقویٰ کے لئے ہدایت ہے۔ جو لوگ بغیر دیکھے رب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس کو خرچ کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر آیات جو اس موضوع پر وارد ہوئی ہیں اور اسی طرح بخیلوں، کنجوسوں کی مذمت میں بھی کئی آیات ہیں۔
(۳).....چنانچہ اس بارے میں ارشاد ہے:

واعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً الذين يبخلون ويأمرون الناس بالبخل ويكتمون ما آتاهم الله من فضله
اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے جو لوگ (اللہ کے واسطے دینے سے) کنجوسی اور بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخیلی کرنے پر آمادہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مال عطا کیا ہے اس کو وہ چھپاتے ہیں۔

(۴).....اور ارشاد ہے:

فمنكم من يبخل ومن يبخل فانما يبخل عن نفسه
کچھ لوگ تم میں سے وہ ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور جو شخص بخیلی کرتا ہے یقیناً وہ اپنے آپ سے بخیلی کرتا ہے۔

(۵).....اور ارشاد ہے:

ان الله لا يحب كل مختال فخور الذين يبخلون ويأمرون الناس بالبخل ومن يتول فان الله هو الغنى الحميد
بے شک اللہ تعالیٰ نہیں پسند کرتا ہر شئی باز فخر کرنے والے کو جو بخیلی کرتے ہیں اور لوگوں کو بخیلی پر آمادہ کرتے ہیں اور جو شخص پھر جائے بے شک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اور محمود ہے۔

(۶).....اور ارشاد ہے:

ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون

اور جو شخص اپنے نفس کی بخیلی سے بچایا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

۱۰۸۲۵: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضیل نصروی نے ان کو احمد بن نجیدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن

عبداللہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں۔

فاما من اعطی واتقى وصدق بالحسنى.

جس نے مال دیا اور ڈرا۔ فرمایا کہ اعطی سے مراد ہے اعطی من مالہ۔ جس نے اپنے مال میں سے دیا۔ اور واتقى سے مراد ہے جو شخص اپنے رب سے ڈرا اور وصدق بالحسنى۔ جس نے حسنی کی تصدیق کی سے مراد ہے جس نے فرمانی نہ کی۔ فسئسرہ للیسری۔ عنقریب ہم اس کو آسانی کر دیں گے آسانی کے لئے۔ فرمایا کہ آسان سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کے لئے اور وامامن بخل واستغنى وکذب بالحسنى۔ بہر حال جس نے بخیلی کی اور بے پرواہ بن گیا اور جس نے جنت کی تکذیب کی۔

فرمایا اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے مال کے ذریعے بخیلی کی اور رب سے بے پرواہی کی اور اللہ سے خلف کی۔ تکذیب کی۔ فسئسرہ للیسری۔ ہم اس کے لئے عسریٰ کو آسان کریں گے کا مطلب ہے کہ شر کے لئے۔ اللہ کی طرف سے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمع وہ جوہم نے ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ سخاوت عمدہ اخلاق میں سے (مکارم اخلاق میں سے) اور بخیلی گھٹیا اور رذیل ترین عادات میں سے ہے۔ اور (یہ بھی معلوم ہوا کہ) سخی وہ نہیں ہے جو بے موقع و بے محل دے دے اور نہ دینے کی جگہ پر بھی دے اور نہ ہی بخیل وہ شخص ہے جو منع کرنے کی جگہ پر دینے سے انکار کرے۔ بلکہ سخی وہ شخص ہوتا ہے جو دینے کے موقع و مقام پر دے اور بخیل وہ ہوتا ہے جو دینے کی جگہ اور دینے کے موقع و محل پر نہ دے اور ہر وہ شخص جو اپنی عطا سے اجر و ثواب یا حمد و تعریف حاصل کرے وہ سخی ہے اور جو شخص اپنے بخل کی وجہ سے برائی اور سزا کا مستحق ہے وہ بخیل ہے۔ نیز اس میں تفصیلی کلام کیا گیا ہے۔

خرچ کرنے والے اور منافق کی مثال

۱۰۸۲۶: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابو الزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خرچ کرنے والے کی اور منافق کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس پر دو جے ہوں یا یوں فرمایا تھا کہ جس پر لوہے کی ڈھالیں ہوں یا زرہ پوش ہو جو ہنسلوں سمیت پورے سینے کو ڈھکے ہوئے ہوں۔ جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کامل ہو جاتی ہے بلکہ اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے کپڑے چھوٹے پڑنے لگتے ہیں اور اس کے پیچھے ہوتے ہیں اور جب بخیل آدمی خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ اوپر کو سکڑ جاتی ہے اور اس کی ہر ہر کڑی اپنی جگہ پر رک جاتی ہے اور تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی گردن کو یا ہنسلوں کو دو بوج لیتی ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ اور تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہ اس کو اور کشادہ کرنا چاہتا ہے تو اور تنگ ہو جاتی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عمرو الناقد سے اس نے ابو سفیان سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث طاؤس سے اس نے ابو ہریرہ سے۔

اہل سخاوت کے لئے فرشتوں کی دعا

۱۰۸۲۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو عباس

بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن ہلال نے ان کو معاویہ بن ابی مزرد نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ان جب بندے صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کے پیچھے مزید عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ خرچ نہ کرنے والے کا مال تلف فرما۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قاسم بن زہریا سے اس نے خالد سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اسماعیل سے اس نے بھائی سے اس نے سلیمان سے۔

دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں

۱۰۸۲۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو جریر نے سہیل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو صفوان بن یزید نے ان کو قعقاع بن جراح نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ دو چیزیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک بندے کے پیٹ میں اور اسی طرح دو چیزیں ایک بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ ایمان اور بخل۔

اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتے کسی بندے کے دل میں ہمیشہ کے لئے بخیلی اور ایمان اور فرمایا کہ مروی ہے ابن الجراح سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن الہادی نے اور وہیب نے سہیل سے اور اختلاف کیا ہے اس میں علی بن محمد بن عمرو نے اور سہیل نے صفوان بن سلیم بن یزید نے ابو العلاء بن الجراح سے۔

۱۰۸۲۹..... اس کو روایت کیا ہے ابن ابو جعفر نے صفوان بن یزید سے اس نے ابو العلاء بن الجراح سے اس نے سنا حضرت ابو ہریرہ سے ان کا قول۔

۱۰۸۳۰..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو عون بن عمارہ عبدی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو مالک بن دینار نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو داؤد اور ابراہیم بن محمد نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صدیق بن موسیٰ نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو عبد اللہ بن غالب نے ان کو ابو سعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتیں ہیں وہ مٹون کے اندر جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخیلی اور بد اخلاقی اور روزباری کی ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ دو مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

۱۰۸۳۱..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عید صفار نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابن علی نے یعنی موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے اس نے عبد العزیز بن مروان سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا: بدترین چیز جو کسی آدمی میں ہو سکتی ہے وہ ہے حزن و ملال میں مبتلا کرنے والا بخل اور ڈر اور خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی۔

لیث بن سعد نے اور ابن مبارک نے اور عبد اللہ بن یزید مقرئ نے موسیٰ بن علی بن رباح سے اس کی متابع بیان کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شیخ ہائع کا مطلب ہے حزن و غم میں واقع کرنے والا بخل اور جبن ضائع کا مطلب ہے خوف میں مبتلا کرنے والی بزدلی، جس کی شدت سے دل خالی ہو جائے۔

بخل اور ظلم سے اپنے آپ کو بچاؤ

۱۰۸۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے بطور املاء کے ان کو ابوالمثنیٰ اور محمد بن عیسیٰ بن سلیمان نے دونوں نے کہا کہ ان کو قعنبنی نے ان کو داؤد بن قیس نے ان کو عبد اللہ بن مقیم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو ظلم سے۔ بے شک قیامت کے دن ظلم ظلمات اور اندھیرے ہوں گے اور بچو بخل سے بے شک بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ (بخل یہاں قیامت کی تیزی اور نفس کی تیزی نے ان کو ایک دوسرے کے خون بہانے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے پر اکسایا تھا اور ایک دوسرے کے محارم اور عزتوں کو برباد کرنے پر براہیختہ کیا تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبنی سے۔

۱۰۸۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسن علی بن ابی علی سقا اسفرائینی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بال نے ان کو ثور نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بچاؤ تم اپنے آپ کو بے ہودہ کو اس کرنے سے یا بے ہودہ برافعل کرنے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہ تو فاحش کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی بخشش کو (برائی کرنے والے اور بے حیائی کرنے والے کو)۔

اور بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے بے شک وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن تاریکی ہوگی اور بچاؤ تم اپنے آپ کو نفس کی تیزی سے اور بخل سے۔ بے شک اس نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہذا انہوں نے قطع رحمی کر لی تھی اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا حرمت ریزیاں کرنے پر۔ لہذا انہوں نے حرمت ریزیاں کی تھیں اور اس نے ان کو آمادہ کیا تھا خون بہانے پر۔ لہذا انہوں نے ایک دوسرے کے خون بہانے شروع کر دیئے تھے۔

۱۰۸۳۴: ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اور مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن حارث سے۔ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو کثیر زبیری سے، اس نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچاؤ تم اپنے آپ کو ظلم سے۔ بے شک ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بدگوئی سے اور برائی سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ برائی اور بدگوئی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی گالی گلوچ اور بدکرداری کو اور بچاؤ تم اپنے آپ کو بخل سے اور نفس کی تیزی سے۔ اسی چیز نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا۔ اسی چیز نے ان کو قطع رحمی کرنے پر آمادہ کیا تھا، جس کی وجہ سے انہوں نے قطع رحمی کی تھی اور اس نفس کی تیزی نے ان کو بخل کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ لہذا انہوں نے بخل کیا تھا اور اسی تیزی نفس نے ان کو نافرمانی اور بدکاری پر آمادہ کیا تھا۔ لہذا وہ نافرمان اور بدکردار بن گئے تھے۔

۱۰۸۳۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے انکو احمد بن ملاعب نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہو گیا تھا تو انہوں نے اس کے بارے میں یوں کہا کہ اے فلاں شخص تو خوش ہو جا جنت کے ساتھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو شاید اس نے کوئی لایعنی کلام کی ہوگی یا ایسی چیز میں بخل کی ہو جو چیز اس کے فائدے کی نہیں تھی۔ یہی بات محفوظ ہے۔

۱۰۸۳۶: ہمیں خبر دی ابوہریرہ نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو ابی حنیفہ واسطی نے ان کو حسن بن جبہ نے ان کو سعید بن صلت نے اعمش سے ان کو ابوسفیان نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن اصحاب رسول میں سے ایک آدمی شہید ہو گیا تھا۔ اس کی ماں آئی اور کہنے لگی اے میرے بیٹے تمہیں شہادت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آپ کو کیا معلوم شاید کہ اس نے کوئی ایسی بات کی ہوگی یا کسی غیر ضروری چیز میں بخل کیا ہوگا۔

ایمان صبر و سخاوت ہے

۱۰۸۳۷: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے انکو ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابو یحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو سوید بن ابوحاتم نے ان کو عبد اللہ بن عبد اللہ بن عید بن عمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر اور سخاوت۔

۱۰۸۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو لطیب محمد بن احمد الخیری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو ابراہیم بن ادھم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ایمان صبر کرنا اور سخاوت کرنا ہے۔

۱۰۸۳۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو العباس محمد بن یوسف ابن موسیٰ قرشی نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو عبد اللہ بن ورازع نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو صفات ایسی ہیں اللہ تعالیٰ جن کو پسند فرماتے ہیں اور دو صفات ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ جن کو پسند کرنے میں وہ ہیں سخاوت و نرمی اور جن سے نفرت کرتے ہیں وہ ہیں بداخلاقی اور بخلی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سخاوت کو پسند فرماتے ہیں

۱۰۸۴۰: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد صفار نے ان کو محمد صفار بن احمد عودی نے ان کو کثیر بن عبد الواحد نے ان کو حجاج بن اطاعة نے ان کو سلیمان بن حکیم نے ان کو طلحہ بن عبید اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور وہ سخاوت کو پسند کرتا ہے اور وہ اعلیٰ ترین اخلاق و عادات کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اور کمتر صفات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اعظم ترین اجلال اور بزرگی میں سے ہے تین شخصوں کا اکرام کرنا۔ انصاف پرور بادشاہ، سفید بالوں والا مسلمان اور حامل قرآن جو نہ تو قرآن سے الگ رہ سکے اور نہ ہی اس میں وہ غلو کرے اور حد سے تجاوز کرے۔ اس اسناد میں انقطاع ہے سلیمان بن حکیم اور طلحہ کے درمیان میں۔

۱۰۸۴۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن حمزہ نے ان کو ابو اُمیثی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو جامع بن شداد نے اسود بن ہلال سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا، اس نے ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

وَمَنْ يَوْفُ شَحْ نَفْسِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

جو شخص اپنے نفس کے بخل سے یا اپنے نفس کی تیزی سے بچا لیا گیا وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(اس شخص نے کہا کہ) میں ایسا شخص ہوں کہ مجھے اس کی قدرت ہی نہیں ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز جائے اور ہاتھ سے نکلے۔ اور مجھے یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں اس آیت کی مخالفت کی زد میں نہ آ جاؤں اور اس کی گرفت میں نہ آ جاؤں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ آپ نے بخل کا ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ بخل بری شے ہے۔ بہر حال قرآن میں رہا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا وہ ایسے نہیں ہے جیسے آپ نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ تو کسی دوسرے شخص کے مال کی طرف دیکھے یا اپنے بھائی کے مال کی طرف اور اسے کھا جائے۔ یہ ہے نفس کا شخ اور بخل اور تیزی۔

سخاوت ضائع نہیں جاتی

۱۰۸۴۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے ان کو ابن عباس نے ان کو مجمع بن جاریہ انصاری نے ان کو ان کے چچا نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ نفس کے بخل اور تیزی نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور مہمان کی ضیافت کرے اور مصیبت زدہ کو دے۔

زکوٰۃ ادا کرنے والا بخل سے پاک ہے

۱۰۸۴۳: ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمی نے بطور املاء کے اور ابو القاسم عبد الخالق بن علی نے بطور قراءۃ علیہ کے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابو القاسم علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کریمی نے ان کو عبد الرحمن بن حماد سندھی نے ان کو اعمش نے ابراہیم سے اس نے علقمہ سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے لئے کی گئی سخاوت ضائع نہیں جاتی۔ سخی آدمی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ وہ جب قیامت کے دن اس سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لے گا اور اس کی لغزش سے اس کو سنبھال لے گا۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے مروی ہے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے ابن مسعود سے بطور مرفوع اور مرسل۔ ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اس کے بعد التجانی عن ذنب السخی میں۔

اس امت کا پہلا فساد

۱۰۸۴۴: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن قریشی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو معانی نے ابن لہیعہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کی اول پہلی کی اصلاح پذیر ی یقین اور زہد کی وجہ سے تھی اور اس امت کا پہلا فساد و خرابی بخل اور آرزو کی وجہ سے تھا۔

۱۰۸۴۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد اسحاق بن محمد بن علی تمار نے کوفہ میں ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو محمد بن مسلم طافی نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے اول طبقے کی اصلاح زہد اور تقویٰ کی وجہ سے تھی اور اس کے آخری طبقے کی ہلاکت بخل اور گناہوں کی بدولت ہوگی۔

۱۰۸۴۶: ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ نے دوسرے مقام پر آمالی سے اور کہا ہے عمرو بن شعیب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔ اس کے بعد کہا کہ میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں بطور مرسل روایت کے اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن سلیمان نے محمد بن مسلم سے بطور موصول روایت کے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا اور میں اس کو نہیں جانتا۔ مگر محققین نے اس کو مرفوع کیا ہے اور فرمایا کہ زہد کے ساتھ اور یقین کے ساتھ اور اس کے آخر کی ہلاکت ہوئی بخل کے ساتھ اور آرزو کے ساتھ۔

سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے

۱۰۸۴۷: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد الرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزی نے ان کو ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ بن محمد میکان نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ حافظ نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو تلید بن سلیمان ابو اور میں اور سعید بن مسلمہ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن ابراہیم نے انکو علقمہ بن وقاص نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے، جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل اللہ سے دور ہوتا ہے اور جنت سے بھی دور ہوتا ہے جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ کو زیادہ پسند ہوتا ہے بخیل عابد ہے۔ تلید اور سعید دونوں راوی ضعیف ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید بن مسلمہ سے۔

۱۰۸۴۸: جیسے ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو عطاء بن عمر حنفی نے ان کو سعید بن مسلمہ نے جعفر بن محمد سے اس نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی اللہ کے قریب ہے جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے قریب ہے اور آگ سے دور ہے اور بخیل اللہ، جنت اور لوگوں سے دور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ کے ہاں محبوب ہے بخیل عابد ہے۔

۱۰۸۴۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو زبیر بن عبد الواحد نے ان کو عبد اللہ بن قحطبہ نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن مسلمہ نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل۔

۱۰۸۵۰: اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی سعید بن مسلمہ نے انکو یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر محمد بن ابراہیم نے اس کی مثل اس کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ دونوں سندوں میں ہے کہ جاہل سخی زیادہ محبوب ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

۱۰۸۵۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو منصور محمد بن احمد بن بشر خرقی صوفی نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو سعید بن محمد وراق نے ان کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ان کو ابو الزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے، لوگوں کے قریب ہوتا ہے، جنت کے قریب ہوتا ہے، جہنم سے دور ہوتا ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور، جنت سے دور، لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے، جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ البتہ گناہگار سخی اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے اس شخص سے جو عبادت گزار ہو مگر بخیل ہو اور کونسی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر لا علاج ہو اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے سعید سے اس نے یحییٰ سے اس نے اعرج سے۔

۱۰۸۵۲: ہمیں اس کی خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین بن عبد الصمد موصلی نے اور محمد بن احمد بن ہارون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن عرفہ نے ان کو سعید بن محمد وراق ثقفی کوئی نے یحییٰ بن سعید سے اس نے عبد الرحمن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے اسی طرح اس کے ساتھ سعید بن محمد کا تفسیر ہے اور وہ راوی ضعیف بھی ہے۔

۱۰۸۵۳: اور اس کو روایت کیا ہے حمید بن زنجویہ نے محمد بن بکار سے اس نے سعید بن محمد وراق سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن ابراہیم تمیمی سے اس نے اپنے والد سے اس نے عائشہ سے وہ کم زیدہ کرتا ہے۔

۱۰۸۵۴: اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے یحییٰ بن سعید سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مگر یہ سب کی سب غیر محفوظ ہیں۔

بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں

۱۰۸۵۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ طبرانی نے طاہران میں ان کو ابو محمد عبد اللہ بن محمد عثمان واسطی نے مقام واسط میں ان کو سلیمان بن حسن بن زید عطار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو ابو الحسین بن علی حافظ نے ان کو ابو ایوب سلیمان بن حسن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد زہد نے بطور املاء کے اس کو سلیمان بن حسن عطار نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو حدیث بیان کی زبیر بن عبد الواحد اسد آبادی نے ان کو خبر دی ابو ایوب سلیمان بن حسن بصری نے اور وہ اچھے شیخ تھے ان کو سہیل بن ابراہیم جارودی نے ان کو سلیمان بن مروان نے ابراہیم بن یزید سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے عبد الرحمن بن ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی سلمہ آج کل تمہارا سردار کون ہے؟ اور فقیہ کی ایک روایت میں ہے کون تمہارا سردار ہے؟ اے بنو سلمہ لوگوں نے کہا کہ جد بن قیس مگر ہم اس کو بخیل قرار دیتے ہیں یا ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری ہے جو بخل سے بڑھ کر ہو بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔

۲۸۵۶: اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد وراق نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا بشر بن براء بن معرور، عمرو بن جموح کے بدلے میں مگر پہلی زیادہ بہتر ہے۔

۱۰۸۵۷: روایت کی گئی ہے ابن عیینہ سے اس نے عمرو بن دینار سے اس نے جابر سے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسحق صیرفی نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن زیاد نے یعنی حداد بغدادی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان بن عیینہ نے اس نے ذکر کیا ہے مثل حدیث ابن یعقوب کے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے وانا للبخل ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں۔ اور روایت کیا ہے زہری نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا سردار کون ہے اے بنی سلمہ؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ جد بن قیس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس وجہ سے تم لوگ اس کو اپنا سردار مانتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس لئے کہ وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم اس کو جانتے ہیں کہ وہ بخیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخل سے بڑی بیماری کوئی ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ پھر کون ہمارا سردار ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا سردار ہے براء بن معرور۔

۱۰۸۵۸: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو محمد احمد بن اسحق ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی شعیب نے زہری سے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ لیکن وہ روایت مرسل ہے۔

۱۰۸۵۹: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید کریمی نے ان کو ابو بکر بن اسود نے ان کو حدیث بیان کی حمید بن اسود نے حجاج صواف سے ان کو ابو الزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اے بنو سلمہ تمہارا سردار کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ جد بن قیس ہے اور ہم اس کو بخیل آدمی سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ بڑی ہے؟ وہ نہیں بلکہ تمہارا سردار خیر ابیض عمرو بن جموح ہے۔

راوی نے کہا ہے کہ وہ اسلام سے قبل ان کے مہمانوں پر مقرر تھا اور جب نکاح کرتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت ولیمہ دیتا تھا۔

۱۰۸۶۰:..... فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد نے ان کو موسیٰ بن زکریا نے ان کو خلیفہ نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو حجاج صواف نے ان کو حدیث بیان کی ابو بکر نے یہ کہ جابر نے ان کو حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون سردار ہے اسے بنی سلمہ؟ پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۰۸۶۱:..... اور ہم نے اس کو روایت کیا حدیث میں جو ثابت ہے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے اس نے ابو بکر صدیق سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ لاعلاج ہو؟ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سنا جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں یہ روایت مروی ہے ابو بکر صدیق سے۔

بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۰۸۶۲:..... ہمیں خبر دی قاضی ابو عمرو محمد بن حسین بن محمد بن یحیٰ بن بشار نے ان کو ابو بکر احمد بن جعفر بن مالک قسطنطینی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن خبیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ صاحب دقیق نے مرقد سنجی سے اس نے مرہ بن شراحیل سے اس نے حضرت ابو بکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں نہیں داخل ہوگا بخیل آدمی، فریب دینے والا، خیانت کرنے والا اور نہ ہی بری عادات والا اور پہلا شخص جو جنت کا دروازہ کھٹکائے گا غلام ہوں گے۔ جب وہ اس معاملے کو اچھا کریں جو ان کے اور اللہ کے مابین ہے اور ان کے آقاؤں کے مابین ہے۔

سخاوت اور حسن خلق

۱۰۸۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن انشیر نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو امیہ بن اسد نے ان کو ابو سہل واسطی نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنی ذات کے لئے بنایا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ اس دین کی صلاح سخاوت میں اور حسن خلق میں ہے۔ لہذا اس دین کا اکرام اور عزت کرو سخاوت اور حسن خلق کے ساتھ۔

۱۰۸۶۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے جرجی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص غفاری نے آل ابو زر سے ان کو عبد اللہ بن ابو بکر نے یعنی ابن انخی محمد بن منکدر نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان هذا الدين الخ بے شک اس دین کو میں نے اس لئے پسند فرمایا تھا (کہ میرا دین، دین الہی کہلائے) اس کو سخاوت اور حسن خلق کے علاوہ کوئی چیز نہیں بنا سکتی۔ لہذا اس دین کی تعظیم انہیں دو صفات کے ساتھ کرو جب تک تم اس کو اپنائے رکھو۔ (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) عبد اللہ نامی راوی ہے وہی ابراہیم غفاری ہے۔ ایسی روایت لاتا ہے جس کی متابع کوئی روایت نہیں ملتی اور یہ روایت اس کے علاوہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف طریق ہے۔

۱۰۸۶۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الطیب محمد بن عبد اللہ بن مبارک شعیری نے بطور املاء کے ان کو محمد بن اشرف

سلمیٰ نے ان کو عبد الصمد بن حسان نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بے شک اس دین کو اپنی نسبت کے لئے پسند فرمایا تھا۔ اس کے لئے جو صفات جتنی ہیں وہ سخاوت اور حسن خلق ہے۔ لہذا تم لوگ انہیں دو صفات کے ساتھ دین کا اکرام کرو جب تک تم اس کے ساتھ وابستہ ہو (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) اس روایت کو بیان کرنے میں محمد بن اشرس اکیلا ہے اور وہ ضعیف بھی ہے کئی اعتبار سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے اور وہ ضعیف ہے مگر وہ نسبتاً بہتر ہے۔

۱۰۸۶۶: ہمیں خبر دینی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن رزق اللہ نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ کہا اسحاق نے اور حدیث بیان کی محمد بن مسیب نے ان کو عبد الرحمن بن عبید اللہ بن عبد الحکم بن اعین نے اس کو عبد الملک بن سلمہ بن یزید نے ان کو ابراہیم بن ابوبکر بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس دین (دین اسلام کو) میں نے اپنی ذات کی طرف نسبت کرنے کے لئے پسند فرمایا ہے اس کو کوئی چیز درست اور ٹھیک نہیں کر سکتی سوائے سخاوت کے اور حسن خلق کے اور ان دونوں کے ساتھ اس کا اکرام کرو جب تک تم اس دین سے وابستہ ہو اور اس کو روایت کیا ہے ربیع بن سلیمان جعفری عبد الملک بن مسلمہ نے۔

صرف نظر اور درگزر کرنا

۱۰۸۶۷: ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو خالد عقیلی نے ان کو رحیم بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے یہ کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخئی آدمی کے گناہ سے صرف نظر کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو تھام لیتا ہے جب وہ پھسلنے لگتا ہے۔ یہ روایت اس طرح منقطع آئی ہے ابراہیم اور ابن مسعود کے درمیان۔

۱۰۸۶۸: اور کہا گیا ہے کہ عبد الرحیم بن حماد نے روایت کی ہے اعمش سے اس نے ابو وائل سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ درگزر کیا کرو۔ پھر آگے روایت ذکر کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الفرج احمد بن محمد بن صامت نے اور وہ علماء اسلام میں سے تھے بغداد میں۔ ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن بہل نے ان کو ابراہیم بن احمد بن نعمان نے اس کو عبد الرحیم مصری نے اس نے روایت کو ذکر کیا ہے اور یہ اسناد مجہول ہے ضعیف ہے اور عبد الرحیم اس روایت کے ساتھ منفرد ہے اور اس سے اسی اسناد میں اختلاف ہے۔

۱۰۸۶۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو محمد علی بن احمد نے ان کو محمد بن عبد اللہ مطین نے ان کو محمد بن عبید اللہ عافی نے ان کو تمیم بن عمران قریشی نے ان کو محمد بن عقبہ علی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخئی آدمی کے گناہ سے درگزر کیا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے جب بھی وہ پھسلتا ہے۔ اس اسناد میں کئی مجہول راوی ہیں۔

درہم و دینار کا حقدار

۱۰۸۷۰: ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روزباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ بن عبد الجبار سکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو میرے دینار اور درہم کا زیادہ حقدار ہو میرے مسلمان بھائی سے۔

۱۰۸۷۱: ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو ابو معمر منقری نے ان کو عبد الوارث نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے ان کو ایک رومی نے جس کو عبد الملک کہا جاتا ہے اس نے عطاء بن ابورباح سے اس نے ابن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم لوگ ہم میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ دینار و درہم کا زیادہ حقدار ہے اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے جب لوگ دینار و درہم کے ساتھ بخل کرنے لگ جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ خرید و فروخت دھوکے کے ساتھ کرنے لگیں اور لوگ گائے بیل کی دم کے پیچھے لگے رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ عبد الوارث نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آگے یوں فرمایا تھا کہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو ترک کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کر دے گا اور اس ذلت کو وہ ان کے اوپر سے نہیں اٹھائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع ہو جائیں۔

اس کو روایت کیا ہے جریر بن عبد الحمید نے لیث سے اس نے عطاء سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۰۸۷۲: اور اس کو روایت کیا ہے جریر بن حازم نے لیث سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔

۱۰۸۷۳: اور اس کو روایت کیا ہے ابو عبد الرحمن خراسانی نے عطاء خراسانی سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۷۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو فرات بن سلیمان نے ان کو میمون بن مہران نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے گھر میں داخل ہوا (میں نے دیکھا کہ ان کے گھر میں) اس قدر بھی نہیں تھا جو اس کے ساتھ رات کی تاریکی میں روشنی کا انتظام کر لیتے۔ بعض امراء کی طرف سے ان کے پاس بیس ہزار آئے۔ انہوں نے ان کو تقسیم کر دینے کا حکم فرمادیا۔ چنانچہ وہ تقسیم کر دیئے گئے اور ایک گھرانے کو وہ کچھ پابندی سے دیا کرتے تھے ان کو دینا بھول گئے۔ لہذا جب بات یاد آئی تو ایک ہزار قرض لے کر اس گھر والوں کو دیئے۔

سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے

۱۰۸۷۵: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو سعد بن مسلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس بن دہب نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو سعید بن مسلمہ اموی نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے ان سے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں۔ جو شخص ان میں سے کسی

ایک ٹہنی کو پکڑ لے گا وہ ٹہنی اس کو جنت تک لے جائے گی اور بخل کرنا یہ جہنم کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ اس کی بھی ٹہنیاں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے وہ اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔
اور سلمیٰ کی ایک روایت میں متدلیات کی جگہ متدلیہ ہے دونوں جگہ۔

۱۰۸۷۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق مسیعی نے ان کو محمد بن عباد بن موسیٰ نے ان کو یعلیٰ بن اشدق نے ان کو ان کے چچا عبد اللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم لوگ خیر و بھلائی کو تلاش کرنا چاہو تو اس کو ہنستے مسکراتے خوبصورت چہروں میں ڈھونڈو۔ بس اللہ کی قسم نہیں داخل ہوگا کوئی آگ میں مگر بخیل آدمی اور نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر جنت کا حریص اور بے شک سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاء ہے اور بے شک بخل جہنم میں ایک درخت ہے جس کا نام ہے شح۔
یہ اسناد ضعیف ہے اور اسی طرح اس سے قبل والی بھی۔

۱۰۸۷۷: ہمیں خبر دی ابو سعید مالکی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن مسیر مطیری نے ان کو عمرو بن شہب نے ان کو ابونہسان محمد بن یحییٰ نے ان کو عبد العزیز بن عمران نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل نے ابو جیبہ سے ان کو داؤد بن مصیبن نے عبد الرحمن اعرج سے۔ اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سخاء (سخاوت) جنت میں ایک درخت ہے جو شخص بخشیتا ہوتا ہے وہ اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دیتی ہے اور شح (بخل) جہنم کا درخت ہے جو بخیل ہوتا ہے وہ اس کی ایک شاخ کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑتی۔ حتیٰ کہ وہ اس کو جہنم میں پہنچا دیتی ہے۔

سلف صالحین کا طرز عمل

۱۰۸۷۸: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نخوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن مسفی نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن زیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلف کو پایا ہے کہ وہ لوگ اپنے گھر والوں سمیت ایک منزل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ بسا اوقات ان کے بعض کے پاس کوئی مہمان آ جاتا ہے اور بعض ان میں سے اپنی ہنڈیا آگ پر چڑھاتے۔ مگر جس کا مہمان ہوتا وہ آ کر اس ہنڈیا کو لے جاتا (اپنے مہمان کے لئے) اور ہنڈیا کا مالک پوچھتا کہ میری ہنڈیا کس نے لے لی؟ چنانچہ مہمان والا اس سے یہ کہتا کہ ہم نے اپنے مہمان کے لئے لے لی ہے۔ تو ہنڈیا کا مالک (بجائے ناراض ہونے کے) اس سے یوں کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت دے یا اس جیسا کوئی دوسرا کلمہ کہہ دیتا۔

فرمایا کہ روٹی اس وقت اس طرح پکاتے کہ اس کو بھی وہ اسی طرح آپس میں مل کر استعمال کرتے۔ ان کے درمیان کوئی دیوار نہیں ہوتی تھی سوائے کانے کی دیواروں کے۔ جناب بقیہ نے کہا کہ میں نے اسی کیفیت پر پایا تھا حضرت محمد بن زیاد کو اور ان کے اصحاب کو۔

۱۰۸۷۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو حدیث بیان کی میرے ماموں نے ان کو رماد نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو اٹحق بن کثیر نے ان کو وصافی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابو جعفر محمد بن عیسیٰ کے پاس تھے ایک دن انہوں نے ہم سے فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کے گریبان کے اندر ہاتھ داخل کر کے یا جب میں داخل کر کے اپنی حاجت پوری کر سکتا ہے؟ ہم نے کہا کہ نہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو۔

۱۰۸۷۹:..... (مکرر ہے) فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی میرے ماموں نے ابو الحارث اولاشی سے ان کو عبد اللہ بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن ضریر سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس شخص کو بخیل شمار کرتے تھے جو اپنے بھائی کو بھی قرضہ دے۔

حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا قرضہ

۱۰۸۸۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو شیبان سے وہ ذکر کرتے تھے حبیب بن ابوثابت سے یہ کہ ابو یوسف حضرت معاویہ کے پاس آیا اور آ کر ان کے سامنے شکایت کی کہ مجھ پر قرضہ ہے۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ بلکہ اس نے دیکھا کہ وہ سوال کرنے کو ناپسند کر رہے ہیں۔ لہذا ابو یوسف نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ تم لوگ میرے بعد اثرۃ اور ترجیحی سلوک دیکھو گے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کہ پھر ایسی صورت میں انہوں نے تم لوگوں کو کیا کرنے کو کہا تھا؟ ابو یوسف نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ صبر کرنا۔ معاویہ نے فرمایا کہ پھر تم صبر ہی کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو یوسف نے کہا کہ اللہ کی قسم میں آپ سے ہمیشہ کے لئے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ لہذا پھر وہ بصرے میں چلے آئے۔ وہاں وہ حضرت عبد اللہ بن عباس کے پاس جا کر اترے۔ انہوں نے ان کے لئے اپنا گھر بھی فارغ کر دیا اور انہوں نے فرمایا کہ البتہ میں آپ کے ساتھ وہی کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا اور پوچھا کہ آپ کے اوپر کتنا قرضہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ بیس ہزار۔ لہذا انہوں نے ان کو چالیس ہزار دے دیئے اور بیس غلام بھی اور فرمایا کہ میرے گھر میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ بھی آپ کا ہے۔

تین شخصوں کے احسان کا بدلہ

۱۰۸۸۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن خدش نے ان کو ابو داؤد خضریٰ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابن عباس نے تین شخصوں کو میں ان کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ پہلا وہ شخص جو میرے لئے محفل میں وسعت کر کے جگہ بنائے۔ میں اس کا بدلہ اتارنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں وہ سب کچھ بھی اس کو دے دوں جس کا میں مالک ہوں اور دوسرا شخص وہ ہے جس کے قدم میرے پاس آمد و رفت رکھنے کی وجہ سے غبار آلود ہوتے ہیں۔ بے شک اس کا بدلہ اتارنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ اگرچہ میں اس کے لئے اپنا خون بھی بہا دوں اور تیسرا وہ جس کا میں احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین میری طرف سے اس کا بدلہ اتارے گا۔ وہ یہ کہ جس کو کوئی ضرورت پیش آ جائے اور وہ اپنی ضرورت میرے آگے پیش کر دے اور میرے سوا اس کے لئے دوسری کوئی جگہ بھی نہ ہو اپنی حاجت پیش کرنے کی۔

ابو المساکین

۱۰۸۸۲:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جعفر بن ابوطالب کو ابو المساکین کہتے تھے۔ فرمایا کہ وہ ہم لوگوں کو اپنے گھر میں لے جاتے تھے (کچھ کھلانے کے لئے) اور وہ جب ہمارے لئے کوئی چیز نہ پاتے تو وہ ہمارے لئے شہد کا کپ لے آتے جس کے اندر تھوڑی سی شہد لگی ہوتی تھی۔ ہم لوگ اس کو کاٹ لیتے تھے اور اس کے اندر لگا ہوا شہد چاٹتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۱۰۸۸۳: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر دقاق نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو عمر بن شبہ نے ان کو علی بن شبہ نے ان کو علی بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحاق مالک نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بہت بڑے مال کا ہدیہ بھیجا۔ جس کو انہوں نے اہل مدینہ میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی اپنے گھر میں نہیں لے گئے۔ اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن زبیر کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن جعفر فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہے۔ اس بات کی خبر عبداللہ بن جعفر تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ شعر جس کا مفہوم اس طرح ہے:

جو شخص سخاوت کرنے میں بھی عار سمجھتا ہے وہ خود بخیل ہے۔ مرد پر (سخاوت کرنا) عار نہیں بلکہ عار تو یہ ہے کہ وہ بخل اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرے۔ جس وقت کوئی آدمی ایثار سے کام لے (اور خود اس مال کے نفع کی امید نہ رکھے) نہ ہی اس کا کوئی دوست اس مال سے نفع اندوز ہونے کی امید کر سکے تو اس کو تو پہلے موت کا سامنا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن قیس کو وہ اشعار پہنچے جو انہوں نے کہے تھے تو انہوں نے اپنے قصیدے میں ان کو شامل کر لیا۔ جس کے ساتھ وہ بعض امراء کی صلاح کرتے ہیں۔ ان کے ایک شعر کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

کہ آپ تو اگر بن جعفر کی مثل ہیں کہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ باقی نہیں رہے گا (فنا ہو جائے گا) تو اس نے اس کو تقسیم کر کے اس کے ذریعے اپنے نام اور اپنا ذکر باقی رکھ دیا۔

۱۰۸۸۴: ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مطلب نے ان کو خبر دی احمد بن عبدالرحمن نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن صالح سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کو سخاوت کرنے پر سرزنش کی گئی تھی تو انہوں نے فرمایا اے مجھے ملامت کرنے والو میں نے اللہ تعالیٰ کو اس کی دی ہوئی چیز لوٹا دی ہے اور وہ بھی میری دی ہوئی پھر مجھے لوٹا دے گا۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں اس کو واپس دینے کا سلسلہ منقطع کر دوں گا تو وہ مجھے دینے کا سلسلہ نہ منقطع کر دے۔

۱۰۸۸۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو ابو بکر بن عبداللہ قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یعقوب زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا دراز رومی سے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے کہا گیا یعنی ان کو بتایا گیا عبداللہ بن جعفر کرم اور سخاوت کے جس معیار کو پہنچ گئے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ مال اکیلا ان کا نہیں ہے بلکہ لوگوں کا اور ان کا مشترک مال ہے۔ لہذا جو بھی ان سے سوال کرتا وہ اس کو وافر عطا کرتے تھے اور جو ان سے ادھار مانگتا تھا وہ اس کو بھی دیتے تھے۔ وہ یہ کبھی نہیں سوچتے تھے کہ وہ خود ضرورت مند ہیں۔ لہذا کچھ روک رکھیں اور نہ ہی وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ کبھی محتاج ہو جائیں گے۔ لہذا وہ جمع کر کے رکھ دیں۔

۱۰۸۸۶: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی نے ان کو اسامہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے کہ ایک رومی نے اہل بصرہ میں سے مدینے میں عمدہ کھجور لے کر آیا۔ یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر کو پہنچی تو انہوں نے اپنے چوکیدار سے کہا کہ وہ جا کر اس کو خرید لے اس کے بعد اہل مدینہ کو بلا کر ان کو مفت ہدیہ کر دے۔

سخاوت سے متعلق روایات

۱۰۸۸۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمر بن عبدالواحد زہد نے بغداد میں ان کو ثعلب بن عمر نے ان کو ابو سلمہ ایوب بن عمر مزی

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبد اللہ بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عامر نے خالد بن عقبہ بن ابو معیط سے ان کا گھر خرید کیا جو کہ بازاروں میں واقع تھا۔ اسی ہزار یا ستر ہزار درہم کے بدلے میں۔ جب رات ہوئی تو خالد کے گھر والوں کے رونے کی آواز آئی۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ درہم کو رو رہے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا اے لڑکے جاؤ ان کے پاس اور ان کو جا کر کہو کہ گھر بھی قابو کرو اور رقم بھی قابو کرو۔

۱۰۸۸۸:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر احمد بن عبد اللہ بن محمد وہیہ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد قرشی نے ان کو ابو بشر احمد بن محمد بن عمرو بن مصعب نے ان کو ان کے چچا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن احمد بن شبویہ مطوعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے والد سے سنا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابراہیم نے کہا۔ پہلا مجاہد جس نے جہاد کے لئے بلخ کے دریا کے پار گھوڑا جا کر باندھا تھا وہ حضرت عباس بن اسید تھے اور وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو مستجاب الدعوات مانا جاتا تھا اور وہ دریا کے بلخ کے پار جہاد کی سبیل کے لئے مستعد ہونے کے لئے گھوڑا باندھتے تھے اور وہ اس (جہاد پر) گھوڑے کے بہت بڑا عظیم خرچ بھی کرتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت عباد کو یہ خبر پہنچی کہ اس کے پڑوسیوں میں سے ایک آدمی نے کچھ سامان خرید کیا تھا۔ چنانچہ وہ مال اس کو نقصان میں پڑا ہے اور اس کو تجارت میں گھٹا پڑ گیا ہے اور وہ اس بات پر بڑا پریشان ہے۔

چنانچہ حضرت عباس اس کے پاس گئے اور جا کر اس سے وہ مالی انہوں نے خرید لیا تا کہ اپنے ایک بھائی کی پریشانی دور کر سکیں۔ انہوں نے جب وہ مال خرید کر لیا تو ایک دم اس کے دام بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے وہ مال حضرت عباد سے ہزاروں روپے کے منافع کے ساتھ مانگے۔ لہذا انہوں نے وہ مال منافع کے ساتھ فروخت کر دیا (اور اصل مال خود رکھ لیا) اور جس قدر اس پر منافع ملا تھا وہ اس شخص کو دے دیا جس سے مال لیا تھا اور اس سے کہا میں نے تم سے مال خرید لیا تھا اس لئے کہ میں تمہیں تمہاری پریشانی سے نجات دلا دوں۔ اب میں نہیں چاہا کہ میں اب تمہیں تکلیف پہنچاؤں۔ لہذا اسارا منافع اس کو انہوں نے واپس لوٹا دیا۔

۱۰۸۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین بن محمد ماسر جسی نے ان کو عبد السلام عبد اللہ بن عبد الرحمن سرجی نے ان کو حدیث بیان کی ابو معاذ عبد اللہ بن ضرار بن عمر طبری ملتوی نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ زہدی ملا یزید بن محمد بن مروان سے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کچھ مال قرض لیا ہوا تھا اور اداء بھی کر دیا تھا۔ مگر تھوڑا سا قرض باقی رہ گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے ابو عثمان ہمیں حیا آتی ہے تیرا حق روکنے سے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ اپنے وصول کنندہ سے کہہ دیں کہ وہ ہم سے مطالبہ نہ کرے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسانی فرمادے۔ انہوں نے فرمایا کہ اے ابن ابی آپ کے روبرو کتنا قرض باقی ہے۔ اس نے بتایا کہ پندرہ ہزار۔ فرمانے لگے کہ جائے۔ بے شک وہ پندرہ ہزار آپ کے ہیں۔ بے شک پندرہ ہزار اللہ کے لئے بھائی چارے سے کم ہیں۔

۱۰۸۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو ہل محمد بن نصر وہیہ مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حنبل نے ان کو ابن ابی الدنیا نے ان کو مفصل بن غسان نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ضمیرہ بن ربیعہ نے ان کو عمر بن عبد الرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن مروان کے پاس مال آ گیا ان کے غلہ کے کھیت سے۔ چنانچہ اس نے اس کو دینا شروع کر دیا اور اپنے احباب کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے اللہ تعالیٰ سے کہ میں اس سے تو اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے لئے جنت کا سوال کروں مگر میں خود اس کے دینا رو درہم دینے سے بخل کروں۔

سخاوت نفس

۱۰۸۹۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو عبد اللہ رازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر صلیح سے ان کو مرد وہیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں (یعنی اہل تصوف کے ہاں) جس نے جو بھی کچھ پایا اس نے نہ روزوں

کی کثرت سے نہ ہی نمازوں کی کثرت کرنے سے کچھ پایا ہے بلکہ جو کچھ پایا اس نے سخاوت نفس اور دل کی صفائی اور امت کی خیر خواہی کرنے سے پایا۔ اور تحقیق بعض نے اس کا معنی ذکر کیا ہے نبی کریم سے حدیث مرسل میں۔

۱۰۸۹۲:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد بن محمد بن حسن نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میری امت کے ابدال جنت میں داخل نہیں ہوں گے نہ کثرت روزے سے نہ کثرت نماز سے بلکہ اس میں داخل ہوں گے دل کی صفائی اور نفوس کی سخاوت سے۔

۱۰۸۹۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوشیبہ نے ان کو محمد بن عمران بن ابویلیٰ نے اس نے ابویلیٰ سے اس نے سلمہ بن رجاء کوئی سے، اس نے صالح مری سے اس نے حسن سے اس نے ابوسعید خدری سے یا دیگر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک میری امت کے ابدال اعمال کے سبب سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ داخل ہوں گے اس میں اللہ کی رحمت سے اور سخاوت نفوس اور دلوں کی سلامتی سے اور تمام مسلمانوں سے شفقت کرنے سے۔

۱۰۸۹۴:..... اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان داری نے ان کو محمد بن عمران نے کہ اس نے کہا مروی ہے ابی سعید سے انہوں نے نہیں کہا یا دیگر نے۔

۱۰۸۹۵:..... اور کہا گیا ہے صالح مری سے اس نے ثابت سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

۱۰۸۹۶:..... اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے عوف سے اس نے حسن سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

دنیا و آخرت کے سردار

۱۰۸۹۷:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو جعفر شمرانی نے مروی میں ان کو ابو الحسن بن ابوعلی خلادی نے ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو حماد بن اسحاق بن ابراہیم موصلی نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن عبد اللہ بن عباس نے سب لوگوں کے دنیا میں سردار وہ ہیں جو بخیر ہیں اور آخرت میں سردار وہ ہوں گے جو متقی پرہیزگار ہیں۔

۱۰۸۹۸:..... اور ہمیں خبر دی ہے عبد اللہ یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید انیسوی نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابو ظفر نے ان کو ابو ہریرہ نے عطا سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں تین آدمی آئے۔ ان کے اوپر سفر کے کپڑے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سردار کون ہے؟ فرمایا کہ یہ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ کی امت میں سردار کوئی ہوتا ہے؟ فرمایا کہ جی ہاں۔ وہ آدمی جو مال حلال عطا کیا گیا ہو اور سخاوت کا نصیب عطا کیا گیا ہے جو فقیر کو قریب کرے اور اس کی شکایت لوگوں میں قلیل ہو۔ ابو ہریرہ مضعیف ہے۔

۱۰۸۹۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق ازہری نے ان کو المغلابی نے ان کو ابراہیم بن عمر نے ان کو اصمعی نے ان کو ابو عمرو بن علاء نے وہ کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت صرف اس شخص کو سردار بناتے تھے جس کے اندر چھ عادات ہوں۔ سخاوت، جدت اور حلم و حوصلہ، صبر اور تواضع (عاجزی) اور ڈھیل اور مہلت دینا۔ اسلام میں ان کی تکمیل عفاف اور درگزر سے ہوتی ہے۔ (یا حرام سے بچنے والا ہونا)۔

تین صفات

۱۰۹۰۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں ان کو محمد بن عباس کاہلی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو سعد نے ان کو محاسب بن دثار نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قاسم بن عبد الرحمن کے ساتھی ہیں کسی ایک سفر میں وہ ہم سے تین صفات میں غالب رہے۔ سخاوت نفس، طویل خاموشی، کثرت صلوٰۃ۔

۱۰۹۰۱: میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل عطار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن جہمان سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن مصعب نے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بصری سے کہا میں نے سخاوت میں نظر کی تو میں نے اس کی اصل پائی نہ ہی کوئی اس کی فرع پائی (نہ جڑ نہ ہی کوئی شاخ) سوائے حسن ظن کے اللہ عز وجل کے ساتھ بخل کی اصل اور اس کی فرع سوء ظن ہے۔

۱۰۹۰۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابو العباس اہم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو روح نے ان کو میمون نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ
تم لوگ اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

فرمایا کہ وہ بخل ہے۔

۱۰۹۰۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے بخیل کے بارے میں کہ وہ کون ہوتا ہے؟ فرمایا کہ بخیل وہ ہوتا ہے جو صدقہ کو ضائع کرتا ہے اور حقوق کو ضائع کرتا ہے۔

۱۰۹۰۴: فرمایا کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کے اندر پائی جائیں وہ شیخ سے تیز نفس یا بخل سے بری ہو جاتا ہے۔ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے اور مصائب میں مبتلاء کر دیتا ہے۔

۱۰۹۰۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو زکریا عنبری نے ان کو شعیب بن ابراہیم بیہقی نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ ام حاتم سب لوگوں سے زیادہ نخی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو شدید بھوک دو، شاید یہ سخاوت کرنے سے باز آ جائے۔ چنانچہ اسے بھوکا رکھا گیا۔ وہ بولی میں شدید بھوک میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میں بھوک رہ کر بھی زمانے والوں کو منع نہیں کروں گی۔

مروت کے بغیر دین نہیں

۱۰۹۰۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الفضل بن حسن بن یعقوب معدل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو احمد محمد بن عبد الوہاب سے وہ کہتے ہیں، میں نے سنا علی بن عثمان عامری سے، وہ کہتے تھے کہ بھوک کریم ہے اور رشیع (پیٹ بھرا ہونا) لئیم ہے۔ (یعنی شریف۔ اور کمینہ)۔

۱۰۹۰۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن جعفر بن سفیان نے ان کو عبد اللہ بن عثمان نے ان کو مبارک بن سعید نے ان کو صالح بن مسلم نے ان کو عبد الاعلیٰ نے جو دلال تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے کہا جس نے کہا تم میں سے کوئی شخص

اپنے بھائی کے لئے کپڑا خریدنے کا ذمہ لیتا ہے جس میں دو تین درہم سستا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں۔ اللہ کی قسم ایک پیسہ کے لئے بھی نہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: افسوس ہے افسوس ہے! پھر مروت کیا رہے گی۔

۱۰۹۰۸..... کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن عثمان نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں لوگوں نے حسن کے سامنے ایک پیسہ کی زیادتی اور نقصان کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مروت کے بغیر کوئی دین نہیں ہے۔

بخیل کے لئے کوئی خیر نہیں

۱۰۹۰۹..... فرمایا کہ ہمیں خبر دی ابو نعمان نے ان کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ بازار والے لوگ جو ہوتے ہیں ان میں کوئی خیر کی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ تو ایک درہم کے لئے بھی اپنے بھائی کو واپس لوٹا دیتے ہیں۔

۱۰۹۱۰..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے احمق آدمی کی طرف دیکھنا، آنکھ اندھا کرتا ہے یا غم پیدا کرتا ہے اور بخیل آدمی کی طرف دیکھنا قساوت قلبی لاتا ہے۔

۱۰۹۱۱..... کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کسی چیز کے چوتھے حصے کا مالک شخص جو بخی ہو وہ مجھ پر زیادہ ہلکا ہے ایک عابد بخیل سے۔

۱۰۹۱۲..... کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے تھے کہ بخیل آدمی کے لئے کوئی غیبت نہیں ہے (یعنی بخیل کو بخیل کہنا)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو فرمایا تھا کہ تو بخیل ہے اور ایک عورت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تعریف کی گئی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ بڑی شب بیدار ہے بڑی روزے دار ہے۔ ہاں مگر اس میں بخل کی عادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ بشر نے کہا اس لئے کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

۱۰۹۱۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن صالح فقیہ نے ان کو عبد اللہ بن محمد نے ان کو قاسم بن مدبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن عارث سے۔ وہ کہتے تھے کہ اعمال نیکی میں سے کوئی چیز مجھے سخاوت سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور کوئی چیز میرے نزدیک ناپسند اور بری زیادہ نہیں ہے تنگ دلی سے اور بداخلاقی سے۔

۱۰۹۱۴..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں اور میں نے سنا مظفر بن سہل خلیلی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن نصر خزاعی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث حافی سے وہ کہتے ہیں کہ احمق کی طرف دیکھنا غم پیدا کرتا ہے اور دنیا میں بخیلوں کا ٹھہرنا اہل ایمان کے دلوں پر ایذا ہے۔

ندامت و ملامت کا لباس

۱۰۹۱۵..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مہر جانی نے ان کو محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو کدیہی نے ان کو محمد بن عبید اللہ بنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، اس نے دو آدمیوں کا ملامت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور اس نے کہا کہ میں نے ان دونوں کی کھال ملامت کے ساتھ رنگ دی ہے۔ لہذا ان دونوں کا لباس دنیا میں ملامت ہے اور اوڑھنی ان دونوں کی آخرت میں ندامت ہوگی۔

۱۰۹۱۶..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو مکرم بن احمد قاضی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن ہشام بلدی نے ان کو حسن بن ابان نے ان کو

عبدالعزیز بن ابورواد نے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے فرمایا کہ سخاوت ابتدائی طور پر اور پہل کرنے کے طور پر ہوتی ہے۔ یعنی کسی کے مانگنے اور سوال کرنے سے پہلے، کیونکہ سوال کرنے کے بعد جو دینا ہے وہ یا تو رغبت اور امید کی وجہ سے ہوتی ہے یا ڈر اور خوف کی وجہ سے ہوتی ہے یا شرم و حیا اور لحاظ داری کی وجہ سے۔

سخی وہ ہے جو سوال سے پہلے نیکی کرے

۱۰۹۱۷: ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو بشر بن ابوالحسن مرنی نے ان کو محمد بن عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن عمارہ واسطی نے ان کو ابوسفیان حیری نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر ذوالجناحین نے فرمایا سخی وہ نہیں ہوتا جو سوال کے بعد دیتا ہے، بلکہ سخی تو وہ ہوتا ہے جو سائل کے سوال کرنے سے پہلے نیکی کر گزرتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے منہ سے اور کلام سے سائل کو عطا کرتا ہے وہ اس سے افضل ہوتا ہے جو مسئلہ بننے اور مطلوب بننے کے بعد دیتا ہے۔

۱۰۹۱۸: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن احمد بن ایوب بغدادی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسین بن اسماعیل سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبد اللہ بن شیبہ نے انکو عیسیٰ بن صالح نے ان کو عامر بن صالح نے ان کو ہشام بن عروق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبد اللہ بن جعفر کی طرف ایک رقعہ لکھا اور اس کو ان کے تکیہ کے اندر چھپا دیا۔ جناب عبد اللہ نے تکیہ کو پلٹا تو ان کی نظر اس رقعہ پر پڑ گئی۔ انہوں نے اس کو پڑھ کر واپس اسی جگہ رکھ دیا اور اس کی جگہ ایک جیب لگا دی اور اس میں انہوں نے پانچ ہزار دینار رکھ دیئے۔ پھر وہ آدمی آیا اور ان سے ملا۔ جناب عبد اللہ نے اس کو فرمایا کہ تکیہ کو پلٹئے اور اس کے نیچے کی طرف دیکھئے اور اس کو لے لیجئے۔ چنانچہ اس شخص نے وہ جیب اور تھیلی لے لی اور چلا گیا اور یہ شعر کہتے لگا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

میرے نزدیک آپ کی نیکی کی عظمت اور بڑھ گئی ہے اگر چہ وہ آپ کے نزدیک معمولی اور حقیر سی بات ہے۔ آپ تو اس کو بھول جائیں گے (دے کر) جیسے کہ وہ آدمی آپ کے پاس آیا ہی نہیں تھا کیونکہ آپ تو لوگوں کے نزدیک انتہائی مشہور ہیں۔

سخاوت بری موت سے بچاتی ہے

۱۰۹۱۹: ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن بن علی فہری مصری نے مکہ مکرمہ میں۔ ان کو عبد اللہ بن محمد فقیہ شافعی نے ان کو محمد بن اسحاق بن رہویہ نے ان کو محمد بن ہشیم بن عبدی نے اپنے والد سے اس نے مجالد سے اس نے شععی سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب کثرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو جس کی طرف میں نے احسان کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق ہے وہ رات کو اس نے روشن کر دیا اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی ایک آدمی کو جس سے میں نے سوال کیا ہو مگر میرے اس کے درمیان جو تعلق تھا وہ تاریک ہو گیا۔ لہذا آپ احسان کرنے اور از خود نیکی کرنے کو لازم کر لیجئے اور بھلائی کرنے کو بے شک یہ چیز بری موت سے بچاتی ہے۔

۱۰۹۲۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبد اللہ بن موسیٰ نے ان کو جعفر کلینی نے ان کو ابن ابوالسج نے ان کو حفص بن ابوحفص آبار نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ اپنے کسی بھائی سے کوئی اپنی حالت طلب کریں جس کے پورے کرنے پر اس کو قدرت ہو اور وہ آپ کی وہ حاجت پوری نہ کرے تو آپ نماز کے وضو کی طرح وضو کریں۔ پھر اس کے اوپر چار تکبیریں پڑھیں اور اس کو مردوں میں شمار کر لیں۔

دنیا کی لذت

۱۰۹۲۱:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عباس عصمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا خلا دی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن موسیٰ سمری نے اس نے حماد بن اسحاق موصلی سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا مغیث بن شعبہ سے کہ آپ کی لذت میں سے کس قدر باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا اپنے بھائیوں و دوستوں سے نوازشات کرنے کی لذت باقی ہے۔

۱۰۹۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو زید بن بشران نے ابن وہب سے ان کو ابن زید نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منکر سے پوچھا گیا کہ لذت دنیا میں کس قدر باقی رہ گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بھائیوں کے ساتھ غمخواری اور ان پر احسان اور نوازش کرنا۔

۱۰۹۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلیمی نے، ان کو حسین بن احمد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن محمد بن عمار حافظ نے ان کو ابو بکر بن ابو عتاب نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابن سماک نے کہ حیرانی ہے اس شخص پر جو غلاموں کو تو خرید کرتا ہے اپنے مال کے ساتھ اور اپنے اخلاق اور نیکی کے ساتھ آزاد لوگوں کو خریدنا ترک کر دیتا ہے۔

بھلائی تین چیزوں کے ساتھ مکمل ہوتی ہے

۱۰۹۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں آپ کو قاضی ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد اللہ نے بطور املا کے ان کو محمد بن احمد مستلم بن حیان نے ان کو ابوہمام ولید بن شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن حسین نے یحییٰ بن فرات ہمدانی سے وہ کہتے ہیں کہا حضرت جعفر بن محمد نے سفیان ثوری سے اے سفیان معروف اور بھلائی مکمل نہیں ہوتی مگر تین چیزوں کے ساتھ: اس کو جلدی کرنے سے اور نیکی کر کے اس کو چھوٹا سمجھنے سے اور اس پر شکر کرنے سے۔

ٹال مٹول کرنا پسندیدہ نہیں

۱۰۹۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے، وہ کہہ رہے تھے۔ نخی آدمی کی پونجی اور تیاری رکھنا اور جلدی کرنا ہے اور کمینے آدمی کی پونجی ٹال مٹول اور ہاں کروں گا ہوتی ہے۔

۱۰۹۲۶:..... مجھے شعر سنائے ابو القاسم بن حبیب مفسر نے ان کو شعر سنائے ابو منصور مہملہل بن علی غبرتی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے تنسی نے پونجی کی تیاری میں اگر آپ ٹال مٹول کرتے ہیں تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور وفا کے لئے وعدہ خلافی پر فضیلت ہے۔ خیر لوگوں کے لئے سب سے بہتر اور مفید وہ ہوتی ہے جس میں جلدی کی جائے اور وہ خیر فائدہ نہیں دیتی جس میں خواہ مخواہ کی طوالت ہو۔

۱۰۹۲۷:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلیمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن حسین قاضی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن محمد شافعی سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید مطوئی سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا اصمعی سے وہ کہتے تھے حضرت زبیر بن جناب نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ اے بیٹے تم لوگ اپنے اوپر لازم کرو معروف کو یعنی اچھائی اور بھلائی کرنے کو اور اس کی کمائی کرنے کو اور تم لوگ لذت حاصل کیا کرو۔ لوگوں کے دلوں کی محبتوں کے ساتھ۔ بہت سے مرد مال سے خالی ہوتے ہیں۔ مگر وہ اسی چیز کے ساتھ جیتے ہیں اور زندگی گزارتے ہیں۔ اور کسی چیز کو اپنے بعد چھوڑ جاتے ہیں۔

(٣)..... في ن : (مفقود)

ان کو حدیث بیان کی صالح بن شثی نے ان کو حدیث بیان کی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی عورت سے، وہ اپنے بیٹے کو وصیت کر رہی تھی جو کہ کہیں سفر کرنے کا ارادہ کر بیٹھا تھا۔ وہ اسے کہہ رہی تھی اے بیٹے! میری وصیت کو محفوظ رکھنا اور میری نصیحت کو پلے باندھ کر رکھنا اور میں اس کے لئے تجھے اللہ سے توفیق عطا کرنے کی دعا کروں گی۔ بے شک تھوڑی توفیق بھی تیرے لئے میری کثیر نصیحت سے بہتر ہے۔ اے بیٹے! تم اپنے آپ کو چنگل خوری سے بچانا، بے شک یہ دلوں میں کینہ بیتی ہے اور بغض کو اگاتی ہے اور محبت کرنے والوں میں اور دوستوں میں تفرقہ پیدا کرتی ہے۔ اے بیٹے! تم بچانا خود کو اپنے مال کے ساتھ بخل کرنے سے اور اپنی عزت کی سخاوت کرنے سے۔ اور اپنے دین کو (دنیا کے لئے) خرچ کرنے سے بلکہ تم اپنے مال کے لئے سخاوت کرنے والا اور اپنی عزت کے لئے بخل کرنے والا بن کر رہنا۔ یا اپنی عزت کی حفاظت کرنے والا اور اپنے دین کو بچانے والا بن جانا۔ اے بیٹے! جب تجھے ہلایا جائے تو ہل جانا اور جب تو خود حرکت کرے تو سخی انسان کو حرکت دینا۔ بے شک آپ اس کو حرکت دینے کا پاک ثمرہ پائیں گے اور کمینے آدمی کو نہ ہلانا کیونکہ وہ پتھر کی چٹان ہوتا ہے جس سے پانی نہیں پھوٹ سکتا۔ اے بیٹے! آپ اسی چیز پر نظر رکھئے کہ آپ اپنے ماسوا کے لئے کیا پسند کرتے ہیں؟ لہذا اس کی مثل اپنے لئے بھی پسند کیجئے اور جس چیز کو اپنے سوا دوسرے کے لئے آپ ناپسند کرتے ہیں اس سے خود بھی اجتناب کیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے۔ اس کے بعد اس نے شعر پڑھے جس کا مفہوم یہ ہے: شرفاء کی تعریف کیجئے اور اپنی عزت کے محافظ بنئے اور جان لیجئے کہ حفاظت کرنے والے دوست آپ کے دوست ہوں گے۔ آپ جب تک لوگوں سے مستغنی رہیں گے آپ لوگوں کے بھائی ہوں گے اور جس وقت آپ محتاج اور دست نگر بنیں گے لوگ آپ کو چھوڑ دیں گے۔

۱۹۰۳۲: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو الولید فقیہ سے وہ کہتے تھے ان کو خبر دی محمد بن منذر نے ان کو احمد بن محمد بن مدرک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی رذیل اور کمینے سے کوئی حاجت مانگتا ہے وہ اس کو اس کے مقام سے بہت اونچا کر دیتا ہے۔

بخل و سخاوت سے متعلق اشعار

۱۹۰۳۳: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن اسلمی نے ان کو شعر سنا عبد اللہ بن حسین کا تب فارسی نے ان کو شعر سنا جعفر بن قدامہ نے ان کو شعر سنا مبرد شاعر نے جن کا مفہوم یہ ہے۔ اگرچہ آپ ساری دنیا کی دولت و ثروت کے مالدار بن جائیں تو بھی تنگدست ہو جانے کے بعد آپ صاحب یسر اور صاحب خیر کے محتاج ہوں گے۔ تیرا صاحب ثروت و مال ہونا مخلوق کے سامنے حقیقت کھول دے گا اور اس عیب کو کھول دے گا جو کپڑوں کے نیچے فقر محتاجی میں مخفی ہوتا۔

۱۹۰۳۴: میں نے سنا ابو عبد الرحمن اسلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن منذر مروی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو الحرث اولاسی سے انہوں نے سنا عبد اللہ بن خبیب سے وہ کہتے ہیں کہا جاتا تھا آپ اپنے چہرے کو اس شخص کے لئے خرچ نہ کیجئے جو تیرے اوپر تیری دوستی کو ذلیل کر دے۔

۱۹۰۳۵: ہمیں حدیث بیان کی ابو القاسم سراج نے ان کو حسین بن احمد صفار مروی نے ان کو احمد بن حمدون بن عمارہ نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو عبد اللہ بن بکر نے ان کو ابو بکر عدلی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف بن عبد اللہ اپنے بھائیوں سے اور دوستوں سے کہتے تھے جب تمہیں کوئی حاجت پیش آیا کرے اس کو ایک دفعے میں لکھ کر پیش کیا کرو، تاکہ میں اس کو پورا کر لیا کروں۔ بے شک میں تمہارے منہ سے سوال کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔ بقول شاعر کے (مفہوم یہ ہے):

مت گمان کر موت مصیبت کی موت کو بلکہ مردوں کی موت سوال کرنا ہے۔

دونوں موتیں ہیں لیکن یہ زیادہ سخت ہے اس (حقیقی موت سے) بوجہ سوال کی ذلت کے۔

۱۰۹۳۶:..... اور اس کو روایت کیا ہے ابو موسیٰ محمد بن ثنی نے عبد اللہ بن بکر سے وہ کہتے ہیں اس کے آخر میں کہ کہا عبد اللہ بن بکر نے وہ کہتے ہیں کہ بعض شعراء نے کہا پھر اس نے مذکورہ شعر ذکر کئے۔

۱۰۹۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسین محمد بن عبد اللہ قہستانی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے مسلم سے اس نے مسروق سے، اس نے کہا کہ اپنا راز کھول مگر اس کے سامنے جو اس کا ارادہ کرے۔

۱۰۹۳۸:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن رازی نے ان کو احق بن ابراہیم انماطی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں، بہترین سخاوت وہ ہے جو حاجت کے مطابق ہو۔

۱۰۹۳۹:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ وہ شخص سخی نہیں جو شخص عطیہ دینے کے بعد اس سے تعریف کا طالب ہو۔

۱۰۹۴۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے اس نے سنا یوسف بن حسین سے جبکہ ان سے جو دو سخا کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جو دو سخاوت یہ ہے کہ آپ وہ چیز عطا کریں جو آپ کے اوپر لازم نہیں ہے اور کرم و عنایت یہ ہے کہ آپ وہ چیز دیں جو تیرے ذمے واجب ہے۔

عقلمند آدمی

۱۰۹۴۱:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر عبد اللہ بن طاہر الالبھری سے کہ کریم کون ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے رب کی مخالفت سے کسی بھی چیز میں آلودہ ہونے سے بچے۔ اپنی طبیعت و مزاج کے اعتبار سے کریم اور شریف ہو۔

۱۰۹۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، ان کو حسین بن محمد بن احق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے کہ عقلمند اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور دوسرے کے عیب و گناہ کو اچھا سمجھتا ہے اور جو کچھ اس کے پاس موجود ہوتا ہے اس کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اور جو چیز دوسروں کے پاس ہوتی ہے اس سے وہ بے رغبتی کرتا ہے اور اپنی ایذا اور تکلیف دینے سے رک جاتا ہے۔ دوسروں کی ایذا اور تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ اور کریم وہ ہوتا ہے جو مانگنے سے پہلے دے دیتا ہے۔ لہذا وہ مانگنے کے بعد بخل کیسے کر سکتا ہے اور عذر معذرت کرنے سے پہلے معذرت قبول کر لیتا ہے۔ لہذا وہ معذرت کرنے کے بعد کیسے غصہ اور بغض رکھ سکتا ہے۔

سخاوت کی علامات

۱۰۹۴۳:..... اور انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ فرمایا کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے تین چیزیں سخاوت کی علامات میں سے ہیں۔ خود ضرورت مند ہونے کے باوجود چیز دوسروں کو دیتا ہے اور عطیہ دینے کے بعد مستقل طور پر مکافات اور بدلے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس پر مسلط ہونا لوگوں کی خوشی کو عزیز رکھنے کے لئے۔

ایک مسکین کا دوسرے مسکین سے سوال

۱۰۹۴۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبد الرحمن بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر عمر بن عمرو نے ان کو ابو القاسم بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کہا ابو نصر بشر بن حارث نے نمائندہ بھیجا اور جاء کے پاس جو مکہ میں تھے فضیل بن عیاض کے پاس انہوں نے کچھ درہم ان سے قرض مانگے تھے یا کچھ دینار مانگے تھے۔ اس کے بعد ابو نصر نے کہا کہ ایک مسکین نے دوسرے مسکین کے پاس سوال کر کے بھیجا جبکہ فضیل کے پاس صرف ایک اونٹ ہے جس پر سواری کرتا ہے اور بس کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اونٹ کو بازار میں لے جاؤ اور اس کو فروخت کر دو۔ پھر اس کی آدھی قیمت رجاء کے پاس بھیج دو اور آدھی قیمت مجھے لا دو۔ اس کے بعد ابو نصر نے اہل خیر اور اہل فضل کے کرم اور سخاوت کا ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی سخاوت

۱۰۹۴۵: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی نخوی نے انکو احمد بن علی بن رزین نے ان کو علی بن حشرم نے ان کو سلمہ بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی عبداللہ بن مبارک کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ میرے اوپر قرض ہے، آپ میرا قرض ادا کر دیجئے۔ انہوں نے وکیل کے پاس لکھا کہ یہ ادا کر دیجئے۔ جب ان کے پاس خط پہنچا تو وکیل نے ان سے کہا قرضہ کتنا ہے جس کے بارے میں آپ نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا ہے کہ آپ کی طرف سے ادا کر دیں۔ انہوں نے بتایا کہ سات سو درہم ہے۔ انہوں نے عبداللہ کی طرف لکھا کہ یہ شخص آپ سے سوال کرتا ہے کہ آپ اس کی طرف سے سات سو درہم ادا کر دیں۔ انہوں نے لکھا کہ ان کے پاس سات سو درہم تو ہیں مگر غلہ وغیرہ سامان خور و نوش ختم ہو گیا ہے۔ چنانچہ عبداللہ نے ان کے پاس لکھا کہ اگر سامان خور و نوش ختم ہو رہا ہے تو عمر بھی تو ختم ہو رہی ہے۔ لہذا میں نے جو کچھ لکھ دیا اس کو پورا کر دیجئے۔

۱۰۹۴۶: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو نصر بن عمر نے انکو محمد بن منکر نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہارون بن اسحق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن جعفی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ہمارے پاس ایک دوست تھا جس سے وہ بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ ابن مبارک کو فتنے میں آئے اور ان کا دوست قرغس میں جیل میں پڑا تھا۔ ابن مبارک نے حکم دیا کہ ان کے دوست کا قرضہ ادا کر دیا جائے۔ لہذا وہ قید سے باہر آ گئے۔

۱۰۹۴۷: ہم نے ایک اور قصہ روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی ادائیگی کی بابت ایک نوجوان کے بارے میں شفقت کے ساتھ کہ آپ اس کی طرف سے ادائیگی کیا کرتے تھے کہ وہ جب آتا تو سب اس کی حوائج اور ضروریات کی کفالت میں دس ہزار درہم بغیر علم کے اور بغیر کسی تحریر کے محض اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کا حکم فرما دیتے تھے۔ یہ واقعہ تاریخ نیشاپور میں مذکور و مکتوب ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید کی سخاوت

۱۰۹۴۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی کے خالد بن حارث پر پچاس دینار قرض تھے۔ قرض خواہ نے اصرار کیا قرض کی ادائیگی کے لئے۔ لہذا وہ یحییٰ بن سعید کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ اپنے فلاں دوست سے کہیں کہ وہ مجھے کچھ دن مزید مہلت دے دے، کیونکہ وہ آپ کا دوست ہے بات مان لے گا۔ مجھے اسے قرض دینا ہے۔ جب خالد واپس چلے گئے تو انہوں نے اس قرض خواہ کو باکر اس کو پچاس دینار ادا کر دیئے اور خالد کو بتایا بھی نہیں کہ میں نے تیری طرف سے ادا کر دیئے ہیں۔

حضرت لیث بن سعد کی سخاوت

۱۰۹۴۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد مقرئ نے، ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو احمد بن ابراہیم دورق نے ان کو شیخ نے انہوں نے سالیث بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت لیث بن سعد کے پاس آئی اور آ کر ان سے شہد مانگا اور وہ پیالہ اپنے ساتھ لائی تھی اور بولی کہ میرا شوہر بیمار ہے (اس کے لئے ضرورت ہے) آپ نے حکم دیا کہ اس کو شہد کا کپہ دے دو۔ لوگوں نے پوچھا کہ حضرت اس نے تو ایک پیالہ شہد مانگا ہے؟ فرمایا کہ اس نے اپنے اندازے کے مطابق مانگا ہے، مگر ہم اپنے اندازے کے مطابق اس کو دیں گے۔

۱۰۹۵۰: فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا قتیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت لیث تمام نمازوں کے لئے جامع مسجد سواری پر سوار ہو کر جاتے تھے اور ہر روز تین سو مسکین پر صدقہ کرتے تھے۔

۱۰۹۵۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد شعرائی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن خشرم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن عمار سے وہ کہتے ہیں جب حضرت ابن لہیعہ بیمار ہوئے، اس بیماری میں جس میں ان کا انتقال ہو گیا تھا، لہذا حضرت لیث بن سعد ان کے پاس پہنچے اور ان سے کہا آپ کو کس چیز سے شکایت ہے؟ انہوں نے بتایا کہ قرض سے۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا قرض آپ کے اوپر ہے؟ بتایا کہ ایک ہزار دینار ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہزار دینار لا کر ان کو دے دیا۔ فرمایا کہ تیس سال تک وہ قاضی (اور جج) بن کر رہے۔ انہوں نے حلال نہیں سمجھا کہ وہ ایک پھول بھی اگالیں جس کو وہ سونگھیں۔

۱۰۹۵۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو زکریا عنبری سے انہوں نے سنا محمد بن ابراہیم عبدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو رجا قتیبہ بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعیب بن لیث سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت مالک بن انس کے پاس ایک ہزار دینار بھیجے اور ایک ہزار دینار ابن لہیعہ کے پاس بھیجے جب ان کا گھر جل گیا تھا اور ابوالسری منصور بن عمار کے پاس بھی ایک ہزار دینار بھیجے تھے۔

مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

۱۰۹۵۳: ہمیں خبر دی ابوالحسن اہوازی نے ان کو ابو بکر بن محمد بن محمود بن محمود نے ان کو عبد الکبیر بن محمد بن عبد اللہ نے ان کو نصر بن عمر وقریشی نے ان کو اسمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں جعفر بن یحییٰ برکی کے پاس بیٹھا تھا، ایک آدمی آیا ان کے پاس اس نے کہا اے امیر آپ مجھے دوبارہ عنایت کیجئے۔ وہ ابھی نہیں تھا کہ دروازے پر کسی اور نے دستک دی کہ مجھے بھی عنایت فرمائیے اے امیر۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کیا دوں یا میں کس چیز کا اعادہ کروں۔ عرض کی کہ فقر پر دوبارہ توجہ فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا، اچھا! اے غلام اس کو ایک ہزار دینار دے دیں۔

۱۰۹۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن مظفر حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو ہشام بن خالد ازرق ابو مروان نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن عبد العزیز نے وہ کہتے ہیں جناب ہشام بن عبد الملک نے امام زہری کی طرف سے سات ہزار دینار ادا کر دیئے تھے اور کہا تھا آئندہ دوبارہ قرض نہیں کرنا۔ انہوں نے کہا اور یہ کیسے ہوگا اور مجھے حدیث بیان کی ہے سعید بن مسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

اور اس کو روایت کیا ہے کہ مؤمل بن فضل نے ولید بن مسلم سے اس مفہوم کے ساتھ سوائے ذکر اسناد حدیث کے ساتھ قرض میں اضافے کے۔ پھر فرمایا کہ کہا سعید بن عبد العزیز نے کہ زہری کا جب انتقال ہوا تو وہ پھر قرض لے چکے تھے اسی قدر لہذا ان کی زرعی زمین تھی جسے فروخت کر کے ان کا قرض اتارا گیا تھا۔

حضرت ابن شہاب کی سخاوت

۱۰۹۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن حسینی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے دونوں نے کہا ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عبد اللہ بن ابوالکرام جعفری نے، انہوں نے سنا مالک بن انس سے وہ کہتے ہیں حضرت ابن شہاب لوگوں میں سے سخی ترین آدمی تھے، جب ان کے پاس مال آ گیا تو ان کے مولیٰ نے نصیحت کرتے ہوئے اس سے کہا کہ اس نے آپ کا وہ وقت بھی دیکھا ہے جو آپ کے اوپر شدت اور تنگی گذری تھی۔ آپ ذرا سوچیں کہ آپ کا اس وقت کیا حال ہوتا تھا لہذا آپ اپنا مال آئندہ ضرورت کے لئے روک کر رکھا کریں۔ ابن شہاب نے اس سے کہا کہ افسوس ہے تم پر میں نے تو ایسا سخی نہیں دیکھا جس پر تجربات حکومت کرتے اور وہ تجربات کا محکوم ہوتا ہو اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں یوں ہے ہلاک ہو جائے میں نے کوئی ایسا سخی نہیں دیکھا کہ تجربات نے اس کو فائدہ پہنچایا ہو یا تجربات کا محکوم ہو۔

۱۰۹۵۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو اسحق بن عیسیٰ طباع نے انکو مالک بن انس نے وہ کہتے ہیں کہ زہری نے کہا ہم نے سخی کو پایا ہے کہ اس کو تجربے کرنا مفید نہیں ہوتا ہے یا وہ سابقہ تجربات کا پابند نہیں ہوتا۔

۱۰۹۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسن علی بن محمد بن علی کا شانی ہروی نے جب وہ ہمارے ہاں تشریف لائے، دونوں نے کہا ہم نے سنا ابو عبد اللہ احمد بن عباس سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مخلد سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن عبد الاعلیٰ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن ادیس شافعی نے یہ کہ رجا بن حیوۃ نے ابن شہاب کو ڈانٹا اسراف کرنے اور فضول خرچی کرنے پر وہ خرچ زیادہ کرتا تھا۔ اور کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ آپ سے (لینے والا) ہاتھ روکیں گے اور آپ کبھی اپنی خواہشات اور آراؤں پر قابو پالیں گے۔ چنانچہ ابن شہاب نے رجاء سے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ زیادہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے گا۔ پھر ایک عرصے بعد رجاء کا ابن شہاب کے پاس گذر ہوا تو اس نے ان کے آگے دسترخوان بچھایا اور اس پر شہد کا برتن آراستہ کیا۔ چنانچہ رجاء نے اپنے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا کہ اے ابو بکر یہی چیزیں تو تھیں جس پر ہم ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔ لہذا ابن شہاب نے اس سے کہا کہ آپ بیٹھے، بے شک سخی جو ہوتا ہے اس کو تجربات ادب نہیں سکھا سکتے۔

سخاوت سے متعلق شعراء کا کلام

۱۰۹۵۸:..... کہا ابو عبد اللہ محمد بن عباس نے کہ مجھے شعر سنائے حسین بن عبد اللہ کاتب نے اسی مفہوم میں (مفہوم) (فلاں شخص) کی انگلیوں کے پوروں میں یا دل میں (سخاوت کے) جو سونے اور چاندی کی بارش برساتے ہیں، چنانچہ وہ تنگی کے وقت کہتا ہے (کاش) کہ میں آسودہ حال ہوتا (تو میں لوگوں کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا) میں جن بعض لوگوں کو دیتا تھا ان کو دینے سے کوتاہی نہ کرتا۔ یہاں تک کہ جب اس پر پھر یسر اور خوشحالی کے ایام آتے ہیں تو آپ دیکھتے ہو کہ اس کے اموال لوگوں میں اڑ رہے ہوتے ہیں (اس کی سخاوت کی وجہ سے)۔

۱۰۹۵۹:..... اور مجھے شعر سنایا ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے ان کو محمد بن عباس عجمی نے ان کو حسین بن عبد اللہ کاتب نے بعض شعراء کے کلام سے اس نے بھی مذکورہ شعر ذکر کئے۔

حضرت شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت

۱۰۹۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اس نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے، انہوں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ

میں نے سنا حمیدی سے وہ کہتے ہیں حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ صنعاء سے مکہ مکرمہ تک آئے، ان کے پاس رو مال میں دس ہزار دینار تھے اور انہوں نے مکہ سے باہر اپنا خیمہ نصب کیا۔ لوگ ان کے پاس آتے تھے (اور وہ لوگوں کو دیتے تھے) انہوں نے وہ پورے دینار لوگوں کو دے کر ختم کر دیئے۔ ان کے علاوہ دیگر لوگوں نے ربیع سے اسی حکایت کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے پورا مال قریش میں تقسیم کر دیا۔ بعد میں وہ مکہ میں داخل ہوئے۔

۱۰۹۶۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو نصر بن محمد نے ان کو ابو علی حسن بن حبیب بن عبد الملک نے دمشق میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ساربع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ گدھے پر سواری کرتے تھے۔ ایک دن وہ موچیوں کے بازار سے گزرے اور ان کے ہاتھ سے ان کا چابک گر گیا۔ چنانچہ موچیوں میں سے ایک لڑکے نے بھاگ کر وہ چابک اٹھایا اور اس کو اپنے کرتے سے صاف کر کے ان کو دے دیا۔ چنانچہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادم سے کہا کہ یہ دنیا میرا اس نوجوان کو دے دیجئے (جس نے چابک اٹھا کر دیا ہے)۔ ربیع کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ نو دینار ضعیف یا سات تھے۔

۱۰۹۶۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد بن الحسن نے ان کو عبد الرحمن بن ابو حاتم رازی نے ان کو ربیع بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے شادی کر لی، چنانچہ مجھ سے شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے کتنا مہر باندھا تھا؟ ہم نے بتایا تیس دینار۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنا ادا کر دیا ہے؟ میں نے بتایا کہ چھ دینار ادا کر دیئے ہیں (باقی مہر چوبیس دینار بچے ہیں) لہذا آپ اپنے گھر میں اوپر چلے گئے اور انہوں نے میرے پاس ایک تھیلی بھیج دی۔ میں نے دیکھا تو اس کے اندر چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔ (یعنی انہوں نے اس طرح اس شخص کا مہر کا قرض اتار دیا۔)

۱۰۹۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن بالویہ نے حلاب سے ان کو ابو نعیم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سواری کا رکاب تھام لیا اور کہا کہ مجھے کچھ عنایت کریں۔ آپ نے مجھ سے کہا کہ اے ربیع ان کو چار دینار دے دیجئے اور میری ان سے معذرت کر لیجئے۔

ایمان اور مؤمن کی مثال

۱۰۹۶۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو ابو زر عبد اللہ بن عبد الکریم نے انکو عبید بن جناد حلی نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے ان کو ابو سلیمان لیثی نے ان کو ابو سعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی مثال اور ایمان کی مثال اس گھوڑے جیسی ہے جو اپنے خیموں کے اندر گھوم رہا ہو۔ حتیٰ کہ وہ اپنے خیمے میں واپس آ جائے اور یہ کہ مؤمن بھول جاتا ہے پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تم لوگ اپنے طعام نیک اور متقی لوگوں کو کھلاؤ اور تمہاری اچھائیوں اور تمہارے مصروف کاموں کے سر پرستی اور والی نیک اور اہل ایمان ہوا کریں۔

ایک دیہاتی اور بجو کا واقعہ

۱۰۹۶۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مرقی نے، ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض نے ان کو محمد بن حسن بلخی نے سمرقند میں ۲۶ ہجری میں ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن ایوب نے ان کو عبد اللہ بن ولید نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو نقل کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی منہوم میں۔

۱۰۹۶۶:..... میں نے سنا امام ابو الطیب اہل بن محمد بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے، فرماتے تھے کہ میں نے سنا بعض اہل ادب سے وہ کہتے ہیں ابو حاتم سے اس نے ابو عبیدہ معمر بن ثنی سے وہ کہتے ہیں کہ یونس بن حبیب نحوی سے پوچھا گیا مشہور مثل کے بارے ”جیسے ام عامر کو پناہ دینے والا“ انہوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عرب کے کچھ نوجوان شکار کھیلنے چلے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک بجو پر حملہ کیا اور وہ ان کے ہاتھوں سے بھاگ کر کسی عربی کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ وہ عربی باہر نکلا اور کہنے لگا۔ اللہ کی قسم، تم لوگ اس کے پاس نہیں پہنچ سکتے۔ اس بجو نے میری پناہ لی ہے۔ لہذا تم لوگ اس کا پیچھا چھوڑ دو۔ وہ نوجوان بجو کو اور اس دیہاتی کو وہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد اس دیہاتی نے روٹی اٹھائی اور کھلی لیا، اس کا ملیدہ بنایا اور اس بجو کے آگے رکھ دیا۔ بجو نے شوق سے کھایا اور خوب پیٹ بھر لیا اور جا کر گھر کے کونے میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں اس دیہاتی پر غنیمت غالب آ گئی اور وہ سو گیا۔ (سوچا ہی ہوگا کہ انھوں گا تو اس کو کاٹ کر اس کا گوشت بنا کر کھاؤں گا)۔ مگر اس بجو نے موقع غنیمت جانا اور سوئے ہوئے دیہاتی پر ایک دم حملہ کر کے اپنے منہ سے اور پنجوں سے اس کا گلا کاٹ دیا اور پنجوں سے اس کا پیٹ بھی پھاڑ دیا اور اس کی آنتیں وغیرہ کھا گیا اور باہر نکل کر بھاگ گیا۔ مرنے والے کا بھائی جب آیا اور اس نے یہ منظر دیکھا تو اس نے شعر کہے:

ومن يصنع المعروف في غير اهله
بلاقى كما لاقى في مجير ام عامر
اعد لها ما استجدات بيته
قراها من البان اللقاح الغرائر
فاشبعها حتى اذا ما تملئت
قرطه بانياب لها واطافر
فقل لذوى المعروف هذا جزاء من
يجود بمعروف الى غير شاكر

جو شخص کسی ایسے کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرتا ہے جو اس کی نیکی کا اہل نہ ہو وہ ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہوتا ہے ”جیسے ام عامر کو پناہ دینے والے“ کے ساتھ پیش آیا کہ اس نے جب اس کے گھر میں پناہ لی تھی تو اس نے تو اس کے لئے خوبصورت اونٹنیوں کے دودھ کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کی تھی اور اس کو خوب شکم سیر کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ جب خوب بھر گیا تو اس نے اپنے پنجوں سے اور دانتوں سے اپنے مہمان نواز کو پھاڑ دیا (اے مخاطب) آپ نیکیاں کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ جو شخص ناشکرے اور نالائق کے ساتھ سخاوت کرتا ہے اس کی جزا اور اس کا بدلہ یہی ہوتا ہے۔

نالائق کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں

۱۰۹۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو بیان کیا سلیمان بن سلمہ الحمصی نے ان کو منیع بن سری حراری نے ان کو عبد اللہ بن حمید مزنی نے ان کو شریح بن مسروق ابوزکریا نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان المعروف لا يصلح الا لذی دین اولذی حسب اولذی حلم

بے شک بھلائی کرنا نہیں درست ہوتا مگر دیندار کے ساتھ یا جسی ونسی انسان کے ساتھ یا با حوصلہ اور بردبار کے ساتھ۔
ابوزکریا کی مکتوبہ کتاب میں تھا کہ اس میں غور کیا جائے۔ یہ اسناد مجہول ہے کیونکہ اس میں بعض راوی ایسے ہیں جن کا حال معلوم نہیں ہے۔
واللہ اعلم۔

اور تحقیق ہم نے اسی مفہوم کی ایک اور روایت بھی نقل کی ہے۔ اس کی اسناد بھی ضعیف ہے۔

۱۰۹۶۸: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالحق بن علی مؤذن نے ان کو ابو بکر بن حب بغدادی نے بخارا میں ان کو ابو عبد اللہ محمد بن خلف مروزی نے (ح) اور ہمیں اس کی خبر دی ابو حامد احمد بن ولید مروزی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو محمد بن خلف بن عبد السلام مروزی نے ان کو یحییٰ بن ہشام نے ان کو ہشام بن عروہ نے۔

اور ہمیں خبر دی ابو الحسن مقرئ اسفرائینی نے وہاں پر ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن سعید بن ابان نے ان کو سہل بن عثمان نے ان کو مسیب بن شریک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہنر اور کارگیری نہیں جتنی مگر صاحب شرف یا صاحب دین کے پاس۔ جیسے جسمانی ورزش اور طاقت نہیں جتنی مگر بہادر اور شریف کے ساتھ۔

یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ کے اور مسیب کی ایک روایت میں ہے کہ ہنر نہیں فائدہ دیتے مگر صاحب عقل کے پاس یا صاحب عزت و شرف کے ساتھ۔ یادیندار کے ساتھ۔ جیسے جسمانی ورزش نہیں فائدہ دیتی خاندانی شریف کے ساتھی۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ضعفاء کی ایک جماعت نے ہشام سے۔

۱۰۹۶۹: اور کہا گیا ہے کہ یہ عروہ ابن زبیر کے قول سے ہے ان کو لکھا علی بن مزین نے مسیب بن شریک کی کتاب سے لکھا ہے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے اس کے قول سے۔

عداوت کی جڑ

۱۰۹۷۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر آدمی نے بغداد میں ان کو ابو العیناء محمد بن محمد بن قاسم نے ان کو ابن خبیب نے ان کو یوسف بن اسباط نے وہ کہتے ہیں کہ کہا سفیان نے، ہم نے عداوت کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۱۰۹۷۱: ہمیں خبر دی ابو الحسن مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو میرے خالو ابو عوانہ نے ان کو ابراہیم بن مہدی اہلی نے بغداد میں شعر سنائے ابو الحسن قرشی نے، جن کا مفہوم یہ ہے۔

کہ آپ کسی کمینے کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں تو بے شک آپ نیکی اور شرافت کے ساتھ برا کرتے ہیں۔

بسا اوقات اچھا کام کرنا نیکی کو بھی لے ڈالتا ہے۔ جبکہ اس کے کرنے والے کی جزا اور بدلہ محض ملامت ہی ہوتی ہے۔

۱۰۹۷۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو عبد اللہ بن ابو ذہل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ محمد بن حمدان طراکھی سے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ اس نے ساربع بن سلیمان سے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے جب تم اللہ سے ڈرنے والے کے ساتھ نیکی اور بھلائی نہ کر سکو تو پھر اس سے کرو جو کم از کم عار سے تو ڈرتا ہے۔

ایک بوڑھی اور بھیڑیے کا واقعہ

۱۰۹۷۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے، انہوں نے ابو احمد حامد بن محمد کاغدی صوفی سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو بکر بن منذر نے

ان کو عبد الرحمن بن انخی اصمعی نے ان کو بیان کیا اصمعی نے کہ ایک بستی میں داخل ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی ہے، اس کے سامنے

ایک بکری مری پڑی ہے اور بھیڑیے کا بچہ اوپر ہے، گردن کٹا پڑا ہے۔ میں نے بڑھیا کی طرف دیکھا تو وہ بولی کیا تمہیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی ہے۔ میں نے بتایا کہ بالکل۔ بتائیے یہ کیا قصہ ہے؟ بولی نہ سنئے..... یہ بھیڑیے کا بچہ تھا۔ ہم نے اس کو پکڑا تھا اور ہم اس کو اپنے میں لے آئے تھے۔ جب بڑا ہو گیا تو اس نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں۔ میں نے اس واقعہ پر کچھ کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا کہا ہے؟ کہا آپ نے اس پر کچھ شعر کہا ہے؟ وہ بولی کہ جی ہاں۔ پھر اس بڑھیا نے شعر سنائے (مفہوم یہ ہے) تم نے ہماری بکریاں مار ڈالی ہیں اور کئی لوگوں کو نیم بھوکا مار دیا ہے۔ حالانکہ تو تو ہماری بکریوں کے ساتھ پلا ہوا تھا۔ تجھے انہیں کی کھیری سے غذا ملی تھی اور تو ہمارے اندر رہ کر ہی پلا تھا۔ تجھے کس نے بتایا تھا کہ تیرا باپ بھیڑیا تھا۔) (حقیقت یہ ہے کہ جب مزاج گندے اور طبیعتیں فاسد ہوں تو کسی تربیت کرنے والے کی تربیت کوئی فائدہ نہیں دیتی)۔

شہادت کس امر پر دی جائے

۱۰۹۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوعلی شاذان بغدادی نے وہاں پر ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو محمد بن سلیمان نے، ان کو عبید اللہ بن سلمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہادت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

کیا آپ سورج کو دیکھتے ہیں؟ بتایا کہ جی ہاں۔ فرمایا کہ اس کی مثل پر شہادت دیا کیجئے (یعنی اس طرح ظاہر باہر اور واضح امر کے بارے میں شہادت دیا کریں۔ ورنہ چھوڑ دیں۔ یعنی معاملے میں ذرا سا بھی ابہام ہو تو شہادت دینے کی جسارت نہ کریں)۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

لوگ کان ہیں۔ (یعنی کان کی مثل ہیں۔ مثلاً سونے کی کان، چاندی کی کان وغیرہ وغیرہ) اور مٹی چھپا دینے والی ہے۔ اور برا ادب بری رگ کی مانند ہے۔ یا بری اور خراب مٹی کی مثل ہے۔

۱۰۹۷۸..... اور اس کو روایت کیا ہے عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۰۹۷۹..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے بطور اجازت کے، ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر خولانی نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو صخر بن قسیط نے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۱۰۹۸۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو العباس قاسم بن قاسم سیاری نے، ان کو محمد بن موسیٰ بانشانی نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو لیث نے عبد الملک سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے، جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے کا حق نہیں پہچانتا اور جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا۔

عبد الملک و ابن ابو بکر سے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شریک نے لیث سے اور اس کو روایت کیا ہے جریر نے لیث سے اس نے عبد الملک سے اس نے سعید بن حبیب سے اور عکرمہ سے۔

۱۰۹۸۱..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مطر الاعنق نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے انس بڑے کی تعظیم کیجئے اور چھوٹے پر رحم کھائیے۔ آپ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔

۱۰۹۸۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو ہبل بن زیاد نے ان کو احمد بن مرشد نے اس نے خالد بن خداش سے اس نے زائدہ بن البرقاد سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے ہم میں سے جو نہیں شفقت کرتا ہے ہمارے چھوٹوں سے اور نہیں تعظیم کرتا ہمارے بڑوں کی۔

مؤمن وہ ہے جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے

۱۰۹۸۳..... ہمیں خبر دی ابو نصر احمد بن علی بن احمد الفای نے اور ابو عبد الرحمن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان کو حسین بن ضمیرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے علی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور جو شخص ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک دوسرے مؤمن کے لئے وہ کچھ نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

سفید بالوں والے کا اکرام کرنا

۱۰۹۸۴..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو حسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو تمام بن بزیع نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابو الزبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی میں سے اکرام و احترام عطا کرنا ہے سفید بالوں والے مسلمانوں کی۔

۱۰۹۸۵..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو الحق ابراہیم بن عبد اللہ اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن

(۱۰۹۸۳)..... حسین بن ضمیرہ هو حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ له ترجمة في الجرح والتعديل.

(۱۰۹۸۴)..... زائدة بن أبي الرقاد الباهلي أبو معاذ البصري الصير في منكر الحديث (تقریب)

اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصح حرانی نے کہا ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو بدر بن خلیل کو فی اسدی نے ان کو سلمہ بن عطیہ فقہی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز ہے بندوں پر بوڑھے مسلمان کا اکرام ملحوظ رکھنا اور قرآن کی رعایت و حفاظت کرنا۔ جس کی اللہ حفاظت فرمائے اور امام کی اطاعت کرنا یعنی انصاف پرور (امام اور خلیفہ کی)۔

۱۰۹۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو سعید بن ابوبکر بن ابوعثمان نے ان کو ابو محمد جعفر بن احمد بن عمرو قاری نے ان کو ابوالازھر نے ان کو عبد اللہ بن حران نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابو داؤد نے ان کو اخق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبد اللہ بن حران نے ان کو عوف بن ابوجیلہ نے ان کو زیاد بن خرق نے ابو کنانہ سے ان کو ابو موسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑائی اور عظمت عطا کرنا ہے صاحب سفید بال مسلمان کا اکرام کروانا اور عامل بالقرآن کا اکرام جو قرآن میں غلو نہیں کرتا اور حسد سے تجاوز بھی نہیں کرتا اور نہ ہی قرآن سے دور ہوتا ہے اور انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

۱۰۹۸۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے اس نے ابو سعید بن اعرابی سے اس نے یحییٰ بن ابوطالب سے اس نے عبد الوہاب سے اس نے نہاش بن فہم سے اس نے حسن بن مسلم سے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے جلال اور بزرگی کی تعظیم میں سے ہے، اس مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو چکے ہوں۔

میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے حسن بن مسلم سے، اس کے ساتھ میں نے مجاوزہ نہیں کی۔

۱۰۹۸۸:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحاق طیبی نے ان کو محمد بن ایوب بکلی نے مقام رائے میں ان کو علی بن محمد طنافسی نے ان کو دکیج نے ان کو ابو معشر مدنی نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات اللہ تعالیٰ کے جلال کی تعظیم میں سے ہے اسلام میں کسی ایسے مسلمان کی تعظیم کرنا جس کے بال سفید ہو گئے ہوں اور بے شک یہ بھی اللہ کے اجلال کی تعظیم میں سے ہے انصاف پرور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

وقار کی علامت

۱۰۹۸۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان حناط نے وہ کہتے ہیں کہا ذوالنون مصری نے تین چیزیں وقار کی علامت ہیں۔ بڑے کی تعظیم کرنا، چھوٹے پر ترس کھانا اور شفقت کرنا اور گھٹیا انسان پر حوصلہ اور بردباری کرنا۔

تین شخصوں کے لئے مجلس میں توسیع کی جائے

۱۰۹۹۰:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو یوسف بن یعقوب صفار کو فی نے میں، ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ضحاک نے اس شخص سے جس نے اس کو خبر دی ہے مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجلس میں توسیع کی جائے مگر تین شخصوں کے لئے بڑی عمر والے کے لئے اس کی بڑی عمر کی وجہ سے اور صاحب علم کے لئے اس کے علم کی وجہ سے اور صاحب اقتدار کے لئے اس کی حکومت کی وجہ سے۔

۱۰۹۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن بیان عقیلی نے ان کو ابو خالد فرید نے ان کو ابورجال انصاری نے۔ (ح)

۱۰۹۹۲:..... اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے انکو ابو الحسین احمد بن عثمان یحییٰ آدمی نے ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان ابو خالد معلم نے۔

۱۰۹۹۳:..... اور ہمیں خبر دی امام ابو اسحق اسفرائینی نے، ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو ابو قلابہ رقاشی نے ان کو یزید بن بیان معلم نے ان کو ابو رجال نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں اکرام کرتا کوئی نوجوان کسی بوڑھے بزرگ کا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی ایسے شخص کو مقرر کر دے گا جو اس کے بڑھاپے کے وقت اس کا اکرام کرے گا اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔ وہ شخص جو اکرام کرے گا اس کی بڑی عمر میں۔

۱۰۹۹۴:..... اور ہم سے روایت کی ہے حدیث قسامہ میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑوں سے بڑوں سے یعنی تم میں سے جو بڑی عمر والے ہوں ان سے ہم کلامی کیجئے۔

۱۰۹۹۵:..... اور فرمایا حدیث امامہ میں نماز کے بارے میں جب نماز کا وقت ہو جائے چاہئے کہ کوئی بھی تم میں سے اذان دے دیا کرے اور چاہئے کہ تم میں سے وہ امامت کرے جو بڑا ہو تم میں سے۔

۱۰۹۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو عبید بن ابراہیم بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے قیس سے اس نے ابن ابولیلی سے اس نے ابوالزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں قبیلہ جہینہ کا وفد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ایک لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر جائیے بڑا کہاں ہے؟ (یعنی بڑا بات کرے)۔

معزز آدمی کا اکرام کیا جائے

۱۰۹۹۷:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالد میک نے اور محمد بن سلیمان حضرمی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابوخلف نے ان کو حصین بن عمر حمش نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابو حازم نے ان کو جریر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کس چیز کے لئے آئے ہو اے جریر؟ میں نے بتایا اس لئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے چادر پھینکی۔ پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جس وقت تمہارے پاس تمہاری قوم کا کوئی شریف اور معزز آدمی آیا کرے تو اس کا اکرام کیا کرو۔ یہ الفاظ ابن ابودمیک کی روایت کے ہیں اور وہ مکمل روایت ہے۔

۱۰۹۹۸:..... ہمیں خبر دی ابو علی شاذان نے بغداد میں ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو صفوان نصر بن فدیہ بن نصر بن سيار سے حفص بن غیاث سے اس نے معبد بن خالد سے اس نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ جریر بن عبد اللہ داخل ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، لوگ اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے، کسی نے مجلس میں وسعت نہ کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی چادر (پھینک کر فرمایا) کہ اس پر بیٹھ جائیے۔ چنانچہ جریر نے چادر کو اٹھا کر اپنے منہ پر رکھ لیا اور اسے چوم کر سینے سے لگا لیا۔ پھر اپنی پیٹھ پر ڈال لیا اور کہا اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام کرے یا رسول اللہ جیسے آپ نے میرا اکرام کیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ جو شخص اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور یوم آخرت کے ساتھ تین بار فرمایا جب تمہارے

پاس تمہاری قوم کا کوئی معزز آدمی آجائے تو اس کو چاہئے کہ اس کا اکرام کرے اور اس کی تعظیم کرے۔

۱۰۹۹۹: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمدان بن اسد بکلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن عبد العزیز نے ان کو محمد بن عمار موصلی نے (ح) اور ہمیں خبر دی حضرمی نے اور عمری نے دونوں نے کہا کہ ان کو مسروق بن مرزبان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے اسامہ بن زید سے اس نے عمر بن مخرق سے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ کے پاس ایک آدمی کا گزر ہوا جو صاحب صورت و وجاہت تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور وہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا۔ ۱۱۰۰۰: اور اسے روایت کیا یحییٰ بن یمان نے اسی طرح سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے میمون بن ابی شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اور وہ بھی مرسل ہے۔

۱۱۰۰۱: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن خالد ذہلی نے ان کو سعید بن واصل طفاوی نے ان کو شعبہ نے یونس بن عبید سے اس نے ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جریر میرے ساتھی بنے اور وہ میری خدمت کرنے لگ گئے اور فرمایا کہ میں نے انصار کو دیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ کرتے ہوئے اس کے بعد جب بھی ان میں سے جس کو دیکھ لیتا ہوں اس کی خدمت کرتا ہوں۔

۱۱۰۰۲: ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو عمر اور محمد بن عرعہ بن برد نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر بن احمد بن موسیٰ مزکی نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبد اللہ نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اور ابو ہبل مہرانی نے اور ابو نصر بن قتادہ نے انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی یحییٰ بن منصور قاضی نے انہوں نے فرمایا کہ پڑھا گیا ابو مسلم پر ان کو محمد بن عرعہ نے ان کو شعبہ نے انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے جریر بن عبد اللہ کی صحبت اختیار کی اور وہ میری خدمت کرتے رہے حالانکہ وہ مجھ سے بڑے تھے۔ پھر راوی نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ اس میں یوں مذکور ہے کہ کیا میں اس کا اکرام نہ کروں؟ اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے کان اکبر واسن منی اور ابو عبد اللہ کی ایک روایت میں ہے وکان اکبر واسن منی اور یعقوب کی ایک روایت میں ہے وکان اکبر منی السن۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عرعہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے بندار اور ان کے ماسواذیگر نے ابن عرعہ سے اس نے شعبہ سے۔

۱۱۰۰۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو عمر بن ابو خلیفہ نے ان کو ابو بدر نے ثابت بنانی سے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ ایک لڑکے تھے (چھوٹے ہونے کی وجہ سے) کوئی حلقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے لئے جگہ نہیں چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو انس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے اٹھائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ نے اللہ کی رضا کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ

(۱۰۹۹۹)..... (۱) فی ن : (والعمری)

(۱۱۰۰۱)..... أخرجه البخاری فی الجہاد (۷۰) ومسلم فی الفضائل (۹۱) من طریق شعبہ. بہ.

وانظر الأربعون الصغری للمصنف (۱۱۵) بتحقیقی.

(۱۱۰۰۳)..... (۱) فی الأصل عمران بن خلیفہ.

وأخرجه البزار (۲۳۳۹. کشف الأستار) من طریق (عمر بن أبی خلیفہ) بہ.

وقال الهیثمی : عمر بن أبی خلیفہ لم أعرفه.

آپ سے راضی ہو چکے ہیں۔

کہتے ہیں اس کے بعد اس نوجوان کی مدینے میں اپنی ایک شان ہوا کرتی تھی۔

برکت بڑوں کے ساتھ ہے

۱۱۰۰۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو نصر احمد بن علی الفامی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عوف نے ان کو حیوة نے اور ابن ابوالسری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ولید بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے خالد حذاء سے ان کو عکرمہ نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البرکۃ مع اکابرکم۔ برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔

۱۱۰۰۵: اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبد الکریم بن یثیم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو وارث بن عبید اللہ نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی عبد اللہ بن مبارک نے ان کو خالد بن مہران حذاء نے پس اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل ذکر کیا۔

۱۱۰۰۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو احمد حمزہ بن عباس نے ان کو عبد الکریم بن یثیم نے ان کو نعیم بن حماد نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے اپنی اصل کتاب میں سے ان کو ابو الموجد نے ان کو عبد ان نے ان کو عبد اللہ نے ان کو خالد حذاء نے عکرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پلانا چاہتے تو فرماتے تھے۔ ابدأ و ابالا کابر۔ بڑوں سے شروع کرو۔ اور فرمایا کہ بالاکبر۔ بڑے سے شروع کرو۔

اسی طرح راوی نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرسل روایت کے انہیں الفاظ کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے۔ عبید اللہ بن تمام نے۔ اور وہ قوی راوی نہیں ہے وہ روایت کرتے ہیں خالد سے انہیں الفاظ کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔

۱۱۰۰۷: ہمیں اس کی خبر دی ابن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عمرو بن حفص حربی نے ان کو محمد بن ثنیٰ نے ان کو عبد اللہ بن تمام نے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے۔ و ابالا کابر۔ اس نے شک ذکر نہیں کیا۔ اور اس بارے میں صحیح روایت عبد ان کی ہے ابن مبارک سے۔

قیس بن عاصم کی بیٹوں کو وصیت

۱۱۰۰۸: ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسن بن بشر ان نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابو العوام نے ان کو ابو عامر نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مطرف بن عبد اللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکیم بن قیس بن عاصم سے یہ کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اے بیٹو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ بے شک لوگ جب اپنے بڑوں کو سردار بناتے ہیں تو اس کو اپنا باپ بنا لیتے ہیں اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتے ہیں تو یہ بات ان کے لئے ہلاکت ہوتی ہے ان کے مشکلات کے وقت۔ لازم کر لو تم مال کو اور اس کی تیاری کو کیونکہ وہ سختی کی آرزو ہے۔ اور اسی کے ذریعے علم حاصل ہوتا لیکن اور کمتر کے بارے میں۔ اور بچاؤ تم اپنے آپ کو مانگنے سے بے شک یہ آخری کمائی ہے انسان کی، اور مجھ پر بین نہیں کرنا (میری موت کے وقت) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا اور مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جہاں میرے دفن کی جگہ بکربن وائل کو معلوم نہ ہو سکے بے شک میں نے جاہلیت میں ان کے ساتھ دشمنیاں کی تھیں۔

حرمت کی تعظیم

۱۱۰۰۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن زکریا ادیب نے اس کو اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو جریر نے یزید بن ابوزیاد سے اس نے عبد الرحمن بن سابط سے اس نے عیاش بن ابوربیعہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے

جب تک حرمت کی تعظیم کرتے رہیں گے اور جب حرمت کو ضائع کریں گے ہلاک ہو جائیں گے۔ ابوعلی نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے۔
عبدالرحمن بن سابط نے عیاش بن ابوربیعہ کو نہیں پایا۔

صنعت کے ساتھ برکت

۱۱۰۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل حسن بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ زبدی نے ان کو یعقوب بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ سلمان نوکریاں بنانے کا کام کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے سلمان کیا میں بھی آپ کے ساتھ کام کروں؟ اس نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کام کیا مگر وہ سلمان کے کام جیسا نہیں تھا کہتے ہیں کہ لوگ سلمان کے پاس آتے اور پوچھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کے بارے میں اور اسی کو خرید کرتے تھے۔
ہمارے شیخ ابو عبد اللہ نے کہا۔ کہ یہ روایت غریب الاسناد اور غریب المتن ہے۔

اور اس روایت میں اس مسئلے پر دلیل ہے کہ جو شخص کسی کی صنعت کے ساتھ برکت تلاش کرے اور اس کو تبرک سمجھے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اس کی قیمت سے زیادہ قیمت کے ساتھ اس کو خرید کرے۔

اپنے عیال کے ساتھ مہربانی کرنا

۱۱۰۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیبی نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسماعیل نے ان کو ایوب نے عمرو بن سعید سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی نہیں دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عیال کے ساتھ زیادہ مہربان ہو وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم عوالی مدینہ میں دودھ پیتے ان کی دودھ پلانے والی دائی وہیں رہتی تھی اور وہ لوگ لوہار کا کام کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تو ہم بھی ساتھ ہوتے تھے ایک مرتبہ گئے اور اس گھر میں داخل ہوئے تو گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا کیونکہ آپ کا دودھ پلانے والا لوہار تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اٹھاتے تھے اس کو پیار کرتے تھے پھر واپس آ جاتے تھے۔ حضرت عمرو کہتے ہیں کہ جب ابراہیم بن رسول کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہو گیا ہے بے شک اس کے لئے دودھ پلانے والیاں مقرر ہیں جو اس کے رضاع کو مکمل کر رہی ہیں جنت کے اندر۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر وغیرہ اسماعیل بن علیہ سے۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

۱۱۰۲..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن عبد اللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے یہ کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو بوسہ دیا اور اقرع بن حابس وہاں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی ان میں سے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا۔ انہ لا یرحم من لا یرحم اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو رحم نہیں کرتا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابو الیمان سے۔

۱۱۰۱۳: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو سلیمان بن ایوب بن احمد طبرانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم لوگ بچوں کو پیار کرتے ہو تم تو ان کو بوسہ نہیں دیتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس بات کا مالک ہوں اگر اللہ نے تیرے دل سے شفقت کھینچ لی ہے۔

بچوں کے ساتھ شفقت

۱۱۰۱۴: اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو مولود بچے لائے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کھجور چبا کرتا لوں پر لگاتے تھے۔ اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہو اور میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں اپنے گھر والوں کے ساتھ۔ حدیث اول کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن یوسف فریابی سے۔ اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے اور بخاری و مسلم نے دوسری حدیث کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

۱۱۰۱۵: ہمیں خبر دی ابو عمرو بن محمد بن عبد اللہ ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو ابو الولید نے ان کو لیث نے سعید مقرئ سے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے اس نے سنا ابو قتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اور انہوں نے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع کو اٹھا رکھا تھا جب کہ اس کی والدہ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں اور امامہ بچی تھی۔ ابو قتادہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور امامہ آپ کی گردن پر تھی جب آپ رکوع کرتے تھے اس کو نیچے بٹھا دیتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تھے تو اٹھا لیتے تھے اور اس کو اپنے کندھے پر لوٹا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی نماز اسی حالت میں پوری کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو الولید سے۔

۱۱۰۱۶: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابو العباس اسم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو خبر دی یونس بن بکیر نے ان کو حسین بن واقد مروزی نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اچانک حسن اور حسین سامنے آ گئے ان دونوں کے جسم پر سرخ رنگ کی قمیصیں تھیں چلتے اور پھسلتے ہوئے آرہے تھے جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ منبر سے اتر کر ان کے پاس گئے اور ان دونوں کو لے لیا اس کے بعد منبر پر چڑھ کر بیٹھ گئے ایک کو ایک طرف سے دوسرے کو دوسری طرف سے بٹھایا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے۔ انما امواکم واولادکم فتنہ یقیناً تمہارے مال اور تمہاری اولادیں آزمائش ہیں۔ میں نے جب ان کو دیکھا کہ دونوں بچے چلے آرہے ہیں تو میں صبر نہیں کر۔ بلکہ میں نے اپنی بات کاٹ دی اور ان کی طرف اتر کر چلا گیا۔

۱۱۰۱۷: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو عبد اللہ بن عثمان بن حفص بن غیاث نے ان کو علی بن حکیم اودی نے ان کو شریک نے ان کو عباس بن ذریج نے ابھی سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں اسامہ بن زید دروازے کی دہلیز پر پھسل پڑے اور ان

کے چہرے پر زخم آگیا بس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیدہ عائشہ سے کہ اس کے چہرے سے یہ تکلیف دہ چیز صاف کر دے گویا کہ میں اس سے اذیت محسوس کر رہا ہوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس کے چہرے کو پونچھ کر صاف کرنے لگے اور فرمانے لگے اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو زیور پہناتا اور اس کو کپڑے پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچہ نفقہ دیتا۔

۱۱۰۱۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے اور صنعانی نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو ابو غسان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب سے بے شک حال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے یکا یک ایک عورت ان سے اپنی بکری کا دودھ نکال رہی تھی۔ وہ دوڑی دوڑی آئی اس نے قیدیوں میں ایک بچے کو پایا اس کو جلدی سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگالیا اور اس کو دودھ پلانے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کی ہرگز نہیں اللہ کی قسم یہ ایسا نہیں کر سکے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ مہربان ہے اپنے بندوں کے ساتھ جس قدر یہ اپنے بچے کے ساتھ شفیق ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے سعید بن ابی مریم سے۔

۱۱۰۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن قرقوب تمار نے ہمدان میں ان کو ابی ہیم بن حسین نے ان کو ابو الیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے ان کو عبد اللہ بن ابی بکرہ نے یہ کہ عروہ بن زبیر نے اس کو خبر دی کہ عائشہ زوجہ رسول فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اس نے مجھ سے کھانے کے لئے کچھ مانگا مگر میرے پاس سے اس کو کچھ نہ مل سکا سوائے کھجور کے ایک دانے کے میں نے اس کو وہی ایک دانہ دے دیا اس نے اس کو لے کر آدھا آدھا کر کے ان دونوں لڑکیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا اس کے بعد وہ اٹھ کر چلی گئی اور اس کی بیٹیاں بھی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے ان کو یہ خبر سنائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھائی اور بھلائی کرے وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابو الیمان سے اور مسلم نے دارمی سے اس نے ابو الیمان سے۔

۱۱۰۲۰:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے اور محمد بن اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی قتیبہ بن سعید نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو ابن الہداد نے یہ کہ زیاد بن ابوزیاد مولیٰ بن عیاش نے اس کو حدیث بیان کی ہے عراق بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن عبد العزیز سے وہ سیدہ عائشہ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی اس نے اپنی دو بیٹیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اس کو کھانے کے لئے تین دانے کھجور کے دیئے اس نے ایک ایک دانہ دونوں بیٹیوں کو دے دیا اور تیسرا دانہ خود کھانے کے لئے منہ کے قریب کیا ہی تھا کہ دونوں نے وہ دانہ مانگ لیا چنانچہ اس نے وہ دانہ بھی آدھا آدھا کر کے ان دونوں کو دے دیا جس کو وہ خود کھانا چاہتی تھی مجھے یہ دیکھ کر حیرانی ہوئی جو اس نے کیا تھا میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔

بے شک اللہ نے اس عورت کے لئے اس عمل کے بدلے میں جنت واجب کر دی ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ اس کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے اس کے بدلے میں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے۔

۱۱۰۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحاق صنعانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے وہ کہتے ہیں کہا تو اریری نے ان کو ابو معشر براء نے ان کو حسن بن وقاص نے ان کو حدیث بیان کی ان کی لونڈی مزینہ بنت سلیمان نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے سنا وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اللہ نے اس عورت کے لئے جنت ہبہ اور عطیہ کر دی ہے کھجور کے اس دانے کے بدلے میں جس کو اس نے دو بیٹیوں کے مابین چراتھا۔

۱۱۰۲۲:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبد اللہ بن صقر نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبد اللہ بن معاذ نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک شخص حسن بن علی سے زیادہ رسول کے ہم شکل نہیں تھا۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اس کے پاس آ گیا۔ اس شخص نے اس کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھالیا۔ پھر اس کی بیٹی بھی اس کے پاس آ گئی اس نے اس کو بھی پکڑ کر بٹھا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے دونوں کے درمیان انصاف کیوں نہیں کیا؟

بیٹی اور بہنوں کی پرورش پر اجر

۱۱۰۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن عبد اللہ حرار نے ان کو ابو ہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو خبر دی زیاد بن خثیمہ نے زید بن علی سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں ہے کوئی ایک شخص میری امت میں سے جو اپنی تین بیٹیوں کی عیال داری کرتا ہے ان کو پالتا ہے۔ یا تین بہنوں کا کہا تھا پھر وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے مگر وہ اس کے لئے جہنم سے آڑ بن جاتی ہیں۔

۱۱۰۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن مذیر قاضی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن وحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو مطرب بن خلیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں زید بن علی کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک بوڑھے آدمی کا گزر ہوا جس کو شریحیل بن سعد کہتے تھے۔ زید نے اس سے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ امیر المؤمنین کے پاس (یعنی امیر مدینہ) میں نے اس کو حدیث بیان کی ہے تو اس نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث حق ہے (یعنی سچی ہے تو یہ میرے ہاں سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث لوگوں سے بیان کی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان دو بیٹیوں کو پالیتا ہے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے جب تک وہ اس کے پاس رہتی ہیں یا وہ جب تک ان سے ساتھ رہتا ہے وہ اس کو جنت میں داخل کر دیتی ہیں۔

۱۱۰۲۵:..... ہمیں اس کی خبر دی ابو الحسین بن شجاع صوفی نے ان کو ابو بکر انباری نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو عفان نے ان کو سعید بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا علی بن زید سے کہ کیسے ہے حدیث؟ کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں؟

اس نے کہا کہ محمد بن منکدر نے زعم کیا ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے اس کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوں جو ان کی عیال داری کرتا ہے اور ان کی حفاظت کرے اور ان پر شفقت کرے تحقیق اس کے لئے قطعی طور پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔

چنانچہ ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر دو بیٹیاں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دو بیٹیاں ہوں جب بھی

یہی بات ہے۔

یتیم کی پرورش کی فضیلت

۱۱۰۲۶: ہمیں خبر دی ابو عمرو نے اور محمد بن عبد اللہ ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو ابن ابو حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو بھل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ اس طرح پر اور آپ نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کو ملا کر فرمایا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا عبد اللہ بن عبد الوہاب سے اس نے عبد العزیز بن ابو حازم سے۔
۱۱۰۲۷: اور ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے صفوان بن سلیم سے ان کو خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا یتیم اس کا اپنا عزیز ہو یا غیر ہو ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے جب وہ شخص تقویٰ اختیار کرے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

۱۱۰۲۷: (مکرر ہے) اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے صفوان بن سلیم سے اس نے اس کو مرفوع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا فرمایا کہ اس کے مثل ہے جو دن بھر روزے رکھے اور راتوں کو قیام کرے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ابواولیس سے اس نے مالک سے۔
۱۱۰۲۸: اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے صفوان بن سلیم سے اس نے ایک عورت سے اس کو انبیہ کہتے ہیں۔ اس نے ام سعید بنت مرہ فہری سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے۔ سفیان نے ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کیا تھا۔
اور ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عیدہ بن ابی اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۱۰۲۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے بطور املاء کے ان کو ابو مسلم نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ثور بن زید سے اس نے ابوالغیث سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ نے فرمایا بیوہ مسکینوں کی سرپرستی کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے جیسا ہے اور عبد الرحمن نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا تھا کہ اس کی مثال ان راتوں کو قیام کرنے والے جیسی ہے جو قیام ختم نہ کرے اور اس روزے دار کی سی ہے جو کبھی روزہ ترک نہ کرے۔
بخاری نے اس کو روایت کیا اور مسلم نے صحیح میں قعنبی سے۔

۱۱۲۳۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبد اللہ بن احمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے ثور سے ان کو ابوالغیث نے اس نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ یتیم ان کا اپنا ہو یا غیر ہو۔ دونوں جنت میں دو انگلیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے حضرت مالک نے سبابہ اور وسطیٰ انگلی کے ساتھ اشارہ فرمایا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے اہلق بن عیسیٰ سے۔

۱۱۲۳۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نخوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حجاج نے ان کو حماد نے علی بن زید سے اس نے زرارہ بن اوفیٰ سے اس نے مالک بن عمر قشیری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان کی گردن آزاد کرے وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے میں آزاد ہوگی اس کی ہڈیوں میں سے اور جو شخص اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پالے پھر اس کی معرفت نہ ہو سکے اللہ اس کو اپنی رحمت سے بعید رکھے۔ اور جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ ملا لے اپنے دو مسلمان والدین کے ساتھ۔ کھانے میں پینے میں یہاں تک کہ وہ یتیم کو بے فکر کر دے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

۱۱۰۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پرہیٰ فضیل کے سامنے اس نے ابو جریر سے یہ کہ یہ اس کی احادیث میں سے سب سے زیادہ نافع ہے جس کو انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی ایک عورت کی مزاج پرسی کی تھی آپ نے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نہیں گمان کرتی مگر اسی تکلیف کا جو میرے ساتھ ہے (یا یوں کہا کہ یہ میرے اپنے عمل کی وجہ سے تکلیف ہے۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت فرمائی کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل یا تو کسی یتیم کی پرورش کریں یا کسی غازی اور مجاہد کے لئے اس کے جہاد کی تیاری کروائیں۔

بچہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا

۱۱۰۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو احمد بن ولید فہام نے ان کو ابو محمد زبیری نے ان کو یحییٰ بن ابو الہیثم عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی گود میں بیٹھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور میرا نام یوسف رکھا تھا۔ اس کے متابع بیان کی ہے ابو نعیم نے یحییٰ اس حدیث میں اس پر دلالت ہے کہ بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنا اس پر شفقت کرتے ہوئے اگرچہ اس کا باپ زندہ ہو۔

۱۱۰۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقرئ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابو عمران جونی نے ایک آدمی سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی اپنی دل کے سخت ہو جانے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو آپ مسکینوں کو کھانا کھلائیے اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریں۔

۱۱۰۳۵:..... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے محمد بن واسع سے اس نے ابو درداء سے اس نے لکھا حضرت سلیمان کے پاس کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے دل کے سخت ہو جانے کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل نرم ہو جائے تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیریے اور اس کو کھانا کھلائیے۔

۱۱۰۳۶: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن زمر نے ان کو علی بن یزید نے ان کو قاسم نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کے لئے ہر اس بال کے بدلے میں ایک نیکی ہوگی جن کے اوپر اس کا ہاتھ جائے گا جو شخص یتیم لڑکی یا لڑکے اپنے یا غیر کے ساتھ حسن سلوک کرے گا میں اور وہ جنت میں ایسے ہوں گے اپنی دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۱۰۳۷: ہمیں خبر دی ابو الفتح بن احمد بن ابو الفوارس حافظ نے ان کو محمد بن عبد اللہ شافعی نے ان کو ابو الولید بن برد نے ان کو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ اس کو ذکر کیا ہے مالک نے یحییٰ بن محمد بن طحلاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے گھروں میں اللہ کے نزدیک محبوب اور پیارا گھر وہ ہوتا ہے جس میں کوئی یتیم پرورش پاتا ہو اور اس کا اکرام کیا جاتا ہو۔

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جائے

۱۱۰۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسین بن بشران نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابو عمرو عثمان بن احمد بن سہاک نے ان کو ابو الاحوص محمد بن شیم قاضی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم جہمی نے ان کو مالک بن انس نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تمہارے گھروں میں سے بہتر گھر وہ ہوتا ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جائے۔ اسی روایت میں حینی مالک سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی نصیحت

۱۱۰۳۹: ہمیں خبر دی قاضی ابو عمر محمد بن حسین نے ان کو خبر دی احمد بن محمد بن خرزاد کا زرونی نے مقام اہواز میں ان کو ابراہیم بن شریک نے ان کو احمد بن فضل نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو زبیر نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو عبد الرحمن بن ابزی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے تھے۔ یتیم کے لئے بمنزلہ اس کے شفیق باپ کے ہو جائیے۔ اور یقین جائیے کہ آپ جیسا بنائیں گے ویسی ہی کاٹیں گے۔ اور بے شک نیک عورت اپنے شوہر کے لئے اس بادشاہ کی طرح ہے جس نے سنہری پانی چڑھایا ہوا تاج پہن رکھا ہو۔ اور یقین جانئے کہ گندی عورت اپنے شوہر کے لئے بوڑھے اور ضعیف آدمی کی پیٹھ پر بھاری بوجھ کی مثل ہے۔ اور یقین جانئے کہ احمق آدمی کو خطبہ دینا اور نصیحت کرنا قوم میں ایسے ہے جیسے میت کے سرھانے گانا گانے والا اور آپ اللہ کی پناہ مانگئے ایسے ساتھی کے بارے میں جب آپ کو یاد ہو تو آپ کی مدد نہ کرے اور جب آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد نہ دلائے۔ کہیں فقر قبیح ہوتا ہے غنی کے بعد اور اس سے زیادہ قبیح گمراہی ہوتی ہے ہدایت کے بعد۔

۱۱۰۴۰: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صفانی نے ان کو اسحاق دلبری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو مغیر نے ابی اسحاق سے اس نے عبد الرحمن بن ابزی سے یا ابن ابی لیلیٰ سے کہا: اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا یتیم نے، کے شفیق باپ کی طرح ہو جائیے پھر بقیہ حدیث ذکر کی سوائے اس کے کہ جمال کے بارے میں کہا کہ الملک المتوجہ شیخ کبیر نے کیا اور یہ اضافہ کیا کہ تو اپنے بھائی کے ساتھ وعدہ خلافی نہ کر اس لئے کہ یہ آپس کی دشمنی پیدا کرتا ہے اور جہالت کے بعد علم کیا ہی اچھا ہے اور مالدار کے بعد تنگ دستی کتنی بری ہے اور ہدایت کے بعد گمراہی کتنی بری ہے۔

یتیم کی پرورش پر ہر بال کے بدلہ نیکی ہے

۱۱۰۴۱: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد قاضی نسوی نے ان کو یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابو اورقاء نے ان کو عبد اللہ بن ابی الوافی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک لڑکا آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری ماں بیوہ ہے آپ ہمیں کھانے کے لئے کچھ دیجئے اللہ آپ کو کھلائے گا جو اس کے پاس ہے

حتیٰ کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے یتیم نے کتنی اچھی بات کہی ہے۔ اے بلال ہمارے گھر میں جائیے اور ان کے پاس کھانے کے لئے جو کچھ موجود ہو لے آئیے چنانچہ حضرت بلال گئے اور کھجور کے اکیس دانے لے آئے اور لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی پر رکھ دیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم اس ساعت کو دیکھ رہے تھے کہ بے شک آپ ہر اس یتیم کے لئے برکت کی دعا کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا کہ اس میں سے سات دانے تیرے لئے ہیں اور سات دانے تیری والدہ کے لئے ہیں اور سات دانے تیری بہن کے لئے ہیں۔ ایک دانہ عشاء کے وقت کھانا اور ایک دانہ صبح کھانا۔ لڑکا واپس چلا گیا یہ لڑکا مہاجرین میں سے تھا وہ جانے لگا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ لیا اور کہنے لگے اے لڑکے اللہ تعالیٰ تیری یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک جانشین بنائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو اشارہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی جب کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور اچھے طریقے سے کرتا ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی عطا کرتا ہے اور ہر بال کے بدلے میں اس کی ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

۱۱۰۴۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابو احمد محمد بن احمد بن شعیب عدل نے ان کو علی بن عبد الرحیم صفار نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو عبد السلام بن نہشل نے اپنے والد سے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو عبد اللہ بن ابو اوفیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے پاس ایک لڑکا آیا اور آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یتیم ہوں اور میری ایک یتیم بہن ہے اور میری والدہ بیوہ ہے آپ ہمیں کچھ کھلائیے اس میں سے جو اللہ نے آپ کو کھانے کو دیا ہے اللہ آپ کو کھانے کو دے گا اس میں سے جو اس کے پاس ہے یہاں تک کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیس کھجوریں منگوائیں اور فرمایا کہ اس میں سے سات تیرے لئے ہیں اور سات تیری بہن کے لئے ہیں اور سات تیری والدہ کے لئے ہیں حضرت معاذ بن جبل نے اٹھ کر اس یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی اللہ تعالیٰ آپ کی یتیمی کی تلافی فرمائے اور آپ کو اپنے باپ کا نیک نائب اور جانشین بنائے وہ لڑکا مہاجرین کا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ میں نے تمہیں یہ سب کرتے ہوئے دیکھا اور تیری یہ شفقت دیکھی تم میں سے جو آدمی کسی یتیم کی سرپرستی قبول کرے گا اور اپنی ذمہ داری احسن طریقے پر پوری کرے گا اور یتیم کے سر پر ہاتھ رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا اور ہر بال کے بدلے میں ایک گناہ مٹائے گا اور ہر بال کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

۱۱۰۴۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن احمد بن اسحاق طبری نے ان کو حسین بن علی سری نے ان کو احمد بن حسن لیشی نے ان کو محمد بن طلحہ نے عبد المجید بن ابوعبسی نے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ ایک لڑکا رسول اللہ کے پاس آ کر رکا مسجد کے اندر اور کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ میں ایک یتیم لڑکا ہوں میری بیوہ ماں ہے مسکین ہے اور بیوہ بہن ہے وہ بھی مسکین ہے۔ اللہ نے جو کچھ آپ کو دیا ہے اس میں سے ہمیں بھی دیجئے اللہ تعالیٰ اپنی رضا میں زیادتی کرے یہاں تک کہ آپ راضی ہو جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے ایسا کلام دوبارہ کہئے تیری زبان سے یہ کلمے اچھے لگے ہیں چنانچہ اس لڑکے نے اپنے الفاظ دہرائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس لے آؤ آل رسول کے گھر میں جو کچھ ہے۔ کہتے ہیں ایک تھا لایا گیا اس میں ایک مٹھی بھر سے زیادہ یا مٹھی سے کم کھجوریں تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ یہ لے جائیے اس میں تیرے لئے اور تیری والدہ اور تیری بہن کے لئے صبح کی خوراک

ہے اور میں دعا کے ساتھ تیری مدد کروں گا ان کے معاملے میں لڑ کے نے وہ کھجوریں اٹھائیں اور نکل گیا جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو حضرت سعد بن ابوقحاص ان کو ملے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے معلوم نہیں کہ اس نے بھی کچھ دیا اس کو یا نہیں۔ محمد بن ابوطحہ کہتے ہیں کہ بس وہیں سے سنت جاری ہو گئی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی۔

۱۱۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو احق اصفہانی نے ان کو ابو احمد فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن عطاء نے ان کو حجر بن حارث غسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عوف قاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن بشر بن غزیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شہید ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو میں رو رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تسلی دی اور فرمایا چپ ہو جائیے کیا آپ اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں آپ کا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں ہیں۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہو جائیں۔

اہل جنت تین طرح کے ہیں

۱۱۰۴۵:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر نے عیاض بن حمار سے یہ کہ اللہ کے نبی نے فرمایا۔ کہ اہل جنت تین طرح کے ہیں ایک تو صاحب اقتدار انصاف پرورد و سراسر صدق کرنے والا مالدار۔ تیسرا مہربان نرم دل آدمی جو ہر رشتے دار کے ساتھ نرمی کرے اور مسلمان فقیر پاک دامن سوال سے بچنے والا صدقہ کرنے والا۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے

۱۱۰۴۶:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو عبد الرحمن بن بشر نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو اسماعیل بن ابوالخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے ان کو جریر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اسماعیل سے۔

۱۱۰۴۷:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے اس نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا عبد اللہ بن عمیرہ سے وہ اُشی نابینا کا خادم تھا جاہلیت میں وہ حدیث بیان کرتا ہے کہ اس نے سنا جریر بن عبد اللہ وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کی میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور فرمایا کہ (کہ صرف اسلام پر نہیں) بلکہ اسلام کے ساتھ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی اور فرمایا کہ بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۱۰۴۸:..... ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو عبد الرحمن بن بشر بن حکم بن حبیب بن مہران عبیدی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوقابوس مولیٰ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرنے والے لوگوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو تمہارے اوپر وہ رحم کرے گا جو آسمانوں میں سے۔

رحمت و شفقت بد بخت کد دل سے نکال دی جاتی ہے

۱۱۰۴۹..... ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الرحمن بن عبید اللہ بن عبد اللہ حرنی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حوضی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس لکھا منصور نے ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو القاسم صادق مصدوق سے صاحب اس حجرہ سے فرماتے تھے کہ شفقت رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کد دل سے۔

۱۱۰۵۰..... ہمیں خبر دی طلحہ بن علی بن صقر بغدادی نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو محمد بن ماہان نے ان کو عبد الرحمن بن مہدی نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا منصور نے کہ اس نے سنا ابو عثمان مولیٰ مغیرہ بن شعبہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا صادق مصدوق صاحب اس حجرہ مبارکہ سے فرما رہے تھے کہ رحمت نہیں نکال دی جاتی مگر بد بخت شقی کد دل سے۔

۱۱۰۵۱..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں کہ میری طرف لکھا انہوں نے اور میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا کہ سنا عثمان نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا صاحب اس حجرہ صادق مصدوق ابو القاسم سے وہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بد بخت کد دل سے۔

۱۱۰۵۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو الیمان نے ان کو جریر بن عثمان نے ان کو حبان بن زید شرعی نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے فرمایا تم لوگ رحم کرو تمہارے اوپر بھی رحم کیا جائے گا۔ اور تم لوگ معاف کیا کرو تمہارے لئے بھی معافی دی جائے گی۔ ہلاکت ہے سخت گوئی سے ذلیل کرنے والے کے لئے اور ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لئے جو اصرار کرتے ہیں اس فعل پر جو وہ انجام دیتے ہیں اور حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت

۱۱۰۵۳..... ہمیں خبر دی عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ سراج نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو ابو عبد اللہ بوشنجی نے ان کو ابو القاسم عامر بن زربی سے اس نے بشر بن منصور سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اس وقت جب آپ کی وفات آن پہنچی تھی کہ آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں تین بار فرمایا اللہ سے ڈرو ان لوگوں کے بارے میں جن کے مالک بنے ہیں تمہارے دائیں ہاتھ (یعنی غلاموں کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کمزوروں کے بارے میں بیوہ عورت ہوئی یتیم بچے ہوئے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو نماز کے بارے میں۔ آپ یہ آخری الفاظ بار بار دہرانے لگے۔ اور وہ فرما رہے تھے۔ الصلوٰۃ حالانکہ خراہٹ کر رہے تھے یہاں تک کہ آپ کی سانس نکل گئی۔

ماں کی بچے پر شفقت

۱۱۰۵۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر کے سامنے پڑھی گئی اور میں سن رہا تھا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الوہاب بن عطاء نے ان کو سعید نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن خویہ نے ان

کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن منہال نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سعید بن قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور میں نماز لمبی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں مگر میں کہیں سے بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں لہذا میں نماز مختصر کر دیتا ہوں اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں اس کی ماں کے شدت غم کو۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن منہال سے۔ اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالاعلیٰ سے اس نے یزید سے۔

۱۱۰۵۵:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور سمسار نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عبد اللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے رونے کی آواز سنی حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے نماز مختصر کر دی ہم نے گمان کیا کہ آپ نے ایسا کیا ہے بچے پر شفقت کرنے کے لئے کیونکہ آپ نے یہ جان لیا تھا کہ اس کی ماں ان کے ساتھ نماز میں ہوگی۔

۱۱۰۵۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابو القاسم عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر بن ہمام بن مہبہ سے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہمیں ابو ہریرہ نے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سواری کرتی ہیں قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے بچے پر اس کی صغریٰ میں سب سے زیادہ شفیق ہیں اور اپنے شوہر کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کی سب سے زیادہ محافظہ ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبد الرزاق سے۔

۱۱۰۵۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک بن عبد اللہ نے منصور سے اس نے سالم بن ابو الجعد سے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس کا چھوٹا بچہ اس کے ساتھ تھا اس کو اٹھا رکھا تھا۔ اور دوسرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ کہتے ہیں میں اس کو نہیں جانتا مگر یہ کہا کہ وہ حمل والی تھی اس دن اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا آپ نے اس کو دے دیا اس کے بعد فرمایا۔ یہ عورتیں حمل والیاں۔ بچوں کو جنم دینے والیاں اپنی اولاد پر شفقت کرنے والیاں ہیں اگر یہ اپنے شوہروں کی اطاعت شعار بھی ہوں اور نماز پڑھنے والیاں بھی تو جنت میں چلی جائیں گی۔

روایت کیا ہے شعبہ سے اس نے روایت کی منصور سے۔

۱۱۰۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس سے اس نے سنا ابو عمران موسیٰ بن ہارون سے اس نے احمد بن صالح سے وہ کہتے ہیں میں نے ہر چیز نرم دلی میں اور رحمت و شفقت میں دیکھی ہے یہی بات اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے فاعف عنہم واستغفر لہم ان سے درگزر کر لیجئے اور ان کے لئے استغفار کیجئے۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم)۔

اور میں نے ہر طرح کا شر اور برائی دو چیزوں میں دیکھی ہے ترشروی اور قساوت قلبی میں اور یہ بات بھی اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔ ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك۔ اگر آپ سخت گوئی کرنے والے سخت دل ہوتے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو یہ صحابہ کرام آپ کے ارد گرد سے دور بھاگ جاتے۔

رحیم و مہربان ہی جنت میں جائیں گے

۱۱۰۵۹:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عیاش سکری نے ان کو محمد بن سلیمان مصیصی لوین نے ان

کو عبدالمؤمن سدوسی نے ان کو انشن سدوسی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جنت میں صرف رحیم اور مہربان ہی جائے گا۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہر آدمی ہم میں سے رحیم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کی شفقت اور رحمت وہ مراد نہیں جو اپنے نفس پر ہوا اپنے گھر والوں پر ہو بلکہ لوگوں پر شفقت کرتا ہو۔

۱۱۰۶۰: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان کاتب نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو عبد الجبار بن عاصم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن اسحاق نے یزید بن ابوجیب نے سنان بن سعید انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نہیں رکھتے مگر اس شخص پر جو مہربان ہو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہر ایک ہم میں سے رحیم ہے آپ نے فرمایا کہ رحیم وہ نہیں ہوتا جو صرف اپنے نفس پر رحم کھائے خاص طور پر بلکہ وہ ہوتا ہے جو عمومی طور پر سب لوگوں پر رحم کھائے۔

اولاد کی خوشبو

۱۱۰۶۱: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو میہ نے ان کو علی بن عبد الحمید نے ان کو ابو الحسن نے ان کو مندل بن علی نے عبد الحمید بن سہیل سے اس نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کی جنس سے ہے۔

۱۱۰۶۲: ہمیں خبر دی ابو القاسم عبد الواحد محمد بن اسحاق قرشی بن نجار نے کوفے میں ان کو ابو القاسم بن عمرو نے ان کو ابو حصین الوداعی نے ان کو یحییٰ بن حمانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مجالد نے ان کو عامر نے اشعث بن قیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اور آپ کے اصحاب کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی چچا زاد نے کیا کیا ہے؟ یعنی کس حال میں ہے؟ (مراد اس سے بیوی ہے) میں نے بتایا کہ اس نے بیٹا جنا ہے وہ اس وقت زچہ ہے۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ مٹے کی خوشی میں آپ آج پیٹ بھر کر میرے ہاں کھانا کھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار آپ نے جب یہ بات کہی ہے۔

بے شک وہ عورتیں بزدل بنانے والی اور بخل کرنے والا بنانے والی ہوتی ہیں۔ (یا وہ اولاد ایسی ہوتی ہے۔)

اور بے شک وہ البتہ آنکھوں کی ٹھنڈک بھی ہیں اور دل کا پھل اور ثمرہ بھی۔

۱۱۰۶۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو بکر بن مضر نے ان کو محمد بن عجلان نے یہ کہ وہب بن کیسان نے اس کو خبر دی ہے حالانکہ وہب نے عبد اللہ بن عمر کو پایا تھا۔ (وہ کہتے ہیں کہ) عبد اللہ بن عمر نے ایک چرواہے کو دیکھا اور اس کی بکریاں کھلے میدان میں (یا بڑی جگہ) اور انہوں نے اس کے بجائے دوسری اس سے بہتر جگہ دیکھی۔ اس کو کہا ہلاک ہو جائے اے چرواہے اس جگہ سے ہٹالے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے ہر چرواہے سے اس کے چرانے کی بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

نرمی زینت دیتی ہے

۱۱۰۶۴..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبید اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے مقدم بن شریح سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے کہ وہ اونٹ پر سوار تھیں اور آپ نے اونٹ کو مارنا شروع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ نرمی کو لازم پکڑیے کیونکہ نرمی جس چیز میں آتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جاتی ہے ان کو عیب دار کر دیتی ہے۔ اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث غندر سے اس نے شعبہ سے۔

مؤمن رفیق و رحیم ہوتا ہے

۱۱۰۶۵..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبد الرحمن بن احمد بن حنبل نے ان کو سعید بن محمد جری نے ان کو ابو عبیدہ عبد الواحد بن واصل نے ان کو سعید بن ابوعروب نے ان کو قتادہ نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کرنے کو پسند کرتا ہے اور نرمی کرنے پر اس قدر عطا کرتا ہے جو درشتی اور سختی کرنے پر نہیں کرتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے لوگوں کے ساتھ وہ روش اختیار کرو جو آسان ہو۔ حضرت قتادہ نے فرمایا بے شک مؤمن لوگ رفقاء اور حماء ہوتے ہیں۔

چوپائے پر رحم کرنے پر اجر

۱۱۰۶۶..... ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر غیری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو عبید اللہ بن زیاد بکری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بشر کے دو بیٹوں کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کر چکے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے کوئی آدمی ہم میں سے سواری کے جانور کے اوپر سوار ہوتا پھر وہ اس کو چابک کے ساتھ مارتا بھی ہے یا اس کی لگام کھینچتا ہے یہ بتائیے کہ تم دونوں نے اس بارے میں کوئی شئی سنی تھی ان دونوں نے کہا کہ ہم نے تو اس بارے کوئی چیز نہیں سنی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک عورت نے اندر سے مجھے پکارا اور کہنے لگی اے میاں سائل بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے۔

ما من دابة في الارض ولا طائر يطير بجناحه الا امم امثالكم ما فرطنا في الكتاب من شئ ثم الى ربهم يحشرون
نہیں کوئی چوپایہ جانور زمین پر اور نہ ہی کوئی پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ پرواز کرتا ہے مگر وہ سب امتیں اور جماعتیں ہیں تمہاری مثل
ہم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز چھوڑی نہیں ہے پھر وہ سب اپنے رب کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

اس کے بعد ان دونوں بھائیوں نے بتایا کہ یہ محترمہ جواب دینے والی ہماری بڑی بہن ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاپٹلی ہیں۔

۱۱۰۶۷..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ رکاشی عبد اللہ بن محمد نے ان کو علی بن جعد نے ان کو علی بن فضل نے ان کو یونس بن عبید نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہوں پس میں اس پر رحم بھی کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

۱۱۰۶۸: ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن بن مجبور دھان نے ان کو ابو العباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبد اللہ حضرمی نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو عثمان بن عبد الرحمن جعفی نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں بکری کو پکڑ کر ذبح کروں گا اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرتا ہے اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ دونوں اسنادوں میں ضعیف ہے۔

۱۱۰۶۹: اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے زیاد بن مخراق سے اس نے معاویہ بن قرہ سے اس نے اپنے والد سے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں بکری کو ذبح کرتا ہوں اور میں اس پر شفقت بھی کرتا ہوں یا یوں کہا تھا۔ بے شک میں رحم کرتا ہوں بکری پر اس کو ذبح کرنے سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو بکری پر رحم کرے گا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔ ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو متھام نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ایک آدمی سے اس نے اس کو ذبح کیا ہے۔

اور اس کو روایت کیا ہے یعقوب دورقی نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے جماعت نے ابن علیہ سے اس نے زیاد بن مخراق سے واللہ اعلم۔

۱۱۰۷۰: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو ابو النضر نے ان کو ولید بن جمیل ابو الحجاج یمامی نے ان کو قاسم بن عبد الرحمن نے ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم کرتا ہے اگر چہ چڑیا کے ذبح کرنے پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم کرے گا۔ سلیمان بن رجاء نے ولید سے اس کی متابع روایت ذکر کی ہے۔

۱۱۰۷۱: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسین بن بشران نے بطور املاء کے مسجد رصافہ میں ان کو ابو بھل احمد بن عبد اللہ بن زیاد قحطان سے اس نے ابو الاشعث سے اس نے شداد بن اوس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شئی پر احسان کرنے اور اچھائی کرنے کو فرض کیا ہے لازمی قرار دیا ہے چنانچہ جب قتل کرنے لگو تو بھی بہتر طریقہ سے قتل کرو یا بھلائی کے ساتھ کرو (یعنی ایذا دے دے نہ کرو) اور جب ذبح کرنے لگو تو احسن طریقے پر ذبح کرو چاہئے کہ ایک تمہارا اپنی چھری کو تیز کر لیا کرے اور چاہئے کہ وہ اپنی ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

مجلس میں سے ایک آدمی نے کہا ہمیں حدیث بیان کی علی بن عاصم نے ان کو خالد نے اس نے اس کو سنایزید سے اس نے کہا کہ ہمیں اس کی حدیث بیان کی سفیان نے خالد سے اور بے شک خالد بھی اس وقت زندہ تھے۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سفیان ثوری سے۔

ذبح کے لئے چھری جانور کے سامنے تیز نہ کی جائے

۱۱۰۷۲: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قحطان نے ان کو ابو الحسین بن ماتی نے اس نے احمد بن حازم سے اس نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اس نے اسرائیل سے اس نے منصور سے اس نے خالد حذاء سے اس نے ابو قلابہ سے اس نے ابو اسماء سے اس نے ابو الاشعث صنعانی سے اس

نے شداد بن اوس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کہا ہے اسرائیل نے اور مخالفت کی ہے اس کی جریر نے اور اس کو روایت کیا ہے منصور سے مثل روایت ثوری کے اور اس کے علاوہ دیگر نے خالد سے روایت کی ہے۔
 ۱۱۰۷۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے صالح مولیٰ تو اُمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یا ممنوع ہے کہ آپ اپنی چھری کو ایسی جگہ تیز کریں جب کہ جانور تیری طرف دیکھ رہا ہو جب آپ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کر چکے ہوں۔

۱۱۰۷۴:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن جعفر طالقانی نے ان کو عقیل ابن شہاب سے اس نے سالم بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا چھری کو تیز کرنے کا اور جانور سے اس کو چھپانے کا اور حکم فرمایا تھا کہ جب ایک تمہارا ذبح کرنا چاہے تو ذبح کرنے کا سامان تیار کرے۔

چڑیا کے قتل پر بروز قیامت پوچھ گچھ ہوگی

۱۱۰۷۵:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن نورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو شعبہ نے اور ابن عیینہ نے اور حدیث ابن عیینہ زیادہ مکمل ہے جو کہ مروی ہے عمرو بن دینار سے اس نے صہیب مولیٰ ابن عامر سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: جو شخص ناحق کسی چڑیا کو مار دے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس کے بارے میں ضرور پوچھے گا۔ پوچھا گیا کہ اس کا حق کیا ہے۔ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے پھر اس کو کھا جائے یوں ہی اس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

۱۱۰۷۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو عبد اللہ بن عون حراز نے ان کو ابو عبیدہ یعنی حداد نے ان کو خلف بن مہران نے ابو یزید عدوی سے اور وہ ثقہ اور پسندیدہ راوی تھے ان کو حدیث بیان کی عامرا حول نے صالح بن دینار سے اس نے عمرو بن شریک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شریک سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس شخص نے بے کار میں کسی چڑیا کو قتل کر دیا۔ قیامت کے دن وہ اس سے بدلہ لے گی اللہ کے نزدیک۔ یا استغاثہ دائر کرے گی۔ کہ یا رب اس نے ناحق مجھے قتل کیا تھا اور مجھے کسی فائدے کے لئے نہیں مارا تھا۔

احمد بن حنبل نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے، ابو عبیدہ سے اور وہ عبد الواحد بن واصل ہے۔

چوٹیوں اور بلیوں کے ساتھ شفقت کرنا

۱۱۰۷۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو اوایس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں صالح بن کیسان کے پاس اس کے گھر پر آیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنی بلی کے لئے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے اس کے بعد توڑ رہے تھے اپنے کبوتروں کے لئے جو انہوں نے رکھے ہوئے تھے ان کو کھلا رہے تھے۔

۱۱۰۷۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو جمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ملا سعد سے اس نے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے اس نے جس نے عدی بن حاتم کو دیکھا تھا وہ چوٹیوں کے لئے روٹی توڑ رہے تھے۔

۱۱۰۷۹..... اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوانے سعید بن شیبان نے اس نے ابوسودہ سمبسی سے اس نے عدی سے اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے بے شک یہ چیز پڑوس میں رہنے والیاں ہیں ان کا حق ہے۔

ماں سے اولاد کو جدانہ کیا جائے

۱۱۰۸۰..... ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن وحیم نے ان کو احمد بن حازم نے بن ابو عرزہ نے ان کو عون بن سلام نے ان کو ابو مرشد نے حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابو شیبہ سے اس نے علی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے قیدیوں میں سے ایک باندی ملی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا میں نے اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے بیٹے کو روکنے کا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ایسا نہ کرو یا تو دونوں کو اکٹھے فروخت کر دو یا دونوں کو رکھ لو۔

۱۱۰۸۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ابو عقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو خالد بن حمید نے علاء بن کثیر سے اس نے ابو ایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص جدائی کرے گا درمیان ماں کے اور اس کے بیٹے کے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے درمیان اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی کرے گا۔

۱۱۰۸۱..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو القاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل میں سے اس نے ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور سے بطور املاء کے ان کو ابو شعیب حرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو ابان بن صالح نے نقادہ سلمیٰ بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں اس کو آپ کے لئے ہدیہ کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کر۔

۱۱۰۸۲..... ہمیں خبر دی حاکم ابو عبد اللہ نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو ابراہیم بن نصر منصور بن ابی ابراہیم بن بشار صوفی خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن ادہم سے وہ کہتے ہیں ان کو خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس نے بچہ پھڑے کو اس کی ماں کے سامنے ذبح کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ شل کر دیا تھا (وہ سوکھ گیا تھا) ایک دن وہ بیٹھا ہوا تھا اچانک کسی پرندے کا بچہ اپنے آشیانے کے نیچے گر گیا اور وہ اپنے ماں باپ کی طرف اچک رہا تھا اور اس کے ماں باپ اس کی طرف پریشان ہو رہے تھے اس نے اس بچے کو اٹھا کر واپس اس کے آشیانے میں رکھ دیا تھا اس پر شفقت کرتے ہوئے اس کے رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے اس پر رحم کر دیا اور اس کے اس عمل کی وجہ سے اس کا ہاتھ واپس درست کر دیا تھا۔

بلا ضرورت جانور پر سواری نہ کی جائے

۱۱۰۸۳..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابو عمرو شیبانی سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بچاؤ تم اپنے آپ کو اس بات سے کہ تم اپنی سواریوں کی پیٹھ کو منبر بنانے سے اللہ تعالیٰ ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے اس لئے کہ تم ان کے ذریعے سفر کر کے اپنے شہر تک پہنچ سکو جہاں تم ان کے بغیر نہیں پہنچ سکتے مگر انتہاء تنگی اور سختی کے ساتھ اللہ نے تمہارے لئے زمین بنائی ہے پس اسی پر اپنی حاجات پوری کیا کرو۔

امام احمد حنبلی نے فرمایا: یہ ممانعت اس شخص کے بارے میں جو بلا ضرورت ان پر سوار ہو جائے۔ یعنی بغیر سفر کی ضرورت کے اور بغیر لوگوں کو اطلاع کرنے اور اپنی کلام پہنچانے کی ضرورت کے جس کے پہنچانے کی ضرورت ہو اور وہاں پر نہ ہو تو سواری پر چڑھ جائے۔

ایمان کا چھتر واں شعبہ

لوگوں کے مابین اصلاح کرنا جب وہ باہم گتھم گتھا ہو جائیں اور ان کے درمیان فساد پڑ جائے خواہ کسی خونریزی کی وجہ فساد ہو جو ان میں ہو گئی ہو۔ یا کسی محفوظ مال کی وجہ سے ہو جس پر ان میں سے بعض نے ناحق قبضہ کر لیا ہو۔ یا کسی شئی کو حاصل کرنے کی رغبت کی وجہ سے ہو ان کے درمیان واقعہ ہو گئی ہو یا اس کے علاوہ دیگر ایسے اسباب میں سے کوئی سبب ہو یا بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے اور محبت اور دوستی کو کاٹ دیتا ہے۔

(۱)..... چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لاخیر فی کثیر من نجواہم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس۔
ان لوگوں کی زیادہ تر سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی ہاں مگر وہ شخص جو صدقہ کرنے کی بات کر رہا ہو یا کسی اچھائی کی یا لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی۔

(تو معلوم ہوا کہ اصلاح بین الناس عند اللہ مطلوب ہے اور محبوب چیز ہے اس لئے ایمان کا شعبہ ہے۔)

(۲)..... نیز ارشاد ہے۔

انما المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم۔
بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروادیا کرو۔

یعنی تم میں سے ہر دو کے درمیان۔ اور اپنے قرابت کے بھائیوں کے درمیان۔ تو معنی ہے کہ ان کی جماعت اور ان کی وحدت کے درمیان جب ان کے درمیان جو وحدت و محبت ہے جب اس میں فساد آ جائے۔

(۳)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحا و الصلح خیر۔
اگر کوئی عورت ڈرے اپنے شوہر سے مخالفت کرنے یا اعتراض کرنے کا تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان کے درمیان تیسرا صلح کرادے اور صلح کرانا بہتر ہے۔

(۴)..... نیز ارشاد باری ہے۔

وان خفتہم شقاق بینہما فابعثوا حکماً من اہلہ و حکماً من اہلہا ان یریدا اصلاحاً یوفق اللہ بینہما۔
اگر تم لوگ میاں بیوی کے درمیان مخالفت کرنے کا خوف کرو بھیج دو ایک فیصلہ کرنے والا شوہر کے خاندان سے اور ایک بیوی کے خاندان سے اگر وہ دونوں اصلاح کا ارادہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ دونوں کے مابین موافقت پیدا کر دے گا۔

نیز۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا تھا اس شخص کے لئے جو اصلاح کرانے میں کسی طرح کا کوئی مالی بوجھ خود برداشت کرنے کی ضرورت سمجھے اور برداشت کرے اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ صدقات و اجبہ میں اس قدر لے سکتا ہے جس کے ساتھ وہاں قرض کو ادا کرنے میں مدد لے سکے اگرچہ وہ خود مالدار بھی ہو یہ بات اصلاح میں ترغیب کی طرف راجع ہے اور ان لوگوں سے تخفیف اور معاملے کو آسان کرنے کی طرف راجع ہے جو اصلاح کروانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں تاکہ یہ تخفیف اور یہ آسانی ان کے لئے معاملے میں پڑنے کا باعث اور سبب بن سکے۔

۱۱۰۸۴:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عباد

بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے الحکم سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم

اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں اصلاح رکھو۔

فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے اہل ایمان پر کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں اور آپس میں صلح رکھیں۔

۱۱۰۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو سعید بن عبد الرحمن بن ابوالعباس نے سائب بن مہجان سے جو اہل شام میں سے ایلیاء (بیت المقدس) کے رہنے والے تھے اور وہ اصحاب رسول کو مل چکے تھے ایک حدیث کے بارے میں جس کو انہوں نے ذکر کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام میں داخل ہوئے تو انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اللہ کی حمد و ثناء کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی تذکیر فرمائی۔ اور امر بالمعروف کیا نہی منکر کی (بھلائی کی تلقین کی اور برائی سے روکا۔) اس کے بعد انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اندر خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے تھے جیسے میں آپ لوگوں میں کھڑا ہوں۔ انہوں نے اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اور صلہ رحمی کرنے کا اور آپس میں صلاح کا اور بنا کر رکھنے کا۔ اور انہوں نے فرمایا تھا تم لوگ اپنے اوپر جماعت کو لازم رکھنا بے شک اللہ کی تائید والا ہاتھ جماعت کے اوپر ہوتا ہے۔ اور بے شک شیطان اکیلے انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے دور رہتا ہے۔ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اکیلا خلوت میں نہ رہے بے شک شیطان ان میں تیسرا ہوتا ہے۔ جس شخص کو اس کی برائی بری لگے اور اس کی نیکی اس کو اچھی لگے تو یہ مسلم مؤمن کی نشانی ہے۔ اور منافق کی علامت وہ ہے جو اس کو اس کی برائی بری نہ لگے اور اس کی نیکی اس کو خوش نہ کرے۔ اگر خیر کا عمل کرتا ہے تو وہ اس پر اللہ سے امید نہیں کرتا۔ اور اگر وہ برائی کا عمل کرتا ہے تو وہ اللہ سے سزا اور پکڑ کا خوف نہیں کرتا اس برائی پر۔

طلب دنیا میں اجمال و اختصار سے کام لو کیونکہ تمہارے رزقوں کی ذمہ داری اللہ نے لے لی ہے اور ہر شخص کے لئے وہ عمل آسان کر دیئے گئے ہیں جو وہ عمل کرنے والا تھا، اللہ سے مدد مانگو اپنے اعمال پر پس بے شک وہی مٹا سکتا ہے جو چاہے اور باقی رکھتا ہے جو چاہے اسی کے قبضے میں ہے اصل کتاب۔ اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر اور ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ السلام علیکم۔ یہ خطبہ ہے عمر بن خطاب کا اہل شام پر جسے اس نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۰۸۶:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو فریابی نے ان کو اسرائیل نے ان کو بہز بن حکیم نے

اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہم اپنے مال آپس میں ایک دوسرے سے مانگتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آدمی مانگ سکتا ہے کسی حاجت میں یا گردن آزاد کرنے میں اور اس لئے تاکہ اپنی قوم میں صلاح کروائے جب اپنی ضرورت و حاجت کو پوری کر لے پھر سوال کرنے اور مانگنے سے رک جائے اور سہمی کی ایک روایت میں ہے استعفف پھر رک جا۔

ہر جوڑے کے بدلہ صدقہ لازم ہے

۱۱۰۸۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو سہمی نے یعنی عبد اللہ بن بکر نے ان کو بہز بن حکیم نے۔

۱۱۰۸۸..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو عبید اللہ بن ابراہیم بن بالویہ مزی نے۔ ”ح“ اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ روایت ہے جو ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ان کے ہر ہر جوڑے کے بدلے میں صدقہ کرنا لازم ہے ہر دن جو ان پر سورج طلوع کرتا ہے۔
فرمایا کہ جو کچھ دو آدمیوں میں فیصلہ اور عدالت کرتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور کسی انسان کی سواری پر کوئی مدد کرتا ہے اس کو اس پر چڑھاتا یا اس کو اس پر کوئی چیز اٹھا کر دیتا ہے یہ صدقہ ہے۔ اور پاکیزہ بات کہہ دینا صدقہ ہے۔ اور نماز کی طرف ہر قدم جو چلتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔
مسلم نے اس کو روایت کیا محمد بن رافع سے اس نے عبد الرزاق سے۔

صدقہ کا افضل درجہ

۱۱۰۸۸..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابو عمرو بن سماک نے ”ح“ ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے سالم بن ابو الجعد سے اس نے ام درداء سے اس نے ابو درداء سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:
کیا میں تمہیں صیام صلوٰۃ اور صدقہ کا افضل درجہ نہ بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے آپ نے فرمایا آپس میں اصلاح اور جوڑ پیدا کرنا۔ آپ نے فرمایا کہ آپس میں فساد اور توڑ یہ مونڈ دینے والی چیز ہے (یعنی برکت کو صاف کر دینے اور مٹا دینے والی ہے) اور ابن سماک کی ایک روایت میں ہے۔
بے شک آپس میں فساد ہی تباہ کر دینے والی بلا ہے۔

روزہ اور صدقہ سے بہتر چیز

۱۱۰۸۹..... محمد بن فضل نے اس کے خلاف بیان کیا ہے پس اس کو روایت کیا ہے اعمش نے سالم سے اس نے ابو درداء سے اسی قول کو۔ اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے ابو ادیس سے اس نے ابو درداء سے وہ کہتے ہیں کیا میں تمہیں خبر دوں ایسی چیز کی جو تمہارے لئے روزوں سے اور صدقہ سے بہتر ہو وہ ہے آپس میں اصلاح بچاؤ تم اپنے آپ کو بغض سے ناچاکی سے بے شک وہ مونڈ دینے والی چیز ہے۔
۱۱۰۹۰..... ہمیں خبر دی ابو بکر قاضی نے ان کو ابو علی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے انہوں نے اس کو بطور موقوف روایت ذکر کیا ہے۔

اور اسی طرح اس کو مکحول نے روایت کیا ہے ابو ادیس سے اس نے ابو درداء سے اسی قول کو۔

۱۱۰۹۱..... اور روایت کیا ہے یونس بن میسرہ بن حلیس نے اس نے ابو ادیس خولانی سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ابن آدم نہیں عمل کرتا کسی شے کا جو افضل ہو نماز سے اور آپس میں اصلاح اور حسن خلق سے۔ (یعنی یہ تینوں کام افضل ہیں۔)

ہمیں اس کی خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو احق اصفہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو سلیمان بن عبد الرحمن نے ان کو محمد بن حجاج نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۰۹۲:..... فرماتے ہیں کہ اور ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے ان کو عبد اللہ بن یزید نے ان کو عبد الرحمن بن زیاد نے ان کو راشد بن عبد اللہ معافری نے ان کو عبد اللہ بن یزید نے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ آپس میں اصلاح کروانا ہے۔

۱۱۰۹۳:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو گردی نے ان کو عیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ مروزی نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن ثابت جزری نے وازع سے اس نے ابو سلمہ سے اس نے ایوب سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ایوب کیا میں آپ کو خبر نہ دوں اس چیز کے بارے میں جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اجر کو بہت بڑا کر دیتے ہیں اور جس کے ساتھ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ وہ جو لوگوں کے درمیان اصلاح کے لئے چلے جب وہ باہم بغض کا شکار ہو جائیں اور آپس میں فساد برپا کریں۔ یہ کام کرنا صدقہ ہے اللہ تعالیٰ اس جگہ کو پسند فرماتے ہیں۔ اس کے ساتھ وازع متفرد ہے ابو سلمہ سے اور روایت کی گئی ہے۔ دوسرے طریق سے جو کہ ضعیف ہے ابو ایوب سے۔

۱۱۰۹۴:..... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابو الصباح شامی نے ان کو عبد العزیز شامی نے ان کو ان کے والد نے ابو ایوب سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا اے ابو ایوب کیا میں تمہیں صدقہ پر دلالت کروں اللہ اور اس کا رسول اس کی جگہ کو پسند کرتا ہے؟ ابو ایوب نے کہا ضرور بتائیے یا رسول اللہ! فرمایا آپ لوگوں کے درمیان اصلاح کرادیا کریں جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ فساد مچائیں اور ان کو باہم قریب کر دیا کریں جب وہ ایک دوسرے سے بعید ہو جایا کریں۔

صلح کے لئے جھوٹ بولنا جھوٹ نہیں

۱۱۰۹۵:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ابن مبارک نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو حمید بن عبد الرحمن نے ان کو ان کی ماں ام کلثوم نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے (جو شخص جھوٹ بول کر) دو شخصوں کے درمیان صلاح کرادے پس خیر کی بات کہے یا چغلی کرے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن علیہ کی حدیث سے اس نے معمر سے۔

۱۱۰۹۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ابن شہاب سے کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے حمید بن عبد الرحمن نے اپنی والدہ ام کلثوم عقبہ بن معیط سے اس خاتون نے اس کو خبر دی کہ اس نے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آپ فرماتے تھے وہ شخص کذاب نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کر دے خواہ وہ اچھی بات کہے یا چغلی کرے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ وہ کسی چیز میں رخصت دیتے ہوں جس کو لوگ جھوٹ کہتے ہیں مگر تین مواقع پر جنگ میں اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور مرد کا اپنی عورت سے اور عورت کا اپنے مرد سے بات کرنا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث بن وہب سے اس نے یونس سے مختصر طور پر۔ اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث صالح اس نے

زہری سے۔

۱۱۰۹۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حسین بن حسن غصائریؒ نے ابو جعفر محمد بن عمرو راز سے اس نے احمد بن ملاعب بن حسان سے اس نے عبد الرحمن بن واقد سے اس نے ابو محمد بصری مسلمہ بن علقمہ سے اس نے داؤد بن ہند سے اس نے شہر بن حوشب سے اس نے زبرقان سے اس نے نواس بن سمعان سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین مواقع پر جنگ میں کیونکہ وہ دھوکہ ہوتی ہے (اور اس وقت جب) آدمی اپنی بیوی کو راضی کر رہا ہو (اور اس وقت جب) آدمی دو کے درمیان صلح کر رہا ہو۔

۱۱۰۹۸: ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو عبد اللہ بن عثمان بن ظہیم نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ درست نہیں ہو سکتا مگر تین مواقع پر آدمی جھوٹ بولے اپنی عورت سے تاکہ وہ اس سے خوش ہو جائے۔ یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے کے لئے یا جھوٹ بولے جنگ میں۔

فصل

فرمایا کہ جب لوگوں کے درمیان صلح کرانا واجب ہے جس جگہ انہوں نے فساد برپا کر رکھا ہو تو یہاں سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ لوگوں کے درمیان فساد برپا کرنے کو ترک کرنا۔ چغل خوری سے اجتناب کر کے۔ مار پٹائی سے اور لوگوں کے درمیان جھگڑا کرانے سے تو یہ واجب ہے اور سب سے زیادہ لازم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی خرابی کی وجہ جادو گروں کی خدمت بیان کی ہے۔ چنانچہ ارشاد فقیہ علمون منہما ما یفرقون بہ بین المرء وزوجہ کہ جادو گر ہاروت ماروت سے وہ عمل سیکھتے تھے جس کے ذریعے وہ آدمی کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

چغل خور اور پیشاب سے احتیاط نہ کرنے والے کے لئے وعید

۱۱۰۹۹: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو القاسم بن ابو ہاشم علوی نے دونوں نے کہا ان کو ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو کعب نے ان کو عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں طاؤس سے اس نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے اور فرمایا کہ وہ دونوں عذاب دیئے جا رہے ہیں مگر کسی بڑے جرم میں عذاب نہیں دیئے جا رہے بلکہ دونوں میں سے ایک تو چغل خوری کرتا رہتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ وہ پیشاب سے صفائی نہیں رکھتا تھا۔ حضرت کعب نے کہا کہ وہ پیشاب سے بچتے نہیں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی تر چھڑی منگوائی اور اس کو چیر کر دو حصوں میں کیا اور ایک حصے کو ایک قبر پر دوسرے کو دوسری قبر پر گاڑ دیا اس کے بعد فرمایا۔ شاید کہ عذاب ہلکا کر دیا جائے ان دونوں سے جب تک وہ خشک نہ ہونے پائیں۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث و کعب سے۔

۱۱۱۰۰: ہمیں خبر دی عبد الخالق بن علی بن عبد الخالق نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسین نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ابو جعفر نفیلی نے ان کو خلید بن دعلج نے قتادہ سے اس نے اس سے مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرا آدمی عذاب دیا جا رہا تھا قبر میں پیشاب کی وجہ سے اور تیسرا آدمی اپنی قبر میں عذاب دیا جا رہا تھا چغل خوری سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کرنا کہ نہیں عذاب دیئے جا رہے ہیں کسی بڑے گناہ میں اس سے یہ مراد نہیں لی جا رہی کہ یہ

گناہ چھوٹا ہے بلکہ اس سے مراد ہے معاملے کا آسان ہونا یعنی ان سے بچنا آسان تھا مشکل نہیں تھا۔ واللہ اعلم۔

چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا

۱۱۰۱..... ہمیں خبر دی ابو العباس احمد بن علی بن حسن کسائی مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن محمد احمد بن ابوالموت نے بطور املاء نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی بن زید صانع نے ان کو سعید بن منصور نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنصر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر مروزی نے اور تمیم بن محمد نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی شیبان بن فروخ نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے ان سب نے کہا کہ ان کو خبر دی مہدی نے میمون سے ان کو اصل احباب نے ان کو ابو وائل نے حذیفہ سے اس کو خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی بات میں چغل خوری کرتا تھا (یا جھوٹی بات کرتا تھا) حضرت حذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خوری کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

اور حدیث شیبان اور حدیث سعید میں ہے کہ اس کو خبر پہنچی ہے اس آدمی کے بارے میں جو بات میں جھوٹ اور چغلی کرتا تھا۔ اور سعید بن واصل حدیث کی روایت میں ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ابو وائل نے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ اور عبد اللہ بن محمد بن اسماء سے۔

۱۱۰۲..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو یحییٰ بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ہمام سے وہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت حذیفہ کے پاس ایک آدمی گذر لوگوں نے کہا کہ یہ حدیث کو مرفوع کرتا ہے سلطان تک پھر حذیفہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا جنت میں قات۔ اعمش نے کہا کہ قات تمام (چغل خور ہوتا ہے)۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے ابراہیم سے۔

۱۱۰۳..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو احمد بن سلمہ نے اور عبد اللہ بن محمد نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاحوص سے اس نے عبد اللہ سے یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر نہ دوں عضہ (تفرقہ ڈالنے والا جھوٹ) کیا ہے یہ چغل خوری ہے لوگوں کے درمیان پھوٹ پیدا کرنے والی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن بشار سے۔

۱۱۰۴..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحسن نے ان کو ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ کہتے تھے جاہلیت میں کہ کاٹ دینے اور تفرقہ پیدا کرنے والی خبر جادو ہے مگر آج کے دور میں وہ چیز تمہارے اندر چغل خوری ہے۔ کہا گیا کہ کس نے کہا اور یہ کہا کہ آدمی کو جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اس کو بیان کر دے۔

۱۱۰۵..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے اور ابو علی روزباری نے کہا ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو ابن اخی زہری نے زہری سے اس نے عروہ بن حمید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابویوب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عضہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ بعض لوگوں کی بات

ایسے بعض تک نقل کر کے پہنچانا جو ان کے درمیان فساد برپا کر دے۔ یعنی لگی بجھائی کرنا۔ (ادھر کی بات ادھر کرنا) اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے انس بن مالک کی حدیث سے اسی لفظ کے ساتھ۔

۱۱۰۶..... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابو العلاء کوئی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو جراح بن لیث نے ان کو ابو رافع نے ان کو قیس بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ مکر اور دھوکہ کرنے والا جہنم میں ہوگا تو میں سب لوگوں سے بڑا مکار ہوتا جراح بن لیث یہ وہی نہروانی حمصی ہے۔

بہترین اور بدترین لوگ

۱۱۰۷..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اخطی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبد الاعلیٰ بن حماد نے ان کو داؤد عطار نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے اس نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو.....

۱۱۰۸..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو عبد الوہاب نے ان کو ابن عیاش نے ان کو ابن خثیم مکی نے ان کو شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید بن سلک انصاریہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں۔ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین اور تمہارے بدترین لوگوں کے بارگاہیں خبر نہ دے دوں؟

لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا کہ تمہارے بہترین لوگ تو وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھو تو اللہ یاد آ جائے اور تمہارے بدترین لوگ وہ ہیں جو ہر وقت چغل خوری کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ جو باہم محبت پیار سے رہنے والوں میں تفریق ڈال دیتے ہیں۔ جو پاک دامن لوگوں کو بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں۔ اور داؤد کی ایک روایت میں ہے۔ کہ کیا میں تمہارے بہتر لوگوں کے بارے میں بتاؤں لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا بہتر لوگ وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھیں اللہ یاد آ جائے۔ تمہارے شریروں کے بارگاہیں بتا دوں؟ لوگوں نے کہا کہ بالکل بتائیں فرمایا کہ تمہارے شریر وہ لوگ ہیں جو چغل خوری میں لگے رہتے ہیں جو محبت کرنے والوں میں فساد ڈالتے ہیں۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی چغل خوری کی ممانعت

۱۱۰۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسین علی بن حسن مہری مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو طاہر محمد بن عبد الغنی نے ان کو ابو بکر بن عبد الوارث نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی یونس بن عبد الاعلیٰ کے سامنے۔

اور میں نے سنا تھا انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو حاتم حظلی محمد بن ادریس نے ان کو ابو بکر بن ابوعتاب اعین نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے سندی سے اس نے ولید سے اس نے زید سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی خبر نہ پہنچانا میرے اصحاب میں سے۔

کسی ایک کی کسی شنی کے بارے میں بے شک میں پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میں سینے کا سلامتی والا ہوں (یعنی دل کی سلامتی والا ہوں میرے دل کو کوئی تمہاری طرف سے صدمہ نہ ہو۔)

یہ روایت غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں اور یہی روایت ہے یونس کی ابو حاتم سے۔

۱۱۱۰..... اور تحقیق ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیبی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو

(١١١٣).....(١) في ن : (البرق)

جو شخص امانت میں خیانت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی کی بیوی سے خیانت کرے خفیہ تعلق قائم کرے یا کسی کے مملوک سے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۱۱۷: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو عبد اللہ بن محمد ہانی نے ان کو ابن سحیم مبارک بن سحیم نے ان کو عبد العزیز بن صہیب نے ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو خوف زدہ کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوف سے امن نہیں دے گا اور جو شخص کسی مؤمن کے خلاف چلے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن مقام رسوائی اور ذلت پر کھڑا کرے گا قیامت کے دن اس روایت کے ساتھ مبارک بن سحیم کا تفرد ہے عبد العزیز سے۔

تین عمدہ صفات

۱۱۱۸: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جرجہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو عمرو نے ایک آدمی سے اصحاب رسول میں سے وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف عجلت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ما اعجلک عن قومک یا موسیٰ قال هم اولاء علی اثری وعجلت الیک رب لترضی
اے موسیٰ کس چیز نے تجھے جلدی کی تھی تیری قوم سے انہوں نے کہا وہ لوگ یہ ہیں میرے پیچھے اور میں نے تیری طرف جلدی کی ہے اے میرے رب تا کہ تو راضی ہو جائے۔

فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرش کے سامنے تلے ایک آدمی کو دیکھا تو آپ کو حیرانی ہوئی اس نے پوچھا کہ اے میرے رب یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ تو نہیں بتاؤں گا کہ یہ کون ہے مگر یہ بتا دوں گا کہ اس میں تین صفتیں تھیں۔ یہ لوگوں کے ساتھ حسد نہیں کرتا تھا اس چیز پر ان کو اللہ نے جو اپنا فضل دیا ہوتا۔ اور جو اس کے پاس ہوتا اپنے آپ کو اکیلا اس کا حق دار نہیں سمجھتا تھا۔ اور چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

۱۱۱۹: ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو ابو بکر احمد بن سعید بن فرسخ نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو سفیان بن زیادہ مخزومی نے ان کو ابراہیم بن عیینہ سفیان بن عیینہ کے بھائی نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نیند میں کہا گیا تم اپنے آپ کو غیبت سے بچانا اور بچانا اپنے آپ کو چغل خوری سے اور بچانا اپنے آپ کو یتیموں کا مال کھانے سے اور بچانا اپنے آپ کو حجاج کے پیچھے نماز پڑھنے سے پھر بے شک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں ضرور اس کو کاٹ دوں گا جیسے وہ میرے بندوں کو کاٹتا ہے۔

۱۱۲۰: ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن حفص کوفی نے ان کو فضالہ بن فضل نے ان کو بزیع نے ان کو ضحاک نے اللہ کے اس قول کے بارے میں ”فحاننا ہما“ ان دونوں عورتوں نے اس کی خیانت کی (نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں نے)

فرمایا کہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی خیانت چغل خوری کرنے کی تھی۔

بزیع نامی شخص یہ ابو حازم کوفی مولیٰ یحییٰ بن عبد الرحمن تھا۔

تین باتیں

۱۱۲۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ صنعانی نے ان کو اسحق دبری نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اہل بخران کے ایک بہت بڑے بہادر سے وہ حضرت عمر بن خطاب سے کلام کر رہا تھا کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ ڈرتے بچتے رہے تین باتیں کرنے والے سے حضرت عمر نے پوچھا کہ ہلاک ہو جائے کیا ہے تین باتیں کہنے والا۔ کہا کہ وہ آدمی جو امام و خلیفہ کے آگے جھوٹ بولے۔

پھر امام اور خلیفہ اس کو قتل کر دے اس کذاب کی بات کے سبب تو صورت حال کچھ اس طرح ہو جائے گی اس نے اپنے نفس کو تو قتل کیا ہے اس نے اپنے ساتھی کو بھی قتل کروایا (جس کے خلاف جھوٹ بولا۔ اور اپنے خلیفہ کو بھی مروادیا) (یعنی قاتل بنا دیا۔)

ایمان کا سترواں شعبہ

انسان اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے اور اس کے لئے اس چیز کو ناپسند کرے جس چیز کو وہ اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی اس میں داخل ہے۔

۱۱۱۲۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو عمرو بن تمیم بن سیار نے ان کو ابو نعیم نے اور ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن یزید نے ان کو اسحاق بن یوسف رزاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو زکریا نے ان کو شعیب نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے اور ابو نعیم کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس شخص کے ہاتھ سے اور زبان سے لوگ سلامتی میں ہوں، اور مہاجر وہ ہے جو شخص ترک کر دے ہر اس چیز کو اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے منع فرمایا ہے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو نعیم سے۔

مؤمن اور مجاہد

۱۱۱۲۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف فراء نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو العباس احمد بن حسن بن اسحاق رازی نے ان کو یوسف بن یزید بن کاٹل نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ابو ہانی خولانی سے ان کو عمرو بن مالک جہنی نے فضالہ بن عبید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع میں۔ کیا میں تمہیں خبر دوں مؤمن کے بارے میں (کہ مؤمن کون ہوتا ہے) وہ شخص جس کو لوگ اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر امین سمجھیں۔ اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامتی میں ہوں اور محفوظ ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت

۱۱۱۲۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اسماعیل بن قیس سے اس نے جریر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے بیعت کی نماز کو قائم کرنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی شرط پر بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن ابوالخالد سے۔

۱۱۱۲۵: ہمیں خبر دی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبد الرحمن بن حسن اسدی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل سے ان کو آدم بن ابویاس نے ان کو شعبہ نے ”ح“ ان کو حدیث بیان کی محمد بن ایوب نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے شعبہ سے اس نے قتادہ سے اس نے انس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ انہوں نے فرمایا نہیں مؤمن ہو سکتا کوئی ایک تم میں سے یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

جہنم سے دوری کا سبب

۱۱۱۲۶: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبد اللہ بن ہشام نے

ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو زید بن وہب نے ان کو عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم سے دور ہو اور جنت میں داخل کیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کی موت اس کو اس حالت میں پائے کہ وہ اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو وہ خود پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ وہ سلوک کریں مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر سے اور ابن نمیر سے اور ارجح نے وکیع سے طویل حدیث میں۔

دل کا فساد

۱۱۱۲۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن احمد بن عمر مقرئ الحامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو سلام بن مکین نے ان کو حدیث بیان کی ابو طاہر نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے ابو ہریرہ آپ پر ہیز گار بن جائیے آپ سب سے زیادہ عبادت گزار بن جائیں گے۔ اور اللہ آپ کے لئے جو کچھ مقسوم بنایا ہے آپ اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائیں گے اور آپ مسلمانوں اور مؤمنوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں۔ اور وہ چیز ان کے لئے ناپسند کیجئے جو آپ اپنے نفس کے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ مؤمن ہو جائیں گے اور آپ پڑوس اختیار کیجئے جس کے آپ پڑوسی بنیں لوگوں میں سے نیکی کے ساتھ آپ مسلمان ہو جائیں گے اور آپ بچائیے اپنے آپ کو ہنسنے کی کثرت سے بے شک ہنسنے کی کثرت میں دل کا فساد ہے۔

۱۱۱۲۸: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے ان کو عبد السلام بن مظہر نے جعفر بن سلیمان سے اس نے ابو طارق سے۔

اور ہمیں خبر دی ابو محمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو احمد بن ابراہیم بن ضحاک نے ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو ابو یعقوب مروزی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ابو طارق سعدی نے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون لے گا مجھ سے۔ کلمات پھر وہ ان کے ساتھ عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو ان کی تعلیم دے جو ان پر عمل کرے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں سیکھوں گا یا رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ پانچ گرہ بنائیں اور فرمایا کہ محارم سے (حرام شدہ امور) بچنا آپ سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جائیں گے۔ اللہ نے جو آپ کے لئے تقسیم کی ہے اس پر راضی ہو جائیے آپ سب لوگوں سے زیادہ غنی بن جائیں گے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں آپ پکے مسلمان بن جائیں گے اور اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے آپ پکے مؤمن بن جائیں گے اور آپ کثرت کے ساتھ نہ ہنسنے کیونکہ کثرت کے ساتھ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کریں

۱۱۱۲۹: ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن محمد بن احمد بن رجا، ادیب نے اپنی اصل کتاب سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ایوب راوی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ہشیم نے سیار ابو الحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبد اللہ قسری سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یزید بن اسد آپ لوگوں کے لئے وہی

پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کریں۔

۱۱۱۳۰..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو عبد اللہ بن رجا نے ان کو عبد اللہ بن حسان نے ان کو حبان بن عاصم نے اور صفیہ اور حبیبہ نے یہ دونوں بیٹیاں ہیں علیہ کی یہ کہ حرمہ بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ وہ نکاحی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ پھر اس نے حدیث ذکر کی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا اے حرمہ آپ معروف کام کیجئے اور منکر سے اجتناب کیجئے جو تیرے کانوں کو خوش کرے کہ لوگ تیرے لئے کہا کریں جب تو ان سے اٹھے تو بس تو بھی وہی سلوک ان کے ساتھ کر اور دیکھئے جو کام آپ ناپسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کے بارے میں لوگ نہ کہیں جب تو ان سے اٹھے تو بس اس کام سے تو بھی اجتناب کرے۔

۱۱۱۳۱..... اور اس کو روایت کیا ہے عبد الصمد بن حارث نے حبان بن عاصم سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حرمہ بن ایاس نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اور حرمہ وہ ابن عبد اللہ بن ایاس ہے۔

۱۱۱۳۲..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک بزار نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن عبد الرحمن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو مغیرہ بن سعد نے اپنے والد سے اس نے اپنے چچا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرفہ میں گیا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھام لی اور جھکا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑیے آپ مقصد کی بات کیجئے جس کے لئے آئے ہو۔ میں نے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے بعید کر دے آپ نے اپنا سر اوپر کو آسمان کی طرف اٹھایا تھوڑی دیر تک اسکے بعد فرمایا اگر چہ تم نے مختصر بات کی ہے مگر آپ نے بڑی لمبی بات کہی ہے۔ آپ اللہ کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کریں۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں اور بیت اللہ کا حج کریں اور رمضان کے روزے رکھیں اور لوگوں کے پاس آپ اس طرح آئیں جس طرح آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے پاس آیا کریں جو چیز آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں آپ لوگوں کو اس سے بچائیے۔

بس چھوڑیے اونٹنی کی مہار۔ روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے اعمش سے اس نے عمرو بن مرہ سے اس نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اس نے اپنے والد سے یا چچا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۱۳۳..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو علی بن جعد نے ان کو ہام نے محمد بن جادہ سے اس نے مغیرہ بن عبد اللہ شکر سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں کوئے میں گیا میں اور میرا ایک دوست تاکہ ہم وہاں سے جوتے لے آئیں۔ ہم لوگ بازار میں گئے۔ جب کھڑے ہوئے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اگر ہم مسجد میں جاتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ (چنانچہ ہم لوگ مسجد میں چلے گئے) وہاں دیکھتے ہیں ایک آدمی موجود ہے اس کا نام ابن متفق تھا قبیلہ بنو قیس میں سے تھے وہ کہہ رہے تھے میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی گئی تھی چنانچہ میں ان کی تلاش میں نکلا میں نے مکے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں ہیں وہاں تلاش کیا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں آپ کے پاس پہنچا تو آپ اپنے قافلے میں سواری پر تھے اپنے اصحاب کے ساتھ مجھے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دیں اس آدمی کو اس کو کوئی کام ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا یہاں تک کہ ہماری اونٹوں کی گردنیں باہم مل گئیں میں نے ان کی سواری کی مہار پکڑ لی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہی مجھے ڈانٹا نہ ہی میری اس حرکت کو برا مانا۔ میں نے کہا مجھے دو چیزیں صرف آپ سے پوچھنی ہیں ایک تو وہ جو مجھے جنت

میں داخل کر دے اور دوسری وہ جو مجھے جہنم سے نجات دے دے علی بن جعد کہتے ہیں دوسری مرتبہ اس حدیث میں کہ اگرچہ آپ نے سوال میں اختصار کیا ہے مگر آپ نے بہت بڑی چیز کے بارے میں پوچھا ہے مجھ سے یاد کر لیجئے۔ آپ اللہ کی عبادت کرنا اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا فرض نماز قائم کرنا۔ فرض زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جو چیز آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ آپ کے ساتھ کریں آپ خود بھی لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا۔ اور جو چیز آپ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کریں کہ وہ آپ کے ساتھ ایسا نہ کریں آپ لوگوں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرنا۔ اچھا اب اونٹنی کا راستہ چھوڑ دیجئے۔ یا سواری کا کہا تھا۔

ہمام نے کہا۔ رہی بہر حال حج کی بات تو وہ اس وقت کہی تھی جب اس شخص نے حج کے بارے میں پوچھا تھا یہ اسناد صحت کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اور تحقیق اس کو روایت کیا ابن عون نے محمد بن حجاجہ سے اس نے اسناد میں خلط کر دیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو اسحاق نے مغیرہ سے سوائے اس کے کہ اس نے اس کو منسوب نہیں کیا اور ابن منتفق کا نسب بھی نہیں بتایا۔

۱۱۱۳۴: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحق نے مغیرہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہا تھا میں بھی بیٹھ گیا اس نے بتایا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی میں منیٰ میں تھا صبح عرفات جانے والا تھا چنانچہ میں ایڑیاں اٹھا اٹھا کر سواروں کو دیکھتا تھا جب کوئی جماعت سامنے آتی میں ان کے پاس چلا جاتا یہاں تک کہ میرے پاس ایک جماعت سواری کو پہنچی میں نے آگے بڑھ کر ان کو دیکھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا اس صفت کے مطابق جو بتائی گئی تھی لہذا میں سوار یوں کے آگے آ گیا جب میں قریب ہوا تو بعض نے کہا کہ سواروں کے سامنے سے ہٹ جائیے اے عبداللہ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کو کوئی کام ہے میں حضور کے قریب ہو اور میں نے سواری کی مہارت تمام لی اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نماز قائم کیجئے اور زکاۃ ادا کیجئے بیت اللہ کا حج کیجئے رمضان کے روزے رکھئے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو آپ پسند کریں کہ لوگ آپ کے پاس اس طرح آئیں اور ان کے لئے وہی ناپسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ اب آپ سوار یوں کے سامنے سے ہٹ جائیے۔ اور میں نے اس کو روایت کیا ہے حدیث معن میں یزید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امالی میں۔

۱۱۱۳۵: ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ایک آدمی سے اس نے حسن سے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ سے پوچھا جامع خیر کے بارے میں اللہ نے فرمایا آپ لوگوں کے ساتھ صحبت رکھئے اس طریقے پر جو آپ پسند کرتے ہیں کہ لوگ اس طرح آپ کے ساتھ صحبت اختیار کریں۔

۱۱۱۳۶: ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے۔

اور ہمیں خبر دی ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن مجشّر نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے خیمہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کی ذات کے ساتھ انصاف برتیں وہ لوگوں کے پاس اس طرح آئے جس طرح وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے پاس آئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تین صفات

۱۱۱۳۷: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو خبر دی کھمس بن

حسن نے عبداللہ بن یزید نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کو گالیاں دیتا تھا انہوں نے فرمایا کہ آپ تو مجھے گالیاں دیتے ہیں اور میرے اندر تین صفات ہیں۔ بے شک میں جب سنتا ہوں کوئی فیصلہ اور حکم مسلمانوں کے حاکموں سے کسی کا جو انصاف کرتا ہے اپنے حکم میں پس اس کو پسند کرتا ہوں حالانکہ شاید کبھی بھی اس کی طرف فیصلہ لے کر نہیں جاؤں گا۔ اور بے شک میں البتہ سنتا ہوں بارش کے بارے میں جو پہنچتی ہے کسی شہر کو مسلمانوں شہروں میں سے پس میں خوش ہوتا ہوں اس کے بارے میں حالانکہ وہاں پر میرا کوئی ڈرنے والا جانور نہیں ہوتا اور نہ چراگاہ ہوتی ہے اور میں البتہ آتا ہوں کتاب اللہ کی کسی آیت پر پس میں پسند کرتا ہوں کہ سارے مسلمان اس بارے میں جانیں اس کی مثل جیسے میں جانتا ہوں۔ (مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں باتیں دلیل ہیں کہ میں جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہوں دوسروں کے لئے بھی وہی کرتا ہوں اور آپ کے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں مگر آپ مجھے گالیاں دیتے ہیں۔)

چھ باتوں کی ضمانت

۱۱۱۳۸: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس احمد بن ہارون فقیہ نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عقبہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ کون ضامن ہے میرے لئے چھ باتوں کا میں ضمانت دیتا ہوں اس کے لئے جنت کی۔ تم لوگ اپنے دشمن کے ساتھ قتال کرنے سے بزدل نہ بنو۔ اور آپس میں کھوٹ اور دھوکہ نہ کرو۔ اور اپنے نفسوں کی طرف سے لوگوں کے ساتھ انصاف کرنا۔ اور اپنے معاشرے کے ظالموں سے اپنے مظلوموں کا حق لینا اور اپنی میراث کی تقسیم کرنے میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور اپنے گناہوں کو اپنے رب پر نہ رکھو (یعنی رب کو ذمہ دار نہ ٹھہراؤ اور جب تم ایسے کرو گے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اللہ کے سایہ کی طرف سبقت کرنے والے

۱۱۱۳۹: ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس روزی نے ان کو اسحاق بن عیسیٰ بن طباع نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو قاسم بن محمد نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن اللہ کے سائے کی طرف سبقت کرنے والے لوگ کون ہوں گے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ لوگ کہ جب حق دیئے جائیں تو اس کو قبول کر لیتے ہیں اور جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو اس کو خرچ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ لوگوں کے لئے بھی ایسے ہوتا ہے جیسے ان کے اپنے نفسوں کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے۔

مؤمنوں کی مثال

۱۱۱۴۰: ہمیں حدیث بیان کی ابو سعید عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زہد نے ان کو ابو بکر محمد بن داؤد تاجر نے ان کو ابو القاسم بن منیع نے ان کو ابن زنجویہ نے ان کو حجاج اعور نے ان کو ابن مبارک نے وہ کہتے ہیں میمون بن مہران نے یونس بن عبید کی طرف لکھا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ میری طرف وہ حالت اور وہ کیفیت لکھیں آپ جس حالت اور جس کیفیت پر ہیں تاکہ (میں بھی اسی کو اپناؤں) اور اسی حالت و کیفیت پر رہوں کہتے ہیں کہ یونس نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک میں جہاد کرتا ہوں اور پوری پوری کوشش کرتا ہوں کہ اپنے نفس کے ساتھ کہ تو لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے وہ سب ناپسند کر جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے۔ اور یہ نفس اسی سے بعید ہے۔ اور جب کہ شدید گرمی کے دن میں روزہ رکھنا نفس پر زیادہ آسان ہے لوگوں کے ذکر کو ترک کرنے سے۔

شیخ حلیمی کا ارشاد۔ شیخ حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کسی مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ اپنے دل سے تمنی کرے شرکی اپنے بھائی کے لئے جو وہ اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہے۔

یا اس کے لئے کسی خیر کو ناپسند کرے جس خیر کی وہ خود تمنی کرتا ہے اور جس کو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جس وقت مسلمانوں کی جماعت کے لئے کوئی آزمائش آن پڑے تو ان میں سے کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ دوسروں کو اس آزمائش میں چھوڑ کر اپنی خلاصی اور اپنے چھٹکارے کی تدبیر کرے اور ان کے ساتھ دھوکہ کرے بلکہ اس کو چاہئے کہ وہ ان کے لئے اسی طرح فکر کرے جیسے اپنے لئے فکر کرتا ہے۔ اور اگر عاجز آ جائے تو پھر اپنے نفس کے لئے ایسی چیز کی فکر کرے جس سے ان کو کسی طرح کوئی نقصان نہ پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمنوں کی مثال باہم شفقت کرنے اور باہم محبت کرنے میں ایک جسم جیسی ہے جب اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پورا جسم اس کے لئے بخار اور بے چینی میں واقع ہو جاتا ہے۔

۱۱۳۱:..... ہمیں خبر دی اس کی محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو منصور محمد بن قاسم عتکی نے ان کو احمد بن مضر نے ان کو ابو نعیم نے ان کو زکریا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عامر سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر راوی نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے

ابو نعیم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

۱۱۳۲:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد بن شرقی نے ان کو ابو صالح احمد بن منصور مروزی نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خبر دی حسین بن واقد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سماک بن حرب سے اس نے سنا نعمان بن بشیر سے وہ خطبہ دے رہے تھے اسی منبر پر انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرما رہے تھے سارے مؤمن ایک آدمی کی مثل ہیں کہ جب اس کے اعضاء میں سے کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے اور جب ایک مؤمن کبھی تکلیف میں مبتلا ہوتا تو سارے مؤمن تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۱۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو ابو نصر محمد بن محمد یوسف نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یعقوب بن کعب اطہا کی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابو حازم نے ان کو ہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کے لئے بمنزلہ سر کے ہوتا ہے پورے جسم سے سر درد محسوس کرتا ہے اس چیز سے جو جسم کو پہنچتی ہے اسی طرح مؤمن بھی درد محسوس کرتا ہے اس تکلیف سے جو مؤمن کو پہنچتی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اور مناسب بھی یہی ہے کہ وہ اسی طرح ہوں۔ جیسے کوئی ایک آدمی دونوں ہاتھوں میں اپنے ایک ہاتھ کے لئے وہی کچھ پسند کرتا ہے جو دوسرے ہاتھ کے لئے کرتا ہے اسی طرح دو میں سے ایک آنکھ کے لئے دو میں سے ایک پیر کے لئے دونوں میں سے ایک کان کے لئے۔ وہی پسند کرے گا جو دوسرے کے لئے کرتا ہے اسی طرح اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے مسلم بھائی کے لئے نہ پسند

کرے مگر وہی جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر ملک میں کوئی وباء ہو اور بادشاہ کی طرف سے کوئی ظلم ہو یا کوئی لوٹ مار ہو یا کوئی بھی آزمائش ہو۔ جس میں سب مبتلا ہوں اور ایک مسلمان اس سے محفوظ ہو اور اس سے ذکر کیا جائے کہ کوئی بھائی اس کے مسلمان بھائیوں میں اس مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور وہ کہہ دے الحمد للہ تو یہ اس کی دو صورتیں ہیں اگر اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس کا کوئی بھائی مصیبت میں ہے تو یہ غلطی ہے اور جہالت ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے اس بات پر کہ وہ مصیبت بیک وقت اکٹھی سب پر نہیں ہے اگرچہ وہ اس کو بھی پہنچنے والی تھی مگر اللہ کے فضل سے اس کا نفس سلامت رہا یا مال سلامت رہا تو یہ کیسا درست ہے بالکل ایسے جیسے ایک آدمی کے دو میں سے ایک ہاتھ پر کوئی مصیبت آ جاتی ہے اور وہ اس بات پر شکر کرتا ہے کہ وہ اکٹھی دونوں ہاتھوں پر واقع نہیں ہوئی بلکہ دو میں سے ایک ہاتھ سلامت ہے۔

جیسے روایت عروہ بن زبیر سے کہ جب ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی اور ان کے بیٹے کا صدمہ بھی ان کو پہنچ گیا تو انہوں نے کہا۔

۱۱۱۴۴..... جو ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابوعمر نے ان کو ابو عبد اللہ صفار نے ان کو ابو بکر بن ابوالدینار نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عروہ بن زبیر کے پاس آیا۔ اس نے آ کر اس کی تعزیت کی انہوں نے پوچھا کہ کس چیز کی آپ نے مجھے تعزیت کی ہے کیا پیر کے بارے میں اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ کے بیٹے کے بارے میں جس کو جانوروں نے اپنے پیروں سے کاٹ دیا ہے۔ حضرت عروہ نے کہا کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر۔ اگر مصیبت میں مبتلا ہوں تو عافیت میں بھی تو ہوں اور اگر بیٹا لے لیا ہے تو باقی بھی تو رکھے ہیں۔ ۱۱۱۴۴..... (مکرر ہے) اور ہم نے ان سے روایت کی ہے باب صبر میں کہ انہوں نے کہا تھا۔ اے اللہ میرے سات بیٹے تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے۔ اور چھ کو آپ نے باقی رکھا ہے اور میرے ہاتھ اور پیر مل کر چار اطراف تھے آپ نے ان میں سے ایک کو لے لیا ہے اور تین کو آپ نے میرے لئے باقی چھوڑ دیا ہے۔

(میں کس چیز کا صبر کروں اور کس کا شکر کروں) اگر آپ نے ایک چیز لی ہے تو دوسری سلامت بھی تو رکھی ہے۔

ایک چیز میں مصیبت میں مبتلا کیا ہے دوسری میں عافیت بھی تو دی ہے۔ لہذا میں شکر ہی کرتا ہوں۔

۱۱۱۴۵..... جس کی ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے معمر سے ان کو ایوب نے سالم بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کسی آدمی کو ان مصائب میں سے کوئی شئی آ جائے اور وہ یوں کہے۔

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاه به وفضلني على كثير ممن خلقنا تفضيلاً

اس کو وہ مصیبت کبھی بھی نہیں پہنچے گی۔ جو کچھ بھی ہو جائے۔

معمر نے کہا کہ میں نے ایوب کے سوا سے سنا وہ اس حدیث میں ذکر کرتے تھے کہ فرمایا اس کو یہ آزمائش نہیں پہنچے گی۔

۱۱۱۴۶..... میں کہتا ہوں اور اس روایت کیا ہے عمرو بن دینار قبرمان ال زبیر نے سالم سے اس نے اپنے والد سے اس نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اور ہم نے اس کو دعوات میں اس کی تخریج کی ہے۔

۱۱۱۴۷..... اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو بکر نوقانی نے اپنی اصل میں سے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے سالم بن عبد اللہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی آدمی جو کسی شخص کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور یوں کہتا ہے۔

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاه به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً

مگر اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچتی کچھ بھی ہو جائے۔

۱۱۴۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یوسف نے ان کو احمد بن سعید انجمی نے مکہ میں ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو عبد اللہ المصری نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھتا ہے اور وہ خود اس سے عافیت میں ہے اور وہ یہ کہتا ہے۔

الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلاً.

گویا کہ اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر لیا۔

۱۱۴۹:..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تہمام نے ان کو محمد بن سنان عوفی نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے جو شخص کسی آدمی کو دیکھے جس کے ساتھ کوئی مصیبت ہو اور وہ دیکھنے والا یہ دعا پڑھے تفضیلاً تک۔ تحقیق باب تحریم نفس میں باب تحریم عرض میں اور باب تحریم مال میں اور باب تعاون علی البر والتقویٰ میں کئی اخبار ذکر کئی گئی ہیں جن کے پورے تذکرے کے اعادہ کرنے میں طوالت ہے ہم اس میں سے اسناد کے بغیر ما حضرنہ کو ذکر کریں گے اللہ کی حیثیت کے ساتھ۔

جو کسی کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا

۱۱۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سخویہ نے ان کو محمد بن ایوب اور موسیٰ بن ہارون اور محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے زہری سے اس نے سالم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ تو اس پر ظلم کرتا اور نہ ہی اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مشکل آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کی آخرت کو قیامت کے دن کی مشکلات کو آسان کر دے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے قیامت کے دن تعالیٰ اس پر پردہ ڈالے گا۔

اس کو روایت کیا مسلم نے قتیبہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابن کبیر سے اس نے لیث سے۔

مؤمن مؤمن کا بھائی ہے

۱۱۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ”ح“ ان کو اسماعیل بن احمد نے ان کو محمد بن حسن نے ان کو حرمہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو اسامہ بن زید نے اس نے سنا ابو سعید مولیٰ عبد اللہ بن عامر بن کریم سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے نہ اس کو رسوا کرتا ہے نہ ہی اس پر ظلم کرتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کیا کرو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی نہ کیا کرو ایک دوسرے کے ساتھ قطع تعلق نہ کیا کرو اللہ کے بند و بھائی بھائی بن جاؤ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر مال حرام ہے اس کی عزت اور اس کا خون حرام ہے کسی عورت کے پیغام نکاح پر دوسرا پیغام نہ دو۔

اور ایک مسلمان کی بیع اور سودے پر دوسرا شخص خریداری نہ کرے بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا تمہارے جسموں کو اونٹنی تمہاری شکلوں صورتوں کو بلکہ وہ دیکھتا ہے تمہارے دلوں کو تقویٰ یہاں ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر سینے کی طرف اشارہ کیا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ابو الطاہر سے اس نے وہب سے۔

کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دو

۱۱۵۲:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان سے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ روایت ہے جو ہمیں ابو ہریرہ نے سنائی ہے۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بچاؤ تین باریہ فرمایا کیونکہ گمان سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کے ساتھ کھوٹ نہ کرو ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو ایک دوسرے کے خلاف رغبت نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی اور غیبت نہ کرو اللہ کے بند و بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ بیچ کرے ایک تمہارا اپنے بھائی کی بیچ پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام نکاح پر۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اول سے ابن مبارک کی حدیث معمر سے۔

اور بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ثانی کئی وجوہ سے ابو ہریرہ سے۔

مسلمان بھائی کو دھوکہ نہ دیا جائے

۱۱۵۳:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو جاج بن منہال نے اور حفص بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عدی بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے کو پہنچ کر ملنے سے اور اس بات سے کہ شہر سے آنے والا دیہات سے آنے کے لئے بیع کرے اور اس بات سے منع فرمایا تھا کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کروائے۔

اور اس بات سے کہ کوئی شخص ایک شخص کی بیع کے وقت قیمت طے ہوتے وقت اپنی قیمت نہ لگائے اور اس بات سے منع فرمایا کہ بکری کا دودھ تھنوں میں روک کر دھوکہ دے کر فروخت نہ کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے اور بخاری نے اشارہ کیا ہے روایت جاج بن منہال کی طرف۔

کوئی عورت دوسری عورت کے لئے طلاق نہ چاہے

۱۱۵۴:..... ہمیں خبر دی ابو علی روزباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ولید فہام نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو ولید بن رباح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں بغض نہ رکھو آپس میں حسد نہ کرو آپس میں کھوٹ نہ کرو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ اللہ کے بند بھائی بھائی ہو جاؤ اور شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔ شہر میں پہنچنے سے پہلے تجارتی قافلوں کو نہ ملو۔ جو مرد کوئی بکری خرید کرے۔

پھر اس کو ایسی پائے کہ اس کا دودھ روکا ہوا تھا تو اس کو چاہئے کہ وہ بکری واپس لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صالح کھجور بھی۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے لگائے ہوئے دام پر اپنے دام نہ لگائے اور کوئی آدمی کسی عورت کے لئے کسی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام نہ دے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تاکہ اس کو پورا ہو جائے وہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے۔ اس لئے ایسا نہ کرے کہ اس کا رزق بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔

۱۱۵۵:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن جعفر بن

ربیعہ سے اس نے اعرج سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

گمان کرنے بچو بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور جاسوسی نہ کرو۔ اور نہ ہی اندازے لگاؤ۔ اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو نہ ہی پیٹھ پیچھے برائی کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے اور نہ جمع کیا جائے درمیان عورت کے اور اس کی پھوپھی کے نہ ہی اس کی بیٹی کے اور اس کی خالہ کے۔ اور نہ ہی کوئی عورت روزہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ نہ ہی عورت کسی کو اجازت دے اس کے گھر میں آنے کی حالانکہ وہ موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور جو کچھ وہ عورت صدقہ کرے اس کی کمائی میں سے اس میں سے جو وہ اسی عورت پر خرچ کرتا ہے بے شک اس کے لئے نصف اجر ہے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق نہ مانگے تاکہ اپنی سہیلی کا برتن خالی کرے اور خود اس کی جگہ نکاح کر لے سہا اس۔
نہیں کہ اللہ نے جو اس کے لئے چاہا ہے اسی کو مقدر کیا ہے۔
اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے۔

گمان کرنا پسندیدہ نہیں

۱۱۵۶: ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روز باری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صفار نے ان کو محمد بن عبد الملک دیقی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو مالک نے ابو الزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین لوگوں میں سے ہے دور خابندہ جو ایک آدمی سے ایک رخ سے ملے اور دوسرے سے دوسرے رخ سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچاؤ تم اپنے آپ کو گمان کرنے سے بے شک گمان کرنا سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ ہی اندازے لگاؤ اور نہ ہی جاسوسی کرو ایک دوسرے سے حسد بھی نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض بھی نہ رکھو اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ۔ مسلم نے دونوں حدیثیں روایت کی ہیں یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے اور بخاری نے دوسری حدیث کو روایت کیا عبد اللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

سفارش میں احتیاط کی جائے

۱۱۵۷: ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن حسین نصر آبادی نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن عبد اللہ خزاعی نے ان کو رجاء ابو یحییٰ جرسی نے صاحب سقطہ ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے اس نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسی سفارش کی جس کی وجہ سے وہ اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں حائل ہو گیا اس نے اللہ کے ملک اور اختیار میں مداخلت کی۔

اور جس شخص نے کسی مقدمے جھگڑے میں اعانت کی حالانکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ حق ہے یا باطل ہے وہ اللہ کی ناراضگی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کیفیت سے نکل جائے اور جو شخص کچھ لوگوں کے ساتھ چلتا ہے اس طرح کہ گویا وہ وہاں موجود تھا حالانکہ وہ موجود نہیں تھا تو وہ جھوٹی گواہی دینے والے کی مثل ہے اور جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے قیامت میں اس کو کہا جائے گا کہ وہ جو کے دانے کو گرہ لگائے۔ اور مسلمانوں کو گالی دینا اللہ کی نافرمانی اور گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۱۱۵۸: ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن عبد اللہ بن بشران نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد مصری نے ان کو یحییٰ بن عثمان ابن صالح نے ان

کو اسحق بن بکر بن نصر نے ان کو حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے مالک بن انس سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں۔ کوئی شخص کسی کے گھومتے پھرتے دودھ والے جانور کا دودھ بغیر اجازت نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرے گا کہ کوئی تمہیں اپنا پیٹنے کا برتن دے اور وہ اس کو توڑ دے۔ اور اس کا کھانا ضائع کر دے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کے جانوروں کے تھن ان کے لئے طعام اور کھانا جمع کرتے اور محفوظ کرتے ہیں لہذا کوئی شخص کسی کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ دے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اس نے حدیث ابن الہاد سے اس نے مالک سے یہ غریب ہے اکابر کی اصاغر سے روایت میں۔

آپس میں سرگوشی نہ کی جائے

۱۱۵۹..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو زاز نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعلمش نے شقیق سے اس نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین ہوا کرو تو دو آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو الگ چھوڑ کر یہ بات اس کو غم دے گی۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ایک جماعت ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث منصور سے اس نے شقیق سے۔

تین سو ساٹھ جوڑ اور ہر جوڑ کے بدلہ صدقہ

۱۱۶۰..... ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو اعلمش بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ تین افراد ہوا کرو تو دو بندے آپس میں سرگوشی نہ کیا کرو ایک کو اکیلا چھوڑ کر۔ میں نے پوچھا کہ اس کو ہم لوگ چار ہوا کریں تو۔ فرمایا پھر تیرا کوئی نقصان نہیں ہے۔ (یعنی حرج نہیں ہے۔)

۱۱۶۱..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابو توبہ نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو ان کے بھائی نے کہا کہ اس نے سنا ابو سلام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عبد اللہ بن فروخ نے کہ اس نے سنا عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حالت یہ ہے کہ ہر ابن آدم پیدا کیا گیا ہے تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ جو شخص اللہ کی عظمت بیان کرے اور اللہ کی حمد کرے۔ اللہ اکبر کہے۔ الحمد للہ کہے لا الہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور استغفر اللہ کہے۔ اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹا دیا کرے اور لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیا کرے یا اچھائی تلقین کرے اور برائی سے منع کرے وہ ان تین سو ساٹھ جوڑ کو شمار کرے بے شک وہ اس دن اپنے نفس کو جہنم سے دور کر لے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا حسین بن علی حلوانی سے اس نے ابو توبہ سے۔

۱۱۶۲..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو العباس محمد بن اسحق نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو خبر دی زید بن سلمان نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے

ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ یا پتھر کو الگ کر دے یا ہڈی یا کاٹھا دور کر دے لوگوں کے راستے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے عبد اللہ بن عبد الرحمن داری نے یحییٰ بن حسان سے۔

۱۱۶۳:..... ہمیں خبر دی ابو طاهر فقیہ نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو یحییٰ بن حماد نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو سلیمان بن ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر انسان کی تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں اور تینتیس جوڑ ہیں ہر ہڈی کے بدلے ہر روز صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون اتنا صدقہ کر سکتا ہے فرمایا کہ البتہ معروف کا حکم کرے گا یا منکر سے روکے گا۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ وہ کسی کو راستہ کی راہنمائی کر دے۔ پوچھا کہ جو یہ بھی نہ کر سکے۔ فرمایا وہ راستے سے ہڈی ہٹا دے جو یہ نہ کر سکے وہ کسی ضعیف کی مدد کرے جو یہ نہ کر سکے وہ اپنے شر سے لوگوں کو بچائے۔

۱۱۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو زکریا بن ابواسحاق نے اور ابوسعید مسعود بن محمد جرجانی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی حسن بن شقیق نے اور ہمیں خبر دی ابو ذر محمد بن عبد الرحمن حفرہ نے ابوالقاسم مذکر نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں ان میں سے ہر جوڑ کے بدلے میں صدقہ کرنا ہوتا ہے کہتے ہیں کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ جو شخص اتنے صدقات کی استطاعت نہ رکھے فرمایا کیا کوئی ایک تم میں سے یہ بھی نہیں کر سکتا کہ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے اور مسجد میں تھو کے تو اس کو دفن کر دے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو بے شک چاشت کے وقت کی دو رکعتیں ان سب چیزوں کے بدلے میں کفایت کریں گی۔

اور ابن شقیق کی ایک روایت میں ہے کہ لازم ہے انسان پر کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے ہر روز صدقہ کرے۔ لوگوں نے کہا کون اس کی طاقت رکھے گا یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ بلغم جس کو کوئی شخص مسجد میں دیکھ لے اس کو دفن کر دے۔ اور کوئی شئی جس کو وہ راستے سے ہٹائے اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو پھر چاشت کے وقت کی دو رکعت اس کو کافی ہیں۔

راستے سے تکلیف دہ اشیاء ہٹانے پر اجر

۱۱۶۵:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو عبد الرحمن بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابان بن جمہ نے ان کو ابوالوازع نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی شئی لکھا دیجئے جس کے ہاتھ میں نفع حاصل کروں فرمایا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دینے والی شئی ہٹایا کرنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے یحییٰ بن سعید سے۔

۱۱۶۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن مالک سے۔ اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید داری نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس مالک کے سامنے پڑھی۔

اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبد السلام نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی مالک کے سامنے وہ روایت کرتے ہیں بھی مولیٰ ابوبکر سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی

راستے پر چل رہا تھا اس نے اچانک ایک خاردار ٹہنی پائی راستے پر جس کو اس نے ہٹا دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرمادی۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔ اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے عبد اللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

۱۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اپنی اصل سے۔ ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو اسمیل بن ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا وہ ایک خاردار جھاڑی کے پاس سے گذرا اس نے سوچا کہ میں اس کو اٹھا لیتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے لئے مغفرت فرمادے اس نے اس کو اٹھا دیا لہذا اللہ نے اس کی مغفرت کر دی۔

۱۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو مخر بن اسحاق صنعانی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شیبان نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے ہیں تحقیق میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جو جنت میں کروٹیں لے رہا ہے۔

ایک درخت کی وجہ جس کو اس نے راستے کے بیچ سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔
مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر بن عبد اللہ بن ابوشیبہ سے۔

۱۱۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو سلیمان بن خرب نے اور حسن بن اشیب نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابو ہلال نے ان کو قتادہ نے انس بن مالک سے کہا سلیمان نے میں نہیں جانتا اس کو مگر اسی نے مرفوع کیا ہے روایت کو اور حسن نے کہا ہے۔ کہ بے شک ایک درخت تھا راستے پر جو لوگوں کو تکلیف دے رہا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے علیحدہ کر دیا۔ اشیب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق میں نے اس شخص کو جنت میں درخت کے سائے تلے دیکھا ہے۔

۱۱۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسین بن شجاع سردی نے ان کو ابو بکر بن انباری نے ان کو جعفر بن محمد بن شاكر نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو منہال بن خلیفہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو منہال بن خلیفہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حدیث ہے کہ جب سے ہم نے اسلام کو سمجھا ہے۔ ہمیں اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنی اس حدیث سے ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ بے شک ایک مؤمن کو راستہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے۔ اور راستہ سے تکلیف دینے والی چیز ہٹانے پر بھی اجر ملتا ہے اور کسی کو عجی سے عربی میں ترجمہ بتانے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے گھر میں آنے پر بھی اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اس سامان پر بھی اس کو اجر ملتا ہے جو اس کے کپڑے کے رنو میں ڈال لیتا ہے۔ پھر اس کو نکال کر دے دیتا ہے اس پر بھی اس کو اجر ملے گا۔ یہ الفاظ میں حدیث ابن سابق کے اور حدیث زبیری مختصر ہے۔

۱۱۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن عمرو بختری نے بطور قرأت کے۔ ان کو محمد بن ابو العوام نے ان کو ابو عامر عتدی نے ان کو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابوکثیر نے زید بن سلام سے اس نے ابو سلام سے وہ کہتے ہیں ابو ذر نے کہا کہ ہر نفس پر ہر دن جو اس پر سورج طلوع ہوتا ہے صدقہ ہے۔ اپنے نفس پر۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاں سے صدقہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس تو مال نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقات کے باب میں سے ہے۔

اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ استغفر اللہ کہنا۔

آپ اچھائی کی تلقین کیجئے اور برائی سے منع کیجئے۔ لوگوں کے راستے سے کانٹا ہٹا دیجئے اور ہڈی پتھر ہٹا دیجئے۔ اندھے آدمی کو رہنمائی کر دیجئے۔ گونگے بہرے آدمی کو سنوا کر سمجھا دیجئے۔ راہنمائی مانگنے والے کو اس کی حاجت بتا دیجئے آپ جس کا ٹھکانہ جانتے ہوں اپنی قوت بازو کے ساتھ کمزور کی مدد کیجئے اور ٹانگوں کی قوت کے ساتھ پریشان حال فریاد کرنے والے کے لئے سعی کیجئے یہ ساری باتیں تیری طرف سے صدقہ ہیں تیرے نفس پر۔ اور تیرے لئے تیری بیوی سے جماع کرنے میں بھی تیرے لئے اجر ہے۔

ابو ذر نے کہا کہ میرے لئے میری شہوت میں اجر کیسے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا بتائیے اگر تیرا بیٹا ہو جائے وہ تجھے پالے اور تو اس کی خیر کی توقع کرے پھر وہ مر جائے کیا تو اس پر ثواب کی امید کرے گا بولا کہ جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کیا تم نے اس کو پیدا کیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا فرمایا تم نے اس کو ہدایت دی تھی؟ کہا کہ نہیں اللہ نے اس کو ہدایت دی تھی۔ فرمایا کیا تم نے اس کو رزق دیا تھا اس نے کہا کہ نہیں بلکہ اللہ نے اس کو رزق دیا تھا۔ فرمایا کہ بس اسی طرح رکھئے ان کو ان کے حلال میں اور بچائیے اس کو اس کے حرام سے بس اگر اللہ چاہتا اس کو حیات دیتا اور اگر چاہا اس نے اس کو موت دی اور تیرے لئے اجر ہے۔

۱۱۷۲..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو علی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے ابو عیاض سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہر دن میں صدقہ لازم ہے۔

لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی کون طاقت رکھے گا؟ فرمایا کہ تیرا سلام کرنا کسی آدمی کو یہ صدقہ ہے تیرا راستے سے تکلیف دہ شئی کو ہٹانا صدقہ ہے۔ تیرا مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے پریشان حال کی فریاد سننا تیرا یہ صدقہ ہے۔ تیرا راستے کی رہنمائی کرنا صدقہ اور ہر اچھائی صدقہ ہے۔ ۱۱۷۳..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اخطق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے ان کو مہدی نے ”ح“ اور ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو واصل مولیٰ ابو عینیہ نے یحییٰ بن عقیل سے اس نے یحییٰ بن یحییٰ بن عمر سے اور بسا اوقات ذکر کیا گیا ہے ابو الاسود دہلی سے اس نے ابو ذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے اچھے بھی اور برے بھی میں نے ان کے اعمال میں سے یہ عمل بھی دیکھے کہ انہوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹائی تھی۔ اور انہوں نے ان کے برے اعمال میں سے یہ بھی دیکھا کہ مسجد میں بلغم تھوکا ہوادیکھ کر انہوں نے دفن نہ کیا۔ اور ان اسماء کی ایک روایت میں ہے یحییٰ بن یحییٰ بن عمر سے اس نے ابو الاسود سے نہیں کہا۔ اور بسا اوقات ذکر کیا۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماء سے اس نے مہدی سے۔

۱۱۷۴..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو احمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحاق نے معین بن خزمہ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو محمد بن عرعہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو الفیض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو شیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ پیدل چل رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا معاذ نے راستے سے ایک پتھر اٹھایا تو اس شخص نے پوچھا کہ یہ کیا کیا ہے آپ نے معاذ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص راستے سے پتھر اٹھالیتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لئے نیکی لکھ دی جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

قبلہ اور دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت

۱۱۷۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو البختری عبد اللہ بن محمد شا کرنے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو مفضل بن مہلہل نے منصور بن معتمر سے اس نے ربیع بن خراش سے اس نے طارق بن عبد اللہ محارب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ نماز کی حالت میں (تھوکنے پر) تو اپنے سامنے نہ تھوکنے اور دائیں جانب بھی نہیں بلکہ بائیں جانب تھوکیے اگر وہ خالی ہو ورنہ اپنے قدموں کے نیچے اس کے بعد اس کو زمین کے ساتھ مل دیجئے۔

۱۱۷۶..... ہمیں خبر دی ابو سعد زاہد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن فقیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے میں نے سنا المعروف عی سے وہ کہتے تھے۔ بسطام کے پاس ایک آدمی پہنچا جو ولی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا ابو یزید اس کی طرف کھڑے ہو گئے اور اس کی زیارت کی۔ اس شخص نے قبلہ کی طرف بلغم تھوکا تو ابو یزید نے کہا کہ یہ شخص ادب نہیں عطا کیا گیا آداب رسول میں سے اور آپ کی سنت میں سے یہ ولایت کیسے عطا کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۷۷..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو محمد بن روح نے ان کو سفیان نے خالد حذاء سے ان کو ابو نصر بن عبد اللہ بن صامت نے معاذ سے وہ کہتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں میں نے اپنے دائیں طرف کبھی نہیں تھوکا۔ ابو نصر وہ حمید بن ہلال ہے۔

۱۱۷۸..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمر مستملی کی تحریر میں پڑھا تھا۔ کہ میں نے سنا محمد بن عبد الوہاب سے وہ کہتے مجھے یاد ہے عبد الرحمن بن بشران سے کہ یحییٰ بن سعید قطان کا بیٹا مکہ جانے کے لئے روانہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کیا بائیں جانب کافی نہیں ہے دائیں جانب نہ تھوکنے۔

۱۱۷۹..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو احمد یعنی ابن یونس نے ان کو زہیر نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوعقیق نے عامر بن سعد سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں بلغم تھوک بیٹھے تو اس کو چاہئے کہ اپنے بلغم کو چھپا دے کہ وہ کسی مؤمن کی جلد کو یا کپڑے کو نہ لگے جو اس کو تکلیف پہنچائے۔

اچھائی اور برائی دو مخلوق ہیں

۱۱۸۰..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن ابراہیم فام نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے ان کو ہشام بن ابو عبد اللہ نے ان کو قتادہ نے حسن سے اسے ابو موسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک (معروف اور منکر) اچھائی اور برائی دو مخلوقات ہیں جو قیامت کے دن نصب کی جائیں گی بہر حال معروف تو خوشخبری ہو اس کے کرنے والوں کے لئے وہ ان کو خیر کا وعدہ دیتا ہے بہر حال منکر۔ وہ کہتا ہے اپنے آپ کو دیکھو وہ نہیں استطاعت رکھتے مگر گناہ کی۔

۱۱۸۱..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہشام بن لاحق ابو عثمان مدائنی نے ۱۸۵ھ میں ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں معروف کے کام کرنے والے آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے اور دنیا میں اہل منکر آخرت میں بھی اہل منکر ہی ہوں گے۔

نیک لوگ آخرت میں بھی اچھے کام کریں گے

۱۱۸۲:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو حازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن قرش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں اچھے کام کرنے والے آخرت میں بھی اچھے کاموں والے ہوں گے۔

ابو حازم نے کہا اور اسکو روایت کیا ہے مؤمل بن اسمعیل نے ثوری سے اس نے عاصم سے اس نے ابو عثمان سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کو روایت کیا ہے ہشام بن لاحق مدائنی نے ان کو عاصم نے ابو عثمان سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۱۸۳:..... اور اس کو روایت کیا ہے ابن مبارک نے عاصم سے اس نے ابو عثمان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرسل روایت ہے اور حدیث راجع ہے اس کی طرف جس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔

۱۱۸۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو ابو العباس بن مسروق نے ان کو عبد اللہ بن خصب نے ان کو محمد بن قدامہ جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حماد بن زید سے یہ حدیث بیان کی۔

بے شک دنیا میں اہل معروف وہی اہل معروف ہوں گے آخرت میں انہی میں سے۔ لہذا حماد نے کہا۔ میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ معروف اور اچھے کام کرنے والوں کو جمع کریں گے اور ان پر اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کریں گے۔ اور ان کی اپنی نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔ لہذا ان کے مؤمن بھائی جو کوتاہیاں کرنے والے ہوں گے وہ ان کو پالیں گے اور وہ ان سے الگ حال دریافت کریں گے۔ وہ کہیں گے کہ برائیاں نیکیوں کو لے گئیں۔ ہم اس حال میں باقی رہ گئے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ ہم کس طرف رجوع کریں گے۔ فرمایا کہ اہل معروف ان سے کہیں گے بے شک ہمارے رب نے اپنے فضل میں سے ایک فضل کی سخاوت کی ہے اور ہماری نیکیاں باقی ہیں جو ہم نے عمل کئے تھے آج ہم وہ تمہیں دے دیتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ان کو دے دیں گے لہذا وہ جنت میں چلے جائیں گے۔

گھر میں جھانکنے کی ممانعت

۱۱۸۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن معانی بن احمد صیداوی نے صیدا میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی عمرو بن عثمان نے ان کو بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے میری حدیث کو اپنی حدیث کے ساتھ مقابلہ کیجئے حبیب بن صالح اس نے یزید بن شریح ابو جی المؤمن سے اس نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کسی مسلمان انسان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی آدمی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر دیکھے اگر نظر مارے تو گویا وہ داخل ہو گیا۔ اور کوئی شخص اس طرح کسی قوم کی امامت نہ کرے کہ (جب دعا کرے تو) ان لوگوں کے سوا صرف اپنے آپ کو دعا کے لئے مخصوص کر دے ان کو شامل نہ کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے ان کی خیانت کی۔ اور کوئی شخص نماز کی طرف نہ کھڑا ہو اس حال میں کہ اس نے پیشاب پاخانہ کو روک رکھا ہو۔

چار خصلتیں

۱۱۸۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبد ان نے ان کو احمد بن صفار نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابوالدینا نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس میں جو آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں (فرمایا کہ) چار خصلتیں ہیں ایک میری ہے اور ایک تیری ہے اور ایک میرے اور تیرے درمیان ہے اور ایک صفت تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ بہر حال وہ صفت جو میرے لئے ہے وہ ہے میری عبادت کیجئے میرے ساتھ کسی شئی کو شریک نہ کیجئے۔ اور وہ صفت جو صرف تیرے لئے ہے وہ ہے کہ آپ نے جو بھی خیر کا عمل کیا ہے وہ آپ کو کفایت کرے گا (اس کی جزا آپ کو ملے گی) اور وہ جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ ہے تیری طرف سے دعا اور میری طرف سے قبولیت۔ اور جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان ہے وہ ہے کہ میں ان کے لئے وہی پسند کروں گا جو آپ اپنے نفس کے لئے پسند کریں گے۔

جنت کی بشارت

۱۱۱۸۷: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابو سلمہ موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حفص بن اسلم بن وردان مجدری نے اس نے سنا ثابت بنانی سے اس نے انس بن مالک سے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ عائد بن عمرو مزنی کو جنت کی بشارت دے دیجئے اس نے بشارت نہ دی پھر دوسری بار جواب آیا پھر اس نے نہ دی پھر تیسری بار آیا تو اس نے نہ دی۔ چنانچہ کسی نے اس سے کہا کہ آپ پھر ایک بار اسی جگہ جا کر سوئیں جہاں آپ نے خواب دیکھے ہیں اگر خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تو وہ پھر آپ کو نظر آئے گا۔ جب خواب آئے اور کہنے والا آپ سے یہ بات کہے کہ عائد کو جنت کی بشارت دے دیجئے تو آپ پوچھئے گا کہ کس وجہ سے وہ جنت میں ہے؟ اس نے ایسا ہی کیا پوچھا کہ وہ کیوں جنتی ہے؟ فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں کوئی تکلیف دینے والی چیز کو چھوڑتا نہیں ہے۔ اس روایت میں حفص ضعیف ہے۔ مگر شان یہ ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو جعفر بن سلیمان نے اسماء بن عبید سے کہتے ہیں کہ عائد مدنی نے کہا البتہ اگر میں اپنا بھال اپنے خیمے میں انڈیل دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ مسلمانوں کے راستے میں پھینکا جائے۔ کہتے ہیں کہ اس کے گھر سے بارش کا ہوا غیر کا پانی نکالیں مسلمانوں کے راستے کی طرف جب بھی ہوتا مگر یہی خواب دیکھا گیا کہ وہ جنت میں پوچھا گیا کیوں تو بتایا گیا بوجہ اس کے مسلمین کے تحفظ دینے کے اپنی ایذاء سے۔

۱۱۱۸۷: (مکرر ہے) یہ روایت ان میں سے ہے جن کی مجھے خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے بطور اجازت دینے کے لئے ان کو ابو عبد اللہ عسکری نے ان کو ابو القاسم بغوی نے ان کو ابو البرقع زہرانی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو اسماء بن عبید نے۔ اس نے ذکر کیا ہے مذکور کو۔ ۱۱۱۸۸: ہمیں حدیث بیان کی ابو زکریا بن ابوالحق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب شیبانی حافظ نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو حیان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سرج نامی شخص نہیں گلی کھولتے تھے راستے کی طرف مگر اپنے گھر کی طرف۔ اور نہیں مرقی تھی ان کے گھر والوں کی مگر اس کو بھی اپنے گھر میں دفن کرتے تھے لوگوں کو ایذاء سے بچانے کے لئے۔

لہسن و پیاز کھا کر مسجد میں جانا پسندیدہ نہیں

۱۱۱۸۹: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزازی نے اور ابو عمرو بن سماک نے دونوں نے کہا کہ ان کو عبد الرحمن بن محمد بن منصور نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص اس پودے لہسن میں سے کچھ کھالے۔ اس کے بعد لہسن کے بعد پیاز کھا۔ اور گندنا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے بے شک فرشتے اذیت محسوس کرتے ہیں اس چیز سے جس سے انسان اذیت محسوس کرتے ہیں یہ الفاظ ہیں ابن سماک کی حدیث کے۔

اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن حاتم سے اس نے یحییٰ سے۔
 ۱۱۹۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا فرماتے ہیں آپ اس حدیث کے بارے میں جو آپ کی طرف سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتے اذیت پاتے ہیں ہر اس چیز سے جس چیز سے بنو آدم اذیت پاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حق ہے۔

فصل..... مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے راز کی حفاظت کرنا

۱۱۹۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سعید بن عبد الرحمن نے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 یہ حقیقت ہے کہ دو ہم نشین مجلس کرتے ہیں امانت داری کے ساتھ لہذا دونوں میں سے کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی کا راز فاش کرے جو کچھ وہ ناپسند کرتے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۱۹۱:..... (مکرر ہے) اپنی اسناد کے ساتھ مروی ہے ان کو خبر دی معمر نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب آپ رات کو بات کریں تو اپنی آواز کو پست کر لیں اور جب دن میں بات کریں تو دیکھ لیں آپ کے گرد کون ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات داخل ہے احتیاط کے باب میں حفظ اسرار کے لئے۔

۱۱۹۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن و ب نے ان کو سلیمان نے یعنی ابن بلال نے عبد الرحمن بن عطاء نے اس نے عبد الملک بن جابر بن عتیک نے اس نے جابر بن عبد اللہ سے۔

۱۱۹۳:..... اور ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو نصر محمد بن حمدویہ بن اہل مروزی نے ان کو عبد اللہ بن حماد اہلی نے ان کو یحییٰ بن صالح نے ان کو سلمان بن بلال نے ان کو عبد الملک بن عطاء نے یہ کہ عبد الملک بن جابر بن عتیک نے اس کو خبر دی یہ کہ جابر بن عبد اللہ نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ جب کوئی انسان کوئی بات بیان کرے کسی کو اور دیکھے کہ جو بات بتلا رہا ہے وہ جس کو بتلا رہا ہے اس کے ماحول کو دیکھ رہا ہے تو یہ بات اس کے لئے امانت ہوگی۔

اور علوی نے نہیں ذکر کیا ماحول کے لفظ کو میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں علوی سے اس نے عبد الملک بن عطاء سے سوائے اس کے نہیں کہ وہ عبد الرحمن بن عطاء مدنی ہے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے۔

۱۱۹۴:..... اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب السنن میں حدیث ابن ابو ذئب سے اس نے عبد الرحمن بن عطاء سے۔
 ۱۱۹۴:..... (مکرر ہے) اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے ابن ابو ذئب سے اس نے ابن اخی جابر بن عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت ہوتی ہیں مگر تین مجلسیں (امانت نہیں ہوتیں) ناحق خون بہانے (قتل کرنے) کی یا حرام شرم گاہ کی (کسی کی عزت لوٹنے کی) یا ناحق کسی کا مال مارنے کی۔

۱۱۹۵:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اس نے سنا محمد بن طاہر وزیری سے
 اس نے ابو علی حکیم سے اس نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے اپنے کسی دوست کے آگے اپنا راز افشاء کیا بطور

رازداری کے اپنے رازوں میں سے جب بیان کر چکا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کو محفوظ کر لیا ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ میں اس کو بھول چکا ہوں۔

۱۱۱۹۵:..... (مکرر ہے) ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن سلمیٰ نے اس نے احمد بن اسماعیل ازدی سے اس نے فضیل بن جعفر سے اس نے محمد بن سلام سے اس نے خلیل بن احمد سے وہ کہتے تھے:

جو شخص تیرے آگے کسی کی غیبت کر سکتا ہے وہ تیری غیبت بھی کسی کے آگے کر سکتا ہے۔ جو شخص دوسروں کی خبر تجھے دے سکتا ہے وہ تیری خبر دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا چغل خور۔

فصل:..... مسلمانوں کی عیب جوئی ترک کرنا۔ اور ان کی معذرت قبول کرنا اس کے علاوہ جو ماقبل کے

ابواب میں گذر چکا ہے

۱۱۱۹۶:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو بکر محمد ابن حبان بن حمدویہ واعظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن یونس قزوینی نے ان کو اسماعیل بن توبہ نے ان کو مصعب بن سلام نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو ابو الحلق سمعی نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خطبہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ خواتین نے اپنے گھروں میں اس کو سنایا یوں کہا کہ خواتین نے اس کو خیموں میں سنا اس کے بعد فرمایا کہ اے گروہ ان لوگوں کے جو اپنی زبان کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اپنے دل سے ایمان نہیں لائے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی عیب جوئی نہ کرو اس لئے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور اللہ جس کے عیبوں کو ظاہر کرتا ہے اس کو رسوا کر دیتا۔ اگر چہ اپنے گھر کے اندر بیٹھا ہو۔

۱۱۱۹۷:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے اس نے سنا عبد اللہ بن محمد بن منازل نے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن آدمی اپنے بھائیوں کے عذر تلاش کرتا ہے اور منافق آدمی اپنے بھائیوں کی غلطیاں تلاش کرتا ہے۔

۱۱۱۹۸:..... میں نے سنا ابو عبد الرحمن سے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا منصور بن عبد اللہ ہروی سے اس نے سنا ابو علی ثقفی سے اس نے حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی بھائی پھسل پڑے اس کے لئے ستر عذر تلاش کرو اگر چہ تمہارے دل اس کو قبول نہ کریں یقین جانو کہ عیب لگانے والے تمہارے نفوس ہیں جہاں مسلمان کے لئے ستر عذر ظاہر ہوں اس کو قبول نہیں کرتا۔

۱۱۱۹۹:..... اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے۔ حمدون قصار نے کہا کہ اپنے بھائیوں کے ایمان کو قبول کرو اور ان کے کفر کو رد کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے واقع کر دیا ہے اس کو جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ اپنی مشیت میں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء۔

بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے ماسوا گناہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

۱۱۲۰۰:..... ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین سلمیٰ نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ان کو زکریا بن یحییٰ اسمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے کہا تھا اپنے بھائیوں کے عیبوں کو بھول جائیے تیرے لئے ان کی محبت دائمی رہے گی۔

تواضع و عاجزی کی علامات

۱۱۲۰۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے اس نے سنا ابو عثمان حنظل سے اس نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے تھے۔ اس شخص کی محبت پہ یقین نہ کر جو تجھ سے محبت نہ کرے سوائے آپ کے معصوم ہونے کی صورت میں اور میں نے ذوالنون سے سنا کہتے تھے۔ تین چیزیں عقلمندی کے اعمال کی علامت میں دین میں جھگڑے کو اور ریا کاری کو ترک کر دینا۔ تھوڑے سے علم کے باوجود عمل پر توجہ دینا لوگوں کے عیوب سے غافل ہو کر اپنے عیبوں کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا، تین چیزیں تواضع اور عاجزی کی علامات میں سے ہیں۔

نفس کو چھوٹا سمجھنا عیبوں کی معرفت رکھنا۔ توحید کی حرمت کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا۔ اور حق کو قبول کرنا اور ہر ایک سے نصیحتیں قبول کرنا اور تین چیز حسن خلق کی علامت ہیں۔ معاشرت کے لوگوں سے قلت مخالفت ان کے اخلاق کی تحسین کرنا اور نفس کو الزام دینا جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں عیوب کی معرفت سے رکنے کے لئے۔

۱۱۲۰۲:..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو شعر سنائے محمد بن طاہر وزیری نے ان کو شعر سنائے مطر نے ان کے بعض کے لئے۔ مفہوم یہ ہے۔ جو شخص تیرے پاس عذر پیش کرنے آئے اس کا عذر قبول کر لیجئے اگرچہ وہ اپنی بات میں جو تجھے کہی ہے سچا ہو یا جھوٹا ہو۔ جس نے طاہر اتیری اطاعت کی اس نے تجھے راضی کر لیا اور تحقیق جس نے چھپ کر تیری نافرمانی کی اس نے تم سے گمراہی کی۔

گناہ کی دیت

۱۱۲۰۳:..... اور ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن نے اور مجھے شعر سنائے محمد بن عبد الواحد رازی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابو عمر ان موسیٰ بن عبد اللہ بیہقی نے ان کو شعر سنائے ابو محمد عبد اللہ بن ابوسعید بیہقی نے ابوالحسن بن ابوالعالیہ بیہقی سے مفہوم یہ ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ فلاں شخص نے تیری برائی کی ہے حالانکہ غنی آدمی کا ذلت کی جگہ ٹھہرنا عار ہے۔ اور عیب ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ میرے پاس معذرت کرنے آیا تھا۔ ہمارے ہاں گناہ کی دیت اور سزا عذر اور معذرت کرنا ہے۔

۱۱۲۰۴:..... اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے شعر سنائے ابوالحسن سلامی بغدادی نے ان کو شعر سنائے نقطویہ نے ان کو شعر سنائے احمد بن یحییٰ ثعلب نے۔ تین خصلتیں ایسی ہیں دوست کے اندر میں نے ان کو روزے اور نماز کے مشابہ قرار دیا ہے۔ اس کا غمخوار ہونا۔ اور اس کا ہر غلطی پر درگزر کرنا اور خلوتوں میں رازوں کو فاش کرنے کو ترک کر دینا (اچھے دوست میں یہ صفات موجود ہونا فرض ہے۔)

شعراء کے کلام کا مفہوم

۱۱۲۰۵:..... اور ہمیں شعر سنائے محمد بن حسین نے ان کو شعر سنائے علی بن احمد طرسوسی نے ان کو ابو فراس حارث بن سعید بن حمدان نے اپنے کلام میں سے۔

مفہوم یہ ہے۔ جب میں غلطی اور گناہ کرتا ہوں تو مجھے یقین ہوتا ہے آپ مجھے گرفت نہیں کریں گے اس لئے کہ مجھے تیری طرف سے سچی دوستی اور بھائی چارے کا یقین ہے۔

کیونکہ دشمن کا خوبصورت کام بد صورت اور برا ہوتا ہے اور دوست کا بد صورت کام بھی قبیح اور برا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۰۶:..... مجھے شعر سنائے ابو عبد الرحمن سلمی نے ان کو شعر سنائے ابن ابوزائدہ مصری نے ان کو شعر سنائے ابو منصور نے مفہوم یہ ہے۔ میں نے تو بڑا عظیم گناہ اور نافرمانی کی ہے۔ اور آپ اس نافرمانی سے بھی بہت بڑے ہیں پہلے تو آپ اپنے عفو و درگزر کی سخاوت کریں گے پھر اپنے

حوصلے اور اپنی بردباری کے ساتھ معاف کر دیں گے اگر میں اپنے افعال کے اندر شرفاء میں سے نہیں بن سکا تو آپ تو شرفاء میں بنا کر دکھائیے۔
 ۱۱۲۰۷:..... ہمیں شعر سنائے ابو عبد الرحمن نے وہ کہتے ہیں مجھے شعر سنائے ابن ابوزائدہ نے ان کو شعر سنائے ابو منصور نے۔
 مفہوم یہ ہے: میرے نفس نے تو غلطی کی ہے جیسے آپ کا خیال ہے ہر بھلائی والا معاملہ اور سلوک کہاں ہے؟ جس وقت میرے نفس نے برائی کی ہے جیسے کہ میں نے واقعی کی ہے تو یہ تو بتائیے کہ آپ کی عنایت اور آپ کی مروت کہاں گئی ہے؟

اسلام کی نشانیاں

۱۱۲۰۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں اسلام کی نشانیاں ہیں۔ اہل ملت اسلام پر شفقت کرنا۔ ان سے ایذا رسانی کو روک دینا۔ قدرت رکھنے کے باوجود ان کے غلطی اور برائی کرنے والے سے درگزر کرنا۔

۱۱۲۰۹:..... اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ حکیم اور دانا آدمی کی صفت میں سے ہے۔ قیادت میں خوشی مزاج ہونے عادت ہو جاہل کی جہالت کو برداشت کرنے والا ہو۔

بے شک دانا آدمی کے اخلاق کی بلندی میں سے ہے اللہ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا جھکاؤ کے ساتھ اور عاجزی و انکساری کرنا۔ اور وہ اسی کے ساتھ شرف اور عظمت کو پالیتا ہے۔ اور تین صفات و محبت و شفقت کی نشانیاں ہیں مظلومین کے لئے دیت اور بدلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یتیم اور مسکین کے لئے دل کا رونا۔ مسلمانوں کے مصائب پر خوشی کا فقدان۔ اور تین چیزیں نصیحت اور خیر خواہی کی نشانیاں ہیں۔ مسلمانوں کے مصائب کے ساتھ دل کا غمگین ہونا۔ ان کے لئے خیر خواہی کرنا ان کی کڑوی کیسی باتوں اور بدگمانیوں کے غم کو پی کر۔ اور ان کو ان کی مصالحتوں کی ہدایت و رہنمائی دینا اگرچہ وہ اس سے بے خبر ہو کر اس کو ناپسند کر رہے ہوں تحقیق باب مکارم اخلاق کے اندر اس قسم کی احادیث اور حکایات گزر چکی ہیں جو کہ انشاء اللہ کافی رہیں گی۔

دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے

۱۱۲۱۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے بطور املاء کے ان کو خبیل بن اسحاق نے ان کو محمد بن یزید بن حمیس نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن جریج نے کہا کہ جب آپ اپنے بھائی سے ملیں تو اس سے یہ نہ پوچھیں کہ کہاں سے آئے ہو؟ اس لئے شاید وہ کسی ایسی جگہ سے آیا ہو کہ وہ یہ پسند نہ کرتا ہو کہ آپ اس کو جانیں اگر وہ آپ کو یہ بتادے کہ وہ کہاں سے آیا ہے تو اس پر مشقت ڈال دیں گے اور اگر وہ آپ کو غلط بتائے تو اس پر گناہ لکھا جائے گا اور اسی طرح جب آپ ان کو کہیں جاتے ہوئے دیکھیں تو یہ نہ پوچھیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ جب اس سے نہیں پوچھیں گے تو اس بات سے بھی گریز کریں کہ اس کے ساتھ جائیں یہ جاننے کے لئے کہ وہ کہاں جاتا ہے (کیونکہ یہ دھوکا ہوگا) اور حدیث شریف میں ہے کہ مکر اور خدیعہ جہنم میں ہے (یعنی مکر و دھوکہ کرنے والا جہنمی ہے۔)

فصل:..... ترک احتکار کرنا

احتکار کا معنی ہے۔ مہنگے داموں بیچنے کے لئے غلہ اسٹور کر لینا جب کہ مسلمانوں کو اس کی ضرورت ہو بلاشبہ یہ بری عادت ہے اور اسلامی نقطہ نگاہ سے جرم ہے۔ اس صفت کو اختیار نہ کرنا اور چھوڑ دینا بلاشبہ مستحسن عمل ہے۔ اس فصل میں اسی کی تلقین ہے۔

۱۱۲۱۱:..... ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن علوی نے ان کو خبر دی ابو نصر محمد بن حمدویہ بن بہل مروزی نے ان کو عبد اللہ بن حماد نے ان کو ابن ابومریم

نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید بن مسیب نے اس نے معمر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلہ جمع نہیں کرتا مہنگے داموں فروخت کرنے کے لئے مگر گنہگار آدمی۔
مسلم نے اس کو نقل کیا حدیث حاتم بن اسماعیل سے اس نے ابن عجلان سے۔

۱۱۲۱۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی شیبانی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عبد الرحمن بن یزید بن جابر قاسم بن یزید سے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا اس بات سے کہ غلہ مہنگے داموں بیچنے کے لئے جمع کیا جائے۔

۱۱۲۱۳:..... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابوالحق نے یعنی زہری نے ان کو ابوالحق بن منصور نے ان کو اسرائیل بن علی بن سالم نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جالب مرزوق ہوتا ہے اور تحکمر ملعون ہوتا ہے۔ (یعنی فروخت کرنے کے لئے مال کے گلے کو ایک جگہ سے یا ایک شہر سے دوسری جگہ یا دوسرے شہر لے جانے والے کو رزق ملتا ہے۔ جب کہ روک کر رکھنے والے کو لعنت ملتی ہے۔

۱۱۲۱۴:..... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالحق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن محمد بن سعید سکری نے ان کو ابو علی احمد بن محمد بن ہارون نے ہمدان میں ان کو محمد بن عبدوس بن کامل سراج نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وہ کہتے ہیں۔ زید ابو المعلى سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حسن سے اس نے معقل بن یسار سے اس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں جو شخص داخل ہو کسی چیز میں مسلمانوں کے دام طے کرنے اور قیمتیں لگانے میں اور وہ مسلمانوں پر چیزیں مہنگی کرے یا قیمتوں میں گرانی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم میں پھینک دے۔

اور ابن اسحاق کی ایک روایت میں ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے سنا کہ معقل بن یسار واپس آگئے میں وہ اس کے پاس آئے اور معقل بن یسار نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے، جو شخص کوئی شئی داخل کرے مسلمانوں کی اشیاء کی قیمتوں میں تاکہ ان پر گرانی کرے مہنگائی کرے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی گہرائی میں پھینک دے۔

۱۱۲۱۵:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علی بن احمد بن علی بن عمران جرجانی نے حلب میں ان کو عطیہ بن بقیہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احتکار کرنے والا۔ مہنگا بیچنے کے لئے غلہ اور اناج روک کر رکھنے والا بدترین بندہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نرخ میں ارزانی کر دے تو وہ ادا اس اور مغموں ہو جاتا ہے اور جب مہنگائی کر دیتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔

۱۱۲۱۶:..... ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن شیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن عمر نے ان کو حدیث بیان کی رجاء بن محمد عزمی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ربیع بن حبیب نے ان کو نوفل بن عبد الملک نے ان کو ان کے والد نے علی سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا غلہ اناج جمع کر کے رکھنے سے شہر کے اندر۔ رجاء نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ منع فرمایا تھا تلقی سے یعنی تجارتی قافلے کو جو اناج لے کر آ رہا ہے آگے جا کر ملنا ساز باز کرنے کے

لئے۔ اور منع فرمایا تھا قیمت طے کرنے سے طلوع سورج سے پہلے پہلے اور منع فرمایا تھا پالی ہوئی بکری کے ذبح کرنے سے۔

غلہ کو روک کر رکھنے والا کوڑھ و افلاس میں مبتلا ہوتا ہے

۱۱۲۱۷:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو ہشیم بن رافع نے ان کو ابو یحییٰ مکی نے ان کو عمر بن خطاب نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ دے رہے تھے جو شخص مسلمانوں کے خلاف ان کا غلہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ اور افلاس میں مبتلا کرتا ہے۔

۱۱۲۱۸:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن محمد نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشیم بن رافع بصری نے ان کو ابو یحییٰ نے ان کو فروخ مولیٰ عثمان بن عفان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب مسجد سے نکلے انہوں نے غلہ پھیلا ہوا دیکھا اور پوچھا کہ یہ کیسا غلہ ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں سرزمین سے لایا گیا ہے۔ فرمایا اس غلے میں اللہ برکت دے اور اس کو بھی جو اس کو لے کر آیا ہے۔ آپ کے کسی ساتھی نے بتایا اے امیر المؤمنین اس غلے کو فروخ نے اور فلاں شخص مولیٰ عمر نے جمع کر کے روک رکھا ہے حضرت عمر نے ان دونوں کو بلایا۔ اور پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا تھا کہ تم مسلمانوں کا غلہ (کھانا) روک رکھو۔ ان دونوں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم اپنے مال کے ساتھ خرید کر کے رکھ دیتے ہیں حضرت عمر نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا جو شخص مسلمانوں کا غلہ وغیرہ روک رکھے اللہ تعالیٰ اس پر جزام اور افلاس مار دیتے ہیں۔

دھوکہ دہی اور احتکار کرنے والا کون ہے

۱۱۲۱۹:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابو الازہر نے ان کو ابو عامر عقدی نے ان کو سعید بن عبد الرحمن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ فرماتے تھے مسلمانوں کے ساتھ کھوٹ اور دھوکہ کرنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ کوئی ان کے دام چڑھ جانے کی تمنا کرے۔

۱۱۲۲۰:..... ہمیں خبر دی ابو محمد عبد اللہ بن یحییٰ سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے اس نے سنا ثوری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک احتکار کرنے اور روک کر رکھنے والا حقیقت میں وہی ہے جو مسلمانوں کے بازار سے چیز خرید لے تاکہ وہ اس کو مہنگا فروخت کرے گا۔ اور مال کو فروخت کے لئے لانے والا احتکار کرنے والا نہیں ہے اور جب بازار میں فروخت کرے اور اس کے دام نہ بدلے پھر اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۱۲۲۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو محمد بن حامد مقرئ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن سنان نے ان کو ابو عاصم نے عبد اللہ بن مؤمل سے اس نے عمر بن عبد الرحمن سے اس نے عطاء سے یہ کہ عمر نے ایک آدمی کو طلب کیا اور اس سے پوچھا اس نے بتایا کہ وہ اس لئے گیا ہے تاکہ طعام (غلہ وغیرہ) خریدے۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا گھر کے لئے یا فروخت کرنے کے لئے آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو بتادو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مکہ میں طعام (غلہ وغیرہ) کا احتکار (روک رکھنا) الحاد اور بے دینی ہے۔

فصل:..... (آنکھ پہنچنا) یعنی نظر بد لگنا

۱۱۲۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ”ح“ اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ

نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو وہب نے ابن طاؤس سے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نظر لگنا حق ہے (سچ ہے) اگر کوئی چیز ایسی ہوتی جو تقدیر سے سبقت کر سکتی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی جو اس سے سبقت کر جاتی اور جس وقت تم لوگ (نظر بد کا اثر ختم کرنے کے لئے) غسل کر کے دینے کے لئے کہہ دینے جاؤ تو غسل کر لو۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر وغیرہ سے اس نے مسلم بن ابراہیم سے۔

۱۱۲۲۳: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے وہ کہتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکھا وہ غسل کر رہا تھا اس نے تعجب کیا اس کو دیکھا اور کہا اللہ کی قسم یہ کہ نہیں دیکھا ہے میں نے مثل آج کے دن کے اور نہ ایسی جلد دیکھی جس کی حفاظت کی جاتی ہو یا اس کی پردہ نشینی نے یا یوں کہا یہ تو کسی لڑکی کی جلد ہے جو اپنی گوشتہ نشینی میں رہ رہی ہو۔

کہتے ہیں اس کو نظر بد اثر کر گئی یہاں تک کہ وہ اٹھ نہیں سکا۔ لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگ کسی کو اس کی نظر بد کی تہمت لگاتے ہو لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ ہاں یہ بات ہے کہ عامر بن ربیعہ نے اس کو ایسے ایسے کہا تھا۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو بلایا پھر کہا: سبحان اللہ! کس جرم میں قتل کرتا ہے ایک تمہارا اپنے بھائی کو جب اس کی کوئی چیز دیکھتا ہے جو اس کو اچھی لگتی ہے۔ تو چاہئے کہ اس کے لئے برکت کی دعا کرے کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اپنا منہ دھویا اور اپنی ہتھیلیوں کا اوپر کا حصہ اور دونوں کہنیاں اور اس نے اپنا سینہ دھویا اور اپنے تہہ بند کے نیچے کا حصہ اور دونوں گھٹنے اور اپنے دونوں قدموں کے کنارے برتن میں ان کا ظاہر و باطن۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ مغسولہ پانی سہل بن حنیف کے سر پر اونڈیلا گیا۔ میرا خیال ہے کہ ایک برتن اس کے پیچھے (اونڈیلا گیا) کہتے ہیں آپ نے اس کو حکم دیا اس نے اس میں سے چند گھونٹ بھرے پھر وہ سواری کے ساتھ چلے گئے کہتے ہیں کہا جعفر بن برقان نے کہ ہم لوگ اس واقعے کو اکھڑیں سمجھتے تھے انہوں نے کہا کہ بلکہ یہ سنت ہے۔

۱۱۲۲۴: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے اعمش سے اس نے ابراہیم سے اس نے اسود سے اس نے سیدہ عائشہ سے فرماتی ہیں۔ کہ (اس دور میں) نظر بد لگانے والے سے کہا جاتا تھا کہ وہ وضو کر کے دے پھر اس پانی کے ساتھ وہ شخص غسل دیا جاتا تھا جس کو نظر بد لگ گئی ہوتی تھی۔

تقدیر سے سبقت کرنے والی چیز

۱۱۲۲۵: ہمیں خبر دی ابو علی روز باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمرو بن عامر نے ان کو عبید بن رفاع نے وہ کہتے ہیں کہ بی بی اسماء نے کہا یا رسول اللہ بے شک بنی جعفر جو ہیں ان کو نظر بد لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے لئے جھاڑ پھونک کروائی جائے گی۔ یا فرمایا کہ میں ان کے لئے جھاڑ دوں گا۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر اس سے سبقت کر جاتی۔

اس کو روایت کیا ہے ایوب نے عمرو بن دینار سے اس نے عروہ سے اس نے عبید سے اس نے اسماء بنت عمیش سے۔

نظر بد سے بچنے کا وظیفہ

۱۱۲۲۶: ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو عمرو

نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ عروہ بن زبیر جب تازہ کھجوروں کے ایام ہوتے تھے۔ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو لوگ بھی داخل ہوتے تھے اور لوگ اس میں سے کھاتے اور ساتھ لے کر بھی جاتے۔ اور وہ جب داخل ہوتے تو یہ آیت پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ اس کو بار بار بار پڑھتے پڑھتے آپ باغ سے باہر نکل جاتے۔

ولو لا اذ دخلت جنتك قلت ماشاء الله لاقوة الا بالله.

(کیوں ایسا نہ کیا) کہ جب آپ اپنے باغ میں داخل ہوتے تو یوں پڑھ لیا کرتے ماشاء اللہ۔ اللہ جو کچھ چاہے (وہی کچھ ہوتا ہے) لاقوة الا بالله۔ اللہ کی دین کے بغیر کوئی طاقت نہیں ہے کسی کے لئے۔

فصل:..... احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

۱۱۲۲:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزازی نے ان کو جعفر بن محمد بن شاہر نے ان کو عفان نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی سلمہ بن کھیل نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (قرض) کا تقاضا کر رہا تھا ابو محمد کہتے ہیں کہ عفان نے کہا تقاضا کر رہے ہیں آپ ان کے لئے سخت روی اختیار کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اس کے ساتھ سختی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ایسا نہ کرو بے شک صاحب حق کو گرم بات کرنے کا حق ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو نو جوان اونٹوں میں سے اس کے اونٹ کی مثل اونٹ دے دو سب صحابہ کرام نے بتایا یا رسول اللہ ہمارے پاس جتنے جانور ہیں وہ اس سے زیادہ قیمت کے ہیں اس نے جو اونٹ دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ہی اس کو دے دو بے شک تم لوگوں میں سے اچھا وہی ہے جو احسن طریقے پر ادائیگی کرے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں شعبہ کی حدیث سے۔

۱۱۲۳:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد بن علی مھر جانی بن ابوثابت بن محمد نے ان کو مسعر نے محارم بن دثار سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہمارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اداء کر دیا اور مجھے اضافہ بھی کر کے دیا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ثابت بن محمد سے۔

۱۱۲۴:..... ہمیں خبر دی ابو بکر بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن احمد میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے قرض لیا چالیس ہزار۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال آ گیا۔ آپ نے فرمایا ابوربیعہ کو میرے پاس بلا لاؤ (میں آ گیا تو) آپ نے فرمایا یہ لیجئے آپ کا مال ہے اللہ تعالیٰ آپ کے لئے آپ کے مال میں برکت دے۔ یقینی بات ہے کہ پہلے دینے کا بدلہ پوری پوری ادائیگی کر دینا ہے اور شکریہ ادا کرنا ہے۔

۱۱۲۵:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبید اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک نے ان کو عبد اللہ بن ابوسفیان نے یعنی ابن الحارث بن عبد المطلب نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی یہودی آیا جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کر رہا تھا۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سختی کی جس کی وجہ سے صحابہ کرام اس کے ساتھ ناراض ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماقدر اللہ۔ نہ مقدس کرے اللہ۔ یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت پر رحم نہیں کرے گا جو اپنے میں سے ایک کمزور کا حق نہیں لیتے سوائے رک رک کر کرنے کے پھر آپ نے بی بی خولہ بنت حکیم کے پاس بندہ بھیج کر اس سے کھجور ادھاری لیں اور

اس یہودی کا قرض ادا کر دیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے مومن بندے اسی طرح کرتے ہیں۔ خبردار تحقیق ہمارے پاس بھی کھجوریں تھیں مگر وہ اچھی نہیں تھیں۔ یا یوں کہا تھا خبز آیہ روایت مرسل ہے۔

۱۱۲۳۱:..... روایت کی گئی ہے دوسرے طریق سے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جزور اونٹ خریدنے کے بارے میں ایک دیہاتی سے کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے میں مگر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہیں تھیں تو آپ نے اس کو خویلو سے ادھاری بطور قرض لے کر دے دیں اور یوں اس کی ادائیگی پوری کر دی۔ یہاں پر راوی نے تقدیس والا کلمہ ذکر نہیں کیا۔ (جو گزشتہ روایت میں تھا۔)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک صاحب حق کے لئے کہنے کی ایک بات ہوتی ہے (یعنی اس کو گرم گفتگو کرنے کا حق ہوتا ہے)۔ اور راوی نے آخر میں کہا ہے کہ پھر اس دیہاتی نے کہا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ کے اوپر برکت دے آپ نے پوری ادائیگی کر دی اور عطاء اور بخشش بھی دی لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی لوگ قیامت کے دن اللہ کے بہترین بندے ہوں گے جو بطیب خاطر خوش دلی سے ادائیگی کرنے والے ہوتے ہیں۔

ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو امام ابو ہریرہ نے ان کو حدیث بیان کی حسین بن اسماعیل محاملی نے ان کو حسن بن احمد بن شعیب نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن جعفر بن زبیر نے عروہ سے اس نے عائشہ سے اسی حدیث کے ساتھ۔

قرض میں ٹال مٹول کرنے والے کے لئے ہر روز گناہ لکھا جاتا ہے

۱۱۲۳۲:..... ہمیں خبر دی ابو منصور محمد بن محمد بن عبد اللہ نخعی نے کوفہ میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو ابو غررہ نے ان کو ابو عمرو و فراء حفص بن عمرو نے جو کہ اللہ کے نیک ترین بندوں میں سے تھے۔ ان کو حبان بن علی نے ان کو سعد بن طریف نے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے خولہ حمزہ کی بیوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ حمزہ کو دنیا سے ذرا کر نصیحت کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا بے شک دنیا میٹھی ہے ہری بھری ہے (تروتازہ ہے) جو اس کو حاصل کرے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں خیر ہے۔ بہت سارے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے مال میں اور اللہ کے رسول کے مال میں گھستے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہوگی۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی آدمی کے دو وسق کھجور تھے بنو ساعدی میں سے چنانچہ ساعدی آدمی آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ذمے لگایا کہ اس نے جا کر اس قرض خواہ کو کھجوریں دے دیں جو کہ کمتر تھیں لہذا اس نے واپس کر دیں اس شخص کو۔ اس نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واپس کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ بالکل۔ اس نے کہا کہ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون زیادہ حق دار ہے عدل کے ساتھ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے کون زیادہ حق دار ہے انصاف کے لئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس کے بعد فرمایا لا قدس اللہ۔ یا فرمایا کیف یقدس اللہ امۃ اللہ تعالیٰ اس امت کو کیسے مقدس بنائے گا جو اپنے میں سے کمزور کے لئے اپنے میں سے شدید کے لئے حق وصول نہیں کر سکتی حالانکہ وہ ناجائز تقاضا کرنے والا نہیں ہے۔ جو سختی اور مشکل پیدا کر رہا ہو اس کے بعد فرمایا اے خولہ آپ صحیح صحیح آئیے اور اس کی ادائیگی کر دیجئے اس لئے کہ نہیں کوئی قرض خواہ جو اپنے مقروض سے راضی ہو کر جاتا مگر اس پر زمین پر چلنے پھرنے والے چوپائے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور دریائوں کی مچھلیاں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو خواہ مخواہ مالتا ہے حالانکہ وہ ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر ہر روز گناہ لکھتا ہے۔

قرضہ خود چل کر ادا کرنے والے کے لئے مچھلیاں بھی رحمت کی دعا کرتی ہیں

۱۱۲۳۳..... ہمیں خبر دی ابوعلیٰ روز باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو عبد الرحمن بن سلیمان بن ابوجون عیسیٰ نے ان کو ابوسعید قاضی نے ان کو معاویہ بن اسحاق نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے قرض خواہ کو اس کا حق دینے کے لئے چل کر جاتا ہے اس کے اوپر زمین پر چلنے والے جانور اور پانی کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جنت میں ایک درخت اس کے لئے لگا دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۴..... اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن منذر جوہری نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو بقیہ نے ان کو عبد الرحمن بن سلیمان نے ان کو ابوسعید قاضی نے اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے کہ اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ایک درخت پالا جاتا ہے جنت میں۔ اور وہ روایت جو محفوظ کی گئی ہے سعید سے اس نے ابن عباس سے ان کے قول سے وہ موقوف روایت ہے۔

۱۱۲۳۵..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عمر بن مطر نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ بن محمد نے ان کو عبید اللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب قصاب نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا جس نے راستے سے ایذا دور کر دی اس کے لئے ایک صدقہ ہوا۔ اور جو شخص اپنا قرض ادا کرنے کیلئے اپنے قرض خواہ کے پاس خود چل کر گیا اس کے لئے صدقہ ہے اور جس نے کسی ضعیف کو اپنی سواری پر سوار کر کے اس کی مدد کی اس کے لئے صدقہ ہے اور ہر اچھا کام کرنا صدقہ ہے۔ سعید نے کہا کہ جس نے گر گٹ یعنی زہریلی چھپکلی کو مار دیا اس کے لئے صدقہ ہے۔

۱۱۲۳۶..... اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلیٰ بن خالد بن محمد رفا نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابو حمزہ سکری نے ان کو حبیب بن ابو عمر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے قرض خواہ کا حق دینے کے لئے خود چل کر اس کے پاس گیا اس کے لئے ہر قدم پر جو وہ قدم اٹھاتا ہے صدقہ ہے۔ یعنی اس پر اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

قرضہ کی ادائیگی کے ساتھ عطیہ

۱۱۲۳۷..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن بن عبدہ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ فراء نے ان کو عبد اللہ بن مبارک نے ان کو حمزہ زیات نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ان سے کچھ مانگ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے آدھا وسق ادھار مانگ کر اس کو کھجوریں دیں۔ پھر وہی آدمی آیا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا ایک وسق دیا اور فرمایا کہ آدھا تو تیرے قرض کی ادائیگی ہے اور باقی آدھا تیرے لئے عطیہ ہے میری طرف سے۔

۱۱۲۳۸..... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو بن مصفی نے ان کو بقیہ نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو معاذ بن جبل نے ان سے پوچھا گیا تھا آٹا اور روٹی (غله) قرض ادھار مانگنے کے بارے میں

انہوں نے فرمایا سبحان اللہ یہ تو اچھے اور عمدہ اخلاق کی بات ہے آپ چھوٹے سے لیجئے اور بڑے کو دیجئے اور اپنے لئے بڑے سے لیجئے اور چھوٹے کو دیجئے۔ یا یوں کہا تھا کہ بڑا تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں ادائیگی کے لحاظ سے اچھا ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

تین اہم کام

۱۱۲۳۹: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ ہروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابواسحاق نے اس نے سنا صلہ بن زفر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالیقظان عمار بن یاسر نے وہ کہتے ہیں کہ تین کام ہیں جس نے وہ جمع کر لئے اس نے ایمان جمع کر لیا۔ ناداری اور غربت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اور یہ جان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے خرچ کرنے کے پیچھے اور دے گا۔ اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف دانا اس طرح کہ کسی کو مجبور نہ کر دے تو کہ اسے اپنے بادشاہ یا حکمران کے پاس لے جائے تاکہ وہ اس سے حق وصول کرے اور سلام کو عام کرنا سارے عالم کے لئے۔

فصل:..... تنگدست کو مہلت دینا اور اس سے درگزر کرنا اور آسودہ حال کے ساتھ نرمی برتنا اور اس سے کم وصول کرنا

۱۱۲۴۰: ہمیں خبر دی ابو علی حسین بن محمد بن محمد بن علی روزباری نے ان کو ابوقاسم بن ابوصالح ہمدانی نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے ابوالرجال محمد بن عبدالرحمن سے اس نے اپنی والدہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کے پاس دو آدمیوں کو اونچی آواز کے ساتھ جھگڑتے سنا کہ ایک ان میں سے دوسرے سے کمی کرنے کی بات کر رہا تھا اور کسی چیز میں نرمی مانگ رہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ کون تھا جو اللہ کی قسمیں کھا رہا تھا اس بات سے کہ وہ نیکی نہیں کرے گا۔

کہتے ہیں کہ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے قسم کھائی تھی مگر اب جو چیز اس کو پسند ہو (اس کو میری طرف سے اجازت ہے۔)

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے اسماعیل سے۔

۱۱۲۴۱: ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم یعنی یونحی نے ان کو ہرمز نے ان کو عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری نے ان کو کعب بن مالک نے کہ اس کا مال تھا علی بن ابی حدرد اسلمی کے ذمے وہ اس کو جا کر ملا اور اس سے تقاضا کیا دونوں نے باہم کلام کیا اور دونوں کی آواز بلند ہو گئی اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گزرے اور آپ نے اشارہ کیا گویا آپ یہ کہہ رہے تھے کہ آدھا کر لو چنانچہ قرض خواہ نے اس سے آدھا لے لیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن کبیر سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس کو روایت کیا ہے لیث نے۔

۱۱۲۴۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو احمد بن سیار نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالواکل نے ابو مسعود سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی سے حساب لیا گیا (اللہ کے ہاں) مگر اس کے پاس کوئی خیر نہ مل سکی (سوائے اس ایک عمل کے) کہ وہ مالدار آدمی تھا لوگوں کو قرض دیتا رہتا تھا اور وہ اپنے لڑکوں سے کہتا تھا کہ جس کو دیکھو کہ وہ غنی ہے اس سے وصول کر لو اور جس کو تنگدست پاؤ اس سے درگزر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے درگزر کر لے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ

کہ میں اس سے درگزر کر لوں۔ (تو اللہ نے اس کو معاف کر دیا)

اس کو روایت کیا ہے ثوری نے موقوف طریقے پر۔ اور اس کو روایت کیا ہے ابو معاویہ نے اور عبد اللہ بن نمیر نے اعمش سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا حدیث ابو معاویہ سے۔

تنگ دست سے درگزر کیا جائے

۱۱۲۳۳:..... ہمیں خبر دی ابو احق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی جو سقانی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو شقیق نے ان کو ابو مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے والے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تھا اس کے اعمال نامے میں خیر نام کی کوئی شئی نہ ملی ہاں مگر یہ بات تھی کہ وہ آسودہ حال آدمی تھا لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور لین دین کرتا تھا اس نے اپنے لڑکوں سے کہہ رکھا تھا کہ تنگ دست سے درگزر کر لیا کرو اللہ نے اپنے فرشتوں سے کہا ہم زیادہ حقدار ہیں اس کام کے لئے لہذا انہوں نے اس شخص سے درگزر کر لیا۔

۱۱۲۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر بن سابق نے ان کو شعیب بن لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے کبھی کوئی خیر کام نہیں کیا تھا ہاں وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور وہ اپنے نمائندے سے کہتا تھا کہ جو آسان ہو وہ لے لیا کرو اور جو مشکل ہو وہ چھوڑ دیا کرو اور درگزر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں سے بھی درگزر کر لے جب وہ شخص مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا اس سے کوئی نیکی نہیں تو جانتا ہے اپنی اس نے بتایا کہ کوئی نہیں سوائے اس کے کہ وہیں میں لوگوں کو قرض دیتا تھا میں جب لڑکے کو بھیجتا تھا تو اس کو یہ کہہ دیتا تھا کہ جس قدر آسان ہو لے لیا کرو جو مشکل ہو چھوڑ دیا کرو اور درگزر کر لیا کرو شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے بھی تم سے درگزر کر لیا ہے۔

۱۱۲۳۵:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو یوسف یعقوب بن احمد بن محمد بن یعقوب خسرو گردی نے، ان کو داؤد بن حنین خسرو گردی نے، ان کو عیسیٰ بن حماد زغبہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی لیث بن سعد نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل۔

۱۱۲۳۶:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضی نے ان کو عمرو نے ان کو ابراہیم بن سعد نے زہری سے ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سافر ماتے تھے ایک آدمی تھا جو لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے آدمیوں سے کہہ رکھا تھا۔ یا اپنے آدمی سے جب تنگ دست آدمی تنگ دستی میں واقع ہو اس سے درگزر کر لیا کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر دے فرماتے ہیں جب اللہ سے ملا تو اللہ نے اس سے درگزر فرمایا۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ابراہیم بن سعد سے۔

۱۱۲۳۷:..... ہمیں خبر دی ابو حازم حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن عبد اللہ بن سیار عدل نے ہراۃ میں ان کو ابو الفضل احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس یربوعی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ربیع بن خراس نے یہ کہ حدیفہ بن یمان نے ان کو حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح کو فرشتوں نے پالیا انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے کوئی خیر کا عمل کیا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا یا ذکر۔ اس نے کہا کہ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور میں اپنے آدمیوں سے

کہتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیا کرو اور آسودہ حال سے بھی درگزر کیا کرو۔ اللہ نے فرمایا کہ فرشتو اس بندے سے تم بھی درگزر کرلو۔ بخاری اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے اور کہا ابو مالک نے مروی ہے ربیع سے اس نے حذیفہ سے حدیث میں ہے کہ میں آسانی کیا کرتا تھا تنگدست پر اور مہلت دیا کرتا تھا تنگدست کو۔

۱۱۲۳۸:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ میں ان کو قاضی ابوطاہر محمد بن احمد بن عبد اللہ نصر مکی نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن شریک بن فضل ابواسحاق کوفی نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان کو زائدہ نے ان کو عبد الملک بن عمیر نے ربیع بن خراش سے اس نے ابوالیسر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے تلے جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ اس شخص نے یعنی ابوالیسر نے اپنی کاپی پر تھوک کر مٹا دیا اور اپنے مقروض سے کہا جا میں نے تجھے قرضہ معاف کر دیا اور ذکر کیا گیا ہے کہ وہ شخص تنگدست تھا۔ مسلم نے اس کو نقل کیا ہے طویل حدیث میں عبادہ بن ولید سے اس نے ابوالیسر سے۔

بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ رحمت

۱۱۲۴۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر نے ان کو ابو جعفر رزازی نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبد الغفار نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تنگدست کو مہلت دے اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

۱۱۲۵۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن مجبور دھان نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مؤمن کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانیوں میں سے پریشانی دور کرے گا قیامت کے دن اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی کمزوری پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا (دنیا اور آخرت میں) جب تک بندہ اپنے کسی بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی معاونت کرتا رہتا ہے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔ یحییٰ سے اور ابو بکر اور ابو کریب سے اس نے ابو معاویہ سے۔

۱۱۲۵۱:..... ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن منصور نوقانی نے نوقان میں۔

ان کو ابو حاتم محمد بن حبان بستی نے ان کو احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو اوادی نے ان کو ابن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حرام ہے آگ پر ہر آسانی کرنے والا نرمی کرنے والا لوگوں سے قریب نرم مزاج آدمی۔

جن پر جہنم کی آگ حرام ہے

۱۱۲۵۲:..... اور ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو علی حسن بن جعفر بن عبد اللہ سیوطی نے بطور املاء کے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو یونس نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں خبر نہ دوں تم لوگوں کو اس شخص کے بارے میں جو آگ کے اوپر حرام ہے اور وہ شخص آگ اس پر حرام ہو وہ

شخص جو آسان ہو نرم مزاج لوگوں کے قریب ہو سہل ہو۔

اللہ تعالیٰ کھلے دل والے کو پسند فرماتے ہیں

۱۱۲۵۳: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن فرح نے ان کو واقدی نے ان کو ہشام بن سعد نے اس نے سنا زہری سے وہ خبر دیتے ہیں عمر بن عبد العزیز سے اس نے اس کے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس بندے کو جو کھلے دل کا ہو جب وہ فروخت کرے کھلے دل کا ہو جب وہ خرید کرے کھلے دل کا ہو جب ادا نیگی کرے کھلے دل کا ہو جس وقت تقاضا کرے کھلے دل سے کرے۔

۱۱۲۵۴: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابو بکر محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو غسان محمد بن منکر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس بندے پر جو خوش مزاج ہے جب فروخت کرتا ہے تو خوش مزاجی سے کرتا ہے جب تقاضا کرتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے جب خریدتا ہے تو خوش مزاج ہوتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا علی بن عیاش سے ان کو ابو غسان نے

۱۱۲۵۵: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عباس بن عطاء بن سائب نے ان کو محمد بن منکر نے ان کو جابر بن عبد اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو معاف کر دیا تھا۔ جو تم لوگوں سے پہلے گزرے ہیں۔ نرم مزاج تھا جب بیچتا تھا جب خرید کرتا تھا آسانی کرتا تھا جب ادا نیگی کرتا آسانی کرتا اور جب قرض کا تقاضا کرتا تو آسانی کرتا۔

نرمی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل فرمائیں گے

۱۱۲۵۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبید اللہ نرسی نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن عاز نے ان کو عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابو حسین نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ایک باغ کی حویلی خرید کی ایک آدمی کے ہاتھ سے دونوں نے اس کے دام طے کئے حتیٰ کہ ایک خاص قیمت پر دونوں راضی ہو گئے جس پر فروخت کرنے والا راضی ہوا۔ اور انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اپنا ہاتھ دکھائیے یعنی ہاتھ ملائیے بتایا کہ وہ لوگ بیع کی نہ کرتے تھے مگر صفحہ اور ہاتھ بجانے کے ساتھ۔ جب اس کو دیکھا اس آدمی نے اس نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ بیع نہیں کروں گا یہاں تک کہ آپ میرے لئے دس ہزار کا اضافہ کریں چنانچہ حضرت عثمان بن عبد الرحمن بن عوف کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو جنت میں داخل کر دیا تھا جو نرمی کرنے والا تھا فروخت کرتے ہوئے خرید کرتے ہوئے ادا کرنے میں وصول کرنے میں، جائے میں نے دس ہزار تجھے زیادہ کر دیئے ہیں جو واجب ہیں اس کلمے کے بدلے میں جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

قرض کا مطالبہ شرافت کے ساتھ کیا جائے

۱۱۲۵۷: ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن حمش فقیہ نے ان کو ابو الحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو محمد بن شعبہ بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو ابولیلیٰ نے ان کو ان کے بھائی نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے وہ کہتے

ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھا کہ ابی بن کعب نے ایک آدمی کو پھیر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور اپنی کوئی اور حاجت پوری کر لی مگر ابھی تک انہوں نے اس آدمی کو چھوڑا نہیں تھا (یعنی وہ مقروض تھا یہ اس سے اپنے قرض کا تقاضا کر رہے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابی ابھی تک (آپ نے اس شخص سے تقاضا جاری رکھا ہوا ہے۔) جو شخص اپنے کسی بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے مطالبہ کرے درگزر کے ساتھ خواہ وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے جب ابی بن کعب نے یہ بات سنی تو اس کو چھوڑ دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لئے کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی کیا آپ نے یہ فرمایا ہے؟

کہ جو شخص اپنے بھائی سے مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ وہ شرافت کے ساتھ اس سے طلب کرے وہ پورا وصول کرے یا نہ کرے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں میں نے یہی کہا ہے۔ ابی بن کعب نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے فرمایا عفاف کے ساتھ مطالبہ کرے یہ عفاف کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ تقاضا کرتے ہوئے نہ تو گالیاں دے نہ اس پر سختی کرے نہ بکواس کرے اس کو اور نہ ہی اس کو ایذا پہنچائے۔ فرمایا کہ واف اور غیر واف۔ کا مطلب ہے چاہئے اپنے حق پورا وصول کرے یا کچھ معاف کر دے۔

۱۱۲۵۸:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو ابو الحسن بن عبدہ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشچی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جریج نے کہ اس نے سنا عطاء سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ دوسرے کی بات سنئے آپ کی بات بھی سنی جائے گی۔

مقروض سے نرمی کرنے والے کے لئے عرش کا سایہ

۱۱۲۵۹:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس ادیب نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو خبر دی ابو جعفر خطمی نے ان کو محمد بن کعب نے ان کو ابو قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جو شخص اپنے مقروض سے نرمی کرے یا اس کو معاف کر دے وہ قیامت کے دن عرش کے سائے تلے ہوگا۔

۱۱۲۶۰:..... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن فضل قطان نے ان کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو فروہ بن ابو مغراء نے ان کو عبد الرحیم بن سلیمان نے محمد بن حسان سے اس نے مہاجر بن غانم رضی سے وہ قبیلہ ہے مذجج سے انہوں نے سنا ابو عبد اللہ صناعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر صدیق سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے اور دنیا آخرت میں اس کی مشکل کشائی کر دے پس اس کو چاہئے کہ تنگ دست کو مہلت دیا کرے اور اس کے لئے دعا کرے اور جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اس کو سایہ کرے جہنم کے شعلوں سے قیامت کے دن اور اس کو اپنے (عرش کے) سائے تلے رکھے اس کو چاہئے کہ وہ مومنوں پر سخت دل نہ بنے بلکہ ان کے ساتھ رحم دل ہو جائے۔

قرضہ میں مہلت دینا صدقہ کی مثل ہے

۱۱۲۶۱:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابو قماش نے ان کو ابو معمر نے ان کو عبد الوارث نے محمد بن حجادہ سے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت

دے اس کے لئے ہر روز ایک صدقہ ہوگا جب تک کہ ادائیگی کا وقت نہ آجائے جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے اگر وہ بعد میں پھر مہلت دیتا ہے اس کے لئے ہر روز اسی کی مثل صدقہ ہوگا۔

۱۱۲۶۲: ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن اسحاق زہری نے ان کو معلیٰ بن منصور نے ان کو عبد الوارث بن سعید نے ان کو محمد بن جوادہ نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے اس کے لئے ہر روز صدقہ ہوگا (یعنی ہر روز صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔)

کہتے ہیں کہ بعد میں سنا فرماتے تھے۔ اس کے لئے ہر روز کے بدلے میں صدقہ ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا تھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے لئے ہر دن کے بدلے صدقہ ہے۔ اور اب آپ نے یوں فرمایا ہے اس کے لئے ہر روز کے بدلے اسی کی مثل صدقہ ہے آپ نے فرمایا کہ جب تک قرض کی ادائیگی کا وقت نہ ہو تو اس کے لئے ہر دن کے بدلے میں صدقہ ہے۔ اور جب قرضہ کی ادائیگی کا وقت آجائے پھر اس کو مہلت دے تو اس کے لئے ہر یوم اسی کی مثل صدقہ ہے۔

۱۱۲۶۳: ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس آدمی کے بارے میں جس کا کسی دوسرے شخص پر حق ہو پھر وہ شخص مر جائے جس پر حق ہے۔ پھر حق کا مطالبہ کرنے والا یہ ارادہ کرے کہ وہ اس کو یعنی قرضے کو اس سے وصول کر لے۔ اگر افضل ہو یا اس کو ترک کر دے۔ انہوں نے جواب دیا اگر وہ اس کو معاف نہ کرے تو اپنے حق کے بقدر اس کو وصول کر لے اس پر زیادہ نہ لے اور اگر وہ اس سے مہلت لے چکا تھا پھر وہ اس کو ترک کر دیتا ہے تو اس کے لئے دہرا اجر ہے دس گونہ دہرا اس لئے کہ نیکی اپنے دس مثلوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۱۱۲۶۴: ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حدیث بیان کی ابن لہیعہ نے ان کو عبد الملک بن ہبیرہ نے یہ کہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا اگر میں کسی آدمی کو ایک دینار قرض دوں وہ اس کے پاس رہ جائے پھر میں اس سے لے لوں پھر میں اس کو قرض دوں دوسری بار مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں اس کو ایک دینار صدقہ دے دوں اس لئے کہ بے شک صدقہ کا اجر تیرے لئے لکھا جائے گا جب اس کا صدقہ کیا جائے گا اور یہ قرضہ کا دینار اس کا اجر اس وقت تک تیرے لئے لکھا جاتا رہے گا جب تک وہ اس کے پاس رہے گا۔

عمل قلیل خیر کثیر

۱۱۲۶۵: ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو حسن بن عبد الاول نے ان کو ابو خالد احمر نے اسماعیل بن ابو خالد سے اس نے عطاء بن سائب سے اس نے اپنے والد سے اس نے عبد اللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر تو کثیر ہے اور اس کے ساتھ جو عمل کرتے ہیں وہ قلیل ہیں۔

نیک اور شریر لوگ

۱۱۲۶۶: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو عمرو بن ثور حدانی نے ان کو فریابی نے ان کو سفیان نے عبید بن نسطاس سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ وہ شخص جس کی خیر کی امید رکھی جائے اور جس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ کیا میں تمہیں

خبر دوں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں؟ ہم نے کہا کہ کیوں نہیں فرمایا کہ وہ شخص کہ جس کی نہ تو خیر کی امید رکھی جائے اور نہ ہی اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔

۱۱۲۶۷:..... ہمیں حدیث بیان کی امام ابو الطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے ان کو ابو سہل بشر بن ابویحییٰ مہرجانی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ نے ان کو نصر بن علی نے ان کو ابو احمد زبیری نے ان کو عبید بن نسطاس نے مقبری سے یہ کہ ان کے والد نے اس کو ذکر کیا ہے ابو ہریرہ سے وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں خبر دوں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں تمہارے شریر لوگوں میں سے۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس کی خیر کی امید رکھی جائے اور تمہارے اشرار وہ ہیں کہ نہ تو ان کے شر سے محفوظ رہا جاسکے اور نہ ہی ان کی خیر کی توقع کی جاسکے۔

۱۱۲۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو ابو خلیفہ فضل بن حباب نے ان کو قعنبی نے ان کو عبد العزیز نے ان کو عطاء نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے سر پر آن کھڑے ہوئے جو بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تمہارے بھلے لوگوں کے بارے میں بتاؤں؟ تمہارے برے لوگوں کی نسبت۔ کہتے ہیں کہ وہ لوگ خاموش ہو گئے۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی بات دہرائی۔ تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتا دیجئے کہ کون ہم میں سے شر ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے بھلا انسان وہ ہے جس کی بھلائی کی امید قائم کی جائے اور اس کے شر سے محفوظ رہا جائے۔ اور تم میں سے برا وہ ہے جس کی خیر کی توقع نہ کی جائے اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے اور یہ بھی روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے بطور مرفوع حدیث۔

ایمان کی شاخیں

۱۱۲۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو تھیل بن ابوصالح نے ان کو عبد اللہ بن دینار نے ان کو ابوصالح نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الایمان بضع وستون اوبضع وسبعون شعبة افضلها لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى

عن الطريق والحياء شعبة من الايمان.

کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں یا فرمایا تھا کہ ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ایمان کی افضل ترین شاخ
لا اله الا الله (توحید باری تعالیٰ ہے) اور سب سے کم رتبے والی شاخ راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز کو ہٹا دینا ہے۔
اور حیا بھی ایمان کا شعبہ ہے ایمان کی شاخ ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں جیسے ہم نے اس کو ذکر کیا ہے اسی کتاب کے آغاز میں اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبد اللہ بن دینار سے۔

کتاب شعب الایمان جلد ہفتم کا ترجمہ آج مورخہ ۷ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ

بمطابق ۱۱ جون ۲۰۰۶ کو بعد نماز عصر بفضل اللہ و بحمدہ اختتام پذیر ہوا۔

ابو اللہ شہد قاضی محمد اسماعیل جاروی عفی عنہ

معیاری اور ارزاں مکتبہ دارالاشاعت کراچی کی مطبوعہ چند درسی کتب و شروحات

تسہیل الضروری مسائل القدوری عربی مجلد یکجا	حضرت مفتی محمد عاشق الہی البرنی
تعلیم الاسلام مع اضافہ جوامع الکلم کامل مجلد	حضرت مفتی کفایت اللہ
تاریخ اسلام مع جوامع الکلم	مولانا محمد میاں صاحب
آسان نماز مع چالیس مسنون دعائیں	مولانا مفتی محمد عاشق الہی
سیرت خاتم الانبیاء	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع
سیرت الرسول	حضرت شاہ ولی اللہ
رحمت عالم	مولانا سید سلیمان ندوی
سیرت خلفائے راشدین	مولانا عبد الشکور فاروقی
دلیل بہشتی زیور مجلد اول، دوم، سوم	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
بہشتی گوہر	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
تعلیم الدین	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
مسائل بہشتی زیور	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی (کمپیوٹر کتابت)
احسن القواعد	
ریاض الصالحین عربی مجلد مکمل	امام نووی
اسوۂ صحابیات مع سیر الصحابیات	مولانا عبدالسلام انصاری
قصص النبیین اردو مکمل مجلد	حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی
شرح اربعین نووی اردو	ترجمہ و شرح مولانا مفتی عاشق الہی
تفہیم المنطق	ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف ۵ جلد اعلیٰ	مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (کمپیوٹر کتابت)
تنظیم الاشتات شرح مشکوٰۃ اول، دوم، سوم یکجا	
الصبح النوری شرح قدوری	مولانا محمد حنیف گنگوہی (کمپیوٹر کتابت)
معادن الحقائق شرح کنز الدقائق	مولانا محمد حنیف گنگوہی
ظفر المصلین مع قرۃ العیون (حالات مصنفین درس نظامی)	مولانا محمد حنیف گنگوہی
تحفۃ الادب شرح نفیۃ العرب	مولانا محمد حنیف گنگوہی
نیل الامانی شرح مختصر المعانی	مولانا محمد حنیف گنگوہی
تسہیل جدیدین الہدایہ مع عنوانات پیرا گرافنگ	مولانا انوار الحق قاسمی مدظلہ (کمپیوٹر کتابت)

ناشر:- دارالاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۶۳۷۶۸-۲۶۱۳۷۶۱-۲۶۱۳۷۶۱